طلب عشق

اقراء شیخ

***

انسان بے بس کب محسوس کرتا ہے۔۔

کب؟

جب اسکے اپنے اسکے ساتھ برا کر رہے ہو اور وہ لاکھ چاہنے کے باوجود بھی خود کے لئے کچھ نہ کر پائے اور نہ ہی اس میں کچھ کرنے کی ہمّت ہو وہ تب بے بس محسوس کرتا ہے

اس وقت آئینے کے سامنے دلہن بنی کھڑی حفصہ ابراھیم خان کچھ ایسا ہی محسوس کر رہی تھی اس وقت اسکا دل ہی نہیں اسکی روح بھی رو رہی تھی اپنی قسمت پر ماتم کر رہی تھی آنسوں تھے جو رکنے کا نام نہیں لے رہے تھے خوبصورت گہری

کالی آنکھیں اب رو رو کر لال ہو چکی تھی میک اپ کے نام پر اب لپسٹک ہی باقی رہ گئی تھی

ایک لڑکی کے لئے اسکی شادی کا دن بہت خاص ہوتا ہے نا بھولنے والا لمحہ پر اسکے لئے یہ کسی عذاب سے کم نہیں تھا اسکا بس نہیں چل رہا تھا کی وہ خود کو ختم کر دے

وہ یوں ہی کتنی دیر کھڑی آنسوں بہاتی رہی تھی کہ یکدم ہی کوئی اسکے روم کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا تھا

حفصہ نے گردن موڑ کر دیکھا تو آنے والی ہستی کو دیکھ کر اسکے آنسوؤں میں مزید روانی آئی تھی

""امی""

وہ تیزی سے پلٹی انکے سینے سے جا لگی تھی پھر نا رکنے والی سسکیوں کا سلسلا شروع ہو گیا تھا وہ بھی اسکی طرح بے بس تھی مجبور تھی جتنا خلاف وہ اس شادی سے تھی اس سے کئی زیادہ وہ تھی

""""چپ کرو حفصہ یہ وقت رونے کا نہیں ہے کچھ کرنے کا ہے اس سے پہلے کہ بہت دیر ہو جائے""""

اپنی ماں کی نرم آواز سن کر اس نے جھٹکے سے سر اٹھا کر نا سمجھی سے انکی طرف دیکھا تھا وہ انکے لفظوں پر غور کر رہی تھی وہ کیا کرنے والی تھی اسکی سمجھ میں نہیں آیا تھا جبکہ وہ اچھی طرح جانتی تھی کچھ بھی ان دونوں کے ہاتھ میں نہیں تھا

"""یہ وقت حیران ہونے کا نہیں ہے بیٹا تمہیں یہاں سے نکلنا ہو گا اس سے پہلے کے وہ نکاح کے لئے یہاں آ جائے جلدی کرو""""

وہ اس سے الگ ہوتی اسکے وارڈراب کی طرف بڑھی تھی انہوں نے اپنے شوہر کو سمجھانے کی بہت کوشش کی تھی مگر وہ دولت کی حوس میں اتنے اندھے ہو چکے تھے کہ انہیں صحیح اور غلط میں کوئی فرق نہیں نظر آ رہا تھا

""امی یہ آپ کیا کہہ رہیں ہیں۔۔یہ۔۔یہ نا ممکن ہے۔۔آ۔۔اور میں کہاں جاؤنگی""

اپنی ماں کی بات سمجھ میں آتے ہی وہ اپنا رونا بھول کر حیران پریشان سی انکے پیچھے آ کھڑی ہوئی تھی جو بیگ میں اسکا ضروری سامنے رکھ رہیں تھی

""کچھ بھی نا ممکن نہیں ہے میری جان اور میں اپنی آنکھوں کے سامنے تمہارا یوں سودا ہوتے ہوئے نہیں دیکھ سکتی""

انکا لہجہ اس وقت بہت مضبوط تھا اور شاید زندگی میں پہلی بار وہ یوں اپنی ماں کو کوئی فیصلہ لیتے ہوئے دیکھ رہی تھی ورنہ اسنے ہمیشہ ہی اپنی ماں کو سر جھکا کر اپنے باپ کا ہر حقم مانتے ہوئے دیکھا تھا چاہے اس میں اسکی ماں کی مرضی ہوتی تھی یا نہیں

"'' پر امی میں آپکو ایسے چھوڑ کر نہیں جا سکتی اور میں کہاں جاؤنگی آپکے علاوہ اور کون ہے میرا اس دنیا میں ''"

ایک طرف تو اسکو سکون ملا تھا کہ وہ اس نکاح اس شخص سے محفوظ ہو جائے گی مگر دوسری طرف اسکو اپنی ماں کی فکر ہوئی تھی

"'' تم یہاں سے کہیں بھی چلی جاؤ اپنے باپ کی پہنچ سے دور اللہ بہت بڑا ہے حفصہ وہ اس دنیا میں تمہارا ٹھکانہ بنا دیگا ''''

انہوں نے بیگ اسکے ہاتھ میں دیا تھا محبت بھری نظروں سے اسکو دیکھنے لگی

''''اگر تمہارا نکاح ہو گیا تو میں شاید کبھی خود کو معاف نہیں کر پاؤں گی یہ سوچ کر کہ میں اپنی بیٹی کے لئے کچھ نہیں کر پائی اس لئے میری خوشی اسی میں ہے کہ تم یہاں سے چلی جاؤ ''''

وہ اسکو لئے اسکے روم میں واحد کھڑکی کی طرف بڑھی جو مین گیٹ کی طرف کھلتی تھی مہمانوں کا انتظام پیچھے لان میں کیا گیا تھا اس لئے ادھر کا راستہ صاف تھا

''''امی میں آپکے بغیر کیسے رہ پاؤں گی ''''

اپنی ماں کو یوں اس حال میں چھوڑ کر جانا اسکو صحیح نہیں لگ رہا تھا

''''میرے لئے بھی مشکل ہے بیٹا پر تمھیں یہ کرنا ہو گا میرے لئے

انہوں نے آگے بڑھ کر اسکی پیشانی چومی تھی وہ اسکو کس طرح خود سے دور کر رہیں تھیں یہ انکا دل ہی جانتا تھا

""""اور ہاں کچھ دنوں تک فون پر مجھسے رابطہ کرنے کی کوشش بھی مت کرنا تم سمجھ رہی ہو نہ"

انہوں نے اسکو آخری نصیحت کی تھی اور کھڑکی سے باہر نکلنے میں مدد کی

"""اللہ تمہاری مدد کریگا بیٹا میری دعا تمہارے ساتھ ہے اور میری فکر مت کرنا تمہاری ماں بہت مضبوط ہے """

انہوں نے مسکرا کر آخری الودہ کہا تھا اور وہ ایک محبت اور درد بھری آخری نگاہ ان پر ڈال کر وہاں سے نکلتی چلی گئی تھی اس نے مڑ کر نہیں دیکھا اگر وہ دیکھ لیتی تو

شاید اسکے لئے جانا مشکل ہو جاتا اپنے آنسوں کو بے دردی سے رگڑتی وہ خان ولا کا گیٹ پار کر گئی تھی

***

جانتے بھی ہو کیا بکواس کر رہے ہو تم ہاں۔۔بولو"

وہ اپنے وکیل کی پوری بات سن کر یک جھٹکے میں اسکی جانب پلٹا اور قہر آلودہ نظروں سے اسکو دیکھتا استفسار کر رہا تھا اس وقت غصّے کی وجہ سے اسکی رگے تنی ہوئی تھی

"""نوٹس میں یہی لکھا ہے وہ صاف لفظوں میں وہ اپنا حق مانگ رہی ہے """

سائم اپنے ماتھے پر آئی پسینے کی ننھی ننھی بوندے صاف کرتا ہوا بولا

وہ اس شہر کا نامی اور کامیاب وکیل تھا بہت ہی کم عمر میں اسنے بہت نام کما لیا تھا ہر کیس میں اسکو کامیابی حاصل تھی مگر اسکے سامنے کھڑی ہستی بھی کوئی معمولی شخصیت نہیں تھی

وہ اسفندیار خان تھا

خان انڈسٹریز کا مالک اس شہر کے رائس اور پاورفل لوگوں میں سے ایک اپنے ایک اشارے پر وہ کسی کا بھی کیریئر برباد کر سکتا تھا شاید اسکا بھی اسلئے سائم آفندی جیسا قابل انسان بھی اسکے سامنے گھبرا رہا تھا

"""کیا تم مجھے کھل کر بتا سکتے ہو وہ کیسا حق مانگ رہی ہے جہاں تک مجھے لگتا ہے اس پر میرا یا مجھ سے جڑی کسی بھی چیز پر کوئی حق نہیں ہے"""

وہ اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرتا اپنے غصّے کو کم کرنے کی کوشش کر رہا تھا ابھی تو وہ اپنے ماضی سے باہر نکل ہی نہیں پایا تھا کہ اسکا ماضی پھر سے دستک دے رہا تھا

"""انہوں نے کسٹڈی کے لئے کیس فائل کیا ہے اور وہ۔۔""""

ابھی اسکا جملہ مکمل ہی نہیں ہو پایا تھا کہ وہ کسی شیر کی طرح اسکے کالر کو اپنی مٹھی میں دبوچ چکا تھا

"""کیا بکواس ہے یہ کیسی کسٹڈی کیسا حق اتنے سالوں بعد وہ ہوتی کون ہے اپنا حق مانگنے والی"""

وہ کسی زخمی شیر کی طرح غرایا تھا اگر اس وقت وہ اسکے سامنے ہوتی تو یقیناً اپنی آخری سانسیں گن رہی ہوتی

''' وہ ماں ہے اور کورٹ اسکو پوری طرح اجازت دیتا ہے اپنا حق مانگنے کے لئے

'''

سائم جیسا سمجھدار سلجھا ہوا وکیل بھی اسکے سامنے اپنی بات نہیں رکھ پا رہا تھا

''' پانچ سال پہلے اسکے اندر کی ماں کہاں غائب ہو گئی تھی اور اب اچانک پانچ سال بعد اسے اپنا حق کیسے یاد آ گیا''''

وہ اسکے کالر کو ایک جھٹکے سے چھوڑتا اپنے روم میں موجود گلاس وال کے قریب آ کھڑا ہوا جہاں سے وہ شہر کا خوبصورت نظارہ دیکھ سکتا تھا

'''' آپ اس بارے میں کچھ نہیں کر سکتے اور نہ انہیں کورٹ میں جانے سے روک سکتے ہیں '''

سائم پریشانی سے اپنی پیشانی مسلتا ہوا بولا وہ خود بھی نوٹس دیکھ کر کافی حیران ہوا تھا وہ افسند کا پرسنل لوئر تھا اور وہ خود بھی کوئی راہ تلاش نہیں کر پا رہا تھا

'''' تو تمھیں میں نے کس کام کے لئے رکھا ہوا یہ سوچنے کا تمہارا کام ہے کہ اس کیس کو کیسے ختم کرنا ہے'''

وہ سامنے منظر پر نظریں گاڑے بولا لہجے میں سختی تھی

'''آپ پریشان نہ ہو سر میں کوئی نہ کوئی سولیوشن ضرور ڈھونڈھ لونگا مجھے بس کچھ وقت کی مہلت دیں آپ '''

وہ اسفند کے غصّے سے اچھی طرح واقف تھا اور اسے اس کیس کو جیتنے کے لئے کچھ نہ کچھ تو سوچنا ہی تھا ویسے بھی اسکو اپنی نوکری بہت عزیز تھی

'''کچھ بھی کرو اس مسلے کا کوئی حل نکالو اور ہاں فیصلہ میرا حق میں ہی ہونا چاہیے '''

اس بار وہ اسکی جانب پلٹا اور انگلی اٹھا کر اسکو وارن کرنے والے انداز میں بولا

'''ڈونٹ وری سر ایسا ہی ہو گا '''

وہ ٹیبل سے فائل اٹھاتا واپس جانے کے لئے پلٹا تھا

'''اور ہاں ایک آخری بات اسفندیار خان نے آج تک ہارنا نہیں سیکھا میں تمھیں صرف دو دن دیتا ہوں اگر دو دن میں تم نے مجھے کوئی اچھی خبر نہیں سنائی تو اس شہر اور ملک میں اور بھی قابل وکیل موجود ہیں میرا کام کرنے کے لئے '''

اس بار وہ اسکو باہر جانے کا اشارہ کرتا پھر سے گلاس وال کی جانب مڑ گیا

آج صبح ہی جب وہ آفس میں آیا تو اسکے ٹیبل پر رکھے نوٹس کو دیکھ کر اسکا غصّہ سے برا حال ہو گیا تھا وہ اسکو سب کچھ دینے کو تیار تھا مگر وہ جو اس سے مانگ رہی تھی افسنداُ اسکو کسی بھی قیمت پر دینے کو تیار نہیں تھا اور وہ اس کیس کو جیتنے کے لئے کچھ بھی کر سکتا تھا۔۔ کچھ بھی

✸✸✸

''' عمل مجھے نہیں لگتا ہم ٹھیک کر رہے ہے ہمیں واپس چلے جانا چاہیے اس سے پہلے کہ کوئی گڑ بڑ ہو جائے ہم کینٹین میں ہی کچھ کھا لیں گے نہ ''''

وہ خوفزدہ نظروں سے ادھر ادھر دیکھتی ہوئی اپنی واحد دوست کے پیچھے لپکی تھی جو آج اس سے کچھ نیا کروانے کے جوش میں تھی

''' کم آن عین تم تو ایسے ڈر رہی ہو جیسے میں تم سے کوئی غیر قانونی کام کروا رہی ہوں جسٹ چل یار ہم بس کسی اچھے سے ریسٹورانٹ میں لنچ ہی تو کرنے جا رہے ہیں اور آج کلاس بھی نہیں ہے تمہارے باڈی گارڈ کو بھی کچھ معلوم نہیں ہو گا ''''

عمل لاپرواہی سے کہتی اسکی کلائی تھام کر یونی کے پچھلے گیٹ سے باہر نکلتی چلی گئی تھی

جبکہ عین کو اپنے بڑھتے قدموں کے ساتھ ساتھ اپنے دل کی ڈھڑکنے بھی بڑھتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی بغیر اپنے باڈی گارڈ اور بغیر کسی کو انفارم کئے اکیلے باہر نکلنا اسکے لئے کسی غیر قانونی کام سے کم نہیں تھا

''' عمل تم نہیں جانتی گھر پر جب سبکو معلوم ہو گا تو وہ لوگ پریشان ہو جائے گے '''

وہ اسکے ساتھ ہی ٹیکسی میں بیٹھتی ہوئی بہت پریشانی سے بولی
اس وقت اسکے اندر ایک انجانی سی خوشی بھی تھی دوسری طرف ایک ڈر تھا جو اسکو پوری طرح سے خوش بھی نہیں ہونے دے رہا تھا

"""ڈونٹ وری عین میں تمھیں خود ڈراپ کر دونگی گھر اگر دیر ہو گئ رہی بات تمہارے باڈی گارڈ کی تو ایک دن تم اسکے ساتھ گھر نہیں گئ تو کوئی طوفان تو نہیں آجائے گا"""

عمل اسکی سی گرین آنکھوں میں دیکھتی ہوئی بولی جو خوف کی وجہ سے اس وقت مزید خوبصورت لگ رہی تھی

اسکو اپنی یہ معصوم سی دوست بہت عزیز تھی پر اس پر لگی پابندی اسکو ہمیشہ ہی ناپسند تھی جس سے آج وہ اسکو تھوڑی سی آزادی دلوانا چاہتی تھی پر وہ یہ نہیں جانتی تھی کی اسکی یہ غلطی عین کے لئے کتنی بھاری پڑ سکتی ہے

"""" طوفان ہی آجائے گا اگر میں گھر تمہارے ساتھ گئی اس لئے عمل تم وہاں سے جلدی نکلنے کی کوشش کرنا گارڈز کے معلوم ہونے سے پہلے میں کوئی رسک نہیں لینا چاہتی""""

وہ عمل کی بات سے مطمعین تو ہو گئی تھی اور اگر گھر پر کسی کو معلوم ہو جاتا تو وہ ان لوگوں کو کسی طرح منا لیتی
پر۔۔اگر انہیں معلوم ہو گیا تو وہ کیا کریگی اس شخص کے بارے میں خیال آتے ہی ایک بار پھر اسکے ڈر میں مزید اضافہ ہوا تھا

"""ارے وہاں پہنچنے تو دو پہلے تم ابھی سے واپس آنے کی بات کر رہی ہو اور اب جب پنجرا کھول ہی لیا ہے تو اڑتے ہوئے اتنا ڈر کیوں رہی ہو """
عمل اس بار تھوڑا شرارتی انداز میں اسکی طرف ایک آنکھ دبا کر بولی تو نا چاہتے ہوئے بھی وہ ہولے سے مسکرادی تھی

پر وہ نہیں جانتی تھی کہ واپسی پر اسکی مسکراہٹ غائب ہونے والی ہے اگر اسے معلوم ہوتا تو وہ کبھی عمل کے ساتھ باہر لنچ کرنے پر کبھی بھی راضی نہ ہوتی

✸✸

""""انہیں ناپاک ہاتھوں سے تو نے اسکی تصویر کو چھوا تھا نہ """

چاکو کی تیز نوک سے وہ اپنے سامنے بیٹھے شخص کے ہاتھ کو ٹریس کر کرتا ہوا بولا وہ جو پہلے ہی اسکے ٹارچر سے تڑپ رہا تھا جب چاکو کی تیز دھار نے اسکی سکن کو کاٹنا شروع کیا تو اسکے حلق سے درد بھاری چیخ اس کمرے میں گونج اٹھی تھی

"""یہ وہیں ہاتھ ہیں نہ جو اسکے ہر ایک پل کو کیمرے میں قید کر رہے تھے اور اور اگر تیرے جسم میں یہ ہاتھ ہی نہ رہے تو کیسا لگے گا """

وہ بے دردی سے چاکو سے اسکے دوسرے ہاتھ پر ایک گہرا کٹ مارتا ہوا بولا اس بار وہ شخص اپنی جگہ سے تڑپ کر نیچے زمین پر گر چکا تھا جبکہ اسکی درد بھری چیخوں میں مزید اضافہ ہو گیا تھا

جبکہ اس روم میں موجود اسکے آدمی اپنے سامنے چلتے منظر کو ایسے دیکھ رہے تھے جیسے کوئی مووی کا کوئی سین چل رہا ہو

''' کیا ہوا بس اتنے میں ہمّت جواب دے گئی تمہاری آگے میں تمہارے ساتھ جو کرنے والا ہوں اسکو کیسے برداشت کرو گے '''

وہ زمین پر درد سے تڑپتے اس شخص کے قریب ہی جھکتا ہوا بولا لہجہ اس وقت برف کی طرح بلکل سرد تھا اور آنکھیں قہر برسا رہی تھی جیسے وہ اپنی آنکھوں سے نکلتی آگ سے اس شخص کو جلا کر مار دینا چاہ رہا ہو

اسکے اس وحشت زدہ انداز پر ایک پل کے لئے اسکے آدمیوں کو اس سے دہشت سی محسوس ہوئی تھی

''' پلز مجھے مت مارو۔۔ مجھ۔۔۔ مجھے بس آرڈر ملے تھے اسکو فالو کرنے کے '''

وہ آدمی اس سے اپنی زندگی کی بھیک مانگ رہا تھا کیونکہ اسکو لگ رہا تھا کہ سامنے کھڑا وہ شخص اسکے بخشے گا نہیں جبکہ وہ اسکی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے اس نے اپنے سامنے کھڑے دونوں آدمیوں کو اشارہ کیا اور وہ دونوں اسکا اشارہ سمجھتے ہی اس آدمی کے دونوں ہاتھوں کو اپنی گرفت میں لے چکے تھے

''' پلز مجھے معاف کر دو میں صرف اپنا کام کر رہا تھا مجھے جانے دو میں ''''

اس آدمی کی بات بھی پوری نہیں ہو پائی تھی کہ روم میں ہڈی ٹوٹنے کی آواز کے ساتھ ساتھ اس آدمی کی دردناک چیخ گونج اٹھی تھی

اسکا ایک آدمی اسکی انگلیوں کے ساتھ ساتھ اسکے ہاتھ کی ہڈی پوری طرح سے توڑ چکا تھا

اس وقت وہ اس آدمی کے فلیٹ میں موجود تھے جو سنسان علاقے میں تھا اور یہاں اسکی دردناک چیخ سننے والا کوئی نہیں تھا

''' کس نے اور کیا آرڈر ملے ہے تمھیں جھوٹ بولنے کی کوشش مت کرنا ورنہ '''

وہ ہاتھ کے اشارے سے اپنے آدمی کو روکتا ہوا اس سے مخاطب ہوا جو اس وقت اسکے دونوں آدمی کی گرفت میں تڑپ رہا تھا

''' کس نے آرڈر دیے مجھے نہیں معلوم بس مجھے اتنا کہا گیا تھا اس لڑکی کو فالو کرنا ہے جسکی مجھے اچھی رقم مل رہی تھی '''

وہ آدمی بغیر رکے بولتا چلا گیا اسکو لگ رہا تھا شاید سچ بتانے کے بعد وہ اسکو چھوڑ دے مگر ایسا ہی تھا اسکے بات ختم کرتے ہی اس آدمی کی پھر سے دردناک چیخ کمرے میں گونجی تھی

'''م۔۔میں۔س۔۔۔سچ کہہ رہا ہوں مجھے کچھ نہیں معلوم مجھے معاف کر دو '''

اب درد اسکی برداشت سے باہر ہو رہا تھا وہ زمین پر پڑا کسی بن پانی کی مچھلی کی طرح تڑپ رہا تھا

'''تم نے بہت بڑی غلطی کی ہے میری سب سے قیمتی چیز پر نظر ڈال کر اور مصطفیٰ زمان شاہ ایسی غلطی کی معافی نہیں سزا دیتا ہے'''

وہ اپنے دونوں آدمی کو اشارہ کرتا اسی روم سے اٹیچ دوسرے روم میں آ گیا جہاں سامنے ہی دیوار پر حورین کی تصویرے لگی ہوئی تھی
کسی میں وہ مسکرا رہی تھی

کسی تصویر میں کسی سے بات کر رہی تھی
کینٹین میں کھانے کھاتے ہوئے لکھتے ہوئے جانے کتنی ہی تصویرے وہاں موجود تھی

ان سب کو دیکھ کر اسکا غصّہ مزید بڑھا تھا رگے جیسے تن گئی تھی حورین کی اپنی جان سے بھی زیادہ حفاظت کرنے کے بعد بھی پچھلے تین سال میں یہ دو بار ہو گیا تھا کچھ تو کمی رہ گئی تھی اسکے پروٹیکشن میں
آگے ایسا ہونے سے روکنے کے لئے اسے اپنی سکیورٹی مزید سخت کرنی ہو گی اس سے پہلے کہ کوئی حورین نقصان پہونچائے

"میں تمھیں اس تک کبھی پہونچنے نہیں دونگا یہ میرا وعدہ ہے تم سے "
وہ دیوار پر لگی ایک ایک فوٹو کو اتارتا ہوا اپنی سوچ میں اس شخص سے مخاطب ہوا تھا جو یہ سب کروا رہا تھا جبکہ دوسرے کمرے سے مسلسل اس شخص کی چیخے اسکو سنائی دے رہی تھی جو وہ کام ادھورا چھوڑ کر گیا تھا اسکے آدمی پورا کر رہے تھے

'''تم اپنا کام اچھے سے جانتے ہو اسکی ڈیتھ باڈی کے ساتھ کیا کرنا ہے '''

وہ اسی روم میں داخل ہوتا اپنے آدمی سے مخاطب ہوا اور ایک نظر اس شخص کو دیکھا جو اپنی زندگی کی آخری سانسیں گن رہا تھا

وہ ان دونوں پر ایک آخری نظر ڈالتا روم سے باہر نکلا ہی تھا کہ اسکی بلیک لیدر جیکٹ کی پاکٹ میں بجتے موبائل نے اسکے قدموں کو روکا تھا سکرین پر جمگتے نمبر کو دیکھ کر اسکے ماتھے پر پڑے بلوں میں اضافہ ہوا کال رسیو کر کے موبائل کان سے لگایا تھا

'''ہاں بولو اس وقت فون کیوں کیا کوئی گڑ بڑ ''

سرد لہجے میں پوچھا گیا مگر سامنے والے کی بات سنتے ہی اسکی موبائل پر پکڑ سخت ہوئی تھی

'''تم کچھ مت کرو صرف دور سے نظر رکھو گھر پہونچتے ہی کال کرنا میں آرہا ہوں ''

اپنی بات مکمل کر کے وہ فون کٹ کرتا غصّے میں وہاں سے نکلا تھا

'''تم لوگوں کو ایک کام دیا تھا میں نے اور کل سے تم لوگوں سے وہ کام نہیں ہوا ایک لڑکی کو ڈھونڈھ نہیں پائے تم لوگ'''

ابراھیم خان کی گرجدار آواز پورے خان ولا میں گونجی تھی انکا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ سامنے کھڑے اپنے آدمی کا قتل ہی کر دیتا

'''خان ہم نے سب جگہ تلاش کر لیا پر بی بی جی کا کچھ پتہ نہیں چل رہا ہے ابھی میرے اور بھی آدمی انکی تلاش میں لگے ہوئے ہیں'''

وہ ابراھیم خان کا خاص آدمی تھا اس لئے اسکے سامنے بولنے کی ہمّت کر گیا ورنہ باقی تو خاموشی سے سر جھکائے کھڑے ہوئے تھے کسی میں اپنے مالک کے سامنے بولنے کی گستاخی نہیں کی تھی

'''کچھ بھی کرو رحیم پتہ لگاؤ مجھے کسی بھی قیمت پر حفصہ یہاں موجود چاہیے واپس میری نظروں کے سامنے ورنہ تم لوگ اپنی خیر منانا '''

ابراھیم خان غصّے سے اپنی مٹھی بھینچتا ہوا بولا کل سے انکی یہی حالت تھی کل رات سے وہ ایک لمحہ بھی سکون سے بیٹھے نہیں تھے اور کیسے بیٹھتے انکی بیٹی جو انکا سکون اپنے ساتھ لے گئی تھی

"""تم انکے ساتھ کچھ کرو یا نہ کرو ابراھیم پر اگر یہ لوگ حفصہ کو تلاش نہیں کر پائے تو ان لوگوں کو مجھ سے کوئی نہیں بچا سکتا اس لئے ان لوگوں کی بہتری اسی میں ہے کہ یہ لوگ اپنا کام اچھے سے کریں"""

کب سے اپنے غصّے کو خاموشی سے ضبط کرتا شمس خان اپنی جگہ سے کھڑا ہوتے ہی غرایا تھا

آج دوسری بار حفصہ نے اسکو ٹھکرایا تھا اسکو اتنے لوگوں کے سامنے ذلیل کیا تھا وہ اسکا سالوں سے خواہشمند تھا اور اپنی اس خواہش کو پورا کرنے کے لیے اس نے ابراھیم خان اور اسکی کمپنی کو اس مقام پر لا کر کھڑا کر دیا کہ وہ اسکے پرپوزل کو انکار کر ہی نہیں سکتا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا ابراھیم خان کے لئے دولت اپنی اولاد کی خوشی سے زیادہ معنے رکھتی تھی

اسکو بے صبری سے اس لمحے کا انتظار تھا جب وہ اس لڑکی کا گھمنڈ مٹی میں ملا دیتا جس گھمنڈ سے اس نے پہلی بار شمس کو ٹھکرایا تھا مگر ایک بار پھر وہ اسکی تذلیل کر کے اسکے ہاتھ سے نکل گئی تھی

"' شمس تم فکر نہ کرو میں اسکو ڈھونڈھ لونگا اور تمھارے سامنے لا کر کھڑا کرونگا بس مجھے وقت دو"'

ہارون اسکے غصّے کو دیکھتے ہوئے بہت آرام سے بولا جتنا غصّہ اسکے باپ کو حفصہ کے نکاح سے بھاگ جانے پر تھا اس سے کئی زیادہ اسکو تھا

"' فکر مجھے نہیں تمھیں کرنی چاہیے ہارون ابراھیم خان تمھاری بہن کے بھاگ جانے سے نقصان تمھارا ہوگا میرا نہیں "'

چہرے پر ایک مغرور سی مسکراہٹ لئے وہ طنزیہ انداز میں بولا تھا

جبکہ اسکی بات پر ابراھیم خان پریشانی سے اپنی پیشانی مسلتا ہوا اپنی جگہ سے کھڑا ہوا تھا کچھ سالوں سے انکی کمپنی کو بہت نقصان ہو رہا تھا

شمس کا حفصہ کے لئے آیا پرپوزل انہونے فوراً قبول کر لئے یہ جاننے کے باوجود بھی کہ اسکی معسشرے میں اسکی عزت کتنی خراب تھی وہ ایک عئیاش قسم کا آدمی تھی

پر ابراھیم خان کے لئے اگر دنیا میں کچھ عزیز تھا وہ اپنی کمپنی اور نام جس کے لئے وہ اپنی بیٹی زندگی کے بارے میں بھی نہیں سوچ رہا تھا

''' ویسے تم گھبراؤ مت میں اپنی ہونے والی بیوی کو کو اتنی آسانی سے نہیں چھوڑنے والا اتنی بے عزتی کے بعد تو بلکل نہیں اگر حفصہ ابراھیم خان کا نکاح ہو گا تو صرف شمس خان سے '''

وہ ایک ایک لفظ پر زور دیتا اس کمرے میں موجود ہر فرد کی طرف دیکھتا ہوا بولا اسکے لہجے اور انداز میں سے چنگاریاں نکلتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی

جبکہ اسکی بات پر کمرے کے ایک کونے میں کھڑی رخسار بیگم نے افسوس بھری نظر اپنے بیٹے اور شوہر پر ڈالی انکے لئے حفصہ کی خوشی اسکے آنسو اتنے معنے نہیں رکھتے تھے جتنا اس نکاح سے ملنے والا فائدہ

اب انکو حفصہ کو یہاں سے بھگانے کا کوئی افسوس نہیں ہو رہا تھا اور انکے لئے یہ بات بھی سکون کا بائس بنی تھی کہ ابراھیم کو ان پر کوئی شک نہیں ہوا اس طرف سے وہ بلکل مطمین ہو چکی تھی

وہ لوگ مزید بھی کچھ بول رہے تھے مگر رخسار بیگم سے وہاں رکا نہیں گیا وہ اپنی سسکی دباتی وہاں سے اٹھ کر چلی گئی تھی

انکی بیٹی ان لوگوں سے دور تھی یہی انکے لئے کافی تھا

✸✸✸

"""حورین۔۔ حورینننن """

وہ غصّے میں دندناتا گھر میں داخل ہوا اس وقت اسکی گرزدار آواز پورے شاہ ہاؤس میں گونج رہی تھی

"""حورین باہر آؤ فوراً اس طرح چھپنے سے تم مجھ سے بچ نہیں سکتی"""

وہ سیڑھیاں چڑھتا اپر اسکے کمرے کی جانب بڑھا جانتا تھا اس وقت وہ کمرے میں ہی موجود ہو گی

'''مصطفیٰ رک جاؤ اس وقت تم بہت غصّے میں ہو اور وہ بھی ڈری ہوئی ہے اس وقت اس سے بات کرنا صحیح نہیں ہو گا '''

داؤد حسن کی آواز پر اسکے تیزی سے بڑھتے قدم رکے تھے

'''یہ جاننے کے باوجود کہ میں اس وقت کہاں اور کیا کر کے آرہا ہوں تم مجھے کیسے روک سکتے ہو '''

وہ انکی جانب پلٹتا ہوا گویا ہوا اگر اس وقت داؤد کی جگہ کوئی اور ہوتا تو وہ اسکی بات نہیں سنتا پر سامنے کھڑا شخص اسکی زندگی میں بہت اہمیت رکھتا تھا اسکے لئے وہ اسکی ماں باپ دونوں تھے

'''میں سب جانتا ہوں پر تم اسکی حالت دیکھو جب سے اسکو معلوم ہوا کہ اسکے یونی سے نکلنے کی خبر تمھیں لگ چکی ہے تو اسکا رو رو کر برا حال ہو گیا اس وقت وہ بہت ڈری ہوئی ہے اور تم سے خوفزدہ بھی ہے '''

داؤد حسن بہت راسان سے اسکو سمجھا رہے تھے پر اسکا غصّہ ابھی کم ہونے والا نہیں تھا

''' اگر اس لڑکی کی یہی حرکتیں رہیں نہ تو ایک دن یہ لڑکی کسی اور کے نہیں میرے ہی ہاتھوں فنا ہو جائے گی '''

اس نے حورین کے کمرے کے دروازے کے ہینڈل کو سختی سے پکڑا تھا

''' اگر اسے معلوم ہو جائے تم یہ سب اسکے لئے کیوں کر رہے ہو تو وہ کبھی ایسی حرکت نہیں کرے گی اس لئے آرام سے بات کرنا '''

وہ اسکو مزید ھدایت دیتے وہاں سے چلے گئے تو اسکا غصّہ پھر سے بڑھ گیا اس نے سختی سے اسکے کمرے کا دروازہ بجایا تھا

''' حورین دروازہ کھولو مجھے معلوم ہے تم مجھے سن رہی ہو '''

اسکی آواز میں پھر سے سختی آئی تھی پر اندر سے کوئی جواب وصول نہیں ہوا تو اس سے پھر سے دروازہ بجایا تھا

''' تمھیں کیا لگتا ہے کہ یہ بے جان دروازہ مجھے تم تک پہنچنے سے روک سکتا ہے '''

حورین جو خاموشی سے کھڑی دروازے کو دیکھ رہی تھی اس بار بند دروازے کے دوسری طرف سے آتی اسکی سرد آواز پر وہ جی جان سے کانپ گئی تھی ڈھڑکنے پہلے سے بھی زیادہ تیز ہو گئی

اس وقت اسکو ایسا لگ رہا تھا کہ وہ میلوں کا سفر طے کر کے آئی ہو

""اگر تم ایسا سوچتی ہو تو یہ تمہاری بہت بڑی بھول ہے اس لئے دروازہ کھولو ورنہ مجھے اپنا طریقہ آتا ہے اسے کھولنے کے لئے ""

اس بار اسکی آواز کے ساتھ ساتھ اسکا لہجہ بہت سخت ہوا تھا اور اسکے لہجے کی سختی سے دروازے سے لگی کھڑی حورین کو اپنی ٹانگو سے جان نکلتی ہوئی محسوس ہوئی تھی

وہ جانتی تھی کہ غلطی اسنے کی تھی پر وہ اس وقت اپنی ملنے والی سزا سے ڈر رہی تھی اور ڈرتی بھی کیوں نہ دروازے کے اس پار کھڑا وہ ہارٹ آف سٹون اپنی ایک غصیلی نظر سے اسکی روح تک فنا کر سکتا تھا

""اللہ میں اب کیا کروں پلز کسی کو میری مدد کے لئے بھیج دو پلز""

وہ اپنی نازک انگلیوں کو موڑتی واشروم کی جانب بڑھی تھی جانتی تھی کہ یہ دروازہ کسی بھی وقت کھل سکتا تھا اور وہ اس وقت اسکے سامنے آنے سے خوفزدہ تھی جو خطرناک حد تک غصّے میں لگ رہا تھا

ابھی اسنے قدم بڑھایا ہی تھا کہ دھاڑ کی آواز پر اسکے کمرے کا دروازہ کھلا اسنے گھبرا کر مڑ کر دیکھا تو اسکے قدم اپنی ہی جگہ جم گئے تھے

سامنے ہی وہ کھڑا تھا قہر آلود نظروں سے اسکو گھورتا

غصّے کی وجہ سے آنکھیں حد درجہ لال ہو چکی تھی اور دروازہ پوری طاقت لگا کر کھولنے کی وجہ سے وہ گہرے گہرے سانس لے رہا تھا جبکہ دونوں ہاتھوں کی سختی سے مٹھی بھینچے وہ اپنا غصّہ ضبط کرنے کی کوشش کر رہا تھا

""دیکھیں۔۔۔۔مے۔۔میری۔۔کو۔۔کوئی

۔۔غل۔غلطی۔۔ن۔۔نہیں۔۔۔وو۔۔وہ۔۔۔مجھ۔۔میں نے بہت منع بھی کیا تھا"

اسکو اپنے قریب بڑھتا دیکھ وہ بمشکل اپنی بات مکمل کر پائی تھی جبکہ وہ اسکی وضاحت کو نظر انداز کرتا آہستہ آہستہ اسکی جانب بڑھ رہا تھا

"""لیکن پھر بھی تم گئی یہ جاننے کے باوجود کے تم غلطی کر رہی ہو اور تمہاری اس غلطی کی تمھیں سزا مل سکتی ہے """

وہ ایک ایک لفظ پر زور دیتا اسکے نزدیک جا رہا تھا اور وہ ڈر خوف کی وجہ سے اپنے قدم پیچھے کی جانب بڑھا رہی تھی

""" پلز معاف کر دیں می۔۔۔ مجھے میں نہیں جانا چاہ رہی تھی پر۔۔۔"""

اسکے پاس جیسے لفظ ختم ہو گئے تھے اپنی صفائی پیش کرنے کے لئے

مگر جب اسکی کمر واشروم کے دروازے سے ٹکرائی تو وہ اپنے خشک پڑتے لبوں پر زبان پھیرتی ہوئی بولی نگاہیں ادھر ادھر اپنے بچنے کی کوئی راہ تلاش کر رہی تھی جبکہ وہ اسکی ایک ایک حرکت کو نوٹ کرتا اسکے نازک وجود کے ارد گرد بازو رکھتا اسکی فرار کی راہ بند کر چکا تھا

اس وقت اسکو اپنے سامنے صحیح سلامت دیکھ کر اسکو کتنا سکون ملا تھا یہ وہی جانتا تھا اگر آج اسکو ذرا سی چوٹ بھی لگ جاتی تو وہ نہ جانے وہ کیا کر بیٹھتا

"""اگر آج تمہاری بیوقوفی کی وجہ سے تمھیں کچھ ہو جاتا یا تم کسی مشکل میں پڑتی تو """

وہ اپنی بات کہتا ایک لمحے کے لیے رکا اور اسکے ڈر سے زرد پڑتے چہرے کو غور سے دیکھا

"''تو تمہاری قسم آج تمہارا وہ حال کرتا کہ تمھیں مجھ سے کوئی نہیں بچا سکتا تھا۔۔۔ کوئی بھی نہیں "''

اسکے لہجے میں واضع وارننگ تھی جبکہ اسکا آخری جملہ سن کر اس نازک لڑکی کا حلق تک خشک پڑ گیا تھا

وہ اسکو سخت نظروں سے گھورتا مزید اسکے قریب ہوا اب دونوں کے درمیان فاصلہ کافی کم رہ گیا تھا

جبکہ اسکی اس قدر قربت پر اس معصوم کا دل بری طرح دھڑکنے لگا خوف کی جگہ ایک عجیب سے احساس نے جگہ لے لی تھی

"''آئندہ ایسا نہیں ہو گا۔۔ م۔۔ میں وعدہ کرتی ہوں"''

اسکی اتنی قربت سے وہ گھبرا رہی تھی اس سٹون مین کے آگے ہمیشہ ہی اسکی حالت ایسی ہی ہو جاتی تھی

"''میں آئندہ ایسی نوبت ہی نہیں آنے دونگا مائی لٹل پرنسیس "

اسکی کانپتی آواز سنکر وہ طنزیہ مسکرایا اور اس سے ایک انچ کے فاصلے پر آ رو کا تھا جبکہ وہ نا سمجھی سے اسکی طرف دیکھنے لگی

'''کیا۔۔ کیا مطلب ہے آپکا '''

اسکی گرم سانسیں اپنے چہرے پر محسوس کر کے اسے اپنے چہرے سے آگ سی نکلتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی

'''مطلب یہ کہ آج سے تمہارا یونی جانا بند تم گھر سے ہی پڑھائی کرو گی اور ایک ہفتے کے لئے تم اس کمرے سے باہر نہیں نکل سکتی'''

وہ اسکی پیشانی پر موجود نشان پر اپنی انگلی پھیرتا ہوا بولا اسکے اس خوبصورت چہرے پر یہ نشان اسکی وجہ سے ہی تھا

'''آپ۔۔۔ آپ ایسا نہیں کر سکتے'''

اسکی انگلی کا پر حدت لمس اپنی پیشانی پر محسوس کر کے اسکے پورے بدن میں سنسناہٹ سی دوڑ گئی تھی

'''میں بہت کچھ کر سکتا ہوں چاہوں تو تمھیں اس کمرے میں باندھ کر بھی رکھ سکتا ہوں تمام زندگی۔۔ اور تم کچھ نہیں کر سکتی'''

وہ چہرے پر ایک دل جلانے والی مسکراہٹ لئے اس سے دور ہوا اور اسکی بات پر وہ جیسے ہوش میں آئی تھی

"'یہ تمہاری سزا ہے بغیر میری اجازت کے باہر جانے کی اور آگے کے لئے بھی میں نے سوچ لیا ہے '''

وہ سخت نظروں سے اسکو گھورتا اسکے کمرے سے نکلتا چلا گیا اسکو ڈر تھا کہ اگر وہ مزید وہاں رکتا تو یقیناً وہ اسکو تکلیف پہنچا دیتا پر وہ اپنی حورین کو اپنے غصّے سے ہی نہیں بلکہ خود سے بھی بچا کر رکھنا چاہتا تھا

✹✹✹

''' '''کیا ہوا ھادی بیٹا آج آپ اتنے خاموش کیوں ہیں آپکو یہاں آکر اچھا نہیں لگا "

حیات صاحب نے کب سے خاموش بیٹھے اپنے جان سے بھی عزیز پوتے کی طرف دیکھ کر کہا جو آج کافی خاموش اور اداس لگ رہا تھا

''' ایسی بات نہیں ہے دادو مجھے اچھا لگتا ہے یہاں آکر '''

اسکے معصوم سے جواب پر حیات خان کھل کر مسکرا دئے تھے

اس وقت وہ دونوں اپنے گھر کے قریب ہی پارک میں موجود تھے حیات صاحب اکثر شام کے وقت اسکے ساتھ یہاں واک کے لئے آتے تھے

'''اگر ایسی بات ہے تو آپ آج اپنے دوستوں کے ساتھ کھیلنے کے بجائے یہاں ہمارے ساتھ کیوں بیٹھے ہیں'''

انہونے اسکا چہرہ اپنے ہاتھوں کے پیالے میں لیتے ہوئے بہت ہی محبت سے اسکی طرف دیکھا

آج اسکی گھری نیلی آنکھوں میں ایک اداسی سی تھی جو انکی نظرون سے چھپی نہ رہ سکی تھی

'''اپنے دوستوں کے ساتھ تو میں روز ہی کھیلتا ہوں آج میں اپنے پیارے سے دادو کے ساتھ بیٹھنا چاہتا ہوں '''

اس بار اسکے جواب پر حیات خان کھل کر مسکرا دئے تھے اسکی باتیں سن کر کوئی یہ نہیں کہہ سکتا تھا کہ پانچ سال کا بچہ بات کر رہا ہے

پڑھائی میں زہین ہونے کے ساتھ ساتھ وہ ایک سمجھدار بچہ تھا نین نقوش بلکل اپنے باپ جیسے تھے حیات صاحب نے دل ہی دل میں اسکی نظر اتاری تھی

"""اپنے دادو کے پاس بیٹھے ہو تو انہیں اپنی اداسی کی وجہ بھی بتادو میری جان آپکا یہ اداس چہرہ دیکھ کر آپکے دادو کو بھی اچھا نہیں لگ رہا ہے """

انہونے بہت ہی محبت سے اسکی پیشانی سے بکھرے بالوں کو ہٹایا تھا

"""دادو میں ڈیڈ سے ناراض ہوں انہونے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ وہ مجھے اس بار سینٹرل پارک لیکر جائے گے پر وہ اپنا وعدہ بھول گئے وہ اچھے ڈیڈ نہیں ہیں انہونے اپنا وعدہ توڑا ہے """

وہ ناراضگی سے کہتا اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا اسکا انداز ایسا تھا جیسے وہ اپنے ڈیڈ کو ناراضگی دیکھ رہا ہو

"""اوہ تو یہ بات ہے آنے دو اپکے ڈیڈ کو گھر پھر دیکھنا میں کیسے انکے کان پکڑ کر کھینچتا ہوں ہمارے پوتے سے وعدہ توڑنے کی سزا ملے گی انہیں """

وہ اپنی جگہ سے اٹھ کر اسکے نزدیک آ کھڑے ہوئے

حیات صاحب اپنے بیٹے کی مصروفیت کو سمجھتے تھے پر اپنی اسی مصروفیت کی وجہ سے وہ اپنے بیٹے سے بھی دور ہوتا جا رہا تھا پر انہیں اس بات کا بھی اندازہ تھا جتنا انکا بیٹا اپنے باپ کی توجہ کے لئے تڑپتا ہے انکے بیٹے کو بھی اس سے اتنی ہی محبت تھی بس وہ اپنے کام کی وجہ سے مجبور تھا

'''پر دادو جب ڈیڈ مجھ سے خفا ہوتے ہیں تو میں اداس ہو جاتا ہوں اگر آپ ان سے خفا ہوئے تو ڈیڈ بھی اداس ہو جائے گے اس لئے دادو آپ انہیں مت ڈانٹنا '''

اسکی اس بات پر حیات صاحب کو اس پر بے پناہ پیار آیا تھا وہ جانتے تھے ھادی اپنے ڈیڈ کے لئے بہت حساس ہے وہ اپنے باپ کی ناراضگی اور اسے اداس بلکل نہیں دیکھ سکتا تھا اس لئے فوراً ہی اسکی حمایت میں بول پڑا تھا

'''چلو اگر تم کہتے ہو تو میں تمہارے ڈیڈ کے کان نہیں کھینچوں گا اب تو خوش ہو نا تم '''

انہونے بہت ہی محبت سے اسکے ننھے ننھے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیکر دبایا تھا

''' اچھا چلو مجھے اب یہ بتاؤ کہ تمہارے اس اداس چہرے پر مسکراہٹ لانے کے لئے میں کیا کروں '''

وہ اسکا ہاتھ تھام کر پارک کے باہری گیٹ کی طرف بڑھے تھے

''' آپکو کچھ نہیں کرنا ہے بس مجھے آئسکریم کھلا دیں اور ڈیڈ کو معلوم نہیں ہونا چاہیے ورنہ تو آپ جانتے ہی ہے '''

وہ روڈ کے دوسری جانب موجود آئس کریم شاپ کی طرف دیکھ کر بولا اتنے وقت میں پہلی بار اسکے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی اور حیات صاحب اسکے چہرے کی یہ مسکراہٹ چھیننا نہیں چاہتے تھے اس لئے اسکی طرف دیکھ کر مسکرا دئے اور انکی اجازت ملتے ہی وہ تیزی سے ہاتھ چھوڑ کر اس شاپ کی طرف بھاگا تھا

''' ھادی بیٹا بھاگو مت تمھیں چوٹ لگ جائے گی '''

اسکی تیزی پر وہ پریشانی سے بولے شام کا وقت تھا روڈ پر کافی تیزی سے کار آ جا رہی تھی حیات صاحب تیزی سے اسکی طرف بڑھ رہے تھے جب انکی نظر سامنے سے آتی ایک تیز کار کی طرف پڑی جو ھادی کی طرف بڑھ رہی تھی

'''ھادی بیٹا سامنے دیکھو '''

پل میں حیات صاحب کو اپنا دل بند ہوتا ہوا محسوس ہو رہا تھا انکے قدموں میں مزید تیزی آگئی مگر وہ کار انکے قدموں سے بھی تیز تھی لمحوں کا کھیل تھا

'''ھادی '''

انکی چیخ تھی جو اس جگہ گونجی تھی

✸✸✸

'''تو بتایا اس نے کچھ حورین کا پیچھا کرنے کے پیچھے اسکا کیا مقصد تھا '''

اسفند اسکے برابر والے سنگل سوفہ پر بیٹھتا اس سے استفسار کر رہا تھا جو نظریں سامنے دیوار پر لگی پینٹنگ پر گاڑے کسی گہری سوچ میں گم تھا اسفند کی آواز پر وہ جیسے ہوش میں آیا تھا

'''وہ حورین کے ہر لمحے کی خبر اس تک پہونچا رہا تھا اور اتنے دن تک میں بے خبر رہا اگر وہ اس تک پہنچ جاتا تو '''

اس نے غصّے میں ایک زوردار پنچ اپنے سامنے رکھی ٹیبل پر مارا تھا آج اسکا غصّہ کم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا اتنی سکیورٹی رکھنے کے بعد بھی اس سے کہاں غلطی ہو گئی تھی

'''جب تک تم حورین کے ساتھ ہو کوئی اسکی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھ سکتا چوٹ پہونچانا تو دور کی بات ہے'''

وہ اسکے مضبوط چوڑے کندھے کو تھپتھپا کر اسکا غصّہ کم کرنے کی اپنی ناکام سی کوشش کر رہا تھا

وہ اور مصطفٰی بچپن کے دوست تھے جس طرح دونوں کے والد میں گہری دوستی تھی اسی طرح انکی دوستی بہت گہری تھی دونوں میں بلکل بھائیوں کی طرح محبت تھی وہ اسکے درندے والے روپ سے بھی اچھی طرح واقف تھا

'''اسکی حفاظت کے لئے میں کچھ بھی کر سکتا ہوں اسفند چاہے اسکے لئے مجھے اسکو گھر میں بند کر کے ہی کیوں نہ رکھنا پڑے'''

وہ اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتا اپنی اندر کی بے چینی کو کم کرنے کی کوشش کر رہا تھا

'''تمھیں مجھے یہ بتانے کی ضرورت نہیں ہے تم حورین کی حفاظت کے لئے کس حد تک جا سکتے ہو میں اس سے اچھی طرح واقف ہوں'''

وہ ایک نظر اپنے دوست پر ڈالتا ہوا بولا

وہ اتنے سالوں سے حورین کے لئے اسکی فکر دیکھتا آرہا تھا وہ اسکے لئے بہت پوزیسو تھا حورین اسکے لئے بھی بہت خاص تھی اس لئے اسکا اتنا غصّہ ہونا بھی جائز تھا

'''ویسے مصطفیٰ حورین کے لیے تمہارا پوزیسو ہونا اچھی بات ہے پر تم کبھی کبھی کچھ زیادہ ہی کر جاتے ہو یہ سوچے سمجھے بغیر کہ تمہارے ردعمل سے اس پر کیا اثر پڑتا ہو گا اسکی حفاظت کرتے کرتے ایک دن تم اسے خود سے دور کر دو گے یہ جاننے کے باوجود کہ حورین کا تمہارے علاوہ اس دنیا میں کوئی نہیں ہے'''

وہ ایک لمحے کے لئے رکا اور مصطفیٰ کے چہرے کی طرف دیکھا جسکے تاسرات بلکل سخت تھے جیسے وہ اندر اپنے آپ سے لڑ رہا ہو

'''اور اب تمہارے پاس بھی ایک وہ ہی باقی رہ گئی ہے اس لئے تم اسکا سہارا بنو اپنے قریب کرو اسکو'''

وہ اسکو ادھر سے ادھر ٹہلتا ہوا دیکھ کر بولا اس نے حورین کے لئے جو فیصلہ لیا تھا اسے سن کر وہ خود بھی حیران ہوا تھا

'''نہیں اسفند اسکی بھلائی اسی میں ہے کہ وہ مجھ سے دور رہے میں جس آگ میں جل رہا ہوں وہ آگ اسے بھی جلا دیگی میری زندگی کے صرف دو ہی مقصد ہے حورین کی حفاظت اور اوراس آدمی کی بربادی جس کی وجہ سے میری پوری خوشیاں تباہ ہو گئی '''

اس وقت اسکے چہرے کے تاثرات بہت سخت تھے اور اسفند بہت اچھے سے جانتا تھا اس وقت اسکے اندر کیا جنگ چل رہی تھی

'''ماضی میں جو ہوا ہے تم اسے بدل تو نہیں سکتے مصطفٰی یہ ضروری نہیں آگے چل کر ویسا ہی ہو جیسا تم سوچ رہے ہو پر میں تمھیں بدلہ لینے سے نہیں روک رہا ہوں '''

وہ اسکو ہر بار کی طرح اپنی بات سمجھانے کی کوشش کر رہا تھا

'''جہاں تک مجھے لگتا ہے تم نے مجھے یہاں اپنی بات کرنے کے لئے بلایا تھا اگر تمھیں میرے بارے میں بات کرنی ہے تو اس وقت میرے پاس بلکل وقت نہیں ہے'''

ہر بار کی طرح وہ آج بھی اس بات سے بچنے کے لئے وہ اپنی بات کہتا دروازے کی جانب بڑھا تھا

'''اس نے اپنے بیٹے کی کسٹڈی کے لئے کیس فائل کیا ہے'''

ابھی اسکا ہاتھ دروازے کے ہینڈل پر ہی تھا جب اسفند کی بات پر مصطفٰی تیزی سے اسکی جانب پلٹا تھا

'''کیا تمھیں اسکی واپسی کا معلوم ہے'''

اسکو خاموشی سے کھڑا دیکھ کر اسفند مزید بولا تھا جانتا تھا وہ اب اپنی بات نہیں کریگا اس لئے اس نے مصطفٰی کو یہاں بلانے کا مقصد بتایا تھا

'''نہیں ان گزرے پانچ سالوں میں اس نے مجھ سے کوئی رابطہ نہیں کیا'''

اب وہ اپنی پریشانی بھلا کر پوری طرح سے اسکی طرف متوجہ ہوا

'''اب تم کیا کروگے'''

وہ اس سے بس اتنا ہی پوچھ پایا تھا مزید کچھ کہنے کی اس نے کوشش بھی نہیں کی

"''میری وکیل سے بات ہوئی ہے کوئی نہ کوئی راستہ ضرور نکلے گا پر میں کسی بھی قیمت پر اسکو یہ کیس جتنے نہیں دونگا ''"

وہ اپنی بات کہتا ہوا مصطفیٰ کی طرف پلٹا تھا جو خاموشی سے کھڑا اسکو ہی دیکھ رہا تھا دونوں ہی ایک دوسرے کی خاموشی کو اچھی طرح سمجھتے تھے

"''ٹھیک ہے پھر جیسا بھی ہو مجھے انفارم کر دینا میں اب چلتا ہوں ایک ادھورا کام چھوڑ کر آیا تھا اسے پورا کرنے جانا ہے ''"

مصطفیٰ اس سے اجازت لیتا تیزی سے اسکے آفس سے نکلا تھا جبکہ اسفند کی نظروں نے دور تک اسکا پیچھا کیا تھا

وہ مصطفیٰ کی الجھن اور پریشانی سمجھتا تھا اسکے لئے یہ بہت مشکل تھا دو لوگوں میں سے کسی ایک کی سائیڈ لینا جب وہ دو لوگ اسکے اپنے اسکے لئے عزیز ہو۔۔۔ایک طرف اسفند تھا تو دوسری طرف رباب

✸✸

'''خان اس بار بھی ہمارا آدمی پکڑا گیا میں بہت مشکل سے اپنا جان بچا کر آیا ہوں '''

وہ آدمی اپنی پیشانی پہ آیا پسینہ صاف کرتا ہوا کیونکہ وہ جانتا تھا اپنے کام کو انجام نہ دینے کی اسکو کیا سزا مل سکتی ہے

'''تم نے تو کہا تھا سب کچھ ہمارے پلان کے مطابق چل رہا ہے مصطفٰی کو بھی کوئی شک نہیں ہوا۔۔تو تم کیسے پکڑے گئے '''

وہ اپنی چیئر سے کھڑا ہوتا اپنے آدمی کے مقابل آ کھڑا ہوا آنکھوں کے ساتھ ساتھ اسکا لہجہ بھی سرد تھا

'''سب کچھ ایسا ہی چل رہا تھا خان جیسا آپ چاہتے تھے ہم اس لڑکی پر ہر لمحے نظر رکھے ہوئے تھے پر پتہ نہیں کیسے مصطفٰی کو خبر ہو گئی '''

اپنے مالک کے لہجے میں چھپا غصّہ محسوس کر کے اس آدمی کے رونگٹے کھڑے ہو گئے تھے وہ بار بار اپنی پیشانی مسلتا اسکو تفصیل سے سب بتا رہا تھا

'''خان پہلے ہمارا جو آدمی پکڑا گیا تھا اسکی تو لاش ہمیں مل گئی تھی مگر اس بار ہمیں اپنے آدمی کی لاش تک نہیں ملی اس نے بہت دردناک موت دی ہے اسے '''

خان اپنے آدمی کے انداز اور آواز میں مصطفٰی کے لئے چھپا خوف صاف محسوس کر سکتا تھا

'''اس لڑکی کی حفاظت کے لئے وہ درندگی کی ہر حد پار کر سکتا ہے،، وہ بہت خطرناک ہے '''

اسکا آدمی ایک ایک لفظ ٹھہر ٹھہر کرادا کر رہا تھا جیسے اسکے پاس مصطفٰی کی شخصیت بیان کرنے کے لئے لفظ نہیں مل رہے ہو

'''میں نے تمھیں یہاں یہ سننے کے لئے نہیں بلایا ہے کہ وہ کیا کر سکتا ہے کیا نہیں '''

اس بار اسکا صبر جیسے جواب دے گیا تھا وہ ایک ہی جست میں اس آدمی کا گلا اپنے شکنجے میں لیتا ہوا غرایا تھا

غصّے کی وجہ سے اسکی ابھرتی نسے واضع تور پر ظاہر ہو رہی تھی

"""" مصطفیٰ جو تمہارے آدمی کے ساتھ کر چکا ہے وہ مجھے تمہارے ساتھ کرنے میں ذرا دیر نہیں لگے گی """

اسکے لفظوں کی سختی کے ساتھ ساتھ اس آدمی کی گردن پر بھی اسکی پکڑ سخت ہوتی جا رہی تھی سانس رکنے کی وجہ سے اس آدمی کی آنکھیں مزید باہر نکل گئی تھی وہ اپنی گردن اسکی پکڑ سے آزاد کرانے کی کوشش کرنے لگا مگر سامنے والے کی پکڑ بہت مضبوط تھی

"""اس وقت تمہاری جان میرے ہاتھ میں ہے تو اب بتاؤ تمہاری نظر میں زیادہ درندہ کون ہوا میں یا وہ"""

وہ اس آدمی کو اپنی پکڑ میں مچلتا تڑپتا ہوا دیکھ کر شیطانی انداز میں مسکرایا تھا جیسے جو آدمی تھوڑی دیر پہلے اپنے مالک کے سامنے کسی اور کی حمایت کر رہا تھا اب اس آدمی کی یہ حالت دیکھ کر اسکی روح کو تسکین مل رہی تھی

وہ جیسے اس آدمی کو اور اس وقت اس کمرے میں موجود ہر شخص کو یہ بتانا چاہ رہا ہو کہ مصطفیٰ زمان شاہ اگر درندہ ہے تو اسکی بھی درندگی کم نہیں تھی

''' خان چھوڑ دو اسے یہ مر جائے گا اپنے آدمی پر یوں غصہ نکالنے سے کچھ حاصل نہیں ہو گا '''

کب سے خاموشی سے یہ سب دیکھتے اسکے خاص آدمی نے جھٹکے سے اس آدمی کو اسکی گرفت سے آزاد کروایا تھا

''' ''' اگر تم میرا درندے والا روپ نہیں دیکھنا چاہتے اور یہ نہیں چاہتے کہ مصطفیٰ نے جو میرے آدمی کے ساتھ کیا ہے وہ میں تمہارے ساتھ کروں تو مجھے وہ لڑکی لا کر دو کسی بھی قیمت پر '''

وہ اس آدمی کی طرف دیکھ کر دھاڑا تھا جو اس وقت زمین پر لیٹا بری طرح کھانس رہا تھا اگر وہ اسکو وقت پر نہ چھوڑتا تو یقیناً آج اسکی جان چلی جاتی

''' خا۔۔ خان مجھے۔۔ ک۔۔ کچھ وقت کی مہلت دو۔۔ میں اس لڑکی کو آپکے سامنے لا کر کھڑا کر دونگا '''

وہ آدمی اب اپنی حالت پر قابو پاتے ہوئے بولا آج اپنی غلطی کی وجہ سے وہ موت کے بہت نزدیک تھا اب وہ ایسا غلطی دوبارہ نہیں کرنا چاہتا تھا

'''تم میرے خاص آدمی ہو اس لئے تمہاری جان بخش دی اور ساتھ ہی تمھیں کچھ وقت بھی دے رہا ہوں اس بار کوئی گڑبڑ نہیں ہونی چاہیے ورنہ تم اپنا انجام جانتے ہو '''

وہ اپنی بات کہہ کر رکا نہیں تھا وہاں سے تیزی سے نکلتا چلا گیا ساتھ ہی اسکے پیچھے اسکا خاص آدمی کریم بھی تھا

✸✸

'''میں نے کہا نہ کہ مجھے کھانا نہیں کھانا تو ایک بات سمجھ نہیں آتی ہے تمھیں جاؤ یہاں سے اور مجھے پریشان مت کرو '''

ٹرے میں کھانا لاتے وہ اپنے نیو باڈی گارڈ کو دیکھ کر خفگی سے بولی

پچھلے والے کو مصطفیٰ انکی ایک غلطی کی وجہ سے انہیں نکال چکا تھا وہ حورین کے معملے میں ذرا بھی غلطی برداشت نہیں کر سکتا تھا یہ نیا گارڈ اسکو پسند تو آ گیا تھا کیونکہ یہ پہلے والے کی طرف خوفناک نہیں لگتا تھا مگر مصطفیٰ کی دی ہوئی سزا اور

دو دن سے کمرے میں بند رہنے کی وجہ سی موڈ کافی خراب ہو چکا تھا اس لئے سارا غصّہ اس نیو گارڈ پر نکل رہا تھا

'''میم سر کے آرڈر ہیں آپکو کھانا کھلانے کے پلز میری آپ سے ریکویسٹ ہے کھا لیجئے '''

وہ ٹرے ہاتھ میں لئے آگے بڑھا تھا

'''میں نے کہا نہ کہ جاؤ یہاں سے مجھے پریشان مت کرو ورنہ میں شور کرونگی '''

مصطفٰی کے گارڈ بھی اسکی طرح ہی ضدی تھے پر وہ صرف اسکے گارڈ کے سامنے اپنی زبان کھولنے کی ہمّت رکھتی تھی

'''ٹھیک ہے میم میں بعد میں آجاؤ نگا جب آپکا غصّہ کم ہو گا'''

حورین کے تیور دیکھ کر وہ ٹرے واپس لکر کمرہ لاک کر کے جا چکا تھا

حورین اسکے جاتے ہی بیڈ پر آ بیٹھی اور غصّے میں اپنے گلے میں جھولتا دوپٹہ ایک طرف ڈالا تھا

ابھی اسے بیٹھے ہوئے کچھ ہی وقت گزرا تھا کہ اسکے کمرے کا دروازہ پھر سے کھلا تھا

وہ جھٹکے سے بیڈ سے اٹھی تھی

"""میں تمھیں کتنی بار منع کر چکی ہوں کہ مجھے"""

اس سے پہلے کہ وہ مزید کچھ کہتی اپنے سامنے کھڑے شخص کو دیکھ کر اسکا باقی کا جملہ منہ میں ہی رہ گیا تھا

وہ نظریں اس پر جمائے ہوئے کمرے میں داخل ہوا

مصطفیٰ نے ہاتھ میں پکڑی ٹرے کمرے میں موجود سائیڈ ٹیبل پر رکھی اور خود سائیڈ پر رکھی کرسی پر بیٹھ گیا

حورین کی آواز جیسے کہیں گم سی ہو گئی تھی

وہ ٹانگ پر ٹانگ جمائے اسے اپنے خشک لب تر کرتے دیکھ رہا تھا

اسکی نظروں سے گھبرا کر حورین بے چینی سے اپنی انگلیاں چٹخا رہی تھی مصطفیٰ کو اسکی یہ حرکت سخت ناپسند تھی

وہ اسے نہ کچھ کہہ رہا تھا نہ بتا رہا تھا بس بیٹھا اسکی اپنی نظروں سے خوفزدہ کر رہا تھا

"''تم نے کھانا کیوں نہیں کھایا ''"

اسکی بھاری آواز کمرے کی خاموشی میں گونجی تو حورین نے نظریں اٹھا کر اسکی طرف دیکھا اسکا کسرتی جسم وائٹ شرٹ میں نمایا ہو رہا تھا خوبصورت کشادہ پیشانی پر بال بکھرے ہوئے تھے شرٹ کے اوپر کے کھلے بٹن کی وجہ سے اسکی گردن پر بنا ٹیٹو نظر آ رہا تھا ہمیشہ کی طرح حورین کے دل میں عجیب سی خوائش جاگی تھی اسکو قریب سے دیکھنے کی

اس نے فوراً ہی اپنی سوچ کو جھٹکا تھا

"''مجھے بھوک نہیں ہے ''"

وہ اپنا حلق تر کرتی ہوئی بولی جو اسکے چہرے پر چھائی سنجیدگی کو دیکھ کر خشک ہو رہا تھا

مصطفٰی کی نظریں ایسی تھی کہ وہ کسی کا بھی جھوٹ فوراً بھانپ لیتی تھی اور وہ بہت دلچسپی سے اسکو جھوٹ بولتے ہوئے دیکھ رہا تھا وہ اس سے ناراض تھی وہ جانتا تھا آج یہی وجہ تھی اسکے کھانا نہ کھانے

"''پر کھانا تو تمھیں پھر بھی کھانا پڑیگا چاہے بھوک ہو یا نا ہو ''"

وہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا اور اسکی طرف قدم بڑھا دئے

مصطفٰی کی نظر اسکے دوپٹے سے بے نیازی دلکش سراپے میں الجھ سی گئی تھی

کالے سیاہ بالوں کو اس نے کھلا چھوڑا ہوا تھا خوبصورت کٹاؤ دار گلابی لب کے نیچے چمکتا ہوا تل ہمیشہ ہی اسکی توجہ اپنی جانب کھینچتا تھا

وہ اسے دیکھتا مزید اسکے قریب آ چکا تھا

اور حورین اپنی اتھل پتھل ہوتی سانسوں کو درست کرنے کی ناکام سی کوشش کر رہی تھی

جبکہ وہ قدم بڑھاتا عین اسکے سامنے آ رکا اور یکدم سے جھکا تو حورین نے خوف سے اپنی آنکھیں بند کر لی تھی

وہ بیڈ پر پڑا دوپٹہ اٹھا کر اسکو اوڑھانے لگا

اسکے بھاری مضبوط ہاتھوں کا لمس اپنے شانوں پر محسوس کر کے حورین جیسے ہوش میں آئی تھی

اپنے ڈر اور خوف کی وجہ سے اسے احساس تک نہیں ہوا کہ وہ اسکے سامنے بغیر دوپٹے کے کھڑی تھی یکدم ہی اسکا چہرہ شرم کی وجہ سے لال ہو گیا تھا

'''پر مجھے بھوک نہیں ہے اگر مجھے کھانے کی خوائش ہو گی تو میں خود کھالو نگی'''

وہ خود کو سانبھالتی رخ پھیر گئی تھی اب ہمّت نہیں تھی اسکا سامنا کرنے کی

'''میں بہت محبت سے کہہ رہا ہوں حورین تم مجھے سختی کرنے پر مجبور مت کرو

'''

وہ اسکے بازو کو اپنی گرفت میں لیتا آگے بڑھا جبکہ حورین یہ سوچتی رہ گئی کہ اسکی تو

محبت میں بھی سختی تھی اس نے اسکا نام سٹون مین بلکل صحیح رکھا تھا

وہ اسے کرسی پاس لے آیا اسکو بیٹھا کر خود بھی برابر والی کرسی پر آ بیٹھا تھا

'''ختم کرو اسے بس دس منٹ ہے تمہارے پاس اپنی بے کار سی ضد کی وجہ سے

تم پہلے ہی بہت ٹائم برباد کر چکی ہو '''

وہ ٹیبل اسکے سامنے کرتا ہوا بولا اور حورین بس کھانے کو دیکھ کر رہ گئی تھی

مطلب وہ اب اسکے کھانا کھانے کا ٹائم بھی سیٹ کر چکا تھا

وہ وقت کو دیکھتے ہوئے جلدی اپنا کھانا ختم کرنے میں لگ گئی جانتی تھی دس منٹ

میں اسے یہ سب ختم کرنا ہی تھا جلدی جلدی کھانے کی وجہ سے کھانا اسکے گلے

میں اٹکا اور زور کی کھانسی نے مصطفٰی کی توجہ اپنی ترف کھینچی تھی

'''جنگل سے آئی ہو جو اس طرح سے کھا رہی ہو یا پہلی بار کھانے کو مل رہا ہے۔۔
آرام سے کھاؤنہ '''
وہ ہاتھ بڑھا کر اسکی کمر سہلاتا ہوا روعبدار انداز میں بولا تھا
اسکا مضبوط ہاتھ اپنی کمر پر محسوس کر کے حورین کو اپنا دل حلق میں آتا ہوا محسوس ہوا تو اس نے جلدی سے پانی کا گلاس اپنے لبوں سے لگایا تھا
پانی پینے کے بعد اس بچا ہوا کھانا اس بار بہت آرام سے ختم کیا خود پر جمی مصطفیٰ کی نگاہوں سے اسے کھانا نگلنا مشکل لگ رہا تھا جبکہ مصطفیٰ کی نگاہ ایک جگہ ٹھہر گئی تھی
'''مجھ سے اتنا مت ڈرا کرو عین میں اتنا بھی خوفناک نہیں ہوں جتنا تم مجھے تصور کرتی ہو '''
وہ اسکے ہونٹ کے نیچے لگے چاول کے دانے کو اپنی انگلی سے صاف کرتا ہوا سنجیدگی سے بولا نظریں ابھی بھی اسی جگہ جمی ہوئی تھی
جبکہ اسکی بات پر حورین آنکھیں پھاڑے اسے دیکھ رہی تھی اسکو اپنے خوفناک روپ دیکھانے کے بعد یہ شخص اسکو بول رہا تھا کہ وہ خوفناک نہیں ہے اسکی سمجھ

نہیں آیا تھا کہ وہ اسکی بات کا کیا جواب دے اسلئے خاموش رہنا مناصب سمجھا تھا

اسکی خاموشی پر وہ اپنی جگہ سے اٹھا تھا وہ کھانا کھا چکی تھی اسکا یہاں کام ختم ہوا تھا

""' مجھے اس کمرے اور اس گھر میں اور کتنے دن قید رہنا پڑے گا جبکہ میں آپ

سے وعدہ کر چکی ہوں کہ آئندہ ایسی غلطی نہیں کرونگی '""

دروازے کی جانب اٹھتے اسکے قدم حورین کی آواز پر رکے تھے کچھ دیر وہ یوں ہی

خاموشی سے کھڑا رہا

""' بہت جلد تمھیں اس کمرے اس گھر سے ہی نہیں بلکہ مجھ سے بھی آزادی مل

جائے گی '""

وہ بغیر پلٹے بولا اور پھر وہاں رکا نہیں تھا تیزی سے اسکے روم سے نکلتا چلا گیا

جبکہ اسکا جواب سن کر حورین کے دل نے ایک بیٹ مس کی تھی وہ اس کمرے

سے تو آزادی چاہتی تھی مگر اسکی قید سے نہیں۔۔۔

✸✸

اپنے چہرے پر نرم گرم سا لمس محسوس کر کے اسکی بند پلکوں میں ہلکی سی لرجش سی ہوئی تھی وہ اپنی آنکھوں کو کھولنے کی کوشش کرنے لگی مگر سر میں اٹھتی درد کی ایک تیز لہر نے اسکو پھر سے آنکھیں بند کرنے پر مجبور کر دیا تھا

وہ کچھ دیر یوں ہی آنکھیں بند کئے لیٹی رہی تھی کہ اچانک اسکو ایسا لگا کہ کوئی اسکو پکار رہا ہے اس بار جیسے بہت ہمّت کر کے اسنے بمشکل اپنی آنکھوں کو کھولا پہلے تو اسکو کچھ صاف نظر نہیں آیا شاید سر میں اٹھتی درد کی ٹیس کی وجہ سے اسکو اپنی آنکھیں کھولنا مشکل لگ رہا تھا جب منظر صاف ہوا تو وہ کچھ لمحے یوں ہی چھت کو گھورتی رہی وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی کہ وہ اس وقت کہاں موجود ہے

''' دیکھیں دادو اینجل اٹھ گئی ہے جلدی یہاں آئیں '''

جانے وہ یوں ہی کب تک لیٹی خود سے سوال کرتی رہتی جب ایک خوشی سے بھری اور پیاری سی آواز نے اسکی توجہ اپنی جانب کھینچی تھی حفصہ نے گردن موڑ کر دیکھا تو ایک چھوٹا خوبصورت سا بچہ اسکے قریب کھڑا تھا اس نے حفصہ کے ایک ہاتھ کو اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں میں پکڑا ہوا تھا

''' اللہ کا شکر ہے بیٹی تمھیں ہوش آگیا میں اور میرا پوتا تو ڈر ہی گئے تھے '''

ھادی کی بات سن کر حیات صاحب صوفہ سے اٹھ کر بیڈ کی جانب بڑھے انکے چہرے پر ایک سکون سا اتر گیا تھا اسکو ہوش میں دیکھ کر

''' معاف کرنا میں آپکو پہچانی نہیں اور میں کہاں ہوں '''

حفصہ اپنا چکراتا سر تھامتی ہوئی اٹھ کر بیٹھی اور ایک نظر اپنے چاروں طرف ڈالی کمرہ بہت ہی شاندار تھا جو کہیں سے بھی ہسپتال کا نہیں لگ رہا تھا

''' بیٹا میں اس بچے کا دادا ہوں جسکی جان تم نے بچائی ہے تم بے ہوش ہو گئی تھی تو میں تمھیں اپنے گھر لے آیا بیٹا میں تمہارا کتنا احسن مند یہ میں لفظوں میں بیان نہیں کر سکتا '''

وہ بیڈ کے قریب اسٹول پر بیٹھتے ہوئے بولے

اور پاس ہی کھڑے ھاد کو اپنے ساتھ لگا یا جو اپنی معصوم آنکھوں سے اپنی اینجل کو دیکھ رہا تھا

انکی بات سن کر اب حفصہ نے اس بچے کی طرف دیکھا جو بہت ہی معصومیت سے اسکو تک رہا تھا اور یکدم سے سب یاد آتا چلا گیا

وہ دو دن سے اپنی یونی کی ایک دوست کے پاس ہوسٹل میں رہ رہی تھی مگر وہاں کی سخت وارڈن کی وجہ سے اسکی دوست زیادہ دن اسکو وہاں رکھ نہیں سکی اس لئے وہ وہاں سے نکل کر اپنے لئے رہنے کی کوئی جگہ تلاش کرنے میں لگی ہوئی تھی جب سڑک پر دوڑتے اس بچے نے اسکی توجہ اپنی جانب کھینچی اور وہ بغیر سوچے سمجھے اسکی جان بچانے کے لئے بھاگی حفصہ نے اسکی جان تو بچالی مگر اسکے سر پر کافی چوٹ لگی تھی جس وجہ سے وہ بے ہوش ہوگئی تھی

"''احسان والی بات نہیں ہے انکل آپکے اتنے ہینڈسم سے پوتے کی جان بچانے کے لئے میری جگہ کوئی اور بھی ہوتا تو وہ بھی یہی کرتا "''

اس نے ہاتھ بڑھا کر ھاد کے نرم ملائم رخسار کو چھوا پہلی بار وہ اس بچے کو غور سے دیکھ رہی تھی کہ اچانک اسکی نیلی آنکھوں پر نظر پڑتے ہی حفصہ کی نظروں کے سامنے ایک چہرہ گھوم گیا تھا

"''تم پانچ گھنٹے تک بے ہوش رہی میرا پوتا ایک لمحے کے لئے بھی تمہارے پاس سے دور نہیں ہوا نہ ہی کھانا کھایا یہ اپنی اینجل کے اٹھنے کا انتظار کر رہا تھا "''

حیات صاحب کی آواز پر حفصہ سے اپنی سوچ سے باہر نکلی اور سر درد کو نظر انداز

ہوئے ہاتھ بڑھا کر ھاد کو اپنے قریب کیا تھا

""تو میں آپکی اینجل ہوں تو آپ اپنی اینجل کو اپنا نام نہیں بتاؤ گے ""

وہ بہت محبت سے اسکے بالوں میں ہاتھ چلاتی ہوئی بولی جانے کیوں یہ بچہ اسے کسی

کی یاد دلا رہا تھا

""میرا نام ھاد اسفندیار خان ہے اور میں پورے پانچ سال کا ہوں ""

ھادی نے اسکی بات کا جواب پر جوش انداز میں دیا تھا جبکہ اسکا نام سن کر ھاد

بالوں میں چلاتے حفصہ کے ہاتھ ایک لمحے کے لئے رکے تھے

یہ صرف اتفاق ہی ہو سکتا ہے ہاں ایسا ہی ہے اس نے جیسے اپنے دل کو سمجھایا تھا

""بیٹا رات کافی ہو گئی ہے تمہارے گھر والے تمہارے لئے پریشان ہو رہے

ہونگے تم مجھے انکا نمبر دو تاکہ میں انہیں بتا سکو کہ تم کہاں ہو ""

اسکو کسی سوچ میں گم دیکھ کر حیات صاحب اس سے مخاطب ہوئے تھے اپنے گھر

والوں کا سن کر حفصہ نا رکنے والے آنسوؤں کا سلسلا شروع ہو گیا تھا جبکہ اسکو یوں

روتا ہوا دیکھ کر حیات صاحب کے ساتھ ھاد بھی پریشان سا اسکو دیکھنے لگا

'''کیا ہوا بیٹا ایسے کیوں رو رہی ہو کوئی پریشانی ہے تو تم مجھے بتاؤ'''

انہوں نے نرمی سے اسکو چپ کروایا تھا تو وہ بہت مشکل سے اپنے آنسو ضبط کرتی ہوئی انہیں سب بتاتی چلی گئی اسکی بات پر حیات صاحب کچھ دیر خاموشی سے اسکو دیکھنے لگے تھے

'''بیٹا تمہارا بہت احسان ہے ہم پر جو شاید میں ادا نہ کر پاؤ پر میں اتنا تو کر سکتا ہوں تم جب تک چاہو میرے گھر میں رہ سکتی ہو مجھ پر بھروسہ رکھو میں کسی کو کچھ نہیں بتاؤ گا'''

وہ اسکے سر پر ہاتھ رکھ کر بہت محبت سے بولے تو حفصہ کے اندر ایک سکون سا اترتا چلا گیا تھا اسے سہارے کی ضرورت تھی جو اسکی مل گیا تھا

'''واہ دادو کتنا اچھا ہو گیا نہ میری اینجل اب میرے ہی پاس رہے گی '''

کب سے خاموش کھڑا ھاد خوشی سے چہکا تھا اسکے انداز پر حیات صاحب اور حفصہ دونوں مسکرا دئے

وہ تینوں کافی دیر تک بیٹھے باتیں کرتے رہے حیات صاحب اسے اپنی فیملی کے بارے میں بتانے لگے وہیں کمرے میں ھادنے اسکے ساتھ کھانا بھی کھایا کافی رات ہو جانے کی وجہ سے وہ اسکو آرام کا کہہ کر اسکے کمرے سے چلے گئے

کچھ دیر کروٹ بدلتے رہنے کے بعد اسکو نیند آ گئ تھی پر کچھ دیر بعد پیاس کی وجہ سے اسکی آنکھ کھلی تھی سائیڈ ٹیبل پر جگ میں پانی موجود نہیں تھا وہ بیڈ سے اٹھ کر کمرے سے باہر کچن کی تلاش میں نکلی قسمت سے وہ اسکو مل گیا پانی پینے کے بعد وہ نیند میں جھولتی پھر سے کمرے میں آ کر لیٹ گئ

اس بات سے انجان کی اسکے علاوہ بھی کوئی اس کمرے میں موجود تھا ایک کمرے میں دو لوگ ایک دوسرے کی موجودگی سے ناواقف تھی اور وہ غلط وقت پر غلط جگہ موجود تھی

✸✸

'''میں نے سب پتہ لگالیا ہے وہ بلکل پرفیکٹ ہے ویسے بھی میں اسکے باپ کو تمہارے ڈیڈ کے ٹائم سے جانتا ہوں ان لوگوں کی طرف سے تم بلکل مطمعین ہو جاؤ '''

داؤد مرزا کی آواز پر اسکے پنچئنگ بیگ پر پنچ کرتے ہاتھ ایک لمحے کے لئے رکے تھے

اس وقت وہ اپنے جم روم میں تھا مسلسل پنچئنگ کرنے کی وجہ سے اسکا جسم پسینے میں شورو بار تھا اسکے کسرتی جسم کو دیکھ کر داؤد کو رشک محسوس ہوا تھا بے شک وہ ایک شاندار پرسنالٹی کا حامل تھا

'''میں مطمعین تب ہوئنگا جب حورین باحفاظت اس ملک کو چھوڑ کر چلی جائے گی'''

وہ اپنے ہاتھوں میں پہنے گلوؤز اتارتا ان سے مخاطب ہوا

'''اور حورین کیا اسکو معلوم ہے تمہارے اس فیصلے کے بارے میں وہ راضی ہو جائے گی '''

داؤد نے اپنا خدشہ ظاہر کیا تھا

'''وہ نکاح کر کے اس ملک سے چلی جائے اس میں اسکی ہی بہتری ہے مجھے اسکی مرضی سے کوئی غرض نہیں رہی بات اسکو بتانے کی تو کل تم اسے میرے فیصلے کے بارے میں بتا دینا '''

وہ بے تاثرات چہرا لئے انکی طرف مڑا تھا

اس نے یہ فیصلہ بہت پہلے لے لیا تھا بس اسے صحیح وقت اور صحیح شخص کی تلاش تھی جواب اسکی پوری ہو چکی تھی

'''اور ہاں داؤد یہ کام اتنی خاموشی اور چھپ کر ہونا چاہیے کہ تمہاری پر چھائی کو بھی خبر نہ ہو تم جانتے ہو نہ میں حورین کے معملے میں کوئی بھی غلطی برداشت نہیں کرتا '''

'''حورین۔۔۔ حورین۔۔ان پانچ سالوں میں کچھ نہیں بدلا تمھیں جہاں چھوڑ کر گئی تھی تم آج تک وہیں موجود ہو وہی تم اور وہی تمہاری اسکے لئے فکر '''

وہ ٹیبل پر رکھا ٹاول اٹھانے کے لئے آگے بڑھا تھا جب دروازہ کھول کر کوئی اندر داخل ہوا تھا

جانی پہچانی آواز پر دونوں نے مڑ کر دیکھا بلیک ٹائٹ جین پر لائٹ پنک کلر کا ٹاپ پہنے اپنے دونوں ہاتھوں کو سینے پر بندھے وہ سامنے ہی کھڑی تھی اسکو یہاں دیکھ کر مصطفیٰ ایک لمحے کے لئے حیران ہوا تھا

"""میری حورین کے لئے فکر آخری سانس تک رہیگی اسکی حفاظت کرنا میری زندگی کا خالص مقصد ہے سال گزرنے سے میرا مقصد نہیں بدلنے والا """

وہ سپاٹ نظروں سے اسکی طرف دیکھتا گہری سنجیدگی سے بولا

پانچ سال گزرنے کے بعد بھی وہ بلکل ایسی ہی تھی جیسی پانچ سال پہلے تھی

"""حیرت ہوتی ہے مجھے یہ دیکھ کر کہ تمھیں اپنے خون کے رشتوں سے زیادہ اپنے فرض کا رشتہ عزیز ہے """

وہ استہزایہ مسکراتی ہوئی مزید اسکے قریب ہوئی تھی جبکہ اسکی بات اور انداز سے مصطفیٰ کی رگے تن گئی تھی

"""یہ تمہاری سوچ ہے ورنہ میرے لئے خون کا رشتہ بھی اتنا ہی عزیز ہے ورنہ جو کچھ تم کر چکی ہو اسکے بعد تم اس وقت یہاں میری نظروں کے سامنے موجود نہ ہوتی """رباب زمان شاہ"""

وہ ایک ایک لفظ پہ زور دیتا ہوا بولا

"""رباب زمان شاہ نہیں رباب اسفندیار خان """

مصطفیٰ کا جواب سن کر وہ تیزی سے اسکی جانب بڑھی مگر اسکے قریب آتے ہی مصطفیٰ اسکی گردن کو اپنی گرفت میں لیتا اسکو سختی سے دیوار سے لگا چکا تھا

"""تمہارا اس سے اب کوئی رشتہ نہیں ہے رباب نہ ہی اسکے بیٹے پر تم پہلے ہی اسکی زندگی برباد کر چکی ہو تمہاری بہتری اسی میں ہے کہ تم اسے اکیلا چھوڑ دو """

وہ اسکی نازک گردن پر اپنی گرفت سخت کرتا ہوا بولا اسکے لہجے اور انداز میں نرمی بلکل بھی نہیں تھی

"""و۔۔وہ میرا بھی بیٹا ہے میرا حق مانگنے سے مجھے کوئی نہیں روک سکتا """

اسکی سختی کا اس پر کوئی اثر انداز نہیں ہو رہا تھا دم گھٹنے کی وجہ سے اسکی آنکھوں سے آنسوں نکل رہے تھے پر ہونٹوں پر ایک دل جلانے والی مسکراہٹ تھی جو مصطفیٰ کا غصّہ مزید بڑھا گئی تھی اگر وہ درندہ تھا تو وہ بھی اسکی ہی بہن تھی

"""مصطفیٰ چھوڑو اسے بہن ہے تمہاری کیا اسکی بھی جان لے لو گے """

ان دونوں کے جنونی انداز کو خاموشی سے دیکھتا داؤد یکدم سے آگے بڑھا تھا

'''میں نے اسے انہیں ہاتھوں سے پال کر بڑا کیا ہے اگر اسکی غلطی سے کسی بھی معصوم کی زندگی برباد ہو تو میں اپنے انہیں ہاتھوں سے اسکی جان لینے میں دیر نہیں کرونگا '''

وہ اسکی نازک گردن کو ایک جھٹکے میں چھوڑتا دیوار پر اسکے چہرے کے برابر ایک زوردار پانچ مار چکا تھا

'''میں تمہاری حورین نہیں ہوں جو خاموشی سے تمہارے ہر حکم مانتی رہوں گی وہ میرا بیٹا ہے اور میں اسے اسفند سے لیکر رہونگی تم مجھے روک نہیں سکتے '''

وہ اپنی گردن کو سہلاتی ہوئی بولی اسکی گردن پر مضبوط پکڑ سے نشان پڑ چکے تھے پر اسے کوئی فکر نہیں تھی وہ اپنے بھائی کی طرح سخت تھی اور اسکے سخت انداز کی عادی بھی

'''اتنے سال گزرنے کے بعد تمہارے اندر بھی کچھ نہیں بدلہ تم آج بھی وہی خدغرض رباب زمان شاہ ہو صرف اپنے بارے میں سوچنے والی '''

وہ اسی کی بات لوٹاتا ایک غصّے بھری نظر اس پر ڈالتا تیزی سے وہاں سے نکلتا چلا گیا تھا جبکہ داؤد افسوس بھری نظروں سے ان دونوں بھائی بہن کو دیکھتے رہ گئے تھے۔۔

✸✸

تھکا دینے والی بزنس پارٹی کے بعد وہ رات دیر سے گھر لوٹا تھا وہ جانا تو نہیں چاہتا تھا پر یہ پارٹی اسکے کمپنی کے لئے ضروری تھی اس لئے نہ چاہتے ہوئے بھی اسکو جانا پڑا

سب سے پہلے وہ ھادی کے کمرے میں آیا ایک نظر اسکے ننھے سوئے ہوئے وجود پر ڈالی اسکو سوتا دیکھ کر ایک سکون اسکے اندر اترا تھا

پارٹی کے درمیان جب اس نے اپنے بابا کو فون کیا تو انہوں نے ھاد کے ساتھ ہونے والے حادثے کے بارے میں اسکو بتادیا وہ فوراً ہی وہاں سے نکلنا چاہتا تھا پر نکل نہیں پایا تھا اسکے بیٹے کو کوئی چوٹ نہیں لگی تھی یہ بات اسکے لئے سکون کا بائس بنی تھی

کچھ دیر یوں ہی کھاڑا اسکو دیکھتا رہا پھر پلٹ کر بھاری قدم اٹھاتا اپنے کمرے میں داخل ہوا

اس وقت اسکے کمرے میں نیم اندھیرا تھا اس نے لائٹ اون کرنے کی ضرورت بھی محسوس نہیں کی اپنا کوٹ بیڈ پر ڈال کر وہ واشروم میں جا گھسا

کچھ دیر بعد وہ فریش ہو کر واشروم سے نکلتا سیدھا بیڈ پر گرنے سی کے انداز میں آ لیٹا تھا

نرم ملائم بستر کا احساس ہوتے ہی تھکن کی وجہ سے اسکی پلکیں بھاری ہونے لگی تھی

گہری نیند میں جانے سے پہلے اس نے کروٹ بدلی ہی تھی کہ نیند میں ایک الگ سے احساس کہ تحت اسکے حواس جاگے تھے پر اسنے اپنی آنکھیں بند ہی رکھی تھی اسے لگا کہ کوئی اسکے قریب ہے بہت ہی قریب وہ آنکھیں بند کئے تھوڑا اور قریب ہوا تو اپنے عقب سے آتی ایک دلفریب خوشبوں نے ایکہ بار اسکے حواس کو پوری طرح بے دار کیا تھا یکدم ہی اسکی بند آنکھوں کے پیچھے کسی کا چہرہ لہرایا تھا

اسے لگ رہا تھا نیند میں ہونے کی وجہ سے اسکا وہم ہے مگر اگلے ہی لمحے جب اسے اپنے سینے پر کیسی کے ہاتھ کا لمس محسوس ہوا تو اسکی آنکھیں یکدم سے کھلی تھی وہ بے دردی سے اس ہاتھ کو ہٹاتا ایک جھٹکے میں اٹھ بیٹھا تھا

حفصہ جسکی ابھی آنکھ ہی لگی تھی بری طرح سے جھٹکا دینے پر اسکی آنکھ کھلی تھی اپنے قریب ہی کسی کو بیٹھا ہوا دیکھ کر خوف سے اسکی نیند یکدم ہی اڑی اس نے ڈر کر چیخ مارنی چاہی تھی پر وہ جیسے اسکا ارادہ بھانپ چکا تھا فوراً ہی اسکے منہ پر اپنا بھاری ہاتھ رکھتا وہ اسکی چیخ کا گلا گھونٹ چکا تھا

""کون ہو تم اور یہاں میرے کمرے میں کیا کر رہی ہو میں تمہارے منہ پر سے ہاتھ ہٹا رہا ہوں بغیر شور کئے میری بات کا جواب دینا ""

اس نے اپنی رعبدار آواز میں اس سے استفسار کیا تھا اگر وہ کوئی چور ہوتی تو اس طرح تو بلکل بھی سو نہیں رہی ہوتی

پر یہ لڑکی کون تھی اسکو تفتیش ہوئی تھی

دوسری طرف حفصہ جو خوف کے مارے کانپ رہی تھی سامنے والی کی آواز سن کر جیسے سکتے میں آگئی تھی

یہ آواز لب لہجہ جسکو وہ لاکھوں میں بھی پہچان سکتی تھی اتنے سال بعد یہ آواز سن کر وہ اپنی جگہ گنگ سی بیٹھی رہ گئی تھی

"""میں کچھ پوچھ رہا ہوں تم سے کون ہو تم """

اسکی خاموشی پر اسفند اپنی جگہ سے اٹھا اور کمرے کی لائٹ اون کی

مگر اگلے ہی لمحے اسکی نظریں بیڈ پر بیٹھی ہستی پر پڑی تو وہ بھی اپنی جگہ سکت کھڑا رہ گیا تھا

دونوں ایک دوسرے کو بس خاموشی سے تکتے جا رہے تھے کتنے ہی لمحے یوں ہی خاموشی سے گزر گئے مگر دونوں کے منہ سے ایک لفظ تک نہیں نکلا تھا

وہ پورے 6 سال بعد اسے دیکھ رہا تھا اور ان گزرے سالوں میں کوئی ایسا لمحہ نہیں تھا جس میں اسفندیار خان نے اس لڑکی سے نفرت نہ کی ہو

ان گزرے سالوں میں وہ بلکل بھی نہیں بدلی تھی بلکہ اسکی خوبصورتی میں مزید نکھار آ گیا تھا

اسکی حیرانی سے کھلی بڑی بڑی جھیل سی آنکھوں میں اسفند کو اپنا آپ ڈوبتا ہوا محسوس ہوا تھا اس نے فوراً ہی خود کو ڈپٹا تھا

'''تم اس وقت میرے گھر اور میرے کمرے میں کیا کر رہی ہو '''

وہ اپنی کیفیت پر قابو پاتا چہرے پر نگواری لئے اس سے پوچھ رہا تھا

اسکے پوچھے گئے سوال سے حفصہ کو اپنے اندر چلتے سوالوں کے جواب مل گئے تھے

یہ کوئی اتفاق نہیں تھا ھاد کا باپ اور کوئی نہیں اسکا اسفی تھا اسکی پہلی اور آخری محبت

'''تمہارے ڈیڈ کے اسرار پر میں یہاں رکی ہوں مجھے نہیں معلوم تھا یہ تمہارا گھر ہے اور ھاد تمہارا بیٹا'''

اسنے آخری جملہ بہت مشکل سے ادا کیا اور ایک نظر اس پر ڈالی

بلیک ٹی شرٹ اور گرے ٹراؤزر میں اسکا کسرتی جسم نمایاں تھا ان 6 سال میں اسکی شخصیت مزید نکھر گئی تھی وہ بغیر پلکیں جھپکائے بس اسکو تک رہی تھی

اور اسفند جو چہرے پر پتھر جیسی سختی لئے کھڑا اسکو دیکھ رہا تھا حفصہ کے جواب پر جیسے اسکو ساری بات سمجھ آگئی تھی اسکے بیٹے کی جان بچانے والی لڑکی اور کوئی نہیں حفصہ ہی تھی

'''عجیب بات ہے نہ تمہارے جیسے سنگدل اور لوگوں کو تکلیف دینے والے انسان بھی کسی کی جان بچا سکتے ہیں'''

وہ تلخی سے کہتا مسکرایا جیسے اسکا مذاق اڑا رہا ہو جبکہ اسکے اس انداز اور حفصہ کی آنکھیں نم ہوئی تھی وہ تڑپ کر اپنی جگہ سے اٹھی

'''میں نے کسی کو تکلیف نہیں دی '''

وہ اپنے آنسوں بمشکل ضبط کرتی ہوئی بولی جبکہ اسکی بات پر اسفند زور سے ہنسا تھا اور پھر کتنی ہی دیر ہنستا ہی چلا گیا یہاں تک کہ اسکی آنکھ سے آنسوں ٹوٹ کر کارپیٹ میں جذب ہو چکا تھا مگر اسکو خبر نہیں ہوئی تھی

''' صحیح کہا تم نے حفصہ تم کسی کو تکلیف نہیں دیتی سیدھا اسکا قتل کرتی ہو '''

وہ لہو رنگ آنکھیں لئے اسکی طرف پلٹا تھا اتنے سالوں سے اسکے دل میں دبی نفرت اسکے سامنے آجانے پر یکدم سے جیسے باہر نکل آئی تھی

حفصہ نے کتنی دعا کی تھی کہ اسکا کبھی اسفند سے سامنا نہ ہو مگر آج وہ اسکے کمرے میں اسکے سامنے موجود تھی

'''اسفی تم مجھ پر ایسے الزام نہیں '''

ابھی اسکی بات مکمل نہیں ہو پائی تھی جب وہ بیچ میں انگلی کا اشارہ کر کے اسے روک چکا تھا

"""حفصہ ابراھیم خان تمہارے سامنے جو کھڑا ہے وہ اسفندیار خان ہے اسفی نہیں۔۔اس اسفی کا تم 6 سال پہلے قتل کر چکی ہو """

اسکے لہجے کی سرد مہری سے اسکا ننھا سا دل ٹوٹ سا گیا تھا

وہ اسکے اس لہجے کی عادی کہاں تھی پر سامنے کھڑا شخص بھی غلط نہیں تھا وہ اسی کا دیا ہوا درد اسکو لوٹا رہا تھا

وہ اپنے آنسوؤں کو ضبط کرنے کی کوشش کرنے لگی تھی مگر انہیں بھی جیسے آج ضد سی ہو گئی تھی

"""تم نے میرے بیٹے کی جان بچائی ہے اس لئے تم یہاں اب تک موجود ہو ورنہ میرا بس چلتا تو تمھیں یہاں ایک لمحے کے لئے بھی رکنے نہیں دیتا اس لئے تم اس کمرے سے چلی جاؤ میری نظروں سے دور """

اسکو مسلسل آنسوں بہاتا دیکھ کر وہ سنگدلی سے بولا تھا ہاتھ کی مٹھی بھینچی وہ جیسے اپنے غصّے کو ضبط کر رہا تھا

'''اگر مجھے معلوم ہوتا کہ یہ تمہارا گھر ہے تو میں خود یہاں نہ رکتی ویسے بھی میں کسی کی تکلیف کی وجہ نہیں بننا چاہتی'''

وہ اپنی بات کہہ کر وہاں رکی نہیں تھی تیزی سے اس روم سے نکلتی چلی گئی تھی

اسکے جانے کے بعد اسفند نے غصّے میں پاس رکھی ٹیبل پر ایک زوردار لات ماری تھی اور اس جگہ کو دیکھا جہاں کچھ دیر پہلے وہ کھڑی تھی

وہ دعا کر رہا تھا کہ یہ سب ایک خواب ہو اور وہ اس خواب سے جاگ جائے پر ایسا نہیں تھا اسکا تکلیف دہ ماضی اسکے سامنے آ کھڑا ہوا تھا جسے بھولانے کی کوشش میں وہ آجتک ناکام رہا تھا

اسکی زندگی میں دو عورتیں آئی تھی اور دونوں نے اسے چھوڑا تھا

وہ رباب سے اتنی نفرت نہیں کرتا تھا جتنی نفرت اسے حفصہ سے تھی

کیونکہ حفصہ ابراھیم خان سے اسے شدید محبت تھی لکن اب وہ اس سے اتنی ہی نفرت کرتا تھا

✸✸

'''یہ میں کیا سن رہا ہوں تم جانے سے انکار کر رہی ہو'''

وہ کسی آندھی طوفان کی طرح دندناتا ہوا اسکے کمرے میں داخل ہوا تھا وہ جو بیڈ پر بیٹھی ڈر سے اپنی انگلیاں چٹخا رہی تھی کمرے کی خاموشی میں مصطفیٰ کی رعبدار آواز پر ڈر کے مارے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی اور خوفزدہ نظروں سے اسکو دیکھنے لگی جو ماتھے پر بل ڈالے اسکی طرف بڑھ رہا تھا

"""منہ میں زبان نہیں ہے کیا پوچھ رہا ہوں میں اپنے نا جانے کی وجہ بتانا پسند کرو گی"""

آج اسے حورین کو لیکر اس لڑکے سے ملنے جانا تھا جس سے وہ اسکا نکاح فکس کر چکا تھا پر اسکے انکار سے وہ غصّے میں کھولتا اسکے پاس آیا

ایک تو اسکا دماغ رباب کی حرکتوں کی وجہ سے پہلے ہی گھوما ہوا تھا اپر سے یہ لڑکی اسکے صبر کا امتحان لے رہی تھی

"""مجھے نہیں جانا آپکے ساتھ اور اس بار آپ میرے ساتھ زبردستی نہیں کر سکتے ہیں"""

اس بار وہ اپنے ڈر کو پیچھے رکھ کر بے خوف ہو کر بولی تھی

جب داؤد صاحب نے اسے اسکے نکاح کے بارے میں بتایا تو وہ کتنے ہی لمحہ بولنے کے قابل نہیں رہی تھی وہ جانتی تھی مصطفیٰ اسکے لئے کتنا پوزیسو تھا پر اسکے تو وہم گمان میں بھی نہیں تھا کہ وہ اسکی زندگی کا فیصلہ اتنی آسانی سے بغیر اسکی مرضی جانے لے لیگا

کل سے اسکا رو رو کر برا حال تھا اسکی سرخ آنکھیں اس بات کی گواہ تھی

"""اور تمھیں ایسا کیوں لگتا ہے کہ میں یہاں تمہاری مرضی جاننے آیا ہوں فورا تیار ہو جا کر ہمیں دیر ہو رہی ہے """

وہ اسکی سرخ آنکھیں دیکھ کر ایک لمحے کے لئے ٹھٹکا تھا پر چہرے کے تاثرات کو نارمل بناتے ہوئے فورا بولا

"""میں نے کہہ دیا ہے میں آپکے ساتھ کہیں نہیں جاؤنگی اور نہ ہی یہ نکاح کرونگی سنا آپ نے۔۔ آپ میرے ساتھ زبردستی نہیں کر سکتے """

اس بار وہ حلق کے بل چلاتے ہوئے بولی

زندگی میں پہلی بار اور شاید آخری بار وہ اسکے سامنے یوں مضبوطی سے بولی تھی کیونکہ وہ جن خونخوار نظروں سے کھڑا اسکو گھور رہا تھا حورین کو لگ رہا تھا کہ آج اسکا یہ شاید آخری دن ہو گا

"""یہ نکاح تو ہو گا حورین چاہے زبردستی ہی سہی"""

وہ آنکھیں سکیڑتا اسکی جانب بڑھا آج اسکا رویہ دیکھ کر وہ حیران ہوا تھا پر ظاہر نہیں ہونے دیا

"""آپکے ایک بات سمجھ میں کیوں نہیں آتی میں یہ نکاح نہیں کرونگی بلکہ میں کسی سے بھی نکاح نہیں کرونگی سمجھے آپ """

وہ بہت مضبوط لہجے میں بولی تیز بولنے کی وجہ سے اسکا بدن دھیرے دھیرے لرز رہا رہا پر وہ آج خود کو کمزور نہیں پڑنے دینا چاہتی تھی کم از کم آج کے دن تو بلکل بھی نہیں

"""کیوں نہیں کرنا تمھیں یہ نکاح """

وہ اپنے غصّے کو ضبط کرتا ہوا بولا مگر اسکے جواب پر حورین نے سختی سے اپنے لب بھینچ لئے تھے

"""میں کچھ پوچھ رہا ہوں حورین جواب دو مجھے کیوں نہیں کرنا نکاح """

اس بار دھاڑا تھا

اپنے غصّے کو زیادہ دیر ضبط کرنا اسکے بس میں نہیں تھا

"""کیونکہ میں آپ سے محبت کرتی ہوں اور اگر میں نکاح کرونگی تو صرف آپ سے۔۔سنا آپ نے"""

"""صرف آپ سے"""

وہ اپنی نازک انگلی اسکے سینے پر رکھتی ہوئی چلائی تھی

وہ نہیں جانتی تھی کہ آج اس میں اتنی ہمّت کہاں سے آگئی تھی

شاید اپنی اس محبت کے کھو جانے کا ڈر تھا جو وہ بچپن سے اس سے کرتی آرہی تھی

اسے اچھی طرح یاد تھا اس نے جب سے ہوش سنبھالا تھا مصطفیٰ رباب اور داؤد صاحب کو ہی اپنے قریب پایا تھا اسکے والدین کون تھے وہ نہیں جانتی تھی نہ ہی اس نے پوچھنے کی کبھی کوشش کی

اسے رباب سے بھی محبت تھی پر وہ حورین کو اسکی محبت کا جواب محبت سے نہیں دیتی تھی

جب تھوڑی سمجھدار ہوئی تو اسکو رباب نے ہی بتایا تھا کہ وہ مصطفیٰ کی بس ذمہداری ہے جسے وہ بخوبی نبھا رہا تھا اور بس تبھی سے اسکے دل میں مصطفیٰ کے لئے ایک الگ مقام بن گیا تھا

مصطفیٰ کا خود کے لئے پوزیسو ہونا ہمیشہ فکر مند رہنا کب اسکے دل میں محبت کے پھول کھلا گیا تھا اسے خبر بھی نہیں ہوئی

کہیں نہ کہیں اسکو بھی لگتا تھا کہ شاید مصطفیٰ بھی اسکے لئے جذبات رکھتا ہے مگر کل اسکی یہ آس ٹوٹ سی گئی تھی مگر اسنے بھی فیصلہ کر لیا تھا وہ اپنی محبت کو یوں کھونے نہیں دیگی اسکے لئے چاہے اسے سٹون مین کے آگے مضبوط ہی کیوں نہ بننا پڑے

وہ تو اپنی بات کہہ کر خاموش ہو گئی تھی مگر مصطفیٰ کتنی ہی دیر اسکو سکت نظروں سے دیکھتا رہا اسکے کبھی وہم گمان میں نہیں تھا کہ وہ اس لڑکی کے منہ سے یہ لفاظ سنے گا

'''تم جانتی بھی ہو کیا بکواس کر رہی ہو'' اور تمہارے اس چھوٹے سے دماغ میں یہ بات آئی بھی کیسے '''

وہ خود کو پوری طرح کمپوز کرتا بتاثرات چہرہ لئے سرد لہجے میں بولا تھا

مگر اس وقت اسکے اندر ایک جنگ سی چل رہی تھی

'''میں نے کوئی بکواس نہیں کی میں نکاح کرونگی تو صرف آپ سے یہ میرا آخری فیصلہ ہے '''

وہ اٹل انداز میں بولی

آج اس لڑکی کا انداز لب لہجہ بلکل مختلف تھا مصطفیٰ کو یہ اپنی حورین کہیں سے بھی نہیں لگ رہی تھی

'''تم میرے لئے سرف ایک ذمہداری ہو ایک وعدہ ہو تمہاری حفاظت کرنا تمھیں محفوظ رکھنا میرا فرض ہے اس سے آگے اور کچھ نہیں '''

وہ سختی سے کہتا اپنے لب بھینچ گیا تھا

اسے آج بھی اچھے سے یاد ہے جب پندرہ سالہ بچے نے تین سال کی حورین کو گود میں لیکر اسکی حفاظت کا وعدہ کیا تھا

اس نے یہ وعدہ کس سے کیا تھا وہ اسکو نہیں بتا سکتا تھا اگر وہ بتا دیتا تو اسکے بعد حورین کے جو سوال ہوتے ان سوالوں کے جواب وہ اسکو نہیں دے سکتا تھا شاید زندگی میں کبھی نہیں

"'' اگر میری حفاظت آپکے لئے اتنی ضروری ہے تو آپ مجھے خود سے اتنی دور کیوں بھیج رہے ہے ''"

مصطفٰی کے الفاظ سن کر اسکا دل ٹوٹ کر بکھرا تھا مگر وہ خود کو سنبھالتی پھر سے گویا ہوئی تھی

"'' کیونکہ اس میں تمہاری بہتری ہے ''"

وہ اسکی سرخ آنکھوں سے نظریں چراتا ہوا بولا اسکے دل نے ایک بیٹ مس کی تھی یہ سب اسکے لئے بھی مشکل تھا پر وہ اپنی کیفیت پر قابو رکھنے میں ماہر تھا

"'' اگر آپکو ایسا لگتا ہے کہ میں اس بار آپکا حکم مان لونگی تو ایسا نہیں ہے میں آپکے علاوہ کسی سے نکاح نہیں کرونگی یہ میرا ابھی آخری فیصلہ ہے ''"

وہ اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر ضدی انداز میں بولی

مصطفیٰ کی گہری کالی آنکھوں نے سی گرین آنکھوں میں دیکھا جہاں اس وقت اسکا اپنا عکس صاف نظر آرہا تھا اس نے گھبرا کر نظریں پھیر لی تھی

''' تو تم میری بھی بات سن لو نہ میں تم سے محبت کرتا ہوں نہ تم سے نکاح کا خواہشمند ہوں'''

وہ سنگدلی سے کہتا جانے کے لیے پلٹا تھا

'''میں آپکو خود سے نکاح کرنے پر مجبور کردونگی اور محبت بھی'''

حورین کی بات سن کر دروازے کی طرف اسکے بڑھتے قدم رکے تھے

'''اپنے لفاظ سنبھال کر رکھو حورین کہیں ایسا نہ ہو کہ ایک دن تم اپنے کہے لفاظوں پر پچھتاؤ '''

اپنی بات کہتا وہ وہاں رکا نہیں تھا جبکہ پیچھے کھڑی حورین کتنی ہی دیر اسکی بات پر غور کرتی رہ گئی تھی

✸✸

'''اینجل یہ دیکھو میں نے کیا بنایا ہے اچھا ہے نہ '''

حفصہ جو اپنی سوچوں میں گم بیٹھی تھی ھادی کی آواز پر جیسے ہوش میں آئی تھی اور گردن موڑ کر اسکی طرف دیکھا جو معصومیت سے اسکی طرف دیکھ رہا تھا اسے یکدم ہی اس پر بے انتہا پیار آیا تھا اسے یہاں رہتے ہوئے ایک ہفتہ ہو چکا تھا اور اس ایک ہفتے میں اس دن کے بعد اسکا اسفند سے سامنانہ ہونے کے برابر ہی ہوا تھا

حفصہ تو اگلے دن ہی وہاں سے جا رہی تھی مگر حیات صاحب اسکے یوں اچانک جانے سے پریشان ہوئے تھے پر وہ انکو اپنے جانے کی اصل وجہ نہیں بتا سکتی تھی مگر اسکے منع کرنے کے باوجود وہ اور ھادا سکو روک چکے تھے اسے انکی اتنی محبت کے آگے ہار ماننی ہی پڑی تھی

دوسرا وہ وہاں رکنے کے لئے مجبور بھی تھی

اس نے اس سچ کو بھی تسلیم کر لیا تھا کہ اسفند اپنی زندگی میں آگے بڑھ چکا تھا وہ اسکے لئے رکتا بھی کیوں وہ اسکی زندگی سے اپنی واپسی کے سارے راستے بند جو کر کے جا چکی تھی

پر دل کے کسی کونے میں ایک چبھن سی تھی جو اسے سکون نہیں لینے دے رہی تھی

اسی بیچ ایک بات جو اسکو عجیب لگ رہی تھی وہ تھی ھادی کی ماں کی اس گھر میں غیر موجودگی کوئی بھی اسکے بارے میں بات نہیں کرتا یہاں تک کہ ھاد بھی پتہ نہیں ھاد کی ماں کون تھی یہ وہ ضرور جاننا چاہتی تھی

"" بتاؤ نہ اینجل کیسی بنی ہے ""

اس نے اپنی ڈرائنگ پھر سے اسکے سامنے لہرائی تھی

"" ویل ڈن بیٹا بہت پیاری بنائی ہے آپ نے مجھ سے تو اتنی اچھی ڈرائنگ کرنی نہیں آتی ""

وہ تعریفی انداز میں اسکی ڈرائنگ دیکھتی ہوئی بولی تھی

اس ایک ہفتے میں ھاد اسکے بہت قریب آچکا تھا

"" میرے روم میں اور پیپر رکھے ہیں آپ لیکر آؤ اینجل میں آپکو سکھاتا ہوں کیسے ڈرائنگ کرتے ہیں ""

اس وقت اسکو حکم دیتا وہ بلکل اسفند لگ رہا تھا حفصہ پھیکی ہنسی ہنستی وہاں سے اٹھ کر اسکے کمرے کی جانب بڑھی جو اپر موجود تھا اسکے جاتے ہی ھادی پھر سے اپنے کام میں لگ گیا تھا جب اسے اپنے قریب کسی کا احساس ہوا تھا

""اینجل تم آ گئیں""

وہ آنے والے کو دیکھے بغیر بولا تھا

""ہاں میں آگئی ہوں اپنے بیٹے کے پاس ہمیشہ کے لئے ""

انجانی آواز پر اس نے جھٹکے سے سر اٹھایا تھا سامنے کھڑی ہستی کو دیکھ کر اسکے مسکراتے لب یکدم بھیچ گئے تھے جسے رباب نے فورا محسوس کیا تھا

""میں آپکا بیٹا نہیں ہوں میں صرف اپنے ڈیڈ کا بیٹا ہوں ""

وہ اسکی طرف ناگواری سے دیکھتا ہوا بولا

وہ اپنی ماں کو جانتا تھا اور یہ بھی جانتا تھا کہ وہ کیسے اسکو چھوڑ کر چلی گئی تھی

وہ ھاد کے دل میں اتنی نفرت ڈال چکا تھا کے وہ اب اسکی طرف دیکھ بھی نہیں رہا تھا

اسکے چہرے پر ناگواری اور اس چھوٹے سے بچے کے سرد انداز پر رباب کے اندر غصّے کی ایک تیز لہر دوڑ گئی تھی

"''سن لیا تم نے تمہارا اپنا بیٹا تمھیں اپنی ماں نہیں سمجھتا تو پھر تم کس حق سے کسٹڈی کی مانگ کر رہی ہو "''

وہ وہیں غصّے میں کھڑی کھول رہی تھی جب اسے اپنے پیچھے اسفند کی آواز سنائی دی وہ جھٹکے میں اسکی طرف پلٹی تھی

اسفند اسکی آمد سے باخبر مصطفیٰ پہلے ہی اسے بتا چکا تھا اس لئے رباب کو یہاں دیکھ کر اسکو حیرانی نہیں ہوئی تھی

"''تمہارے یا ھاد کے نا ماننے سے حقیقت نہیں بدل جائے گی میں ھاد کی ماں میں ہی رہوں گی اور کورٹ بھی ایک ماں کو اسکے بیٹے سے الگ نہیں کریگی"''۔

اس وقت اسکے ہونٹوں پر طنزیہ مسکراہٹ تھی جو اسفند کو بلکل بھی اچھی نہ لگی تھی

وہ آج بھی ایسی ہی جیسے پانچ سال پہلے تھی کچھ بھی تبدیلی نہیں آئی تھی اس میں

'''تم دیکھ لینا ھاد کی کسٹڈی مجھے ہی ملے گی میں ھاد کو تم سے اتنی دور لے جاؤ گی کہ تم اسکی شکل دیکھنے کے لئے ترستے رہ جاؤ گے '''

اس نے ہاتھ بڑھا کر اسکے رخسار کو چھونا چاہا پر وہ وہاں سے ہٹتا اپنے باپ کے پیچھے جا چھپا تھا

وہ اسکی ماں تھی پانچ سال بعد اسے دیکھ رہی تھی پر اسکے انداز اور لہجے میں کہیں سے بھی ماں کا پیار نظر نہیں آ رہا تھا اسکے لئے ضروری تھا تو صرف اسفند کو ہرانا

'''اور میں ایسا وقت آنے ہی نہیں دو نگا رباب زمان شاہ تم خالی ہاتھ رہ جاؤ گی یہ میرا وعدہ ہے تم سے'''

وہ ایک ایک لفظ پر زور دیتا ہوا بولا اور اپنے پیچھے کھڑے ھاد کو اپنے بازو میں اٹھایا تھا

'''دیکھتے ہیں کس کی جیت ہوتی ہے تمہاری محبت کی یا میری ضد کی'''

وہ ایک ادا سے اپنے بال سائیڈ پر کرتی ہوئی بولی اور اپنی آنکھوں کو گوگلز کے پیچھے چھپایا تھا

'''جلدی ملیں گے کورٹ میں'''

وہ ایک نظر اسکی گود میں موجود حاد پر ڈالتی ہوئی وہاں سے چلی گئی اسکی ہیلز کی ٹک ٹک کی آواز وہ کافی دیر کھڑا وہاں سنتا رہا تھا

سن تو حفصہ بھی رہی تھی جتنی خاموشی سے وہ یہاں آئی تھی اتنی ہی خاموشی سے وہاں سے ہٹ گئی تھی

رباب حاد کی ماں ہے یہ سن کر وہ بلکل حیران نہیں ہوئی تھی اسے تو اسفند اور رباب کی طلاق والی بات نے حیران کیا تھا

رباب زمان شاہ جو اسفند کے لئے دیوانی تھی اسکی دیوانگی حفصہ بھی دیکھ چکی تھی اسکی دیوانگی کی وجہ سے وہ اس حال تھی جسکے لئے وہ اسکو کبھی معاف نہیں کر سکتی تھی

✸✸

"""میں کچھ نہیں سننا چاہتا سائم تم اس مسلے کا کوئی اور حل نکالو فورا"""

وہ اپنے سامنے بیٹھے وکیل پر بھڑکا تھا ابھی دو دن پہلے اسکے آفس میں آکر اس نے کیس کو جیتنے کے لئے جو سلیوشن بتایا تھا اسے سن کر اسفند جیسے حتے سے ہی اکھڑ گیا تھا

'''سر اگر آپ یہ کیس جتنا چاہتے ہے تو آپکو شادی کرنی ہی پڑیگی ورنہ کورٹ مس رباب زمان شاہ کے حق میں فیصلہ لے سکتی ہے کیونکہ وہ ماں ہے اور ھاد ابھی چھوٹا ہے'''

سائم پھر سے اسے رسان سے سمجھانے لگا اور ایک نظر اپنے برابر بیٹھے حیات صاحب کو دیکھا

وہ دونوں پچھلے دو دن سے اسے سمجھنے کی کوشش کر رہے تھے مگر وہ انکی سن ہی نہیں رہا تھا

'''اگر آپ نکاح کر لیتے ہیں تو ھاد کے پاس ماں موجود ہو گی اور ہم یہ پروف کر سکتے ہے کہ رباب سنگل مدر ہونے کی وجہ سے اسکی اچھی پرورش نہیں کر پائے گی'' ''

وہ اسکو ایک ایک پائنٹ اچھی طرح سمجھا رہا تھا مگر اسفند نکاح جیسے بندھن میں پھر سے بندھنا نہیں چاہتا تھا اسکی زندگی میں اب کسی کے لئے کوئی جگہ نہیں تھی

"" تمہارا وکیل بلکل ٹھیک کہہ رہا ہے اسفند جیتنے کے لئے کچھ تو کرنا ہی پڑے گا تمھیں ""

اس بار خاموشی سے سب سنتے حیات صاحب نے بھی اسکے وکیل سے اتفاق کیا تھا

"" پر ڈیڈ آپ تو سب جانتے ہی ہے پھر میں کیسے ""

وہ غصّے میں اپنی جگہ سے کھڑا ہوتا ہوا بولا تھا اسکی سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ کیا کریں رباب کے ارادے جان کر اب وہ زیادہ الرٹ ہو گیا تھا

"" مسٹر سائم میں اپنے بیٹے سے اکیلے میں بات کرنا چاہتا ہوں ہمارا جو بھی فیصلہ ہو گا ہم آپکو کال کر کے بتا دیں گے ""

حیات صاحب اس بار سائم سے مخاطب ہوئے انکی بات سن کر وہ اجازت لیتا اسکی اسٹڈی سے چلا گیا تھا

'''اسفند میں جانتا ہوں یہ تمہارے لئے مشکل ہو گا اپنی پہلی شادی کی وجہ سے تم اس پریشانی میں مبتلا ہو پر ایک بار اپنے بیٹے کے بارے میں سوچوں'''

وہ اسکی پشت کو دیکھتے ہوئے بولے وہ اس وقت اپنے بیٹے کی حالت پر افسوس کرنے کے علاوہ کچھ نہیں کر سکتے تھے

'''میں ھاد کے لئے کچھ بھی کرنے کے لئے تیار ہوں ڈیڈ پر یہ سب اتنا آسان نہیں ہے کہ میں بازار جاؤں اور وہاں سے اپنے لئے لڑکی لے آؤ اور اس سے نکاح کر لوں '''

وہ کچھ تو راضی ہوا تھا وہ ھاد کے لئے اپنی جان بھی دے سکتا تھا پھر نکاح تو بہت چھوٹی چیز تھی

'''لڑکی تو ہے اگر تمہاری اور اسکی مرضی ہو تو سب کچھ آسان ہو جائے گا'''۔

اسکو راضی ہوتا دیکھ حیات صاحب کے چہرے پر ایک چمک سی آئی تھی جبکہ انکی بات اسفند یکدم انکی جانب پلٹا

'''میں سمجھا نہیں آپ کس لڑکی کے بارے میں بات کر رہے ہیں '''

اسفند نا سمجھی سے انکی طرف دیکھنے لگا

'''حفصہ اور کون تم نے دیکھا نہیں اس ایک ہفتے میں وہ ہمارے ھاد سے کتنا گھل مل گئی ہے ھاد بھی اسکے ساتھ خوش رہتا ہے تمہاری اجازت ہو تو میں اس سے بات کرتا ہوں '''

انہیں حفصہ پہلی نظر میں ہی پسند آگئی تھی جس طرح ھاد اسکے ساتھ محبت سے رہتا تھا یہ دیکھ کر انہیں بہت خوشی ہوتی تھی

وہ سب پلان کئے ہوئے بیٹھے تھے مگر انکی بات سن کر اسفند کے ماتھے پر پڑے بلوں میں اضافہ ہوا تھا

'''کوئی ضرورت نہیں ہے ڈیڈ میں کسی سے بھی نکاح کے لئے تیار ہوں مگر اس سے ہرگز نہیں '''

وہ چہرے پر گہری سنجیدگی لئے انکی طرف دیکھ کر بولا

پر اسکا دل اس سے جیسے بغاوت کر رہا تھا

'''کیوں بیٹا کیا کمی ہے اس میں ویسے بھی اس وقت وہ بہت مشکل میں ہے اسے سہارے کی ضرورت ہے اس طرح تم دونوں ایک دوسرے کی مدد کر سکتے ہو اور پھر نکاح کے بعد محبت ہو ہی جاتی ہے'''

وہ اسکو اپنی دلیل سے قائل کرنے کی کوشش کر رہے تھے اس بات سے انجان کہ انکی باتوں سے اسفند کے غصّے میں بھی اضافہ ہو رہا تھا

حفصہ کس پریشانی میں اسکے گھر رہ رہی تھی وہ یہ نہیں جانتا تھا نہ اس نے کبھی جاننے کی کوشش کی وہ اسے اس گھر میں صرف اپنے باپ کی وجہ سے برداشت کر رہا تھا

"""محبت لفظ میرے زندگی سے ختم ہو چکا ہے ڈیڈ اور پلز میں اس لڑکی سے نکاح نہیں کر سکتا کسی بھی قیمت پر بھی نہیں """

اسکے سرد لہجے پر حیات صاحب بس خاموشی سے اسکو دیکھ رہ گئے تھے

"""اسفند تمہاری پریشانی میں اس لڑکی کا یہاں آنا کوئی اتفاق نہیں ہے اسے اللہ نے تمہاری مدد کے لئے بھیجا ہے اپنی ضد کو ایک طرف رکھ کر سوچوں کہیں ایسا نہ ہو جائے کہ تمہاری ضد کی وجہ سے ھاد تم سے دور ہو جائے"""

حیات صاحب اپنی بات کہہ کر اسکو سوچوں میں چھوڑ کر وہاں سے چلے گئے تھے

انکے جانے کے بعد اسفند گرنے سے کے انداز میں اپنی چیئر پر آ بیٹھا تھا اگر اسکا ھادی اس سے دور ہو گیا تو وہ اسکے بغیر رہ نہیں پائے گا اس لئے اسے کچھ تو کرنا تھا اور جلدی کرنا تھا اس سے پہلے کہ دیر ہو جائے اور اسے چند لمحے لگے تھے فیصلہ لینے میں اور یہ فیصلہ اس نے صرف ھادی کے لئے لیا تھا

✸✸

"''آپ یہاں بیٹھے ہیں اور میں آپکو پورے گھر میں تلاش کر رہی ہوں چلیئے چل کر کھانا کھا لیجئے ٹھنڈا ہو رہا ہے''"

رخسار بیگم لان میں ایک طرف خاموشی سے چیئر پر بیٹھے ابراھیم خان سے مخاطب ہوئی تھی

وہ کافی دیر سے انہیں پورے گھر میں تلاش کرتی پھر رہیں تھی انہیں یہاں بیٹھا دیکھ کر رخسار بیگم کو اطمینان سا ہوا تھا

وہ جانتی تھی کہ انکے شوہر کے دل میں انکے لئے نہ محبت ہے نہ ہی عزت پر انکے لئے ابراھیم صاحب ہی سب کچھ تھے

"'' تمہاری بیٹی میرا چین سکون تباہ کر کے چلی گئی ہے اور تمھیں کھانے کی پڑی ہے ''"

وہ قہر برساتی نظروں سے انکی طرف دیکھتے ہوئے جھٹکے سے اپنی جگہ سے کھڑے ہوئے تھے

انکے اس قدر شدیش ردعمل پر رخسار بیگم سہم کر ان سے دو قدم پیچھے ہوئی تھی اتنے سال انکے ساتھ گزارنے کے بعد بھی وہ آجتک انکے اس رویہ کی عادی نہیں ہوئی تھی

"'' دس دن وہ گئے ہیں پورے دس دن تمہاری اس بیٹی کا کچھ پتہ نہیں چلا جو دوسری بار معشرے میں میری عزت خراب کر کے چلی گئی ہے ''"

انہونے غصّے میں سختی سے اپنی مٹھی بھینچی تھی

انکی اس الزام پر رخسار بیگم نے تڑپ کر انکی طرف دیکھا تھا

"'' اپنی بیٹی کے بارے میں ایسا نہ بولیں ابراھیم اگر اس بار وہ اپنی مرضی سے گئی ہے تو اسکا یہ مطلب نہیں ہے کہ پہلے جو ہوا اس میں ہماری حفصہ کی کوئی غلطی تھی ''"

انھوں نے اپنی بیٹی کے دامن پر لگے داغ کو مٹانا چاہا تھا جو لوگ اس پر لگا چکے تھے

"''تمہارے کچھ بھی کہنے سے وہ سب نہیں بدلنے والا رخسار پہلے کی طرح اس بار بھی تمہاری بیٹی کی ہے غلطی ہے ''"

انکے زہر خند لہجے پر رخسار بیگم کے آنسوؤں میں مزید روانی آگئی تھی کیسا باپ تھا وہ جو اپنی بیٹی کے بارے میں ایسے بول رہا تھا

وہ اچھی طرح سے جانتی تھی کہ انہیں حفصہ کی فکر سے زیادہ شمس کے ساتھ ہونے والے پارٹنر شپ ٹوٹ جانے کا ڈر تھا

"''اسے تو شکر کرنا چاہیے تھا کہ سب کچھ جاننے کے باوجود بھی شمس اس سے نکاح کرنے کے لئے راضی ہے ورنہ وہ جو کر چکی ہے اسکے بعد تو کوئی بھی عزت دار گھر کے لوگ ہم سے رشتہ بھی جوڑنا پسند نہیں کریں گے پر اس خود غرض لڑکی کو دیکھو بھاگ گئی اپنے باپ کی عزت کا بھی خیال نہیں کیا اس نے ''"

انکی باتیں کسی تیر کی طرح رخسار بیگم کے دل میں لگ کر انکے دل کو زخمی کر رہی تھی

''' اپنی بیٹی کے بارے میں ایسامت بولیں ابراھیم ہماری حفصہ ایسی نہیں ہے آپ اسکے باپ ہو کر ایسی باتیں کیسے کر سکتے ہیں '''

انہیں معلوم تھا انکا شوہر پتھر دل ہے پر اپنی بیٹی کے لئے بھی انکے دل میں ذرا بھی جذبات نہیں تھے

''' باپ ہوں اس لئے اتنا کچھ کرنے کے باوجود اسکا قتل کرنے کے بجائے میں نے اسے اس گھر میں رہنے دیا اسکا نکاح کرانے کا سوچا لیکن نہیں وہ نکاح سے بھی بھاگ گئی '''

اگر وہ خود ایک خود غرض باپ نہ ہوتے تو یقیناً اپنی بیٹی کی تکلیف کو ضرور سمجھتے تھے

''' یہاں کھڑے ہو کر رونے سے اچھا ہے تم جا کر دعا کرو کی تمہاری بیٹی مل جائے میں تو شاید اسے بخش دوں پر شمس نہیں بخشے گا'''

اپنی بات کہتے وہ وہاں رکے نہیں تھے تیزی سے قدم اٹھاتے اندر کی جانب چلے گئے جبکہ رخسار بیگم وہیں زمین پر بیٹھ کر روتی چلی گئی تھی ۔۔

''' کھڑی کیوں ہو بیٹھو کیونکہ میں جو تم سے بات کرنے والا ہوں اسے سن کر یقیناً تم مزید کھڑی نہیں رہ پاؤ گی '''

وہ اجنبی انداز میں کہتا اپنی ٹیبل پر رکھے پین کو لیکر اپنے ہاتھ کی انگلی میں گھمانے لگا

وہ جو پہلے ہی شاق سی کی کیفیت میں اسکے سامنے کھڑی تھی اپر سے اسکے انداز اور بات نے حفصہ کو ٹھٹکنے پر مجبور کر دیا تھا

حفصہ کو اسکے گھر رہتے ہوئے ہفتے سے زیادہ دن ہو گئے تھے

اور آج اس نے پہلی بار اسے خود سے مخاطب کیا تھا بلکہ اس سے کچھ ضروری بات کرنے کے لئے اپنی سٹڈی میں بھی بلایا تھا اور اب وہ حیران سی سامنے کھڑی اسکے ہاتھ میں گھومتے پین کو دیکھ رہی تھی

''' تمھیں معلوم ہے میرے باپ نے تمھیں اپنے گھر میں اسلئے رکھا کہ تم ایک اچھی لڑکی ہو اور تم نے میرے بیٹے کی مدد کی '''

وہ بولتا ہوا ایک لمحے کے لئے رکا تھا اور حفصہ اسکی بات میں الجھ کر رہ گئی تھی

جانے وہ کیا کہنے والا تھا

"""سوچو اگر انہیں یہ معلوم ہو جائے کہ تمہارے باپ کے آدمی پورے شہر میں تمھیں تلاش کر رہے ہیں تو شاید یہ جاننے کے بعد وہ تمھیں اس گھر میں ایک پل کے لئے رہنے نہیں دیں گے"""

اپنی بات کہتا وہ تلخی سے مسکرایا جبکہ حفصہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے اسکو دیکھ رہی تھی

یہ سب تو اس نے حیات صاحب کو نہیں بتایا تھا اور اسے اس بات کا بھی اندازہ تھا کہ اسکا باپ چپ بیٹھ کر رہنے والوں میں سے نہیں تھا

اور وہ یہ کیسے بھول گئی تھی اسفندیار خان کے لئے کچھ بھی جاننا مشکل نہیں تھا

"""میرا ایک فون اور وہ لوگ تمہارے سامنے ہونگے"""

اسکی دھمکی پر حفصہ نے اپنے سامنے موجود ٹیبل کا سہارا لیا تھا

اسفند کو یہ جان کر حیرانی ہوئی تھی کہ وہ اپنے نکاح سے بھاگ کر آئی ہے اسکا نکاح کس سے ہو رہا تھا وہ جان نہیں پایا تھا

'''میں نے تمہاری ساتھ جو کیا تم اسکا بدلہ لینا چاہتے ہو نہ '''
وہ گرنے سے کے انداز میں اپنے پیچھے موجود کرسی پر بیٹھی تھی
وہ کسی بھی حال میں وہاں واپس نہیں جانا چاہتی تھی وہاں جانے کا سوچ کر ہی نہ
رکنے والے آنسوؤں کا سلسلا شروع ہو گیا تھا جسے دیکھ اسفند کا دل بے چین ہوا تھا
'''رونے کی بجائے تم یہ سوچو کہ مجھے انہیں یہاں بلانے سے کیسے روک سکتی
ہو'''
وہ اسکی بات کو بلکل نظر انداز کرتا اپنی چیئر سے اٹھا اور بھاری قدم اٹھاتا عین اسکی
چیئر کے سامنے آر کا تھا
'''کیسے روکوں ''اور تم میرے روکنے سے رک جاؤ گے '''
ایک امید اور سوال کے ساتھ حفصہ نے اسکی گہری نیلی آنکھوں میں جھانکا تھا
اور اسفند کو لگا کہ اسکا دل سینے سے نکل کر باہر آجائے گا اگر وہ اسی طرح سے
اسکی آنکھوں میں جھانکتی رہی
'''مجھ سے نکاح کر لو میں کسی کو کچھ نہیں بتاؤں گا '''

اپنے دونوں ہاتھ اسکی چیئر کی دونوں سائیڈ پر رکھ کر وہ اسے اپنے گھیرے میں لیتا اسکے قریب جھکا تھا

بے تاثرات چہرا لئے وہ اسکی آنکھوں میں جھانک رہا تھا اور اسکے الفاظ سن کر حفصہ کو لگا زمین اسکے قدموں کے نیچے سے کھسک گئی ہو اگر وہ کھڑی ہوئی ہوتی تو یقیناً گر جاتی

""نکاح تو اس سے کیا جاتا ہے نہ جس سے محبت ہو یا نکاح کے بعد محبت کرنی ہو اور یقیناً تمھرے دل میں میرے لئے محبت لفظ کا میم بھی نہیں ہو گا ""

وہ سیدھا اسکی آنکھوں میں دیکھ کر بولی اس وقت وہ اسکے قریب ہی جھکا ہوا تھا اتنا قریب کہ حفصہ کو اسکی سانسوں کی تپش اپنے چہرے پر محسوس ہو رہی تھی اسکی اتنی قربت سے اسکو اپنا حلق خشک پڑتا ہوا محسوس ہو رہا تھا

""تم نے بلکل درست فرمایا حفصہ ابراھیم خان پر میں اپنے بیٹے سے بہت محبت کرتا اسکی محبت میں ناپسندیدہ شخص سے نکاح کرنے کے لئے بھی تیار ہوں ""

وہ چہرے پر گہری سنجیدگی لئے بولا تھا نظریں ابھی بھی حفصہ کے چہرے پر جمی ہوئی تھی

'''اگر میں منع کر دوں'''

اس نے اپنے نچلے ہونٹ کو دانتو کے نیچے دبایا تھا اسکی یہ حرکت اسفند کی نظروں سے پوشیدہ نہ رہ سکی تھی

'''یہ نکاح کرنے کے علاوہ تمہارے پاس اور کوئی راستہ نہیں ہے پھر بھی میں تمھیں پانچ منٹ دیتا ہوں سوچنے کے لئے اچھی طرح سوچ کر بتا دو'''

وہ سیدھا ہوتا ہوا بولا اور اپنی کلائی پہ بندھی گھڑی کو دیکھا جیسے بتا رہا ہو اسکا ٹائم شروع ہو چکا ہے

اس نے بہت دماغ سے کھیل کھیلا تھا وہ حفصہ کے سامنے جھکنا نہیں چاہتا تھا بلکہ اس نے حفصہ کو ایسی مشکل میں ڈال دیا تھا کہ وہ اب خود اسکے سامنے جھکنے پر مجبور تھی

✸✸

'''کہاں لیکر جا رہیں ہیں آپ مجھے'''

اسکی روئی روئی سی آواز مصطفیٰ کے کانو میں پڑی تھی مگر وہ اسکے سوال کو نظر انداز کرتا لمبے لمبے ڈگ بھرتا تیزی سے اسکی کلائی تھامے سیڑھیاں اتر رہا تھا جبکہ حورین کو اسکے قدم سے قدم ملا کر چلنے میں کافی مشکل کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا

"'میں آپ سے کچھ پوچھ رہی ہوں کہاں لیکر جا رہے ہیں آپ مجھے "'

وہ اسکی چوڑی پشت کو دیکھتی ہوئی بولی مگر وہ اسکے سوال کا جواب دینے کے بجائے اسکی نازک کلائی پر اپنی گرفت مزید سخت کر چکا تھا

اسکی سخت پکڑ سے درد کی وجہ سے حورین کی منہ سے کراہ سی نکلی تھی جسے وہ فورا ہی دبا گئی تھی

پچھلے ایک ہفتے سے دونوں کے درمیان بات چیت بلکل بند تھی حورین نے داؤد صاحب سے یہ تک کہہ دیا تھا کہ اگر مصطفیٰ نے اسکا نکاح کرانے کی کوشش کی تو وہ خود کی جان لے لگی مصطفیٰ نے جب یہ سنا تو وہ سختی سے اپنے لب بھینچ کر رہ گیا تھا

اس لڑکی کی ضد دن بادن بڑھتی ہی جارہی تھی آج اس نے سوچ لیا تھا کہ وہ اسکی ضد کو توڑ کر ہی رہے گا اسلئے آج وہ اسے وہاں لے جارہا تھا جہاں اسکا جہاں حورین کو جانے کی اجازت نہیں تھی

'''اگر آپ میرا نکاح زبردستی کروانے کے لئے لے جارہے ہیں تو میں پہلے ہی کہہ رہی ہوں اسکا انجام بلکل اچھا نہیں ہو گا آپ پچھتاؤ '''

اسکا جملہ منہ میں ہی رہ گیا تھا جب وہ اسے اپنے ولا کے پچھلے حصّے میں موجود بیسمینٹ کے سامنے آکر روکا تھا

یہ وہ جگہ تھی جہاں مصطفیٰ نے اسکو آنے کی کبھی اجازت نہیں دی اور آج وہ اسے لئے یہاں کھڑا تھا وہ ناسمجھی سے اسکو دیکھنے لگی

'''اندر جو ہو گا اسے دیکھ کر تم پچھتاوگی کہ تم نے مجھ جیسے شخص سے محبت کرنے کی غلطی کی اور اپنا فیصلہ بدلنے میں دیر نہیں کروگی'''

وہ ایک نظر اسکی طرف دیکھتا اسکو اپنے ساتھ کھینچتا اندر داخل ہوا تھا

جیسے ہی وہ اندر داخل ہوئی پر وہاں کا منظر دیکھ کر حورین کا اندر کا سانس اندر اور باہر کا باہر ہی رہ گیا تھا

سامنے ہی اسکا نیا باڈی گارڈ اور مصطفیٰ کا ایک اور آدمی اسکے پرانے والے باڈی گارڈ کو بری طرح پیٹ رہے تھے جبکہ وہ کرسی پہ بیٹھا درد میں کراہ رہا تھا حورین کو ان لوگوں سے دحشت سی محسوس ہو رہی تھی

""پلیز مت مار واسے خدا کے لئے چھوڑ دو آپ رو کو ان لوگوں کو"

وہ وہشت بھری نظر سے اپنے سامنے چلتے منظر کو دیکھ کر مصطفیٰ کی جانب مڑ کر حلق کے بل چلائی تھی

جسکی نظریں بھی اسی منظر پر تھی ایک ہاتھ اپنی پینٹ کی پاکٹ میں ڈالے وہ بڑے سکون سے کھڑا یہ سب انجوے کر رہا تھا

''' He Betrayed me "

"اور اسے اسکی سزا مل رہی ہے"

وہ اسکے ڈر اسکی چیخ کو نظر انداز کرتا اسکے قریب بڑھا نظریں ابھی بھی اسی منظر پر تھی جہاں اسکے دو آدمی اس شخص کو بری طرح سے پیٹ رہے تھے اسکا لہجہ بلکل برف کی طرح سرد تھا جبکہ آنکھیں قہر برسا رہی تھی

اور وہ جانتی تھی اسکے لہجے کو اسکے اس انداز کو وہ جان چکی تھی

اس وقت اسے اپنے پیچھے کھڑے اس شخص سے وحشت محسوس ہو رہی تھی

"""پلیز میرے وجہ سے اسکو سزا مت دیں یہ مر جائے گا """

وہ اس بار روتی ہوئی اسکی جانب پلٹی حورین کو لگ رہا تھا کہ یونی والے واقع کی وجہ سے وہ اسکے پرانے والے گارڈ کو سزا دے رہا ہے

""""اسے تمہاری وجہ سے نہیں اپنی گھستاخی کی وجہ سے اسکو سزا مل رہی ہے """

وہ سخت انداز میں بولتا آگے بڑھا تھا

حورین پر نظر رکھنے میں اسکا پرانے والے گارڈ بھی ان لوگوں سے ملا ہوا تھا وہ چاہتا تو اسکو یوں ہی ختم کر دیتا پر وہ حورین کو بتانا چاہتا تھا کہ وہ کیا ہے

"چھوڑ دو اسے وہ مر جائے گا آپ کیسی کو بھی سزا دینے کا حق نہیں رکھتے"

اس بار اسکی آواز میں درد تھا وہ اپنی نظروں کے سامنے کسی کو یوں زخمی ہوتا ہوا نہیں دیکھ سکتی تھی

جبکہ مصطفٰی اسکی بات کو نظر انداز کرتا آگے بڑھا اور اپنے آدمی کو ہٹا کر اتنی طاقت سے اس گارڈ کے منہ پر مکا مارا تھا کہ وہ شخص کرسی سے گر چکا تھا ناک اور منہ سے خون بہنا شروع ہو چکا تھا

مصطفٰی نے پاس پڑی اس لوہے کی کرسی کو اٹھایا اور حورین کی طرف دیکھا جو دیوار سے لگی کھڑی وحشت زدہ نظروں سے اسکو دیکھ رہی تھی اسکے لئے مصطفٰی کا یہ روپ بلکل نیا تھا

اور مصطفٰی بھی اس سے اپنی اصلیت چھپانا بھی نہیں چاہتا تھا

وہ اسے جان بوجھ کر یہ سب دکھا رہا تھا کہ وہ کیا ہے

وہ اسے بتانا چاہتا تھا کہ وہ اپنی زندگی کس شخص کے ساتھ گزارنا چاہتی ہے تا کہ وہ اپنا فیصلہ بدل لے

اس نے پوری طاقت لگا کر وہ کرسی اسکی ٹانگوں پر ماری تھی تکلیف سے وہ شخص چیخ اٹھا تھا ساتھ ہی حورین کی چیخ بھی نکلی تھی

وہ دیوار کے سہارے کھڑی اپنی سسکی دبانے کی ناکام سی کوشش کر رہی تھی

مصطفٰی اسکو روتا ہوا دیکھ کر اسکے قریب بڑھا تھا

"""یہ سب دیکھنے کے بعد کیا تم اب بھی مجھ سے محبت کر پاو گی؟

''نہیں نہ ! ! اسلئے بول رہا تھا اپنا فیصلہ بدل لو ورنہ یہ سب دیکھنے کی نوبت ہی نہ آتی ''''

وہ اپنی ایک انگلی سے اسکے آنسوں کو صاف کرتا ہوا بولا نظریں اسکے خوف سے زرد پڑتے چہرے پر جمی ہوئی تھی

''''میرے دل میں آپکے لئے سالوں سے جو محبت ہے وہ یہ سب دیکھ کر ایک لمحے میں ختم نہیں ہو گی اور میرا فیصلہ آخری سانس تک نہیں بدلے گا ''''

وہ روتی ہوئی زمین پر بیٹھتی چلی گئ وہ محبت کے اس سفر پر تھی جہاں واپسی کا راستہ تھا ہی نہیں

''اگر تمہارا یہی فیصلہ ہے تو ٹھیک ہے اس نکاح کے بعد مجھ سے کسی قسم کی امید مت رکھنا تم''''

اسکی ضد کے آگے اپنے غصّے کو ضبط کئے وہ ہار مانتے ہوئے بولا

''''جب تم اس ایک طرفہ رشتے کو نبھاتے ہوئے تھک جاؤ تو یاد رکھنا میری طرف سے تمہارے لئے واپسی کے راستے ہمیشہ کھلے ہے تم اس رشتے سے آزاد ہو سکتی ہو ''''

وہ اپنی بات کہہ کر تیزی سے پلٹا تھا جبکہ اسکی بات پر حورین اپنا چہرہ ہاتھوں میں چھپا کر پھونٹ پھونٹ کر رونے لگی تھی

✸✸

وہ ڈریسنگ کے سامنے کھڑی اپنے ہاتھوں میں پہنی چوڑیاں اتار رہی تھی

اس وقت وہ اسفند کے کمرے میں اسکی بیوی کی حثیت سے موجود تھی یہ وہ خواب تھا جو اس نے اور اسفند نے ساتھ ملکر دیکھا تھا مگر یہ اس طرح پورا ہو گا دونوں میں سے کسی نے بھی یہ نہیں سوچا تھا

اس وقت اسکو دیکھ کر کوئی یہ نہیں کہہ سکتا تھا کہ وہ کچھ گھنٹوں کی دلہن ہے ڈارک محرون کلر کی فراک جو حیات صاحب اسکے لئے لیکر آیں تھے زیب تن کئے ہوئے تھی جیولری کے نام پر گلے میں چین موجود تھی جو حیات صاحب نے نکاح سے پہلے تو ہفے میں اسکو دی تھی میک اپ کے نام پر صرف لپ اسٹک لگائے وہ آئینے میں نظر آتے اپنے عکس کو دیکھ رہی تھی

اس نکاح سے اگر کوئی خوش تھا تو وہ ھادی تھا اسکی خوشی کا کوئی ٹھکانہ ہی نہیں تھا نکاح کے بعد سے وہ ایک لمحے کے لئے بھی اسکے پاس سے نہیں ہٹا ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی وہ اسکے کمرے میں سلا کر آئی تھی

ھاد کا خوشی سے چمکتا چہرہ سوچ کر اسکے خود کے چہرے پر ایک مسکراہٹ آئی تھی اور تبھی واشروم کا دروازہ کھلا

آہٹ پر حفصہ نے گردن موڑ کر دیکھا تو اسفند وائٹ ٹی شرٹ بلیک ٹراؤزر میں مبلوس نکھرا نکھرا سا واشروم سے نکلا تھا

نکاح کے بعد سے پہلے بار وہ اسکو دیکھ رہی تھی کیونکہ نکاح کے فورا بعد ہی وہ اپنے وکیل کے ساتھ کہیں چلا گیا تھا

اسفند جو اسکی موجودگی کو نظرانداز کئے بیڈ کی جانب بڑھ رہا تھا ایک لمحے کے لئے اسکی نظر ڈریسنگ کے پاس کھڑے حفصہ کے وجود پر پڑی

اسے دیکھ کر ایک لمحے کے لئے اسفند کو لگا اسکی سانس سینے میں ہی کہیں اٹک گئی ہو وہ بے خود سا اسکو تکتا اسکی جانب بڑھنے لگا

دونوں کی نظریں ملی تو اپنے اور اسکے درمیان بندھے رشتے کو سوچ کر حفصہ شرم سے اپنی نظریں جھکا گئی تھی اسکو اپنی جانب بڑھتا دیکھ دھڑکنے مزید تیز ہوئی تھی اپنی حالت پر قابو پانے کے لئے اس نے اپنے پیچھے موجود ڈریسنگ کا سہارا لیا تھا وہ عین اسکے سامنے آ کھڑا ہوا اور اپنا ہاتھ اسکے چہرے کی طرف بڑھایا تو حفصہ سختی سے اپنی آنکھیں بند کر گئی تھی

"""تم کتنی بھی کوشش کر لو میں تمہارے حسن کے جال میں پہلے کی طرح پھنسنے نہیں والا اسلئے یہ سب کر کے اپنا وقت برباد مت کرو """

وہ اپنے انگوٹھے سے اسکی لپ اسٹک کو بے دردی سے صاف کرتا ہوا گہری سنجیدگی سے بولا جبکہ نظریں اسکی بند آنکھوں پر ٹکی ہوئی تھی

اسکی بات اور انگوٹھے کا لمس اپنے لبوں پر محسوس کر کے حفصہ نے فوراً اپنی آنکھیں کھولی تھی

"""وقت میرا برباد ہوگا تمھیں اسکی فکر کیوں ہے"""

اس نے ایسی کوئی کوشش نہیں کی تھی پر اسکی غلطفہمی کو دور بھی نہیں کیا تھا

حفصہ کی بات پر اسفند زود سے ہنستا ہوا بیڈ پر آ لیٹا تھا

"اگر ایسی بات ہے تو یہاں میرے قریب آؤ اور ایک اچھی بیوی ہونے کا فرض پورا کرو"

وہ بیڈ پر لیٹتے ہوئے گہری نظروں سے اسکو دیکھتا ہوا بولا اور ساتھ ہی اسکو اپنے بہت قریب بیٹھنے کا اشارہ بھی کیا تھا

وہ جو پہلے ہی پریشان اور گھبرائی ہوئی اپنے ہاتھوں کی انگلیوں کو چٹکا رہی تھی اسکے بدلتے لہجہ اور بات پر جھٹکے سے اسکی طرف دیکھا جو اس پر نظریں جمائے ہوئے لیٹا تھا

دونوں کی نظریں ملی ایک کی نظر میں پریشانی حیرانی تھی پچھتاوا جانے کتنے ہی جذبات جبکہ دوسرے کی نظریں کسی بھی قسم کے جذبات سے خالی اور سرد تھی اسکا ننھا سا دل پل میں سہما تھا

"تم نے سنا نہیں میں نے کیا کہا یہاں آؤ یا ساری رات ایسے ہی کھڑے گزارنے کا ارادہ ہے تمہارا مائی ڈیر وائف"

اس بار وہ طنزیہ انداز میں بولتا اٹھ بیٹھا جبکہ نظریں ابھی بھی اس پر جمی ہوئی تھی

اسے کوئی شک نہیں تھا کی وہ خوبصورت تھی اور اس وقت نظر لگ جانے کی حد

تک خوبصورت لگ رہی تھی اس نے فورا ہی اپنی سوچ کو جھٹکا تھا

اسکے لفظوں میں جانے ایسا کیا تھا کہ وہ اسکی جانب بڑھی تھی

""""تم اور میں اچھے سے جانتے ہے یہ شادی صرف ھادی""""

وہ اپنا جملہ ابھی مکمل بھی نہیں کر پائی تھی جب وہ اسکی کلائی کو اپنی گرفت میں لیتا

اسکو بے دردی سے اپنے قریب کھینچ چکا تھا

حفصہ جو اس حملے کے لئے تیار نہ تھی اسکی سخت گرفت سے سیدھا اسکے سینے سے

آ لگی

"نہیں" تم کچھ نہیں جانتی حفصہ اسفندیار خان"

وہ اسکے دوسرے بازو پر بھی اپنی گرفت سخت کرتا ہوا بولا اسکی گرفت کے ساتھ

اسکے لہجے میں بھی سختی آگئی تھی

اس وقت ان دونوں کے چہرے بے حد قریب تھے حفصہ اسکی گرم سانسیں

اپنے چہرے پر محسوس کر رہی تھی دل بہت تیز رفتار سے دھڑکا تھا

اسنے ایک بار بھی خود کو اسکی گرفت سے آزاد کرانے کی کوشش بھی نہیں کی تھی یہ وہی سخص تھا جسکی اتنی قربت کے لئے وہ تڑپتی رہی تھی جسکی ایک جھلک کی وہ دیوانی تھی

""""اور اگر تمھیں اس بات کی غلط فہمی ہے کہ یہ سب تمہاری وجہ سے کیا ہے تو تم بلکل غلط سوچ رہی ہو اسفندیار خان کے لئے تم اب اتنی ضروری نہیں رہی""""

اسکی آنکھیں خطرناک حد تک لال ہو چکی تھی اور اسکے لفظ حفصہ کے سینے میں کسی تیر کی طرح چبھ رہے تھے

ایک آنسوں ٹوٹ کر اسفند کے سینے پر گرا تھا جسکی نرمی کو اس نے محسوس کیا تھا جانے کس احساس کے تحت وہ اسکے چہرے کے مزید قریب ہوا نظریں اسکے کنپکپاتے لبوں پر آٹکی

اسکا پاگل دل بغاوت کرنے کے لئے مچل رہا تھا اپنی باہوں میں موجود لڑکی پر وہ سارے حق رکھتا تھا ابھی وہ کوئی گھستاخی کرنے ہی والا تھا کہ جب حفصہ کی آواز سے جیسے ہوش میں آیا تھا

""""اور اگر میں کہوں کہ میرے لئے تم اب بھی اتنے ہی ضرر"....

اس سے پہلے کہ وہ اپنا جملہ مکمل کرتی اگلے ہی لمحے اسے بے دردی سے دھکّا دیا گیا اور وہ سیدھا فرش پر آ گری

""""خبر دار... خبر دار اگر تم نے ایک لفظ بھی مزید بولا تم جیسی لڑکی کبھی کسی کی نہیں ہو سکتی""""

وہ ایک جھٹکے میں بیڈ سے اٹھ کر اسکی طرف بڑھا تھا اور وہ زمین پر بیٹھی اسکو اپنی طرف بڑھتا ہوا دیکھنے لگی اس وقت جسکی آنکھوں میں اسکے لئے صرف نفرت تھی

اپنی کچھ دیر پہلے والی بدلی ہوئی کیفیت کو حفصہ سے تو چھپا سکتا تھا مگر خود سے نہیں

وہ آہستہ سے قدم اٹھاتا مزید اسکے قریب ہوا اور زمین پر اسکے مقابل آ بیٹھا تھا

"""جانتی ہو تمہاری جگہ پہلے یہاں تھی"""

وہ اسکا نازک ہاتھ اپنے بھاری ہاتھ میں تھام کر اپنے دل کے قریب رکھتا ہوا بولا

اسکا ٹوٹا لہجہ حفصہ نے بخوبی محسوس کیا تھا اپنی آنسوں سے بھری آنکھیں بند کئے وہ اسکی دل کی دھڑکنوں کو بھی محسوس کر رہی تھی

'''اوراب تمہاری جگہ یہاں ہیں جہاں تم اس وقت بیٹھی ہو '''

وہ بے دردی سے اسکا ہاتھ جھٹکتا اٹھ کھڑا ہوا اور کمرے کی لائٹ بند کرتا بیڈ پر آ لیٹا تھا

اس نے دوبارہ حفصہ کی طرف دیکھنے کی غلطی نہیں کی تھی آج یہ لڑکی اسکا امتحان بنی ہوئی تھی اپنے دل میں اتنی نفرت ہونے کے بعد بھی اسکا دل بغاوت کرنے پر اکسا رہا تھا

اور وہ پھر سے اسکے سامنے ہارنا نہیں چاہتا تھا

✸✸

✸✸

وہ پچھلے آدھے گھنٹے سے اپنی انگلیوں کو موڑتی ادھر سے ادھر ٹہل رہی تھی اسکے ہر ایک انداز سے گھبراہٹ اور بے چینی صاف ظاہر ہو رہی تھی

اور ہوتی بھی کیوں نہ ابھی کچھ دیر پہلے ہی تو وہ حورین سے حورین مصطفٰی شاہ بنی تھی

داؤد صاحب اسفند اود گھر کے ملازموں کی موجودگی میں سادگی سے اسکا نکاح ہوا تھا

مصطفیٰ نے داؤد صاحب سے کسی بھی قسم کا انتظام کرنے سے منع کر دیا تھا اسکی نظر میں یہ نکاح بھی بس یک زمہداری ہی تھی جسے وہ حورین کی خوشی کے لئے پورا کر رہا تھا

اور اب وہ اپنے روم میں انجانے میں اسکا انتظار کر رہی تھی اسے یقین تھا کہ وہ اسکے پاس ضرور آئے گا مصطفیٰ کا آنے کا سن کر ہی اسکی دھڑکنے تیز ہو رہی تھی اپنی محبت کو پا لینے کی خوشی اسکے چہرے پر صاف ظاہر ہو رہی تھی وہ جانتی تھی مصطفیٰ اس نکاح سے خوش نہیں ہے پر اسے پورا یقین تھا کہ وہ اپنی محبت سے اس سٹون مین کو ضرور پگھلا دیگی اسے بس کچھ وقت تک انتظار کرنا تھا

"""کر لیا تم نے اپنا شوق پورا اب تو سکون مل گیا ہو گا تمھیں"""

وہ جو بے چینی سے ٹہل رہی تھی اس آواز پر اسکے تیزی سے چلتے قدم یکدم رکے تھے

اس نے پلٹ کر دیکھا تو مصطفیٰ کی جگہ رباب کو دروازے میں کھڑا پایا تھا

"""آپ کس بارے میں بات کر رہی ہیں آپی میں کچھ سمجھی نہیں"""

وہ نا سمجھی سے اسکی جانب دیکھتی ہوئی اسکے مقابل آ کھڑی ہوئی

جبکہ اسکی بات سن کر رباب طنزیہ مسکراتی ہوئی اسکی سائیڈ سے نکلتی ہوئی اندر داخل ہو چکی تھی

"""اب تم اتنی بھی بچی نہیں ہو حورین کہ میری بات کو سمجھ نہ پاؤ"""

رباب اسکی طرف پلٹی اور ایک نظر اسکو دیکھا جو ابھی بھی نا سمجھی سے اسکو تک رہی تھی

"""میرے بھائی کو تو پہلے ہی تمہارے علاوہ کوئی اور نظر نہیں آتا تھا اب تم نے اس نکاح کر کے مکمل طور پہ اپنا بنا لیا ہے"""

وہ بے تاثرات چہرہ لئے طنزیہ انداز میں بولی جو ہمیشہ کی طرح حورین کا معصوم دل دکھا گیا تھا

بچپن سے لیکر آج تک اسکا رویہ اسکے ساتھ ایسا ہی رہا تھا حورین اسکو اپنی بڑی بہن کی طرح سمجھتی تھی پر اس نے اسے کبھی چھوٹی بہن کی نظر سے نہیں دیکھا تھا

'''آپکو غلطفہمی ہوئی ہے آپی میں مکمل انکی ہوں پر مصطفی مکمل طور پہ میرے نہیں ہے'''

اسکے لہجے میں آنسوؤں کی نمی گھل گئی تھی پلکیں جھپکا کر وہ انہیں پیچھے دھکیلنے کی کوشش کرنے لگی

'''اسکے بہن ہونے کہ باوجود اسے میرے بارے میں کچھ نہیں معلوم پر حورین کو کون سی ڈش پسند ہے وہ اسے معلوم ہے

'''حورین کا پسندیدہ رنگ کیا ہے'''

'''حورین کو کس بات سے چڑ ہے'''

'''کس چیز سے الرجی ہے حورین کو بچپن میں پہلی بار بخار کب ہوا'''

وہ بولتی بولتی ایک لمحے کے لئے رکی تھی اس وقت اسکا لہجہ زہر اگل رہا تھا

'''اس سب کے باوجود تم کہہ رہی ہو وہ مکمل تمہارا نہیں ہے'''

انھیں سب چیزوں کی وجہ سے وہ حورین کو ناپسند کرتی تھی جو آج پہلی بار الفاظ بن کر اسکی زبان سے نکل رہے تھے

'''ایسی بات نہیں ہے آپی وہ آپ سے بہت محبت کرتے ہیں'''

وہ کبھی ان دونوں بہن بھائی کے درمیاں میں نہیں آنا چاہتی تھی پر انجانے میں آ چکی تھی

اسکی بات سن کر رباب تلخی سے مسکرائی تھی

"""اگر اسے کسی سے محبت ہے تو وہ تم ہو تمہاری وجہ سے اس نے آج تک اپنی بہن کو نظرانداز کیا ہے اسکی خوشیاں اسکے لئے غم اسکے لئے کوئی معنے نہیں رکھتے ہیں """

وہ خاموشی سے کھڑی آنسوں بہا رہی تھی حورین کو اندازہ نہیں تھا کہ رباب کے دل میں اسکے لئے اتنی نفرت ہے

"""تم نے میرے بھائی کو مجھ سے دور کیا ہے تم یہاں سے چلی کیوں نہیں جاتی ہمیشہ """

"""رباب بس خاموش ہو جاؤ کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہارے کہے الفاظ میں سچ ثابت کر دوں"""

اسکا جملہ ابھی مکمل نہیں ہو پایا تھا کہ مصطفیٰ کی رعبدار آواز پہ اسکی بولتی بند ہوئی تھی

حورین نے گھبرا کر دیکھا جو خطرناک تیورے لیے انکی طرف بڑھ رہا تھا

"''دیکھا تمہارے خلاف یہ ایک لفظ بھی نہیں سن سکتا خون کے رشتے سے زیادہ یہ لڑکی عزیز ہے تمھیں'''

وہ غصّے سے اسکی طرف دیکھ کر بولی اسکی بات پر مصطفیٰ اسے کھا جانے والی نظروں سے گھور رہا تھا

"''تم میری بہن ہو اس لئے سب بکواس برداشت کر رہا ہوں ورنہ تمہاری جگہ کوئی اور ہوتا تو اسکی گردن اس وقت میرے ہاتھ میں ہوتی '''

وہ انگلی اٹھا کر اسکو وارننگ دینے والے انداز میں بولا اور پاس کھڑی حورین کی کلائی تھام کر اسکو وہاں سے کھینچتا ہوا کمرے سے نکل گیا

جبکہ رباب وہاں کھڑی غصّے میں کھولتی رہی تھی

✸✸

وہ جیسے ہی گھر میں داخل ہوا تو سامنے کا منظر دیکھ کر اسکے اپنے جگہ رک سے گئے تھے

حفصہ صوفہ پر بیٹھی کسی بات پر کھلکھلا کر ہنس رہی تھی

یہ وہیں منظر تھا جس کے وہ خواب دیکھتا تھا کہ جب بھی وہ آفس سے واپس آئے

سب سے پہلے اسکے مسکراتے چہرے پر اسکی نظر پڑے

آج ویسے بھی وہ خوشگوار موڈ میں تھا اسکے نکاح کی وجہ سے اب اسکا کیس کافی

مضبوط ہو گیا تھا ھاد کی کسٹڈی اب اسی کو ملنی تھی

دوسرا حفصہ کا ہنستا چہرہ ایک انجانا سا سکون اسکے اندر اترا تھا

وہ آہستہ سے قدم اٹھاتا اس طرف بڑھ رہا تھا جب سامنے کا منظر بدلہ تھا

حفصہ کے مسکراتے ہوئے چہرے کے ساتھ اسکی نظر حدید پر پڑی وہ اس سے کچھ

کہنا چاہ رہا تھا جس پر وہ مسکراتے ہوئے اسے کہنے سے روک رہی تھی

اسکا خوشگوار موڈ ایکدم سے ہی بدلہ تھا اپنے آفس بیگ پر اسکی پکڑ سخت ہوئی تھی

جلن کا احساس پورے بدن میں دوڑ گیا تھا

"""کس بات پر اتنا ہنسا جا رہا ہے"""

اسکی رعبدار آواز پر دونوں ہی یکدم چپ ہوئے تھے اور گردن موڑ کر آنے

والے کو دیکھا

"""ڈیڈ آ گئے دیکھیں ڈیڈ چاچو آ گئے میں نے انہیں کتنا مس کیا تھا"""

ھادا اپنے باپ کو دیکھ کر دوڑتا ہوا اسکے ٹانگوں سے جا لپٹا تھا
اپنے بیٹی کی طرف دیکھ کر اسکے چہرے پر ایک خوبصورت سی مسکراہٹ آئی تھی

"" اارے بھائی آپ آ گئے پتہ میں آپ سے ملنے کے لئے آفس ہی جانے والا تھا بٹ ڈیڈ نے روک دیا بولے شام تک تم واپس آ ہی جاؤ گے ""

حدید خوشدلی سے کہتا اپنی جگہ سے کھڑا ہوا اور اپنے بھائی کے سینے سے جا لگا

حدید کو یہاں دیکھ کر اسفند کو بلکل حیرانی نہیں ہوئی تھی کیونکہ حیات صاحب صبح ہی اسے حدید کی واپسی کے بارے میں آگاہ کر چکے تھے

وہ تعلیم کے سلسلے میں لندن گیا ہوا تھا اور اب اپنی تعلیم مکمل کر کے واپس لوٹا تھا

""بہت خوشی ہوئی تمھیں دیکھ کر اب ہماری فیملی کمپلیٹ ہو گئی ہے ""

وہ بہت محبت سے اسکی طرف دیکھتا ہوا بولا اسے اپنے بھائی سے بہت محبت تھی

""مجھے بھی بہت خوشی ہوئی واپس آ کر اور سب سے زیادہ خوشی مجھے آپکے نکاح کا سن کر ہوئی ہے ""

وہ پاس بیٹھی حفصہ کی طرف دیکھ کر بولا اسکی بات پر اسفند کی نظر بھی حفصہ پہ پڑی تھی جو ھاد کے ماتھے پہ آئے بالوں کو بہت محبت سے پیچھے کر رہی تھی اس رات کے بعد سے دونوں کے درمیاں بات چیت مکمل بند تھی ویسے بھی وہ پہلے بھی کہاں اسکو مخاطب کرتا تھا

"""اور مزے بات یہ ہے کہ میں آپکی بیوی مطلب حفصہ سے ان چند گھنٹوں میں میری اچھی دوستی ہو گئی ہے"""

وہ حفصہ کی طرف ایک آنکھ دباتا اپنی جگہ آ بیٹھا اور پاس بیٹھے ھاد کو اپنی گود میں بیٹھا لیا

"""دھیان سے حدید انکی ایک بری عادت ہے لوگوں کو اپنا عادی بنا کر چھوڑنے کی"""

اسفند اپنی ٹائی کی ناٹ ڈھیلی کرتا حیرانی سے بولا اور ٹو سیٹر سوفہ پہ آ بیٹھا جہاں اس وقت حفصہ بیٹھی ہوئی تھی

اسکے پھیل کر بیٹھنے سے اسفند کی ٹانگ اسکی ٹانگ سے ٹکرائی تو حفصہ تھوڑا سا اپنی جگہ سے کھسکی تھی

'''آپ اتنے یقین سے کیسے کہہ سکتے ہے کیا آپ حفصہ کو پہلے سے جانتے تھے
'''

وہ حیرانی سے اپنے بھائی کی طرف دیکھ کر بولا اسکی بات سے قریب بیٹھے حیات صاحب بھی حیران ہوئے تھے

حیات صاحب اسے پہلے ہی اسفند کا نکاح کن حالت میں ہوا سب بتا چکے تھے اس لئے اسکا حیران ہونا جائز تھا

'''ارے میں مذاق کر رہا تھا دراصل آج کل کی لڑکیوں کی یہی عادت ہوتی ہے مجھے لگا شاید یہ بھی ایسی ہی نہ ہو '''

اس بار وہ تلخی سے کہتا اسکی طرف دیکھ کر مسکرایا جواب مکمل اسکی طرف دیکھتی ہوئی اسے گھور رہی تھی

پر وہ اسکی گھوری کو نظرانداز کرتا صوفہ کی پشت پر اپنا بازو رکھ چکا تھا

'''بھائی آپ کچھ بھی کہو پر حفصہ تو مجھے پہلی نظر میں بہت پسند آئی ہے کیوں ھادی بیٹا میں صحیح کہہ رہا ہوں نہ '''۔

اس بار اس نے اپنی گود میں بیٹھے ھاد سے تائد چاہی تھی

'''آپ بلکل صحیح کہہ رہے ہیں چاچو ماما سب سے بیسٹ ہے اور یہ میری اینجل بھی ہے'''

ھاد کے لہجے میں اسکے لئے محبت تھی جسے اسفند کے ساتھ ساتھ وہاں موجود سبھی نے محسوس کیا تھا

'''آپ سب لوگ خود بہت اچھے ہیں نا اسلئے آپ کو سب اچھے لگتے ہے ورنہ ہر کوئی آپکی طرح نہیں ہوتا آج کل تو لوگ بغیر سچ جانے کسی کے بارے میں اپنی رائے قائم کر لیتے ہیں '''

وہ صاف اس پر طنز کر رہی تھی جسے اسفند نے باخوبی محسوس کیا تھا

'''ویسے مجھے خوشی ہوئی کہ تمھیں میری بیوی پسند آئی'''

وہ اسکی بات کو مکمل نظر انداز کرتا مزید کھسکا تھا اسکی بات پر حدید صرف مسکرا دیا تھا

صوفے کی پشت پر رکھا اسکے ہاتھ نے حفصہ کے کندھے کو چھوا تو اس نے ایک نظر اسفند پہ ڈالی جو ایسے انجان بنا بیٹھا تھا جیسے اسے کچھ محسوس ہی نہیں ہو رہا ہو وہ اسکے رویہ کو سمجھ نہیں پا رہی تھی وہ ایسا کیوں کر رہا تھا

''' اچھا بھائی آپ فریش ہو جائیے ہم پھر بات کرتے ہیں اتنے میں ھاد کی چیز ے اسے دے دوں جو میں اسکے لئے لیکر آیا ہوں '''۔

حدید اپنی بات کہتا وہاں سے اٹھا اور ھاد کو اپنے ساتھ لئے وہاں سے لے گیا اسکے ساتھ ہی حیات صاحب بھی وہاں سے چلے گئے تھے

''' ابھی تھوڑی دیر پہلے والی حرکت کے بارے میں بتانا پسند کرو گی کیا چل رہا تھا سب '''

سب کے جانے کے بعد حفصہ بھی وہاں سے اٹھنے لگی جب اسفند اسکی کلائی تھام کر اسے جھٹکا دیتا واپس کھینچ چکا تھا

حفصہ جو اس حملے کے لئے تیار نہ تھی سیدھا اسکے اوپر آ گری تھی اپنے ہاتھوں کو اسکے سینے پر رکھ کر اپنے درمیاں فاصلہ قائم کیا تھا

''' تم کس بارے میں بات کر رہے ہو میں سمجھی نہیں '''

اس نے واپس اٹھنا چاہا پر وہ اسکے دونوں بازو کو سختی سے اپنی گردت میں لیتا اسکے ارادے کو ناکام بنا چکا تھا

اس وقت وہ صوفہ پر بیٹھا ہوا تھا اور وہ مکمل اس پر جھکی کھڑی تھی

'''میرے بھائی سے دور رہو تم جیسی لڑکی کو میں اپنے بھائی کے آس پاس بھی نہیں دیکھنا چاہتا '''

اسکے الفاظ حفصہ کے دل پہ کسی تیر کی طرح لگے تھے وہ اسکے بارے میں اتنا گھٹیا سوچتا ہے یہ سوچ کر ہی آنکھوں میں یکدم پانی بھر آیا تھا

اسکے آنسوں دیکھ کر اسفند کو اپنے لفظوں کی سختی کا احساس ہوا تھا

'''مسٹر اسفند یہ مت بھولئے کہ مجھ جیسی لڑکی سے آپ نکاح کر چکے ہے'''

وہ جھٹکے سے خود کو اسکی پکڑ سے آزاد کراتی سیدھی کھڑی ہوئی اور وہاں سے چلی گئی تھی جبکہ اسکے جانے کے بعد اسفند کتنی ہی دیر اپنی سوچوں میں گم بیٹھا رہا تھا

✹✹

'''رباب زمان شاہ کو پانچ سال بعد اس ناچیز کی یاد کیوں آئی کیا میں جان سکتا ہوں '''

جانی پہچانی آواز سن کر موبائل پر چلتے اسکے ہاتھ یکدم سے رکے تھے نظریں اٹھا کر دیکھا تو سامنے کھڑی ہستی کو دیکھ کر وہ الگ انداز میں مسکرائی تھی

'''بس پرانے دوست کی یاد آئی تو ملنے کے لئے بلا لیا '''

وہ اپنا موبائل ٹیبل پر رکھتی ہوئی اسکی طرف دیکھ کر بولی جواب اسکے سامنے والی چیئر پر بیٹھ چکا تھا

"" جہاں تک مجھے یاد ہے ہم دوست تو بلکل بھی نہیں تھے ""

وہ اپنی کیز اور گوگلز ٹیبل پر رکھتا طنزیہ انداز میں بولا اور ایک نظر اپنے چاروں طرف ڈالی

وہ دونوں اس وقت شہر کے فینسی ریسٹورانٹ میں موجود تھے جو رائس لوگوں کی پسندیدہ جگہ میں سے ایک تھا

"" دوست نہ صحیح کرائم پارٹنر تو تھے ہم اور تم اس بات سے انکار نہیں کر سکتے ""

وہ ٹیبل پر اپنی کوہنی ٹکاتی ہوئی بولی اور اسکی طرف آنکھ دبائی تھی

اسکی بات پر اس بار شمس مسکرائے بغیر نہیں رہ سکا تھا

"" یہ ہوئی نہ بات پارٹنر ""

اس بار وہ اپنی چیئر پر ٹیک لگا کر بیٹھتی ہوئی بولی اور ویٹر کو اپنے قریب آنے کا اشارہ کیا تھا

"""تو بتاؤ لائف کیسی گزری پچھلے پانچ سالوں میں اور ہماری حفصہ شمس خان کے کیا حال ہیں"""

وہ ویٹر کو آڈر دیتی مکمل اسکی طرف متوجہ ہوئی تھی

جبکہ اسکی بات پر شمس کی رگے تن سی گئی تھی جسے اس نے باخوبی محسوس کیا تھا

"""وہ آج تک حفصہ ابراھیم خان ہی ہے میں آج بھی وہیں ہوں جہاں 6 سال پہلے تھا"""

اس نے ٹیبل پر مکا مارا تھا جس سے سب لوگ انکی طرف متوجہ ہوئے تھے

"""کیا مطلب میں کچھ سمجھی نہیں"""

وہ سبکی نظروں کو اگنور کرتی تفتیش سے پوچھنے لگی

اسکی بات پر شمس گہرا سانس بھرتا اسکو سب بتاتا چلا گیا تھا اسکی بات سن کر رباب کے چہرے کے تاثرات بدلتے جا رہے تھے

"""اس واقع کے بعد اسکی ماں نے اسے باہر بھیج دیا تھا پڑھنے کے لئے اور اب جب وہ پانچ سال بعد واپس آئی تو میں نے اسے حاصل کرنا چاہا اسکے باپ کے زریعہ پر وہ پھر سے بھاگ گئی"""

حفصہ کا خیال آتے ہی شمس کا غصّہ پھر سے بڑھ گیا تھا جسکا وہ ابھی تک کچھ پتہ نہیں لگا پایا تھا

"""اتنا سب کچھ کرنے کے بعد بھی ہم دونوں خالی ہاتھ ہی رہ گئے ایک طرف تم حفصہ کو حاصل نہیں کر پائے اور میں اسفند کو حاصل کر کے بھی حاصل نہیں کر پائی"""

وہ تلخی سے مسکرائی تھی اسکی بات سن کر اس بار حیران ہونے کی باری شمس کی تھی

"""اب تم مجھے سمجھاؤ کیونکہ تمہاری باتیں ہمیشہ کی طرح میری سمجھ سے باہر ہی رہی ہے"""

وہ جوس کا گلاس اپنے لبوں سے لگاتا ہوا بولا جو ابھی ویٹر رکھ کر گیا تھا

"""مطلب یہ کہ ایک سال کے اندر شادی بچہ اور طلاق بس میری واپسی کی وجہ میرا بیٹا تھا جو میں اس سے چھیننے آئی تھی پر اب اس اسفند نے یہ موقع بھی مجھ سے چھین لیا"""

اسکی اپنے موبائل پر پکڑ سخت ہوئی تھی

"""تم تو خالی ہاتھ رہ گئی پر میں اپنے ساتھ ایسا نہیں ہونے دونگا"""

پوری بات سمجھ آجانے پر چہرے پہ شیطانی مسکراہٹ لئے وہ مزے سے اس سے کہہ رہا تھا

""""اور تمھیں کیا لگتا ہے رباب زمان شاہ ہاتھ پر ہاتھ رکھنے والوں میں سے ہے "

وہ اسکی طرف ایک ابرو اچکاتی ہوئی بولی

اسکے اس طرح سے کرنے پر شمس نے بس گردن ہلا کر اسکی بات کا جواب دیا تھا

"""رباب زمان شاہ جو اسکا نہیں ہے اسے چھین کر اپنا بنانے والوں میں سے ہے """

وہ بہت اکڑ کر بولی جیسے بہت اچھی بات کہہ رہی ہو

""""میں آگئی ہوں ڈونٹ وری اس حفصہ کو بھی ڈھونڈھنے میں۔ میں تمہاری ہیلپ کرونگی"""

وہ چالاکی سے مسکرائی تو اسکی بات پر شمس بھی مسکرا دیا تھا

✹✹

رات کا جانے کون سا پہر تھا جب اسکی گھبرا کر آنکھ کھلی وہ یکدم سے اٹھ بیٹھی اور اپنے ماتھے پہ آیا پسینہ صاف کیا اور گردن گھما کر دیکھا تو روز کی طرح آج بھی بیڈ خالی تھا

اس دن نکاح کے بعد سے وہ مصطفیٰ کے روم میں شفٹ تو ہو گئی تھی مگر مصطفیٰ نے جیسے اس روم میں آنا ہی بند کر دیا تھا

صبح آنکھ کھلتی تو وہ جلدی گھر سے نکل جاتا رات کو اسکا انتظار کرتے کرتے حورین کی آنکھ لگ جاتی اسکی واپسی کب ہوتی وہ اپنے کمرے میں آتا تھا یا نہیں حورین کو خبر نہیں ہوتی تھی

اس نے سائیڈ ٹیبل پر موجود گھڑی کی طرف دیکھ

گھڑی کی سوئیاں اس وقت رات کا ایک بجا رہی تھی

اس وقت انکی ٹک ٹک اور حورین کی اپنی سانسوں کے علاوہ ہر سو خاموشی تھی

وہ اس خاموشی سے گھبرا کر بیڈ سے اٹھی اور کمرے سے باہر نکل گئی

اسکے قدم خود بخود آگے بڑھ رہے تھے اسکا ارادہ لان میں جا کر کھلی فضا کو محسوس کرنے کا تھا جب لاؤنج میں کھڑے مصطفیٰ کو دیکھ کر اسکے قدم رکے تھے

وہ لاؤنج میں موجود گلاس وال کے پاس کھڑا تھا جہاں سے لان کا حصّہ نظر آتا تھا

باہر سے آتی چاند کی روشنی میں وہ اسکا عکس بخوبی دیکھ سکتی تھی

شرٹ کے بازو فولڈ کیئے ہوئے تھے

وہ اپنی جگہ پر ایک دم ساکن چہرہ آسمان کی طرف کیئے کھڑا ہوا تھا

اس شخص میں ایک عجیب سی کشش تھی جو حورین کو ہمیشہ ہی اپنے سحر جکڑ لیتی تھی اور پھر موت ہی اسکی آزادی تھی

وہ بلکل آہستہ سے قدم اٹھاتی اسکے پیچھے آ کھڑی ہوئی تھی

'''میری زندگی رات کی اس تاریکی کی طرح ہے بلکل خاموش اور کالی'''

وہ اسکی موجودگی کو محسوس کرنے کی طاقت رکھتا تھا اس لئے بغیر پلٹے بولا

اور اسکے یکدم بولنے سے حورین جو اسے دیکھنے میں کھو سی گئی تھی یکدم ہوش میں آئی تھی

جس طرح وہ اسکی موجودگی کو محسوس کر سکتی تھی وہ بھی کر سکتا تھا

'''میں آپکی اس تاریکی زندگی میں روشنی بننا چاہتی ہوں مجھے ایک موقع تو دیں

'''

وہ اسکے چوڑے بازو پر اپنا نازک ہاتھ رکھتی ہوئی بولی

مصطفیٰ نے اپنا سر ہلکا سا ٹیڑھا کر کے اسے دیکھا مگر وہ اپنی جگہ سے ہلا نہیں تھا

بس خاموشی سے اسکے نرم ملائم ہاتھ کا لمس محسوس کرنے لگا جو اسکی روح کو

سراحشر کر رہا تھا

'''اس تاریکی میں تم خود بھی ڈوب جاؤ گی حورین اور میں ایسا ہرگز نہیں چاہتا

'''

اس بار وہ مکمل اسکی جانب پلٹا اور ایک بھرپور نظر اسکے اوپر ڈالی تھی

چاند کی روشنی اسکے چہرے کو مزید دلکش بنا رہی تھی اسکی سی گرین آنکھوں میں

وہ خود کو ڈوبتا ہوا محسوس کر رہا تھا

'''مجھے منظور ہے مصطفیٰ میں آپ کے ساتھ اس تاریکی میں بھی ڈوبنے کے لئے

تیار ہوں بس میری محبت کو مجھ سے دور نہ کریں'''

وہ بے خودی سے کہتی اسکے سینے پر اپنے ہاتھ رکھ چکی تھی

اسکی نازک ہتھیلی کی نیچے مصطفیٰ کا دل تیزی سے ڈھڑک رہا تھا

'''مجھ سے دور رہنے میں تمہاری بہتری ہے حورین ورنہ ایک دن تم میرے وجود سے نفرت کرو گی'''

جانے کیوں اس وقت اسکا لہجہ عجیب سا تھا جو حورین سمجھ نہیں پائی تھی

'''حورین کبھی اپنے مصطفیٰ سے نفرت نہیں کر سکتی آپکی حورین اتنی کمزور نہیں ہے مصطفیٰ'''

وہ اپنے سامنے کھڑے اس لمبے چوڑے شخص کے دونوں بازو تھامتی ہوئی بہت مضبوط لہجے میں بولی تھی

اس وقت وہ جیسے اسے اپنی باتوں سے قائل کرنا چاہ رہی ہو

اسکی بات میں جانے ایسا کیا جادو تھا کہ مصطفیٰ مزید اسکے قریب ہوا اور ہاتھ بڑھا کر حورین کے چہرے پہ آئے بالوں کو اسکے کان کے پیچھے اڑکا دئے

اسکے نرم گرم لمس سے وہ جیسے کھو سی گئی تھی

'''وقت اور حالت سب کو کمزور بنا دیتے ہیں'''

وہ اسکی پیشانی پہ موجود نشان کو اپنے ہاتھ سے چھونے لگا اسکے نشان کو نرمی سے چھوتے ہوئے اسکے ہاتھ اب گال کی طرف بڑھے تھے

'''اگر میں کمزور پڑ جاؤ تو آپ مجھے سنبھال لینا'''

وہ اسکی آنکھوں میں جھانک رہی تھی جس میں اسے اس وقت اپنا عکس نظر آرہا تھا

اسکی باتوں میں ایک نشہ سا تھا جس میں مصطفیٰ خود کو مدہوش محسوس کر رہا تھا

اسی مدہوشی کے عالم میں اسکے گال کا سفر کرتے اسکے ہاتھ حورین کے لبوں پر آرکے تھے

ہلکی ہلکی ہوا پھولوں کی خوشبوں اس لمحے کو مزید سحر انگیز بنا رہی تھی

'''میں بھی بکھرا ہوا ہوں حورین مجھے بھی سنبھال لو '''

بے خودی سے کہتا وہ اسکے اوپر جھکنے لگا کہ اسکی سانسوں کی مہک محسوس کر کے حورین کی دھڑکنے بے ترتیب ہوئی تھی

'''مصطفیٰ میں'''

اسکا جملہ منہ میں ہی رہ گیا تھا جب وہ باقی کا فاصلہ طے کرتا اسکے نرم گلابی لبوں پر جھکتا اسکی سانسوں تک کو قید کر چکا تھا

حورین نے سختی سے اسکی شرٹ کو اپنی مٹھی میں جکڑا تھا اسے اپنی ٹانگوں سے جان نکلتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی

اسے لگ رہا تھا جیسے وقت رک سا گیا ہو وہ تو بس خود کو اس ڈوبتا ہوا اترتا ہوا محسوس کر رہی تھی

وہ بے خودی میں اسکے چہرے پہ جھکا محبت کے پھول کھلا رہا تھا

خود کو سنبھالنے کے لئے حورین نے جیسے ہے اپنے نازک بازو اسکی گردن کے گرد حائل کئے مصطفیٰ یکدم ہوش میں آیا تھا

وہ پل میں اس سے الگ ہوا اور بہت ہی بے دردی سے اسے خود سے جدا کیا تھا

"""نہیں یہ سب غلط ہے دور رہو مجھ سے """افف خدا یہ میں کیا کر بیٹھا """

وہ سختی سے اپنے بال نوچتا یوا خود میں بڑبڑایا تھا

وہ اپنی بدلتی کیفیت سے گھبرا گیا سا گیا تھا جس میں اتنی شدت تھی

"""مصطفیٰ میں آپکی بیوی ہوں """

اپنی تذلیل پر اسکے آنسوں نکل آئے تھے جنہیں اس نے صاف کرنے کی کوشش نہیں کی تھی

'''خاموش ہو جاؤ حورین بلکل خاموش اور خدا کے لئے دور رہو مجھ سے '''

وہ اسکی سرخ ہوتی آنکھوں سے نظریں چراتا ہوا بولا تو حورین اپنی سسکی کو دباتی بھاگنے کے انداز میں وہاں سے چلی گئی تھی

اسکے جانے کے بعد مصطفیٰ نے پوری طاقت لگا کر اس گلاس وال پہ مکا مارا تھا

'''میرے قریب مت آؤ حورین جب تمھیں سچ معلوم ہو گا تو تم مجھ سے نفرت کرو گی اور تمہاری اتنی محبت کے بعد میں نفرت برداشت نہیں کر پاؤ گا '''

وہ پھر سے آسمان کی طرف دیکھنے لگا جہاں چاند اب بادلوں کی اوٹ میں چھپ گیا تھا

چاند کو دیکھ کر اسے کچھ دیر پہلے والا واقع یاد آیا تو بے ساختہ اس نے اپنے لبوں کو چھوا

وہ تو چلی گئی تھی مگر اپنی خوشبوں اسکے اندر چھوڑ کر چلی گئی تھی

اس نے سختی اپنی آنکھیں بند کی رات کی تاریکی میں اسکی آنکھ سے ایک آنسوں خاموشی سے ٹوٹ کر کارپیٹ میں جذب ہوا تھا

✸✸

'''بیٹا میں آپ سے آخری بار بول رہی ہوں کار ابھی روکو ورنہ اچھا نہیں ہو گا'''

انہونے فاسٹ ڈرائیو نگ کرتے اپنے پندرہ سالہ بیٹے کی طرف ناراضگی سے دیکھتے ہوئے کہا

پر سامنے والے پر انکی ناراضگی اور دھمکی کا کوئی اثر ہی نہیں ہوا تھا

'''مام آپ تو ایسے ڈر رہی ہیں جیسے میں ایک چھوٹا بچہ ہوں اب میں بڑا ہو گیا ہوں اور دیکھیں نہ میں کتنی اچھی ڈرائیو نگ کر رہا ہوں''

وہ لاپرواہی کہتا کار کی سپیڈ مزید تیز کر چکا تھا جس پر مسز زمان شاہ اپنا دل تھام کر رہ گئی تھی

'''آپ ابھی اتنے بڑے نہیں ہوئے ہے کہ اچھے سے کار چلا سکیں چلو جلدی کار سائیڈ پر روکو اور مجھے ڈرائیو نگ کرنے دو میں دیکھ چکی ہوں کہ آپ کار چلانا سیکھ گئے ہو'''

اس بار وہ تھوڑا سختی سے بولی

پچھلے کچھ دنوں سے وہ اپنی ماں کے پیچھے پڑا ہوا تھا کہ وہ اسکی ڈرائیونگ دیکھیں پر مسز شاہ ہر بار اسکی بات ٹال دیتی تھی پر آج اسکے ضد کے آگے وہ ہار گئی تھی پر اب اسکی بات مان کر وہ اب پچھتا رہی تھی

""نہیں مام ابھی نہیں ابھی آپکو اور دیکھنی ہے""

وہ ضدی لہجے میں بولا تھا کار کی سپیڈ ہنوز تیز تھی جانے کیوں مسز شاہ کو یکدم سے گھبراہٹ سی محسوس ہو رہی تھی

""بیٹا ہم کافی دور آ گئے ہیں چلو گھر چلتے ہیں گھر پر تمہاری بہن داؤد انکل کے ساتھ اکیلی ہے وہ ہمارے لئے پریشان ہو رہی ہو گی""

انہوں نے ونڈو سے باہر جھانکتے ہوئے کہا وہ لوگ کافی دور آ گئے تھے رات کی تاریکی میں سنسان سڑک کے دونوں طرف موجود جنگل دیکھ کر انہیں ڈر سا محسوس ہو رہا تھا

اوپر آسمان میں چمکتی بجلی اس ماحول کو مزید خوفناک بنا رہی تھی

""اسکے پاس داؤد انکل تو ہیں نہ آپ فکر نہ کریں بس کچھ دیر اور""

ابکہ باراس نے سپیڈ مذید تیز کی اس وقت وہ بلکل اپنے آپ میں نہیں لگ رہا تھا وہ بس اپنی ماں کو یہ بتانا چاہتا تھا کہ وہ اب بچہ نہیں رہا ہے کیونکہ اسکی ماں ہمیشہ اسے ایک چھوٹے بچے کی طرح ٹریٹ کرتی تھی جو اسے سخت نہ پسند تھا

"""گھر واپس جانے دو میں داؤد سے پوچھوں گی کہ انہوں نے تمھیں میری اجازت کے بغیر کار چلانا کیسے سیکھا دیا اور خدا کے لئے بیٹا سپیڈ کم کرو"""

اس وقت انکے چہرے پر گہری سنجید گی تھی

انہیں اپنے بیٹے کے جنونی انداز سے ڈر لگ رہا تھا اگر اسے کسی چیز کی ضد ہو گئی تو وہ اسے پورا کرتا تھا پھر کسی میں ہمّت نہیں تھی اسے روکنے کی

"""سپیڈ تو آج کم نہیں ہو گی مام"""

وہ چہرے پر ایک عجیب سے مسکراہٹ لئے کار چلا رہا تھا ہر بدلتے وقت کے ساتھ کار کی سپیڈ بھی بڑھ رہی تھی

"""تم ایسے نہیں مانو گے مجھے ہی کچھ کرنا ہو گا"""

وہ اسکے ضدی لہجے کو دیکھتے ہوئے انہوں نے خود ہی کچھ کرنا چاہا تھا اور یہی ان سے غلطی ہوئی تھی

'''مام ہٹیں پیچھے'''

اپنی ماں کو کچھ بھی کرنے سے روکنے کے لئے اسکا دھیان ڈرائیونگ سے ہٹا اور تیز سپیڈ سے چلتی کار کا بیلنس پل میں خراب ہوا تھا

'''بیٹا سامنے دیکھو'''

جیسے ہی انکی نظر اپنی کار کے سامنے آتے وجود پر پڑی وہ یکدم سے چلائی تھی پر بہت دیر ہو چکی تھی انکی کار اس وجود سے ٹکرا چکی تھی

اس بچے سے کار سنبھالنا مشکل ہو گیا تھا

انکی کار تیز سپیڈ سے روڈ کی دوسری سائیڈ موجود بڑے سے پیڑ سے ٹکرانے سے پہلے مسز شاہ کی چیخ اس کار میں گونجی تھی

جانے کتنا وقت یوں ہی گزر گیا اس سنسان سڑک پر بلکل خاموشی تھی

جیسے وہاں کچھ ہوا ہی نہ ہو

سر میں اٹھتی درد کی ٹیسوں سے بمشکل اسکی آنکھ کھلی تھی اپنے سر سے نکلتے خون کو دیکھ کر سارا واقع سمجھنے میں اسے کچھ ہی دیر لگی تھی

'''مام ۔۔ مام آپ ٹھیک ہیں آنکھیں کھولیں مام'''

وہ ہمّت کر کے اپنی مام کی طرف پلٹا جنکا سر پوری طرح سے خون سے لت پت تھا
اسکے خود کو بھی چوٹ لگی تھی پر اسے فکر کہاں تھی
"""م۔۔ مص۔۔ مصطفیٰ بیٹا میں ٹھیک ہوں تم ٹھیک ہو"""
حالانکہ انہیں کافی چوٹ لگی تھی پر انہیں اپنے بیٹے کی فکر تھی
"""مام آپ فکر نہ کریں میں آپکو کچھ نہیں ہونے دونگا میں داؤد کو فون کرتا ہوں ابھی"""۔
وہ اپنا موبائل تلاش کرنے لگا جب اپنی ماں کی بات پر اسکے ہاتھ اپنی جگہ پر رکے تھے
" "بیٹا اسے دیکھو جا کر کیا وہ بھی زندہ ہے میں ٹھیک ہوں تم میری فکر مت کرو"""
وہ بمشکل بول پائی تھی انکی بات پر وہ بچہ اپنے درد کو نظر انداز کرتا ٹوٹی کار سے باہر نکلا تھا
سڑک پہ بے سدھ پڑے وجود کو دیکھ کر اسکی ٹانگے کانپنا شروع ہو گئی تھی
اسے لگ رہا تھا وہ چل نہیں پائے گا

جتنا وہ قریب جا رہا تھا اسکی ڈھرکنے مزید تیز ہوتی جا رہی تھی

قریب آکر اسے معلوم ہوا کہ وہ زمین پر پڑا وجود اکیلا نہیں ہے اس سے کچھ فاصلے

پر ایک اور ننھا سا وجود موجود تھا

اسے لگ رہا تھا کہ اسکا دل نکل کر باہر آجائے گا وہ آہستہ سے زمین پہ گرے اس

وجود کے قریب بیٹھا جو درد میں تڑپ رہا تھا شاید اپنی زندگی کی آخری سانسیں

لے رہا تھا

"""آنکھیں کھویں"""

وہ اس عورت کے خون سے لتپت چہرے کو دیکھ کر گھبرا گیا تھا

جو بہت بری طرح سے زخمی تھی

اسکی آواز پر اس عورت نے اس بچے کی طرف دیکھا تھا

"""م۔۔۔میری۔۔۔بیٹی۔۔۔اسکو بچالو۔۔میری حورین کی حفاظت کرو اسکی

جان کو خطرہ ہے"""

وہ عورت بمشکل اپنی بات کہہ پائی تھی اس وقت اسکے منہ سے بھی خون نکل رہا

تھا

تکلیف کی شدّت سے وہ درد سے کراہ رہی تھی

اس عورت کی بات پر اس بچے نے کچھ فاصلے پہ زخمی پڑے اس ننھے وجود کو دیکھا تھا

"'' مجھے نہیں لگتا میں مزید زندہ رہ سکتی ہوں تم میری بیٹی کی حفاظت کرنا اسے اسکے اپنوں سے خطرہ ہے''"

اور یہی وہ آخری الفاظ کہنے کے بعد وہ عورت اپنی آنکھیں ہمیشہ کے لئے بند کر چکی تھی

اور اس سب کا ذمہ دار وہ تھا اس نے قرب سے اپنی آنکھیں بند کی تھی

وہ اپنی جگہ سے اٹھا اور اس بچی کے قریب جا کر بے ہوش بچی کو اپنی گود میں اٹھایا

اسکے بھی کافی چوٹ لگی ہوئی تھی پیشانی سے خون نکل رہا تھا اس نے بے ساختہ اسکے زخم پر اپنا ہاتھ رکھا تھا

اور یہی وہ لمحہ تھا جب اسے اپنی زندگی کا مقصد ملا تھا

اور یہی وہ لمحہ تھا جب اسکی وجہ سے دو لوگوں کی جان گئی تھی اور اسی لمحے سے اسکی زندگی مکمل طور پہ بدل گئی تھی

وہ گہری نیند میں تھا جب گھبرا کر اسکی آنکھ کھلی اس وقت اسکا پورا جسم پسینے میں شرو بار تھا

اس نے کمرے میں پھیلی نائٹ بلب کی روشنی میں گھڑی کی طرف دیکھ جو اس وقت تین بجا رہی تھی

گزرے سالوں میں وہ یہ رات آج تک نہیں بھول پایا تھا

وہ اپنے منہ پہ ہاتھ پھیرتا اٹھ بیٹھا اور گردن گھما کر بیڈ کی جانب دیکھا جہاں حورین اسکی حالت سے بے خبر سکون سے سو رہی تھی

بھاری قدم اٹھاتا بیڈ کی طرف بڑھا اور حورین کے قریب بیٹھ کر وہ اسکے چہرے کو تکنے لگا

'''اگر تمھیں حقیقت معلوم ہوگئی تو تم مجھ سے نفرت کروگی حورین اور تمہاری آنکھوں میں اپنے لئے نفرت میں برداشت نہیں کرپاؤگا '''

وہ اسکی پیشانی پہ موجود اس چوٹ کے نشان پہ اپنے دہکتے ہوئے لب رکھتا ہوا بولا

اور مزید اسکے قریب بیٹھ کر اسے سکون سے سوتا ہوا دیکھنے لگا

کیونکہ وہ جانتا تھا اس خواب کے بعد اسے اب سکون کی نیند نہیں آنے والی تھی

✸✸

'''کیا تم اپنے قیمتی وقت میں سے تھوڑا سا مجھے دے سکتے ہو کیونکہ مجھے تم سے بہت ضروری بات کرنی ہے '''

وہ بیڈ پہ بیٹھی اسکے فارغ ہونے کا انتظار کر رہی تھی جو صوفہ پہ لیپ ٹاپ لئے بیٹھا اپنے آفس کا کام میں مصروف نظر آرہا تھا

مگر اسکا کام تھا جو ختم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا

کچھ دیر تو وہ بیٹھی اسکے فری ہونے کا انتظار کرتی رہی پر جب اسکا انتظار طویل ہو گیا تو وہ چڑ کر اپنی جگہ سے اٹھ کر اسکے قریب آ کھڑی ہوئی تھی

"'' اگر ھاد کے بارے میں بات کرنی ہے تو میرے پاس وقت ہی وقت ہے کہو کیا کہنا چاہتی ہو"''

وہ اپنے لیپ ٹاپ سے نظریں ہٹا کر اسکی جانب دیکھتا ہوا بولا

ڈارک گرین کلر کے کاٹن کے سادہ سے سوٹ میں وہ اسکو بہت ہی پیاری لگی تھی

اس نے فوراہی اپنے دل کو ڈپٹا اور اپنے چہرے کے تاثرات بدلے تھے

"'' نہیں مجھے اپنے بارے میں بات کرنی ہے "'' مطلب ہمارے بارے میں"

اسکی توجہ اپنے اوپر ہٹنے سے پہلے وہ فورا بولی تھی

"'' جہاں تک مجھے معلوم ہے ہمرے درمیاں ایسا کوئی رشتہ نہیں ہے جسکے بارے میں بات کی جائے یہ میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں اس لئے بہتر ہے فالتو کی باتوں میں میرا وقت برباد مت کرو"''

وہ سرد مہری سے کہتا پھر سے اپنے لپ ٹاپ پر جھک چکا تھا

"'' نہیں آج تمھیں میری بات سننی ہی ہو گی اسفند بس ایک بار میری بات سن لو پھر اسکے بعد میں تم سے کچھ نہیں مانگوں گی"''

وہ اسکا لیپ ٹاپ ایک ہی جست میں ٹیبل سے اوٹھا چکی تھی

وہ جب بھی اس سے بات کرنے کی کوشش کرتی وہ ہمیشہ ہی اسکو بے دردی سے منع کر دیتا تھا

پر اب حفصہ اسکی نفرت برداشت نہیں کر پا رہی تھی

وہ اسے سچ بتانا چاہتی تھی پھر چاہے وہ اس پر یقین کرتا یا نہیں بس وہ یہ بوجھ اپنے دل پر مزید نہیں رکھ سکتی تھی

""یہ کیا حرکت ہے حفصہ میرا لیپ ٹاپ واپس کرو فورا""

وہ سخت تیوری لئے اپنی جگہ سے اٹھ کر اسکی طرف بڑھا

""پہلے تمھیں میری بات سننی ہو گی اسفند میں بیوی ہوں تمہاری بس ایک بار سن لو""

وہ التجائی انداز میں بولی لہجے میں آنسوؤں کی نمی گھل گئی تھی

""تم میری بیوی صرف تب تک ہو جب تک رباب یہاں سے نہیں چلی جاتی اور میرے بیٹے کی کسٹڈی مجھے نہیں مل جاتی اسکے بعد میرے اور تمہارے راستے الگ ہے بے شک تم مجھ سے طلاق لے سکتی ہو""

وہ بغیر سوچے سمجھے بے دردی سے کہتا اپنا لیپ ٹاپ جھپٹنے کے انداز میں آگے بڑھا مگر حفصہ اسکا ارادہ بھانپ کر اس سے دو قدم پیچھے ہوئی تھی

"" نہیں اسفند پہلے میری بے وقوفی کی وجہ سے ہم الگ ہو چکے ہیں مگر اب بغیر سچ جانے میں تمہیں یہ غلطی نہیں کرنے دونگی چھ سال پہلے میں نے جو کیا اس میں میری کوئی غلطی نہیں تھی میں مجبور تھی""

وہ تیزی سے اپنی بات بولتی اسکو اپنے قریب آتے دیکھ پیچھے کی جانب قدم بڑھا رہی تھی

"" تم چھ سال پہلے تم کیا تھی کیا نہیں مجھے اب اس بات سے کوئی غرض نہیں ہے حفصہ تم چپ چاپ میرا لیپ ٹاپ واپس کرنا ورنہ دوسری سورت میں اچھا نہیں ہوگا""

وہ اسکو شولہبار نظروں سے گھورتا سخت انداز میں بولا

اسکی ابھری نسے واضع طور پر نظر آرہی تھی جو اسکے غصّے میں ہونے کا پتہ دے رہی تھی

'''اسفند تم نہیں جانتے اس وقت میرے ساتھ کیا ہوا تھا میں کن حالات سے گزر

رہی تھی اور اس سب کی ذمہ دار صرف ربا'''

ابھی اسکا جملہ مکمل نہیں ہو پایا تھا کہ وہ پھرتی سے اسکے قریب ہوا اور جھپٹنے کے انداز میں اپنا لیپ ٹاپ اس نے چھیننا چاہا تھا

مگر حفصہ جو اسکے اس عمل کے لئے تیار نہ تھی اس سے بچنے کے لئے جیسے ہی پیچھے ہوئی اپنا بیلنس برکرار نہ رکھ پائی خود کو گرنے سے بچانے کے لئے اسکا کالر تھاما مگر اسکے ساتھ ساتھ اسفند بھی بیڈ پر حفصہ کے اوپر آ گرا تھا

یہ سب اتنا اچانک ہوا کہ دونوں ہی سنبھال نہ پائے تھے

اسفند حفصہ کی کلائی تھامے اس پر گرا ہوا تھا اور لیپ ٹاپ حفصہ کے ہاتھ سے چھوٹ کر بیڈ پہ گر چکا تھا

'''اسفند پلیز ایک بار میری بات تو سننے کی کوشش کرو میں'''

حفصہ نے پھر سے اپنی بات شروع کرنی چاہی مگر اسفند کی اسکی کلائی پہ ہوتی سخت پکڑ نے اسے مزید کچھ بھی کہنے سے روک دیا تھا

اسکی سختی سے حفصہ کے منہ سے سسکی نکلی تھی

""ایک لفظ اور نہیں۔۔ تمھیں کیا لگتا ہے کہ تمہارے کسی بھی جھوٹ پہ میں آنکھ بند کر کے یقین کر لونگا۔۔۔

""نہیں ایسا ہر گز نہیں ہو گا""

وہ سخت لہجے میں بولا

مگر اپنی سختی سے اسکی آنکھوں میں آنسوں دیکھ کر اسفند کا بے چین ہوا تھا

وہ اس پر یوں ہی جھکا اسکی آنکھوں میں جھانک رہا تھا اپنی موجودہ پوزیشن سے بے خبر دونوں جیسے کسی اور ہی دنیا میں گم ہو گئے تھے

دونوں کے چہرے بے حد قریب تھے کہ وہ ایک دوسرے کی سانسیں اپنے چہرے پہ محسوس کر رہے تھے

""ایک بار اپنی اس حفصہ پہ یقین کر کے دیکھو اسفی جس حفصہ سے تمھیں بے انتہا محبت تھی""

وہ نرمی سے اپنا دوسرا ہاتھ اسکے رخسار پہ رکھتی بہت مان سے اسکی آنکھوں میں دیکھتی ہوئی بولی تھی

'''صرف ایک بار اپنے اس دل کی سن لو جو کبھی میرے لئے دھڑکتا تھا'''

اسکا ہاتھ رخسار سے ہوتا ہوا اسکے چوڑے سینے پہ آرکا تھا

اس وقت دونوں کی دھڑکنے بے ترتیب ہو رہی تھی اسفند کو لگ رہا تھا اگر وہ یوں ہی کچھ دیر ایسے دیکھتے رہے تو وہ سب بھول جائے گا

پر وہ اتنی جلدی اسکا دیا زخم بھولنا نہیں چاہتا تھا ہرگز نہیں

محبت کی راہ میں اسکی بیچ راستے میں چھوڑنے والی وہ تھی

اور وہ اسے یوں معاف نہیں کر سکتا تھا

'''میں نے پہلے ہی کہا تھا اپنا وقت برباد مت کرو میں تمہاری کسی بھی بات پہ یقین نہیں کرنے والا'''۔

وہ سیدھا کھڑا ہوتا ہوا بولا اور اسکے قریب پڑا اپنا لیپ ٹاپ اٹھا کر پھر سے اپنی پہلے والی جگہ پہ آبیٹھا

جبکہ حفصہ جانے کتنی دیر اسی پوزیشن میں لیٹی چھت کو گھورتی رہی تھی

✸✸

'''تم صحیح سے نہیں سمجھا رہے ہو ضرار اس لئے مجھے یہ سمجھ نہیں آرہا ہے'''

حورین کی جھنجھلائی ہوئی آواز پر اپنی اسٹڈی کی جانب اسکے قدم اپنی جگہ رکے تھے

اس نے لاؤنج میں جھانکا تو سامنے ہی وہ ٹو سیٹر صوفہ پہ بیٹھی نظر آئی اسکے قریب ہوئی اسکا باڈی گارڈ ضرار موجود تھا جو اس وقت بیٹھا پڑھائی میں اسکی مدد کر رہا تھا

یہ اسی کا حکم تھا کہ ضرار پڑھائی میں اسکی ہیلپ کر دیا کریگا

پر آج اسے یوں کسی اور کہ پاس بیٹھا دیکھ کر مصطفیٰ کو بلکل اچھا نہیں لگا تھا

'''میم پہلے آپ کو سر مصطفیٰ ہیلپ کر دیتے تھے اس لئے آپ کو میرے پڑھانا سمجھ نہیں آرہا ہے'''

وہ بہت ادب سے اس سے بات کرتا تھا یہ مصطفیٰ کے ہی آرڈر تھے

اسکے منہ سے مصطفیٰ کا نام سن کر حورین نے اپنے لب بھینچ لئے اس دن کے واقع کے بعد سے وہ اس سے ناراض تھی

جس بے دردی سے اس نے اسکو خود سے دور کیا تھا وہ بھول نہیں پائی تھی

"""میم کیا ہوا خاموش کیوں ہوگئ آپ"""

اسکو خاموش دیکھ کر ضرار نے اسے مخاطب کیا تھا

اپنے ذکر پر حورین کی خاموشی کو دروازے میں کھڑے مصطفیٰ نے بخوبی محسوس کیا تھا

"""تم جاؤ ضرار آج کی تمہاری ڈیوٹی ختم ہوگئ میں حورین کو پڑھا دونگا"""

اس سے پہلے کہ وہ کوئی جواب دیتی مصطفیٰ کی آواز پر اس نے گردن موڑ کر دیکھا جو اسکے صوفہ کے قریب ہی کھڑا تھا

اسکا گارڈ حکم ملتے ہی وہاں سے چلا گیا اب اس وقت لاؤنج میں صرف وہ دونوں ہی موجود تھے

"""لاؤ مجھے دکھاؤ کیا سمجھ نہیں آرہا ہے تمھیں"""

وہ اس ٹو سیٹر صوفہ پہ اسکی قریب بیٹھتا ہوا بولا اور ٹیبل پر پڑی اسکی بک کو اٹھا کر دیکھنے لگا

""نہیں شکریہ آپ رہنے دیجئے میں خود ہی سمجھ لونگی""

وہ ناراضگی سے کہتی اپنی جگہ سے اٹھنے لگی تھی جب وہ اسکی نازک کلائی اپنے مضبوط ہاتھ میں تھام چکا تھا

""بیٹھ جاؤ حورین جب میں کہہ رہا کہ میں سمجھا دونگا ""

اس بار اسکے لہجے میں سختی در آئی اور وہ جھٹکے سے اس بار اسے اپنے بے حد قریب بیٹھا چکا تھا

اسکے مضبوط ہاتھ کی پکڑ اپنی کلائی پہ محسوس کر کے حورین کے دل کی دھڑکنے بے ترتیب ہوئی تھی اوپر سے اسکی اتنی قربت اسکی جان ہوا ہونے لگی تھی

اسے اپنے دل پہ غصہ بھی آیا جو زیادہ وقت تک اس سے ناراض نہیں رہ سکتا تھا

""ابھی میرا پڑھنے کا من نہیں ہے میں بعد میں سمجھ لوں گی""

وہ اس سے نظریں چراتی یوئی بولی اس دن والی اسکی گھستاخی یاد آئی تو چہرہ یکدم شرم کی وجہ سے ٹماٹر کی طرح لال ہو چکا تھا

"""من نہیں ہے یا مجھ سے پڑھنا نہیں چاہتی"""

وہ اسکی بک ٹیبل پر رکھتا اسے بازو سے تھام کر خود کے مزید قریب کر چکا تھا

اب ان دونوں کے درمیاں فاصلہ نہ کے برابر تھا

وہ چاہے کتنی ہی کوشش کرتا اس سے دور رہنے کی پر وہ اپنے دل کو نہیں سمجھا سکتا

تھا جو صرف اسکے قریب رہنا چاہتا تھا

حورین جو پہلے ہی اسکے اتنے قریب آنے پر گھبرا رہی تھی

اسکے جسم سے آتی مردانہ پرفیوم کی خوشبوں اپنے چہرے پر پڑتی اسکی گرم

سانسیوں سے اسکی پیشانی عرق آلودہ ہو گئی تھی

"""آپ نے بولا تھا آپ سے دور رہنے کے لئے اس لئے"""

وہ اپنی بکھری سانسوں کو سنبھالتی بمشکل بول پائی تھی

اسکی بات پر مصطفٰی مسکرایا اور مزید اسکے قریب ہوتے ہوئے اپنا چہرہ اسکے بالوں

میں چھپایا تھا

اسکے اس ردعمل پہ حورین اپنی جگہ سکت بیٹھی رہ گئی تھی

اسکی گرم سانسیں اپنی گردن پہ محسوس کر کے حورین نے سختی سے اپنی مٹھی بھینچ لی

اسے لگ رہا تھا وہ سانس لینا بھول گئی ہے ٹانگوں میں کپکپاہٹ سی ہونے لگی تھی

مگر وہ حورین کی حالت سے بے خبر اسکی گردن میں اپنا چہرہ چھپائے اسکے بالوں سے آتی خوشبوں کو اپنے اندر اتار رہا تھا

""تم نے اپنا شیمپو چینج کیا ہے الگ خوشبوں ہے؟""

اسکے جواب کو نظرانداز کرتا وہ اسکے بالوں میں اپنا چہرا چھپائے گھمبیر لہجے میں بولا

ابھی بھی اسی پوزیشن میں بیٹھا اسکی جان نکال رہا تھا

وہ دونوں ہی شاید بھول گئے تھے کہ وہ کس بارے میں بات کر رہے تھے

""جی وو۔۔وہ عیڈ دیکھ کر نیا آرڈر کیا تھا""

اسکا سوال حورین کی توقع سے پرے تھا اوپر سے اسکا گھمبیر لہجہ حورین کی دھڑکنے مزید تیز کر گیا

وہ اپنے خشک لبوں کو تر کرتی وہ بمشکل بول پائی تھی

حورین کا جواب سن کر وہ اس سے دور ہوا

اور اب اسکے دونوں ہاتھوں کو تھام کر اب انکی خوشبوں کو خود میں اتارنے لگا

اسکے مضبوط ہاتوں میں اسکے نازک ہاتھ کپکپا کر رہ گئے تھے

وہ حیرانی بے یقینی سی کی کیفیت میں بیٹھی اسکی حرکت کو نوٹ کر رہی تھی وہ جو

خود اسکو دور کرتا رہتا تھا آج خود اسکے قریب آرہا تھا

"""تم سے پہلے جیسے ہی خوشبوں آرہی ہے مطلب باڈی واش چینج نہیں کیا"""

وہ اب اپنی گہری کالی آنکھیں اس پر جمائے بولا نہ جانے اس کی نظروں میں ایسا کیا

تھا کہ وہ بری طرح خود کو جکڑا ہوا محسوس کر رہی تھی

وہ اسکی خوشبوں کو بھی پہچانتا تھا

پر وہ اسے خود سے دور کیوں کرتا تھا یہ بات اسے تکلیف دیتی تھی

"""جی یہ چینج نہیں کیا"""

اسکی آواز اتنی آہستہ تھی کہ اگر وہ اسکے اتنے قریب نہ بیٹھا ہوا تو وہ بھی سن نہ پاتا

'''گڈ۔۔ تم اپنا پہلے والا ہی شیمپو یوز کرو یہ والا اچھا ہے مگر اسکی خوشبوں زیادہ اچھی تھی '''

اب وہ اپنی جگہ سے کھڑا ہوتا ہوا اسکو ہدایت کر رہا تھا

اسکے اٹھتے ہی حورین کو یکدم سے خالیپن کا احساس ہوا تھا

'''جی ٹھیک ہے '''

وہ سر جھکا کر بس اتنا ہی کہہ سکی تھی

'''اور ہاں آخری بات'''

وہ جاتے جاتے یکدم پلٹا تھا اور حورین نے اس بار نظریں اٹھا کر اسکی طرف دیکھا جسکی نظریں ٹیبل پر موجود بک پر جمی ہوئی تھی

'''تم خود کے لئے بہت اچھا کر رہی ہو مجھ سے دور رہ کر '''

اپنی بات کہتا وہ وہاں رکا نہیں تھا اور وہ وہاں بیٹھی اسکی پشت کو دیکھتی رہی تھی

وہ اس سے پوچھنا چاہتی تھی کہ کیا وہ اسکے لئے بھی اچھا کر رہی اس سے دور رہ کر

پر وہ اسے بغیر کوئی موقع دئے وہاں سے چلا گیا تھا

✸✸

''' جانتے بھی ہو کیا بکواس کر رہے ہو تم اگر یہ خبر غلط ہوئی تو تم میں تمہارا کیا حال کرونگا اس بات کا تمھیں اندازہ تو ہوگا ہی '''

اپنے آدمی کی بات سن کر وہ یکدم بھڑک اٹھا تھا

بات ایسی ہی تھی کہ اسکا اتنا غصّہ ہونا لازمی تھا

''' میں جانتا ہوں خان پر خبر بلکل پکی ہے مصطفیٰ حورین سے نکاح کر چکا ہے '''

کریم اپنے مالک کی طرف دیکھتا ہوا بولا جو اس خبر کو سننے کے بعد اپنے غصّے کو ضبط کرنے کی کوشش کر رہا تھا

''' ایسا نہیں ہونا چاہیے تھا کریم اس مصطفیٰ نے حورین سے نکاح کر کے میرا پورا بنا بنایا پلان بگاڑ دیا '''

وہ اپنے ہاتھوں کی میٹھیاں سختی سے بھینچے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا تھا

''' اتنے سالوں سے میں اس لمحے کا انتظار کر رہا تھا مصطفیٰ کی ایک غلطی اور حورین میری گرفت میں ہوتی پر یہ مصطفیٰ ہر بار کی طرح اس بار بھی مجھ سے دو قدم آگے نکل گیا '''

وہ اپنی ٹیبل پر موجود فائل کو ایک طرف پھینکتا ہوا بولا

'''کاش '''کاش کریم میں اس رات اس لڑکے کو حورین کو لے جانے نہیں دیتا یا وہ اس رات اپنی ماں کی طرح مر جاتی تو آج مجھے اس جائیداد کے لئے اتنا انتظار نہیں کرنا پڑتا'''

وہ آج تک اپنی اس غلطی پہ پچھتا رہا تھا اپنی ایک غلطی کی وجہ سے اسے اتنے سال انتظار کرنا پڑ رہا تھا

'''خان اس وقت آپکو معلوم نہیں تھا کہ جو آپکو چاہیے اس تین سالہ بچی کے پاس ہے اس لئے اس میں آپکی کوئی غلطی نہیں ہے'''

کریم سالوں سے اسکا وفادار تھا ہر اچھے برے کام میں اسکے ساتھ برابر کا شریک تھا

'''آپکا آدمی بلکل صحیح کہہ رہا ہے خان صاحب'''

اس بار کب سے خاموش بیٹھا خان کا وکیل ان دونوں سے مخاطب ہوا تھا اسکی آواز پر خان اور کریم کی توجہ اسکی جانب پلٹی تھی

'''ساری جائیداد شروع سے ہی اسکے نام تھی اور اگر اسکی مرضی یا اسکی مرضی کی خلاف جائیداد ٹرانسفر کرنے کی کوشش کرتے تو سب ٹرسٹ کے نام ہو جاتی

اس لئے حورین کو حاصل کر کے کچھ فائدہ نہیں تھا تمہارے بھائی نے مرنے سے پہلے بہت سوچ سمجھ کر یہ ساری ول بنائی تھی"""

اسکا وکیل اب انکے مقابل آ کھڑا ہوا تھا

"""یہ نئی بات نہیں ہے میں یہ سب جانتا ہوں مجھے اس مسئلے کا حل بتاؤ""""

وہ اپنی وکیل کی بات پر خاصہ غصّہ ہوا تھا ایک تو پہلے ہی اسکا دماغ خراب ہو چکا تھا اب دوسرا اس وکیل کی باتیں اسکے غصّے کو مزید بڑھا رہی تھی

"""اگر آپ حورین کو ہی راستے سے ہٹا دو تو آپکا کام آسان ہو جائے گا"""

اسکے وکیل کا شیطانی دماغ تیزی سے کام کر رہا تھا جبکہ اسکی بات پر خان نے ابرو اچکا کر اسکی طرف دیکھا تھا

"""صاف صاف بولو کیا کہنا ہے الجھی ہوئی باتیں مجھے بلکل پسند نہیں ہے"""

اب وہ اپنی جگہ پر بیٹھتا ہوا بے تاثر چہرہ لئے اسکی طرف دیکھ کر بولا

اس بار کریم کی توجہ بھی مکمل طور پہ اسکی جانب ہوئی تھی

"""اگر آپکو اسکی ساری جائیداد چاہئے تو حورین کو مار دو آپکا راستہ بلکل صاف بس ہمیں پروف کرنا ہو گا کہ وہ مر چکی ہے پھر سب آپکا ہو گا"""

وہ بڑے اطمینان سے کہتا خان کے سامنے والی چیئر پہ آ بیٹھا

اور اپنے وکیل کی بات سن کر اتنے وقت میں پہلی بار خان کے چہرے پر ایک شیطانی مسکراہٹ پھیل گئی تھی

"''تم جانتے ہو کریم تمھیں کیا کرنا ہے''"

وہ اب اپنے سامنے کھڑے کریم کی طرف دیکھ کر خباثت سے ہنسا تھا

"''اگر پہلے ہی تم میری بات آسانی سے سمجھ جاتے تو تمہاری طرح سے آج تمہاری بیٹی کو بھی یوں شہید نہیں ہونا پڑتا ''"

وہ اپنی سوچ میں اپنے بھائی سے مخاطب ہوا تھا جسکی وہ سالوں پہلے اسی جائیداد کی وجہ سے جان لے چکا تھا

"''   ڈیڈ میں بھی آپ دونوں کے ساتھ جانا چاہتا مجھے بھی اپنے ساتھ لے چلیں نہ داد و جان بھی گھر پہ نہیں ہیں اور چاچو تو اپنے دوستوں کے ساتھ ٹریپ پہ گئے ہوئے ہے میں گھر پہ اکیلا بور ہو جاؤں گا''"

وہ جو آئینے کے سامنے کھڑا اپنی اپنی ٹائی کی ناٹ کو صحیح کر رہا تھا ھاد کی آواز پر اسکے
ہاتھ ایک لمحے کے لئے رکے اور پلٹ کر اسکی جانب دیکھا
جو پچھلے دس منٹ سے رونی صورت بنائے اسکے ساتھ جانے کی ضد کر رہا تھا
''' بیٹا میں آپ کو کتنی بار بول چکا ہوں کہ یہ بزنس پارٹی ہے آپ وہاں بھی
بور ہو جاؤ گے پر میں وعدہ کرتا ہوں اس سنڈے آپکو آپکی پسند کی جگہ پہ لیکر
جاؤنگا'''
وہ اسکے پھولے پھولے گالوں کو چومتا ہوا بہت محبت سے بولا
مگر اپنے باپ کی بات پہ بھی اسکا موڈ نہیں بدلا تھا
''' ماما دیکھیں نہ ڈیڈ تو میری بات سن نہیں رہیں ہیں آپ ہی انہیں سمجھائے نہ
کہ مجھے بھی آپ لوگوں کے ساتھ لے چلیں'''
تبھی اسکی نظر چینجنگ روم سے نکلتی حفصہ پہ پڑی تو وہ تیزی سے اسکی طرف
لپکا تھا
'''ہاں ھاد ٹھیک کہہ رہا ہے اسے بھی اپنے ساتھ لے چلاتے ہیں ویسے بھی میرا
ھاد کو اکیلا چھوڑ کر جانے کا دل نہیں کر رہا ہے'''

اسفند جو اپنی تیاری مکمل کر کے آئینے میں اپنا جائزہ لے رہا تھا حفصہ کی آواز پہ اس نے گردن موڑ کر دیکھا

حفصہ پہ نظر پڑتے ہی وہ اپنی جگہ جم سا گیا تھا بلیک کلر کی نیٹ کی ساڑی میں اسکا گورا جسم جگمگا رہا تھا

وہ دمبخود سا بس اسکو تک رہا تھا یہ ساڑی وہ خود ہی اسکے لئے لیکر آیا تھا کیونکہ اسے اندازہ تھا حفصہ کے پاس پارٹی میں پہنے لائق کوئی ڈریس نہیں ہو گی پر اسے بلکل اندازہ نہیں تھا کہ وہ اس میں اس حد تک خوبصورت لگ سکتی ہے

"""ڈیڈ آپ سن رہے ہیں نہ"""

اسکو حفصہ پہ نظریں جمائے دیکھ ھاد نے اسے پھر سے مخاطب کیا تھا

"""سن لیا ہے پر شاید تمھیں بات سمجھ نہیں آ رہی ہے تم نہیں جا سکتے مطلب نہیں جا سکتے"""

ھاد کی آواز پر وہ جیسے اسکے سحر سے نکلا اور فوراً اپنے چہرے کے تاثرات کو نارمل کرتا سخت لہجے میں بولا

اپنی بے خودی کا غصّہ وہ ھاد پر اتار چکا تھا

"""اور تم جلدی چلو ویسے پہلے ہی تمہاری وجہ سے کافی دیر ہو چکی ہے میں اور دیر نہیں کرنا چاہتا"""

وہ سختی سے اسکو ہدایت کرتا کمرے سے نکل گیا

"""اداس مت ہونا بیٹا آپکے ڈیڈ تھوڑے غصّے میں ہے ہم لیٹ ہو گئے ہیں نہ اس لئے""""

اسکے جانے کے بعد حفصہ بہت محبت سے ھاد کے پیشانی چومتی اسکو سمجھا رہی تھی

"""ماما میں اداس نہیں ہو آپ فکر نہ کریں آپ جائے۔ میں آپکا ویٹ کرونگا"""

وہ مسکراتے ہوئے بولا تو حفصہ بھی ہولے سے ہنس دی تھی

تھوڑی دیر بعد جب وہ باہر آئی تو وہ کار سٹارٹ کر چکا تھا حفصہ اسکے غصّہ ہونے سے پہلے کار میں بیٹھ گئی تھی

سفر کے درمیاں دونوں میں کوئی بات نہیں ہوئی

پورا راستہ خاموشی سے کٹا ایک گھنٹے کی ڈرائیونگ کے بعد اس نے ایک بہت ہی شاندار ہوٹل کے آگے اپنی کار روکی تھی

وہ کار سے نکلتا اسکو اپنے پیچھے آنے کا کہتا آگے بڑھ گیا

حفصہ اپنی ساڑی سنبھالتی کار سے نکل کر اسکے پیچھے چل دی

وہ پہلی بار کسی پارٹی میں شرکت کر رہی تھی اسے ڈر بھی تھا کہ کہیں اس پارٹی میں اسے اپنا باپ اور بھائی نظر نہ آجائے وہ دل میں دعائیں کرتی آگے بڑھ رہی تھی

جیسے ہی وہ حال میں داخل ہوئے تو وہاں کی سجاوٹ دیکھ کر اسکا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا تھا اسکا باپ بھی بزنس مین تھا پر وہ کبھی اس طرح جگہ پر نہیں گئی تھی

"""اپنا منہ بند رکھو ورنہ لوگوں کو لگے گا کہ میں تمھیں سڑک سے اٹھا کر لایا ہوں"""

وہ اسکے ہونقوں کی طرح دیکھنے پر چوٹ کرتا ہوا بولا

اسکی بات پہ خفت کے مارے حفصہ کا چہرا سرخ ہوا تھا

وہ بیچاری شرمندگی سے اپنا چہرہ جھکا گئی تھی

"''ویسے میں تمھیں یہاں لانا تو نہیں چاہتا تھا بٹ کیا کروں مجبوری تھی بس ایک درخواست ہے چپ چاپ میرے ساتھ رہنا بلا وجہ اپنا منہ کھولنے کی ضرورت ہے کیونکہ تمہارا مجھے معلوم نہیں پر یہاں میری بہت عزت ہے ''"

وہ اسکو مزید شرمندگی سے دوچار کر کے اسکی کمر کے گرد اپنے بازو حائل کرتا اپنے بزنس پارٹنر کی جانب بڑھا تھا

اسکی بات پر حفصہ بس اپنا غصّہ ضبط کر کے رہ گئی تھی کیونکہ وہ یہاں کوئی تماشہ نہیں کرنا چاہتی تھی

اور پھر سارا وقت وہ یوں ہی اسے اپنے ساتھ لئے سوشل اور بزنس سرکل میں معتارف کرا رہا

اس وقت یہاں شہر کے امیر ترین ہائی کلاس فیملیز موجود تھی

یہ سب حفصہ کے لئے بلکل نیا تھا اسے اب تھکن سی محسوس ہونے لگی تھی

وہ کسی پر سکون جگہ پہ بیٹھنا چاہتی تھی اسکی نظر ایک طرف کونے میں موجود خالی ٹیبل پہ پڑی تو وہ اسفند سے اجازت لیتی ایک طرف کونے میں آ بیٹھی

ہیلز کی وجہ سے اسکے پیروں میں بھی درد ہونا شروع ہو گیا تھا

" ''' اگر آپ مائنڈ نہ کریں تو کیا میں یہاں بیٹھ سکتا ہوں مس'''

وہ بے دلی سے ادھر ادھر دیکھ رہی تھی جب اپنے قریب سے آتی مردانہ آواز پر اس نے نظریں اٹھا کر دیکھا تھا

'''جی بیٹھ جایں مجھے کوئی پرابلم نہیں ہے'''

وہ ہولے سے مسکراتے ہوئے اسکو اجازت دے چکی تھی

یہ جانے بغیر اپنے پارٹنر سے بات کرتے اسفند کی نظر سے یہ منظر پوشیدہ نہ رہ سکا تھا

'''سو سویٹ آف یو ڈیر ورنہ آپکی جگہ کوئی اور ہوتا تو اس طرح اجازت ہر گز نہ دیتا'''

وہ حفصہ کے برابر والی چیئر پہ بیٹھ کر بے تکلفی سے اسکے ہاتھ پر اپنا بھاری ہاتھ رکھتا ہوا بولا تھا جبکہ حفصہ نے بہت احتیاط سے اسکے ہاتھ کے نیچے سے اپنا ہاتھ نکالا تھا

'''لگتا ہے آپ یہاں اکیلی آئی ہیں آپکے ساتھ کوئی نظر نہیں آ رہا'''

اسکی خاموشی پہ وہ مزید گویا ہوا

جبکہ نظریں اسکا ایکسرا کر رہی تھی

'''نہیں ایسی بات نہیں ہے دراصل میرے ہسبنڈ اپنے پارٹنرز اور دوستوں کے ساتھ بیزی ہیں اس لئے '''

اسکی بے باک نظریں اور بے تکلفی سے حفصہ کو اپنی غلطی کا شدّت سے احساس ہوا تھا اس لئے اس نے بتانا ضروری سمجھا تھا کہ اسکا شوہر یہاں موجود ہے جبکہ جگہ اور ماحول کو دیکھتے ہوئے اسکے چہرے پہ پہلے والی مسکراہٹ ابھی بھی موجود تھی

'''ضرور کوئی بیوقوف ہی ہوگا جو اتنی خوبصورت بیوی کو یہاں اکیلا چھوڑ کر چلا گیا اگر میں آپکے شوہر کی جگہ ہوتا تو ایسا ہرگز نہ کرتا'''۔

وہ خباثت سے ہنستا اسکی طرف جھکا تھا

جبکہ یہ منظر دیکھ کر دور کھڑے اسفند کی غصّے کی وجہ سے رگیں تن گیئں تھی

اب اسکا دھیان اپنے بزنس پارٹنر کی باتوں سے مکمل ہٹ چکا تھا

' ''''ایکسکیوز می شاید میرے شوہر مجھے بلا رہے ہیں'''

اسکی حد سے بڑھتی بدتمیزی پر حفصہ نے بہانہ بنا کر جیسے ہی اٹھنا چاہا وہ شخص تیزی سے اسکا بازو پکڑ کر اسکو روک چکا تھا

اس شخص کو حفصہ کو چھوتا دیکھ اسفند کا صبر جواب دے گیا تھا وہ ان لوگوں سے اجازت لیتا اس طرف بڑھا تھا

"""ارے کہاں جارہی ہیں آپ بیٹھ جایئے ابھی تو ہماری بات ٹھیک سے شروع بھی نہیں ہوئی"""

وہ اسکا بازو اپنی گرفت میں لئے عجیب سے انداز میں بول رہا تھا

وہ خاموشی سے اسکی گرفت سے اپنا بازو آزاد کرانے کی کوشش کرنے لگی تھی جو اسکی مضبوط پکڑ کے آگے ناکام تھی

"""حفصہ گھر چلیں دیر ہو رہی ہیں اور گھر پہ ھاد بھی اکیلا ہے"""

وہ اپنا ہاتھ چھڑانے کی کوشس کر رہی تھی جب اسفند پیچھے سے اسکی کمر کے گرد بازو حائل کرتا ہوا بولا

اس نے جن نظروں سے اس شخص کی طرف دیکھا تھا اسے محسوس کر کے اس شخص نے فوراً حفصہ کا بازو آزاد کیا

اتنے لوگوں کی موجودگی میں وہ کوئی تماشا نہیں بنانا چاہتا تھا اسلئے صبر کا گھونٹ پی کر رہ گیا تھا

اسفند کی موجودگی میں حفصہ کو جیسے سکون سا ملا تھا مگر اسکے چہرے کے پتھریلے تاثرات دیکھ کر اسے اپنی جان ہوا ہوتی محسوس ہوئی تھی

"""چلو"""۔

وہ اسکا بازو سختی سے پکڑ کے اسے وہاں سے کھینچتا ہوا لیکر باہر آیا اور بغیر کچھ بولے اپنی کار کا دروازہ کھولا تھا

حفصہ اسکے چہرے کے تاثرات دیکھ کر خوف سا محسوس کر رہی تھی

وہ آہستہ سے قدم اٹھاتی فرنٹ سیٹ پہ آ بیٹھی اسکے بیٹھتے ہی اسفند نے کار سٹارٹ کر دی تھی

کار کی تیز سپیڈ اسکے شدید غصّے میں ہونے کا پتہ دے رہی تھی

وہ خاموشی سے اسکو ڈرائیونگ کرتا دیکھ رہی تھی اسکے غصّے کو دیکھ کر حفصہ میں ہمّت نہیں ہوئی تھی کچھ کہنے کی

اس وقت اسے اسفند کی خاموشی سے ڈر لگ رہا تھا جانے اسکی خاموشی کے پیچھے کیسا طوفان چھپا ہوا تھا

✸✸

''' داؤد جو میں نے تمھیں کام بولا تھا اس کام کا کیا ہوا'''

وہ اپنے سامنے ٹیبل پہ رکھے شراب کے گلاس کو اٹھا کر ایک ہی گھونٹ میں ختم کرتا ہوا بولا اور پاس رکھی بوتل میں سے پھر سے اپنے لئے گلاس میں انڈیلنے لگا

''' بس کرو مصطفیٰ آج تم ضرورت سے زیادہ ڈرنک کر چکے ہو یہ تمہاری صحت کے لئے بھی اچھی نہیں ہے'''

داؤد اسکے سوال کو نظرانداز کرتا فکر مندی سے بولا

اسے جب کوئی بات زیادہ پریشان کرتی تھی وہ تب اس طرح خود کو نشے میں چور کرلیتا تھا جیسے اس پریشانی سے بچنے کے لئے اسکے پاس ایک یہی راستہ ہو

'''جو پوچھا گیا ہے داؤد اسکا جواب دو میرا باپ بننے کی ضرورت نہیں ہے تمھیں'''

سرخ انگارہ آنکھیں لئے سخت انداز میں بولا

یہ اسکا نشہ بول رہا تھا ورنہ وہ اس سے اس انداز میں کبھی بات نہیں کرتا تھا

' '''تم بے فکر رہو خان پہ میری ہر لمحہ نظر رہتی ہے اسکے کچھ بھی کرنے سے پہلے مجھے خبر مل جائے گی'''

وہ اسے تفصیل سے بتانے لگے

جبکہ اس دوران وہ ایک اور گلاس اپنے حلق کے نیچے اتار چکا تھا

''' ٹھیک ہے کوئی غلطی نہیں ہونی چاہیے اور اب تم جاؤ میں اب اکیلا رہنا چاہتا ہوں'''

وہ گلاس کو اپنے لبوں سے لگاتا ہوا بولا

'''میرا خیال ہے مصطفٰی تمھیں بھی اب آرام کرنا چاہیے تم ٹھیک نہیں لگ رہے ہو'''

وہ مزید بولے پر سامنے والے پر انکی بات کا کوئی اثر نہیں ہوا تھا

'''میں نے کہا نہ جاؤ یہاں سے مجھے اکیلا چھوڑ دو'''۔

وہ غصّے میں دہاڑا تھا اسکی تیز آواز پر سٹڈی میں داخل ہوتی حورین کے قدم اپنی جگہ رکے تھے

داؤد صاحب جو واپسی کے لئے پلٹے اپنے پیچھے حورین کو دیکھ کر ایک لمحے کے لئے رکے پھر اسکے سر پہ ہاتھ رکھتے وہاں سے چلے گئے تھے

انکے جانے کے بعد حورین خاموشی سے کھڑی مصطفیٰ کو دیکھنے لگی جو اسکی موجودگی سے بے خبر قطرہ قطرہ نشہ اپنے اندر اتار رہا تھا

''' مصطفیٰ آپ ٹھیک ہیں آج آپ نے کھانا بھی نہیں کھایا مجھے آپکی فکر ہو رہی ہے'''

وہ پریشانی میں اپنی انگلیاں موڑتی اس سے مخاطب ہوئی جو ابھی بھی اسکی موجودگی سے بے خبر تھا

'''میں نے کہا نہ مجھے اکیلا چھوڑ دو تم لوگوں کے ایک بات سمجھ کیوں نہیں آتی '''

حورین کی آواز پہ اس نے ہاتھ میں موجود گلاس پوری طاقت لگا کر دیوار پہ دے مارا تھا

اسکے اس قدر شدید ردعمل پہ حورین اپنی جگہ کانپ کر رہ گئی تھی

اسے مصطفیٰ کی فکر ہو رہی تھی جو صبح سے کافی پریشان لگ رہا تھا اگر کوئی اور وقت ہوتا تو وہ ڈر کر یہاں سے بھاگ جاتی مگر سامنے بیٹھا شخص کوئی اور نہیں اسکا شوہر

تھااور وہ اسکو یوں ایسی حالت میں چھوڑ کر نہیں جاسکتی تھی اس لئے آہستہ سے قدم اٹھاتی صوفہ پر اسکے قریب آبیٹھی تھی

''' جب آپ میری پریشانی اور میری بیماری میں مجھے اکیلا نہیں چھوڑتے تو پھر میں آپکو اکیلا کیسے چھوڑ سکتی ہوں'''

وہ اسکو دیکھتی ہوئی بولی جو صوفہ کی پشت پہ اپنا سر ٹکائے آنکھیں بند کئے بیٹھا تھا

اپنے بہت قریب حورین کی آواز سن کر اس نے یکدم سے اپنی آنکھیں کھولی اور گردن موڑ کر حورین کی طرف دیکھا جو آنکھوں میں بے پناہ چاہت لئے اسے ہی دیکھ رہی تھی

اسکی نظروں میں جانے ایسا کیا تھا کہ وہ اپنے اندر اٹھتے جذبات کو قابو نہیں کر پایا اور اسکی کمر کے گرد بازو حائل کرتا اسے اپنے سینے سے لگا چکا تھا

حودین اسکے اس عمل سے کچھ لمحے کے لئے اپنی جگہ سکت رہ گئی تھی

مصطفیٰ کی گرم سانسوں کی تپش اپنی گردن پہ محسوس کر کے وہ جیسے ہوش میں آئی تھی اس پہ عجیب سی کیفیت طاری ہو گئی تھی

مصطفیٰ کے مضبوط ہاتھ اسکی کمر کے گرد بندھے ہوئے تھے چہرہ اسکے بالوں میں چھپائے وہ پوری طرح اسے اپنی آغوش میں لے چکا تھا

سٹڈی روم کی معنی خیز خاموشی میں دونوں بس دوسرے کی بے ترتیب ہوتی دھڑکنوں کو سن رہے تھے

"""مجھ سے دور رہو حورین ورنہ ایک دن سب برباد ہو جائے گا"""

وہ اسکے بالوں میں چہرہ چھپائے بولا

بولتے ہوئے اسکے لب حورین کی گردن کو چھو رہے تھے

اسکے پر حدت لمس سے حورین کے جسم کا خون اسکے چہرے پہ سمٹ آیا تھا

""" میں تمھیں ایسے راستے پر لا کر نہیں کھڑا کر سکتا جہاں سے واپسی ناممکن ہو """

وہ اب اس سے جدا ہوتا اسکے چہرے کو اپنے ہاتھوں کے پیالے میں لیتا ہوا بولا

"""مصطفیٰ میں پہلے ہی اس راستے پہ موجود ہوں جہاں سے کبھی واپسی نہیں ہو سکتی"""

وہ اسکی نشے سے ہوتی لال آنکھوں میں دیکھ رہی تھی

جبکہ اسکے جواب پر مصطفیٰ کی نظریں اسکے چہرے کے ایک ایک نقش کو غور سے دیکھنے لگی

اسکا شدّت سے دل چاہا تھا وہ اسکے ہر ایک نقش کو اپنے لبوں سے چھو لے

اور اپنے دل کی اس خواہش پر راضی ہوتے ہوئے وہ اسکے چہرے پہ جھکا اور اپنے دہکتے لب اسکی پیشانی پہ موجود نشان پہ رکھ چکا تھا

اسکے اس گستاخی پہ حورین اپنا سانس روک کر رہ گئی تھی

وہ بس آنکھیں بند کئے اسکے لمس کو محسوس کرنے لگی

وہ اسکی پیشانی سے اب اسکی دونوں آنکھوں کو چوم رہا تھا

آنکھوں سے ہوتے ہوئے اسکے چھوٹی کی ناک کو چھوا دونوں رخسار پہ باری باری اپنا لمس چھوڑتا وہ رکا تھا

اور حورین بس آنکھیں بند کئے بیٹھی اپنی سانسوں کو اسکی سانسوں میں الجھتا ہوا محسوس کر رہی تھی

"""تم بہت معصوم ہو حورین میں تمہاری معصومیت کھونا نہیں چاہتا نہ تمھیں بکھرتا یوں دیکھ سکتا ہوں"""

وہ اسکی بند پلکوں کو دیکھ رہا تھا جو اسکی اتنی قربت سے لرز رہی تھی

"""اور میں آپکو کھونا نہیں چاہتی مصطفیٰ آپ میرے لئے سب کچھ ہیں میری روح ہیں میری سانسیں ہیں آپ"""

اسکے اس قدر کھلے اظہار پر مصطفیٰ کے اندر ایک الگ سا سکون اترا تھا جو اسکی جلتی روح کو سرشار کر گیا

"""تم بھی میری روح ہو حورین میری زندگی"""

وہ خمار آلودہ لہجے میں کہتا اس بار اسکے نرم ملائم لبوں پہ اپنے دہکتے لب رکھ چکا تھا

اس وقت وہ نشے میں تھا وہ نہیں جانتا تھا وہ کیا کر رہا ہے

وہ بس اس پہ جھکا اسکی سانسوں کو خود میں اتار رہا تھا

اسکے عمل میں اتنی شدّت تھی کہ حورین کو اپنا سانس روکتا ہوا محسوس ہو رہا تھا

اس نے مصطفیٰ کی شرٹ پہ اپنی پکڑ سخت کی تو مصطفیٰ اپنے بے لگام ہوتے جذبات پہ قابو کرتا اس سے جدا ہوا تھا

اور اسکی پیشانی سے اپنی پیشانی ٹکا کر اسے اپنی بے ترتیب سانسوں کو درست کرتے ہوئے دیکھنے لگا

'''مجھے کبھی مت چھوڑنا حور ورنہ میں تنہا ہو جاؤنگا'''

وہ اسکے رخسار کو نرمی سے چھوتا حورین کے سینے پہ اپنا سر رکھ کر آنکھیں بند کر چکا تھا

اسکے بھاری جسم کے بوجھ سے حورین تھوڑا سا پیچھے کو ہوئی اور اپنی کمر کو صوفہ کی پشت سے لگالیا

اب وہ دونوں صوفہ پہ آدھے لیٹے ہوئے تھے مصطفیٰ تو اسکے سینے پہ سر رکھے نیند کی وادیوں میں اتر چکا تھا جبکہ حورین آہستہ سے اسکے بالوں میں ہاتھ چلا رہی تھی

اسے بار بار مصطفیٰ کی حرکت یاد آرہی تھی جس سے اسکا چہرہ سرخ ہو رہا تھا وہ سب سوچ کر اسکے چہرے پہ ایک شرمیلی سے مسکراہٹ آگئی تھی

اس نے جھک کر مصطفیٰ کے بالوں پہ اپنے لب رکھے اور آنکھیں بند کر کے خود بھی سونے کی کوشش کرنے لگی جو اس پوزیشن میں ناممکن تھی

وہ نہیں جانتی تھی صبح اٹھ کر مصطفیٰ کا رویہ کیسا ہو گا شاید نشے کی وجہ سے صبح اٹھ کر وہ یہ سب بھول جائے

پر حورین چاہتی تھی یہ رات یہی رک جائے اور وہ یوں ہی اسکے قریب رہے بہت قریب

✸✸

'''اسفند تمہاری نظریں بتا رہی ہے جو کچھ بھی ہوا ہے اس سب میں میری کوئی غلطی ہے'''

حفصہ تیزی سے اسکے پیچھے چلتے ہوئی بول رہی تھی جو لمبے لمبے ڈگ بھرتا اسکو نظر انداز کئے اپنے روم میں جا رہا تھا

ان دونوں کی دیر سے واپسی ہوئی تھی اس وقت گھر میں مکمل خاموشی تھی اس لئے انکی بات سننے والا وہاں کوئی موجود نہیں تھا

'''اسفند تم جیسا سوچ رہے ہو ویسا کچھ نہیں ہے اس شخص نے زبردستی میرا بازو پکڑا تھا'''

اسکی خاموشی پہ وہ مزید بولی پر وہ اسکی بات کے جواب میں زور سے اپنے روم کا دروازہ بند کرتا آگے بڑھا تھا

'''اسفند تم خاموش کیوں ہو کچھ تو بولو'''

اس بار وہ چیخی تھی

"""تم اتنی نیک پارسا نہیں ہو اس لئے صفائی دینے کی ضرورت نہیں ہے صفائی انہیں دو جو تمھیں جانتے نہ ہو"""

وہ زہر خند لہجے میں بولا تا حفصہ کو حیران کر گیا تھا

""""ویسے کہاں چھوا تھا اسنے تمھیں۔۔۔یہاں۔۔یہاں ٹچ کیا تھا""""

اسنے اسکے بازو کو اپنے ہاتھ کی پشت سے ٹریس کیا جبکہ اپنی شعلہ بار نظریں اسکے چہرے پر گاڑ رکھی تھی

اپنے بازو پر اسکا لمس محسوس کر کے ایک عجیب سی سنسناہٹ اسکے پورے بدن میں دوڑ گئی تھی

""""میں تم سے کچھ پوچھ رہا ہوں گاڈ ڈیم اٹ جواب دو مجھے""""

اس بار وہ اسکو دونوں بازؤں کو سختی سے اپنی گرفت میں کرتا اسکے نازک وجود کو اپنی جانب کھینچ چکا تھا

اسکی اس حرکت پر وہ جیسے ہوش میں آئی تھی اور بغیر اسکی بات کا جواب دئے خود کو اسکی گرفت سے آزاد کرانے کی اپنی سی کوشش کرنے لگی جبکہ اسکی پکڑ پتھر کی طرح سخت تھی

"" یہاں چھوا تھا نہ اسنے تمھیں "یا پھر یہاں "

وہ اسکے نرم ملائم رخسار کو بے دردی سے چھو رہا تھا اس وقت اسکا لہجہ ہی نہیں اسکا انداز بھی چبھتا ہوا تھا

"" کیا بکواس کر رہے ہو اور چھوڑو مجھے "

سرخ چہرہ لئے وہ اسکی پکڑ میں مچلی تھی یہ شخص آج اسکے صبر کا امتحان لے رہا تھا

"" میری باتیں تمھیں بکواس لگ رہی ہیں اور اسکی قربت اسکا لمس وہ سب اچھا لگ رہا تھا تمھیں ۔۔ بولو جواب دو ""

اس نے اسکے بالوں کو سختی سے اپنی مٹھی میں لیکر کھینچا تھا اس وقت اسکے اندر ایک آگ سی لگی یوئی تھی جس میں وہ اپنے ساتھ اسکو بھی جلا رہا تھا

"" مجھے کیا اچھا لگتا ہے کیا نہیں ڈیٹس نن آف یور بزنس ""

اپنے بالوں پر سخت پکڑ سے اسکی آنکھوں میں پانی بھر آیا تھا بے دردی سے اپنے لبوں کو کاٹتی وہ اپنی سسکی کو روک رہی تھی

""اٹ از مائی بزنس۔۔اٹ از۔۔۔۔کیونکہ شوہر ہوں میں تمہارا"

" And You Are My so called wife"

اس بار وہ اسکا چہرہ سختی سے اپنے مضبوط ہاتھ میں جکڑ چکا تھا جبکہ ایک ہاتھ ابھی بھی اسکے بازو کو سختی سے پکڑے ہوئے تھا

اسکے جواب نے اسکے اندر سلگتی آگ کو مزید بھڑکا دیا تھا جسے اسنے چھپانے کی ذرا بھی کوشش نہیں کی

"اور میری طرح کسی بھی غیرت مند مرد کے لئے یہ گوارہ نہیں کہ اسکی بیوی اسکی نظروں کے سامنے کسی غیر مرد کی باہوں میں جھولے""

وہ ایک ایک لفظ چبا چبا کر ادا کرتا مزید اسکے چہرے پر جھکتا اپنے لبوں کو اسکے کان کے قریب لے آیا تھا

"" پھر چاہے اس بیوی سے اسکا کاغزی رشتہ ہی کیوں نہ "

سرگوشی کے انداز میں لفظ ادا کرتے اسکے لب اسکی کان کی لؤ کو چھو رہے تھے

'''چھوڑو مجھے "اور دور رہو مجھ سے تم سب مرد ہوتے ہی ایک جیسے ہو تم لوگوں کو صرف ایک ہی چیز سے غرض ہوتی ہوتی ہے ''''

اسکے پر حدت لبوں کا لمس اپنے کان کی لو پر محسوس کر کے اسکو جیسے کرنٹ سا لگا تھا وہ حلق کے بل چلاتی اسکی پکڑ سے خود کو آزاد کرا چکی تھی

'''تمھیں کیا لگتا ہے مجھے تم سے کس چیز کی غرض ہے'''

اور وہ جو اسکے جسم سے آتی دلفریب خوشبوں کے سحر میں کہیں کھو سا گیا تھا اسکے چلانے پر ہوش میں آیا اسکو غصّے سے کمر سے پکڑ کر پھر سے اپنی طرف کھینچ چکا تھا اور وہ جو اس حملے کے لیے تیار نہیں تھی اس بار سیدھا اسکے سینے سے آں لگی تھی

" " کسی کی نہیں اور چھوڑو مجھے "

حفصہ کو بھی اب غصّہ آگیا تھا وہ اسکی بات سننے کی بجائے اسی پر الزام لگا رہا تھا

'''ویسے تمھیں بھی مجھے خود کو چھونے کا ایک موقع دینا چاہیے آخر کو میں تمہارا شوہر ہوں اور رئیس بھی'''

وہ اپنے غصّے اور جلن میں جو کچھ کہہ رہا تھا وہ نہیں جانتا تھا

اگر اسے اندازہ ہوتا تو وہ ایسا کبھی نہ کہتا

شاید چھ سال کا غصّہ آج باہر نکل کر رہا تھا

'''بس کرو اسفند تم اتنے گھٹیا انسان اور اتنی گری ہوئی سوچ ہو سکتی ہے تمہاری میں سوچ بھی نہیں سکتی تھی'''

وہ اسے اپنی پوری طاقت لگا کر اسے دھکا دیتی آگے بڑھی تھی

''' گھٹیا انسان کیا ہوتا ہے یہ میں تمھیں بتاتا ہوں تب شاید تمہاری غلطفہمی دور ہو گی'''

وہ بجلی سی کی تیزی سے اسکو اپنی گرفت میں لیتا اور بغیر اسے کوئی موقع دئے اپنے دہکتے لب اسکے گلابی لبوں پہ رکھ چکا تھا

اس نے سختی سے حفصہ کے بالوں میں اپنی انگلیاں پھسائی ہوئی تھی جبکہ دوسرا ہاتھ اسکی کمر کے گرد حائل کیا ہوا تھا

اسکا انداز دیکھ کر حفصہ کی آنکھوں میں پانی آنے لگا

وہ اسکے سینے پہ ہاتھ رکھ کر اسے خود سے دور کرنے کی کوشش کرنے لگی اور اپنی اس کوشش میں وہ کامیاب بھی ہوئی تھی

'''پلیز اسفند ایسا کچھ مت کرو جس سے تمھیں بعد میں پچھتانا پڑے'''

وہ آنکھوں میں آنسوں لئے اپنی بے ترتیب ہوئی سانسوں کو بحال کرتی وہ اس سے التجا کر رہی تھی مگر سامنے والے پر اسکے آنسوں کا کوئی اثر انداز نہیں ہو رہا تھا

"""تم اتنے دن سے میرے گھر میں میری بیوی کی حثیت سے رہ رہی تھی میری شرافت کو تم نے یہ نام دیا تو ٹھیک ہے آج میں تمھیں گھٹیا انسان بن کر دکھاؤ گا"""

وہ اسکو کوئی بھی موقع دئے بغیر بیڈ پر دھکا دیتا اسکی ساڑی کا پلو ہٹاتا اسکے اوپر جھکتا تھا

""" پلز اسفند چھوڑو ایسا مت کرو"""

اپنے سینے پر اسکا جھکاؤ اور ہونٹوں کا لمس محسوس کر کے حفصہ کی جان ہوا ہوئی تھی

وہ کبھی اسکے سینے پر ہاتھ رکھ کر اسے دور کرنے کی کوشش کرتی تو کبھی وہ خود کو اسکی پکڑ سے آزاد کرانے کی کوشش کرتی

مگر مقابل کی پکڑ مضبوط تھی

اسکو مسلسل مزاحمت کرتے دیکھ اسفند نے اسکے ہاتھوں کو تھام کر اپنی پکڑ سخت کرتے ہوئے تکیہ پر رکھ دئے تھے

حفصہ کا نازک جسم اسکے ورزشی جسم کے نیچے دب سا گیا تھا

وہ اسکے مضبوط حصار میں تڑپتی ہوئی زخمی پرندے کی طرح پھڑ پھڑا کر رہ گئ تھی

اسفند کو اسکی سسکی اسکے آنسوں کچھ نظر نہیں آرہا تھا

اسکی نظروں کے سامنے تو بار بار بس پارٹی والا منظر گھوم رہا تھا

اسے لگ رہا تھا حفصہ اس بار بھی کسی اور کی وجہ سے اسکو چھوڑ کر چلی جائے گی اور یہ سب اسکی برداشت سے باہر تھا وہ اسکو پھر سے اپنی زندگی سے جانے نہیں دے سکتا تھا

✸✸

)ماضی(

)چھ سال پہلے(

"""تم مجھ سے کتنی محبت کرتی ہو"""

گہری نیلی آنکھوں نے سلور گرے آنکھوں میں جھانکا جہاں اس وقت اسے اپنا عکس صاف نظر آرہا تھا

""کیا ہر وقت لفظوں میں اظہر ضروری ہے""

شرارت سے پوچھا گیا تھا

اسکے جواب پر نیلی آنکھوں میں مسکراہٹ کی ایک چمک آا نیتھنگ ""نہیں ہر وقت ضروری تو نہیں ہے پر اس دل کیا کروں جو تمہارے منہ سے ہر وقت ایک ہی لفظ سننا چاہتا ہے""

وہ اسکی نازک کلائی کو اپنے مضبوط ہاتھوں میں تھامتا ہوا بولا

""تمہارے یہ لفظ میرے دل کو سکون دیتے ہیں اس لئے جاناں میرے اس بیچارے دل پہ تھوڑا رحم کرو اور اسے بتاؤ کہ تم مجھ سے کتنی محبت کرتی ہو""

وہ اسکی نازک مومی انگلیوں کو اپنی انگلیوں میں پھنساتا ہوا بہت جذبات سے بولا

""اگر ایسی بات ہے تو اسفندیار خان عرف اسفی میں تم سے بے انتہا محبت کرتی ہوں

''' I love you asfi more than anyone''' even myself '''

وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتی محبت سے چور لہجے میں بولی

اسکے لہجے ہی نہیں اسکے ہر ایک انداز میں اسکے لئے محبت تھی جسے وہ بخوبی محسوس کر سکتا تھا

'''میں بھی تم سے بہت محبت کرتا ہوں حفصہ اتنی کہ میں تمہارے بغیر جینے کا تصور بھی نہیں کر سکتا'''

وہ ایک جذبے میں بولتا اسے اپنے دل کے بہت قریب لگا تھا

اس وقت وہ دونوں یونی کی ایک سنسان جگہ پہ بیٹھے ہوئے تھے جہاں سٹوڈنٹ کا بہت کم آنا جانا تھا

'''پر اسفی تمہارا تو یہ لاسٹ ئیر ہے میں بلکل اکیلی ہو جاونگی تمہارے بغیر'''

اسکی جدائی کا سوچ کر وہ اداسی سے بولی

اسکا یہ پہلا سال تھا یونی کا جبکہ اسفی کا آخری

'''ڈینٹ وری جاناں میں اس پرابلم کا سلیوشن ڈھونڈھ چکا ہوں'''

وہ چہرے پہ مسکراہٹ سجائے اسکے چہرے کو اپنے دل میں اتارتا ہوا بولا

اسے کبھی کبھی یقین نہیں آتا تھا کہ ان چند مہینوں میں اسکی زندگی یوں بدل جائے گی

اسکی حفصہ سے کب دوستی ہوئی کب دونوں کو محبت ہوئی معلوم نہیں ہوا

اسے آج بھی وہ دن اچھی طرح سے یاد تھا جب اس نے حفصہ کو پہلی بار یونی میں دیکھا تھا

وہ پاگلوں کی طرح اسکے ڈیپارٹمنٹ کے چکر لگاتا تھا صرف اسکی ایک جھلک دیکھنے کے لئے

اسکی محبت میں اتنی شدّت تھی جو حفصہ سے پوشیدہ نہ رہ سکی اور پھر اسکی شدّت کے آگے وہ بھی جھک گئی تھی

"""کیا مطلب میں کیسا سلیوشن"""

وہ نا سمجھی سے اسکے جانب دیکھتی ہوئی بولی

" "مطلب یہ کہ کل میں تمھیں اپنے ڈیڈ سے ملوانا چاہتا ہوں انہیں بتانا چاہتا ہوں کہ میں اپنے لئے اور انکے لئے بہو تلاش کر چکا ہوں"""۔

وہ شرارت سے اسکی طرف آنکھ دباتا ہوا بولا

جبکہ اسکی بات پہ اسکا چہرہ شرم سے لال ہوا تھا

'''پر میں کیسے مل سکتی ہوں تمہارے ڈیڈ سے اور پھر میرے گھر پر بھی کسی کو معلوم نہیں ہے'''

وہ اب تھوڑا گھبرائی تھی

'''ڈیڈ کو بھی کچھ معلوم نہیں ہے بس میں سب سے پہلے تمھیں ان سے ملانا چاہتا ہوں تاکہ وہ تمہارے پرینٹس سے بات کریں کیونکہ میں یونی چھوڑنے سے پہلے تمھیں اپنے نام کرنا چاہتا ہوں'''

وہ گہری سنجیدگی سے بولا نظریں اسکے چہرے پہ ہی جمی ہوئی تھی اور اسکے ایک ایک نقش کو اپنے اندر اتار رہی تھی

اسکے قریب بیٹھی یہ لڑکی اسکی زندگی بن چکی تھی وہ جلد سے جلد بس اسے اپنا بنانا چاہتا تھا

'''پر میں کیسے میری سمجھ نہیں آرہا اگر میرے گھر میں کسی کو معلوم ہو گیا تو میرے لئے اچھا نہیں ہو گا'''

وہ پریشانی میں اپنی انگلیاں چٹخاتی ہوئی بولی پریشانی اسکے چہرے سے صاف ظاہر ہو رہی تھی

'''کسی کو کچھ معلوم نہیں ہو گا بس مجھ پر بھروسہ رکھو ڈیڈ کو معلوم ہو جائے پھر سب آسان ہو گا ہمرے لئے کیونکہ مجھے امید ہے جب وہ تمہارے ڈیڈ سے بات کریں گے تو تمہارے ڈیڈ بھی راضی ہو جایں گے'''

اسے معلوم تھا حفصہ کے ڈیڈ سخت مجاز تھے یہ سب حفصہ نے ہی اسکو بتار کھا تھا

'''ٹھیک ہے پر میں زیادہ دیر نہیں رک سکتی تم تو سب جانتے ہی ہو نہ'''۔

وہ اس پر خود سے بھی زیادہ یقین کرتی تھی اس لئے فورا راضی ہوئی تھی

وہ بھی اب اسکے لئے بہت خاص ہو گیا تھا اور وہ اپنی تمام عمر اسکے ساتھ گزارنا چاہتی تھی

'''ٹھیک ہے پھر کل تیار رہنا'''۔

وہ اسکے چہرے پہ آئے بالوں کو محبت سے پیچھے کرتا ہوا بولا

'''اچھا اب میں چلتی ہوں میری کلاس شروع ہونے والی ہے'''۔

وہ اسکی گہری بولتی نظروں سے گھبرا کر اپنا بیگ اٹھاتی اپنی جگہ سے کھڑی ہوئی اور تیزی سے وہاں سے نکلی تھی اس بات سے بے خبر کہ دو گھورتی نظروں نے اسکا دور تک پیچھا کیا تھا

✸✸

اس نے گہری نیند میں جب کروٹ بدلی تو بیڈ پر کسی کو موجودگی کے احساس سے اسکی آنکھ کھلی

آنکھیں کھول کر اپنے برابر بیٹھی حفصہ کو دیکھا کر وہ پوری طرح سے نیند سے بے دار ہوا تھا

جو اس وقت اسکی شرٹ میں مبلوس بیڈ پر بیٹھی رو رہی تھی

اسکی سسکی کی آواز سے ہی اسفند کی آنکھ کھلی تھی

اس نے حفصہ کا چہرہ دیکھا اس وقت اسکا سارا میک اپ سونے اور رونے کی وجہ سے اچھا خاصا خراب ہو چکا تھا

اپنے کئے گئے عمل پہ اسے بلکل افسوس نہیں ہو رہا تھا چھ سال پہلے جو وہ اسکے ساتھ کر چکی تھی اسفند کو لگتا تھا وہ سزا کی حقدار تھی

اور رات اسکے منہ سے اپنے لئے حقارت زدہ لفظ سن کر اسفند شاک-ڈرہ گیا تھا

جبکہ دھوکہ تو حفصہ نے اسے دیا تھا غلط اس نے اسفند کے ساتھ کیا تھا پر الٹا وہ اسے اتنا کچھ کہہ گئی تھی جس پر اسفند اپنے غصّے کو برداشت نہیں کر سکا تھا

وہ کتنی ہی دیر کروٹ لئے لیٹا خاموشی سے اسکی سسکیاں سنتا رہا

ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی تو اسکی آنکھ لگی تھی حفصہ کی مسلسل آتی سسکیوں سے وہ شرمندہ ہونے کی بجائے جھنجھلاہٹ کا شکار ہوا تھا

''' صبح صبح یہ کیا ڈرامہ لگا رکھا ہے رونا بند کرو اچھی خاصی نیند خراب کر دی'''

جب وہ اسکی سسکیاں مزید برداشت نہ کر سکا تو سیدھا لیٹتا ہوا بے زاری سے بولا تھا

حفصہ جو رونے میں مشغول تھی اسفند کی گمبھیر آواز پر اپنی جگہ ڈر سی گئی اور اسکے الفاظ سن کر ایک شکوہ بھری نظر اس ستمگر پہ ڈالی جو چہرے پہ سرد تاثرات لئے اسے دیکھ رہا تھا

"""اور تم نے میرے ساتھ جو کیا اسکا کیا اسفند سب کچھ خراب کرنے کے بعد تمھیں اپنی نیند کی فکر ہو رہی ہے"""

وہ آنسوؤں سے بھری آنکھیں لئے اس سے شکایات کر رہی تھی مگر سامنے والے پر فرک کہاں پڑنا تھا

"""کیا کیا میں نے بتاؤ"""

وہ اب مکمل اسکو اپنی نظروں کی حصار میں لئے لیٹا تھا

بغیر شرٹ کے اسکا کسرتی جسم نمایا ہو رہا تھا اوپر سے اسکی گہری بولتی نظروں سے حفصہ کو اپنی دھڑکنے تیز ہوتی ہوئی محسوس ہوئی تھی

"""تم۔۔۔تم نے زبردستی کی ہے میرے ساتھ میرار۔۔ری"""

اس سے پہلے کہ حفصہ اپنا جملہ مکمل کرتی اسفند جھٹکے سے اسے اپنی جانب کھینچ چکا تھا اور حفصہ جو اس حملے کے لئے بلکل تیار نہ تھی کسی نازک گڑیاں کی طرح اسکے سینے پر آ گری تھی

"""خبردار اگر تم نے یہ گھٹیا لفظ استمال کیا۔۔۔بیوی ہو تم میری اور جائز ہو مجھ پر"""

اسکے دونوں بازو پر اپنی گرفت سخت کرتا وہ غرایا تھا

غصّے کی وجہ سے اسکی ابھرتی نسے واضح طور پہ نظر آرہی تھی

جو بھی تھا اسکی اتنی قربت پر حفصہ کی جان ہوا ہونے لگی تھی

حفصہ نے اسکے تیور دیکھ کر اپنا حلق تر کیا تھا

"""تم ایسے تو نہیں تھے اسفند"""

بغیر شرٹ کے اسکے جسم کی گرماہٹ سے حفصہ کی ہتھیلی عرق آلود ہو گئی تھی

وہ جلدی سے اس پر سے اٹھنے لگی مگر اسفند نے حفصہ کی کوشش کو ناکام بناتے ہوئے اسکی نازک کمر پر اپنا ایک بازو حائل کر کے اسے مزید اپنے سینے سے لگا لیا

""" بلکل صحیح کہا میں ایسا نہیں تھا جو اسفند تم سے محبت کرتا تھا اس اسفند کو تم نے خود مارا ہے اور اس اسفند کو تم اپنا جائز حق لینے سے روک نہیں سکتی """

وہ اسکے کپکپاتے لبوں پہ نظریں جمائے بولا اسکا باغی دل کوئی گستاخی کرنے پہ اکسا رہا اپنے دل میں اٹھی خوائش کو پوری کرنے کے لئے اس نے حفصہ کو مزید خود پر جھکا یا تھا

حفصہ جو اسکی اتنی قربت سے گھبرا رہی تھی اسفند کے مضبوط ہاتھ کا دباؤ اپنی کمر پر مزید سخت ہوتا دیکھ اسکے دل حلق کو آگیا تھا

وہ اسکی پکڑ سے خود کو آزاد کرانے کی کوشش کرنے لگی مگر اسفند اسکو یونہی پکڑ کر گھماتے ہوئے بیڈ پر لیٹا کر اپنے نیچے گرا چکا تھا

ایکبار حفصہ اپنا سانس روک کر رہ گئی تھی

وہ آنکھیں پھیلائے اپنے اوپر جھکے اسفند کو دیکھنے لگی دھڑکنے حد سے زیادہ بڑھ گئی تھی

ایک تو وہ پہلے ہی رات سے اس سے خوفزدہ تھی اسکی گرم سانسیں حفصہ کا چہرہ جھلسا رہی تھی دل میں اسکی قربت کا خود زیادہ بڑھ گیا تھا

""شاید تم نے میری بات ٹھیک سے نہیں سنی تمھیں بتانا پڑے گا کہ تم اسفند یار خان کو روک نہیں سکتی""

اپنی بات کہتا وہ اسکے چہرے پہ جھکا اور اسے بغیر کوئی موقع دئے اپنے دہکتے لب اسکے کپکپاتے لبوں پہ رکھ چکا تھا

اسکے لمس سے حفصہ کو اپنا پورا جسم سن ہوتا محسوس ہوا تھا وہ سختی سے اپنی آنکھیں بند کر گئی تھی

وہ تڑپ کر اپنا آپ چھڑوانے لگی مگر اسفند نے مضبوطی سے اسکی کلائی تھام لی تھی

وہ اپنے دوسرے آزاد ہاتھ سے اسکے چوڑے شانے پہ رکھ کر اسے دور ہٹانے لگی

مگر وہ اسکی مزاحمت کی پروہ کئے بغیر دیوانہ وار اس پر جھکا رہا

رات کی طرح حفصہ کی قربت اسے مدہوش کر رہی تھی

اسکی شدتوں سے بوجھل ہوتی آنکھوں کو حفصہ نے اپنے ہونٹوں پر ہوتی تکلیف سے جھٹکے سے کھولا

وہ تڑپ کر اسے دھکا دینے لگی تو اسفند جھٹکے سے اس سے دور ہوا اور اسے دیکھنے لگا

جو آنکھیں بند کئے اپنی سانسوں کو متواتر کر رہی تھی

اپنے ہونٹ پر ہوتی جلن کو محسوس کر کے حفصہ نے آنکھیں کھولی اور انگلی سے چھو کر دیکھا تو خون نکل رہا تھا

وہ خون کو دیکھ کر وحشت سے اسفند کو دیکھنے لگی

''''اگر آئندہ مجھے روکنے کی کوشش کی تو دوسری صورت میں تمھیں ہی تکلیف ہو گی''''

وہ چہرے پہ طنزیہ مسکراہٹ لئے اسکے اوپر سے ہٹا اور بیڈ سے اٹھ کر واشروم میں جا گھسا جبکہ حفصہ اسکے انداز پر اپنا چہرہ ہاتھوں میں چھپا کر پھر سے رونے لگی تھی

✸✸

''''آپ کہیں جا رہے ہیں''''

حورین جیسے ہی کمرے میں داخل ہوئی مصطفیٰ کو اپنی تیاری میں مصروف دیکھ کر اپنی نازک انگلیوں کو موڑتی اس سے مخاطب ہوئی تھی

وہ جو تیزی سے اپنا کام کرنے میں مصروف تھا حورین کی آواز سن کر اسکے تیزی سے چلتے ہاتھ یک لمحے کے لئے رکے مگر اس نے پلٹ کر دیکھنے کی زحمت بھی نہیں کی تھی

''''ہاں کسی کام کے سلسلے سے جا رہا ہوں''''

وہ اسکی طرف دیکھے بغیر بولا

اسکے انداز اور مختصر سے جواب پہ حورین کی آنکھوں میں نمکین پانی اتر آیا تھا

"""میں کل سے دیکھ رہی ہوں مصطفیٰ آپ مجھے نظر انداز کر رہے ہیں ایسا کیوں ہے"""

وہ بمشکل اپنے آنسوں کو ضبط کرتی ہوئی بولی مصطفیٰ کی بے رخی اسکا رویہ حورین کی برداشت سے باہر تھا

وہ نازک دل کی لڑکی یہ سب سہن نہیں کر پا رہی تھی

"""میں تمہاری موجودگی کو کبھی نظر انداز نہیں کر سکتا تمھیں کوئی غلطفہمی ہوئی ہے"""

وہ بیڈ سے اپنا کوٹ اٹھا کر پہنتا ہوا بولا جبکہ ابھی بھی اسکی طرف دیکھنے سے گریز کر رہا تھا

"""اگر ایسا ہے تو آپ کل سے مجھ سے بات کیوں نہیں کر رہے ہیں کیوں میری طرف دیکھنے سے گریز کر رہے ہیں بتایئے"""

وہ اس بار اسکے مقابل آ کھڑی ہوئی تھی

آنکھوں میں پانی لیئے وہ اسکی گہری کالی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی

پر سو رات وہ کتنا خوش تھی اسکا مصطفیٰ اسکے قریب تھا اسے زندگی سے اور کچھ نہیں چاہیے تھا

پر جب صبح وہ جاگی تو وہاں بلکل اکیلی تھی مصطفیٰ اسکو بغیر جگائے سٹڈی روم میں اکیلا چھوڑ کر جا چکا تھا

وہ کتنی ہی دیر خالی آنکھوں سے اس جگہ کو دیکھتی رہی جہاں ساری رات مصطفیٰ موجود تھا اسے لگا تھا اس رات کے بعد شاید اسکے اور مصطفیٰ کے درمیاں فاصلے ختم ہو جائے گے مگر ایسا کچھ نہیں ہوا تھا

بلکہ مصطفیٰ نے اس سے مزید دوری اختیار کر لی تھی

'''حورین میرے پاس تمہاری فالتو باتوں کے لئے بلکل وقت نہیں ہے ہٹو میرے سامنے سے مجھے دیر ہو رہی ہے'''

اس بار وہ مکمل اسکی طرف متوجہ ہوتا سخت لہجے میں بولا

وہ حورین کے جس سوالوں سے بچنا چاہ رہا تھا وہ ہی سوال لیکر اسکے سامنے کھڑی تھی

'''تو اسکا مطلب اس رات جو سب ہوا وہ فالتو تھا آپ نے جو کچھ بھی بولا وہ سب آپکے لئے کوئی معنے نہیں رکھتا تھا'''

وہ نم آنکھوں سے اسکو دیکھتی سوال کر رہی تھی مصطفیٰ نے اسکی آنکھوں میں آنسوں دیکھ کر نظریں چرائی تھی

'''تم کس بارے میں بات کر رہی ہو حورین میں کچھ نہیں سمجھا'''

وہ صاف اسکے منہ پہ جھوٹ بول رہا تھا

اس رات اسے اپنی بے خودی پر جی بھر کر غصّہ آیا تھا جو وہ اس سے اپنے دل کی بات بول گیا تھا اسے تو حورین کو خود سے دور کرنا تھا تو پھر وہ اتنی بڑی غلطی کیسے کر سکتا تھا

وہ کیسے اسے اپنے قریب آنے کی وجہ دے سکتا تھا

'''آپ جھوٹ بول رہے ہیں آپ سب جانتے ہیں بس میرے سامنے انکار کر رہے ہیں'''

اس نے بھرائی ہوئی آواز میں تڑپتے ہوئے کہا

پر وہ یوں ہی بے تاثر چہرہ لئے اسے دیکھ رہا تھا جیسے اس پر حورین کے آنسوں کا کوئی اثر نہ ہو رہا

"'' اگر تمھیں ایسا لگ رہا ہے کہ میں جھوٹ بول رہا ہو تو تم مجھے یاد دلا دو شاید مجھے یاد آجائے کہ تم کس بارے میں بات کر رہی ہو"''

وہ ابرو اچکاتا ایک قدم بڑھا کر مزید اسکے قریب ہوا تھا

جبکہ اسکی بات پر حورین کا چہرہ شرم سے سرخ ہو گیا تھا وہ مصطفیٰ کے سامنے کیسے بول سکتی تھی کہ اس رات ان دونوں کے درمیاں کیا ہوا تھا

اب وہ اپنا رونا بھول کر بے دردی سے لب کچلتی کنفیوژ سی اسکے سامنے کھڑی اپنی نازک انگلیوں کو مروڑ رہی تھی

"'' اگر آئندہ تم نے میرے سامنے یہ حرکت کی تو میں تمہاری انگلیاں توڑ دونگا

"''

وہ اسکے دانتوں سے اسکے لبوں کو آزاد کرا کر اسکے ہاتھ کی انگلیوں کی جان اس سے چھوڑتا ہوا سخت لہجے میں بولا

اسے شورع سے حورین کی یہ حرکت سخت ناپسند تھی

'''آپ بات بدل رہے ہیں'''

وہ نظریں جھکائے بولی

ہمیشہ کی طرح آج بھی وہ اپنی محبت کے واسطے اسکے سامنے جھک رہی تھی

'''حورین مجھے بہت ضروری میٹنگ کے لئے دیر ہو رہی ہے'''۔

وہ اسے سائیڈ پر کرتا آگے بڑھا تھا کیونکہ

اب یہ لڑکی اسکے غصّے کو مزید بڑھا رہی تھی

ویسے بھی وہ زیادہ دیر اپنے غصیلی طبیعت پر قابو نہیں رکھ سکتا تھا

اور وہ نہیں چاہتا تھا کہ وہ اپنا غصّہ اس پر اتارے

'''پہلے میری آنکھوں میں دیکھ کر بولیں کہ اس رشتے میں بندھنے کے بعد بھی آپکے دل میں میرے لئے کچھ نہیں ہے وہ سب جو آپ نے بولا تھا سب جھوٹ تھا'''۔

وہ آنکھوں میں پانی لئے اس سے سوال کر رہی تھی اور پھر سے اسکے سامنے آ کھڑی ہوئی تھی

'''حورین میں کہہ چکا ہوں مجھ سے دور رہو میری زندگی میں محبت لفظ کے لئے کوئی جگہ نہیں ہے تو تمہارے ایک بات سمجھ کیوں نہیں آتی ہے'''

مصطفیٰ جو بہت دیر سے اپنے غصّے کو قابو کرنے کی کوشش کر رہا تھا حورین کی بات پر ایکہ بار اسکا غصّہ ہائی ہوا تھا اس نے سختی سے اسے دونوں بازو سے پکڑ کر دیوار سے لگایا اور سخت تیوری لئے اس سے پوچھ رہا تھا

حورین کو مصطفیٰ سے اس رد عمل کی توقع نہیں تھی مصطفیٰ کی اس حرکت پہ وہ اپنی جگہ سہم سی گئی تھی

'''مصطفیٰ چھوڑیں مجھے تکلیف ہو رہی ہے'''۔

اسکی سخت پکڑ سے حورین کو اسکی انگلیاں اپنے بازو میں گڑھتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی تکلیف کی وجہ سے اسکی آنکھوں میں پانی بھر آیا تھا مگر وہ یوں ہی ظالم بنا اسکو کھڑا اسکے چہرے کو دیکھ رہا تھا

'''اگر خود کو تکلیف سے بچانا چاہتی ہو تو دور رہو مجھ سے'''

وہ اسکو بے دردی سے بیڈ پہ دھکا دیتا کمرے سے باہر نکل گیا تھا

اس نے ایک بار بھی پلٹ کر نہیں دیکھا اور نہ ہی وہ دیکھنا چاہتا تھا

اور اگر وہ دیکھ لیتا تو وہ اسے اس طرح چھوڑ کر جا نہیں پاتا مگر

کبھی کبھی ہمیں ان لوگوں سے بھی دور ہونا پڑتا ہے جن کے ساتھ ہم زندگی

گزارنا چاہتے ہیں

اور اس وقت اسکے دل کو کتنی تکلیف ہو رہی تھی یہ تکلیف صرف مصطفیٰ زمان

شاہ ہی جانتا تھا

✸✸

(ماضی)(چھ سال پہلے)

"""کہاں چلی گئی ہو تم حفصہ """

وہ بے چینی سے ادھر سے ادھر ٹہلتا حفصہ سے مخاطب ہوا تھا

کبھی وہ اپنے بالوں میں ہاتھ چلاتا تو کبھی اپنے چہرے پہ ہاتھ پھیرتا

اس وقت اسکے ہر ایک انداز سے پریشانی صاف ظاہر ہو رہی تھی

اس نے اپنی جین کی پاکٹ سے موبائل نکال کر حفصہ کا نمبر پھر سے ملایا تھا جو

اب بھی بند جا رہا تھا

ابکہ باراس نے غصّے میں آکر اپنی پوری طاقت لگا کر موبائل بیڈ پہ دے مارا تھا
پچھلے دو دن سے اسکی یہی حالت تھی ایک لمحے کے لئے بھی اسے سکون نہیں مل رہا تھا

اور سکون ملتا بھی کیسے ابھی دو دن پہلے ہی کی تو بات تھی حفصہ کو اپنے باپ سے ملانے کے لئے وہ کتنا خوش تھا

پر وہ نہیں جانتا تھا اسکی یہ خوشی صرف چند لمحوں کی ہی تھی

اگلے دن جب وہ خوشی سے دمکتا چہرہ لئے یونی آیا تو حفصہ کی غیر موجودگی سے اسکے خوشی مدہم پڑ گئی تھی

وہ سارا دن اسکا انتظار کرتا رہا مگر وہ نہیں آئی

اسکو فون کیا مگر کوئی جواب نہیں

آج وہ پھر یونی گیا مگر پھر سے مایوسی کا سامنا کرنا پڑا

اسکا فون ابھی بھی بند جا رہا تھا

اسفند کو حفصہ کی غیر موجودگی پریشان کر رہی تھی کیونکہ ایسا پہلی بار ہوا تھا ورنہ حفصہ کو کوئی پریشانی ہوتی تو وہ اسے ضرور بتا دیتی تھی جبکہ دوسری طرف اسے دل میں آتے وسوسوں سے بھی ڈر لگ رہا تھا

دو دن سے اسکی یہی حالت تھی مگر اب اسکا صبر جواب دے گیا تھا

""آخر کہاں ہو تم حفصہ""

وہ اپنے بال نوچتا بیڈ پر پڑے موبائل کو اٹھا کر ایک امید کے ساتھ پھر سے اسکا نمبر ملانے لگا

""حفصہ کو کال کر رہے ہو""

اپنے کمرے میں جانی پہچانی آواز سن کر اسکے موبائل پہ چلتے ہاتھ یک لمحے کے لئے رکے اور اس نے گردن موڑ کر آنے ولے کو دیکھا تو رباب کو اپنے کمرے میں موجود پایا

وہ اسکے بچپن کے دوست مصطفیٰ کی بہن تھی بلکہ یہ کہنا بھی ٹھیک رہیگا وہ اسکی بھی بچپن کی دوست تھی

دونوں ایک ہی یونی میں پڑھتے تھے اس لئے انکے درمیاں بے تکلفی تھی جس وجہ سے وہ اسکے کمرے میں آجاتی تھی جس پر اسفند کو کبھی اعتراض نہیں تھا

"""ویسے مجھے نہیں لگتا وہ تمہاری اب کال کا بھی جواب دیگی"""

وہ چہرے پہ ایک عجیب سی مسکراہٹ لئے اسکے بیڈ پہ آبیٹھی اور اپنی بات پر اسکے بدلتے تاثرات دیکھنے لگی

"""جو کہنا ہے صاف صاف کہو رباب تم جانتی ہو مجھے الجھی ہوئی باتیں نہ تو پسند ہے اور نہ کرنی آتی ہے"""

رباب کے منہ سے حفصہ کا نام سن کر اسے بلکل حیرانی نہیں ہوئی کیونکہ اسے اندازہ تھا ساتھ پڑھنے کی وجہ سے وہ اسکے اور حفصہ کے رشتے کے بارے میں جانتی ہو گی

"""وہ تمہاری کال کا جواب نہیں دے رہی ہے اور شاید نمبر بھی بند جا رہا ہے تو اسکا صاف مطلب یہ ہے کہ وہ اب تم سے مزید کوئی رشتہ نہیں رکھنا چاہتی ہے یہ بات تم سمجھ نہیں رہے ہو یا شاید سمجھنا نہیں چاہتے"""

وہ بغیر اسکے غصّے کی پرواہ کئے بولتی چلی گئی تھی جبکہ اسکی بات سن کر اسفند کی غصّے سے رگیں تن گئیں تھی

"""بس رباب اب آگے کچھ مت بولنا میں نے تمہاری اتنی بکواس صرف اس لئے برداشت کی ہے کہ تم میری ایک دوست ہو ورنہ تمہاری جگہ اگر کوئی اور ہوتا تو اسکی گردن میرے ہاتھ میں ہوتی"""

وہ کھا جانے والی نظروں سے اسکو گھورتا ہوا بولا اسکا انداز ہی نہیں اسکی باتیں بھی اس وقت اسفند کے شدید غصّے میں ہونے کا پتہ دے رہی تھی

"""کتنا بھروسہ ہے تمھیں اپنی اس چار مہینے کی محبت پر اسفند مگر وہ تمہارے اس بھروسے اور تمہاری محبت کے قابل نہیں ہے"""

وہ اسکے غصّے کو خاطر میں لائے بغیر مزید بولی اس بات سے انجان کہ وہ اپنے غصّے کی آخری حد پر تھا

"""تم یہ کیسے کہہ سکتی ہو کہ وہ میری محبت اور بھروسے کے لائق ہے یا نہیں"""

وہ سخت تیوری لئے اسے خونخوار نظروں سے گھور رہا تھا

اپنی حفصہ کے خلاف وہ یک غلط لفظ بھی برداشت نہیں کر سکتا تھا اور ایک وہ تھی جو کب سے اسکے صبر کا امتحان لے رہی تھی

"""یہ دیکھنے کے بعد شاید نہیں بلکہ پکا تمھیں میری بات پر یقین آجائے گا کہ جو میں کہہ رہی ہوں بلکل صیح کہہ رہی ہوں"""

وہ چہرے پہ طنزیہ مسکراہٹ لئے اپنی بات کہتی بیڈ سے اٹھی اور اپنے موبائل کی سکرین اسکے سامنے کی تھی

اسفند جو نا سمجھی سے اسے تک رہا تھا اسکی بات پر اسکی نظر رباب کے ہاتھ میں موجود موبائل پر پڑی تھی

ایک نہیں جانے کتنی بار اس نے اپنی پلکوں کو جھپک کر رباب کی موبائل سکرین پہ موجود اس تصویر کو دیکھا

اسکی آنکھیں "دل" دماغ""اس بات سے انکار کر رہی تھی کہ اس تصویر میں حفصہ نہیں کوئی اور ہے مگر وہ تصویر میں موجود سچائی کو جھٹلا نہیں سکتا تھا

اپنا سر شمس کے شانے سے ٹکائے آنکھیں بند کئے بیٹھی وہ لڑکی اور کوئی نہیں حفصہ ہی تھی اسکی حفصہ

اس نے جھپٹنے کے انداز میں اسکے ہاتھ سے موبائل چھینا تھا

اور دوسری تصویر دیکھنے لگا جس میں شمس نے حفصہ کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا

اسکی آنکھیں کے سامنے کا منظر دھندھلانے لگا تھا

""""یقین نہیں آرہا ہے پر مجھے یہ تصویر دیکھ کر ذرا بھی حیرانی نہیں ہوئی جس طرح شمس اسکے آگے پیچھے پھرتا رہتا تھا یہ سب تمھیں چھوڑ کر باقی سب کو نظر آتا تھا"""

وہ اسکے غصّے کو مزید بڑھا رہی تھی

جبکہ رباب کی بات پر اسفند نے پہلی بار اس بات پہ غور کیا تھا

شمس اسفند اور رباب کا کلاس فیلو تھا اکثر اس نے شمس کو حفصہ کے آس پاس اور باتیں کرتے ہوئے بھی دیکھا تھا مگر اس نے کبھی اس بات پہ غور نہیں کیا نہ ہی اسکا اس طرف کبھی خیال گیا تھا

"""یہ جھوٹ ہے میں نہیں مانتا اسے میری حفصہ میرے ساتھ ایسا نہیں کر سکتی """

وہ نفی میں سر ہلاتا دو قدم پیچھے ہوا تھا

اسکی حالت اس لمحے رحم لائق ہو رہی تھی وہ دیوانوں کی طرح اپنی گردن ہلاتا ہوا پیچھے کی طرف جا رہا تھا

'''تمہاری حفصہ ایسا کر چکی ہے اسفند وہ ہر وقت تمہارے جذباتوں کے ساتھ کھیلتی رہی تمہاری سچی محبت کا مذاق بنایا ہے اس نے'''

اسکے لفظ اسفند کے دل کو زخمی کر رہے تھے

'''وہ میرے ساتھ ایسا نہیں کر سکتی اسے میرے سوالوں کا جواب دینا ہوگا'''

اس نے اپنے ہاتھ میں پکڑا ارباب کا موبائل پوری طاقت لگا کر زمین پہ دے مارا تھا

اسکے اس جنونی انداز پر ایک لمحے کے لئے رباب بھی سہم سے گئی تھی

'''حفصہ ابراھیم خان میرے جذبات سے کھیلنے کے لئے میں تمھیں کبھی معاف نہیں کروں گا کبھی بھی نہیں'''

وہ اپنی بات کہتا تیزی سے روم سے نکلا تھا اور اسکے پیچھے رباب بھی نکلی تھی

✸✸

'''کیا ہوا حفصہ میں دو دن سے غور کر رہا ہوں تم کافی خاموش رہنے لگی ہو کوئی بات ہے جو تمھیں پریشان کر رہی ہے'''

حدید اسکی طرف دیکھتا ہوا بولا

وہ ھادا اور حفصہ لاؤنج میں بیٹھے ٹی وی دیکھ رہے تھے

پر حدید بہت دیر سے غور کر رہا تھا اسکی نظریں ٹیوی پر موجود تو تھی پر وہ خود کہیں اپنی سوچوں میں گم تھی جسے محسوس کر کے حدید اس سے مخاطب ہوا تھا

'''ارے۔۔ نہیں۔۔ نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے حدید تم پریشان مت ہو میں ٹھیک ہوں'''

حفصہ اسکی آواز پر اپنی سوچوں سے باہر نکلتی بمشکل اسکی طرف مسکرا کر بولی تھی

اب وہ اسکو کیا بتاتی اسکی پریشانی کی وجہ اور کوئی نہیں اسکا بھائی اور اسکا رویہ تھا جو حفصہ کی پریشانی کو مزید بڑھا رہا تھا

اس رات کے بعد سے اسکے دل میں اسفند کے لئے بدگمانی کے ساتھ ساتھ خوف سا بیٹھ گیا تھا

حفصہ کو یقین ہو گیا تھا کہ اسفند کے دل میں حفصہ کے لئے جو چھ سال سے نفرت ہے وہ اسکے سب بتا دینے سے ختم نہیں ہو گی اور نہ وہ اسکی کسی بھی بات پہ یقین کریگا

بس وہ خاموشی سے اسکی نفرت کو برداشت کر رہی تھی

"'' چاچو مجھے لگتا ہے ماما کو ڈیڈ نے ڈانٹا ہے اس لئے وہ خاموش رہتی اور اب میرے ساتھ کوئی گیم بھی نہیں کھیلتی''"

ابکہ بار خاموشی سے ٹیوی دیکھتے ھادنے انکی بات میں حصّہ لیا اور ساتھ ہی اپنی ماں کی شکایات بھی کی تھی جس پر حدید کے ساتھ ساتھ حفصہ بھی مسکرا دئے تھے

"''نہیں میری جان ایسی بات نہیں ہے بس آپکی ماما تھوڑی اداس تھی اور رہی کھیلنے کی بات تو جاؤ آپ جا کر اپنے سب گیمز لیکر آؤ آج میں اور آپکے چاچو آپکے ساتھ سارے گیمز کھلیں گے''"

وہ محبت سے اسکی پیشانی پہ اپنے لب رکھتی ہوئی بولی تھی

صرف ایک شخص کی وجہ سے وہ اتنے پیارے بیٹے کو نظر انداز نہیں کر سکتی تھی جو اسکی خاموشی پہ خود بھی پریشان ہو جاتا تھا

"""ٹھیک ہے ماما میں ابھی لیکر آتا ہوں ہم مزے سے بہت سارے گیمز کھلیں گے"""

اسکی اتنی سی بات پر اس معصوم کا چہرہ خوشی سے کھل اٹھا تھا وہ تیزی سے وہاں سے اپنے روم کی طرف بھاگا تھا

وہ دونوں مسکراتے ہوئے اسے وہاں سے جاتا دیکھتے رہے تھے

"""حفصہ تمھیں اگر کوئی بھی پرابلم ہو تو تم مجھ سے بلا جھجھک کہہ سکتی ہو میں نے تمھیں اپنا دوست صرف کہا نہیں ہے میں تمھیں اپنا دوست سمجھتا بھی ہوں"""

ھاد کو وہاں سے جاتا دیکھ حدید پھر سے اس سے مخاطب ہوا اسے لگا تھا شاید حفصہ ھاد کے سامنے بات کرنے سے گریز کر رہی ہے

""" حدید تم تو اچھی طرح جانتے ہو میں کن حالتوں میں یہاں آئی ہوں بس میں اپنی ماں کو لیکر پریشان ہوں اگر میری ان سے بات ہو جاتی تو شاید مجھے سکون مل جائے"""

یہ بات بھی سچ تھی وہ اپنی ماں کے لئے بھی پریشان تھی اتنے دن ہو گئے تھے اسے یہاں رہتے ہوئے لیکن اسکا ابھی تک ان سے کوئی رابطہ نہیں ہوا تھا

'''بس اتنی سی بات ہے اگر تم مجھ سے پہلے بول دیتی تو میں تمہاری ان سے بات کروا دیتا'''۔

حفصہ کی بات سن کر وہ چہکتے ہوئے بولا اتنے کم وقت میں حفصہ اسے بہت عزیز ہو گئی تھی اس لئے وہ اسکی پریشانی جلدی سے دور کرنا چاہتا تھا

'''لیکن میں کیسے بات کر سکتی ہوں اگر کسی کو کچھ معلوم ہو گیا تو'''

اس نے گھبرائی ہوئی آواز میں اپنی بات ادھوری چھوڑی تھی

'''کسی کو کچھ معلوم نہیں ہو گا حدید یار خان کو تم کوئی ایسی ویسی چیز مت سمجھو اگر کوئی پرابلم ہوئی بھی تو میں سنبھال لونگا'''

اس بار وہ اس انداز میں بولا کہ حفصہ اپنے ہونٹوں پہ آتی جاندار مسکراہٹ کو روک نہیں سکی تھی

'''دیکھا ہنستی رہا کرو تم ہنستی ہوئی قسم سے قیامت لگتی ہو'''

ابکہ بار وہ شوخ ہوا تھا

جہاں اسکی بات پر حفصہ اپنے قہقہے کو روک نہیں پائی تھی وہیں دوسری طرف لاؤنج سے گزرتے اسفند کے قدم حدید کے جملے اور حفصہ کے امڑتے قہقہے پر اپنی جگہ جم سے گئے تھے ہاتھ میں پکڑی فائل پر اسکی گرفت سخت ہوئی تھی

"""تم بہت اچھے ہو حدید تمہاری کمپنی میں کوئی بھی اداس نہیں رہ سکتا"""

اس نے کھلے دل سے اسکی تعریف کی تھی جو باہر کھڑے اسفند کے غصّے کو مزید بڑھا گئی تھی

"""وہ تو میں ہوں پر تم بھی بہت اچھی ہو حفصہ تم نے بغیر کسی غرض کے میرے بھائی کی ہیلپ کی کبھی کبھی تو میں یہ سوچتا ہوں کہ میرے کھڑوس بھائی کو تم جیسی لڑکی کیسے مل گئی تمھیں تو مجھ جیسا بندا ملنا چاہیے تھا جو ہر وقت تمھیں ہنساتا رہے"""

اس بار وہ شرارت سے اسکی طرف آنکھ دبا کر ہنسا تھا اور اسکی ہنسی میں حفصہ کی کھلکھلاتی ہنسی شامل ہوتے دیکھ اسفند سے مزید وہاں رکا نہیں گیا تھا وہ غصّے میں اپنی مٹھیاں بھینچتا جس خاموشی سے وہاں آیا تھا اسی خاموشی سے وہاں سے چلا گیا تھا

'''مزاق میں تو میں کام کی بات بھول ہی گیا یہ بتاؤ کب بات کرنی ہے تمھیں اپنی مام سے'''

اسکے یکدم سے یاد آیا تو وہ اس سے پوچھ بیٹھا

''''ابھی تو رہنے دو دیر ہو گئی ہے کل بات کر لو نگی''''

وہ دیوار پر موجود گھڑی میں وقت دیکھتی ہوئی بولی اسے امید تھی اس وقت اسکا باپ گھر پر ہو گا وہ فون کر کے اپنی ماں کو پریشانی میں ڈالنا نہیں چاہتی تھی

''''ٹھیک ہے پھر مجھے کل یاد دلا دینا'''۔

وہ سامنے سے آتے ھاد کی طرف دیکھتا ہوا بولا جو اپنے گیمز لئے وہاں آ رہا تھا

اسکے آنے کے بعد وہ تینوں بیٹھے کھیلتے رہے تھے جس وجہ سے حفصہ کا موڈ بھی کافی خوشگوار ہو گیا تھا

✹✹

)ماضی۔۔چھ سال پہلے(

'''میم آپکو فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے سب کچھ ہمارے کنڑول میں ہے ''''

وہ نیند میں تھی جب اپنی آنکھوں کو بمشکل کھولتے ہوئے ایک انجانی آواز اسکی سماعت سے ٹکرائی تھی

کمرے میں موجود واحد کھڑکی سے آتی سورج کی روشنی اسکے چہرے پر پڑ رہی تھی جس وجہ سے اسے اپنی آنکھیں کھولنے میں پریشانی ہو رہی تھی اوپر سے سر میں اٹھتی شدید درد کی لہر سے اسکے منہ سے کراہ سے نکلی تھی

'''ٹھیک ہے کوئی غلطی ہونی بھی نہیں چاہیئے ورنہ تم لوگ اپنا انجام جانتے ہی ہو'''

بھاری مردانہ آواز کے ساتھ آتی اس جانی پہچانی آواز پر حفصہ نے جھٹ سے اپنی آنکھیں کھولی اور اٹھ کر بیٹھنے کی کوشش کرنے لگی مگر اسکا جسم اس وقت اسکا ساتھ نہیں دے رہا تھا

تکلیف کی وجہ سے اسکے منہ سے سسکی سی نکلی تھی

اسکی سسکی کی آواز نے اس کمرے میں موجود لوگوں کی توجہ اپنی جانب کھینچی تھی

""آخر کار پورے دو دن اور پانچ گھنٹے بعد تمھیں ہوش آ ہی گیا""

اس جانی پہچانی آواز نے جب اسے مخاطب کیا تو اس بار حفصہ نے گردن موڑ کر اس آواز کی جانب دیکھا تو سامنے کھڑے وجود پر نظر پڑتے ہی اسکی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئی تھی

""کیا ہوا حیران ہو گئی مجھے یہاں دیکھ کر""

وہ چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ لئے اسکی جانب بڑھی اور اپنے قریب کھڑے اس شخص کو باہر جانے کا اشارہ کیا تھا

""تمھیں مجھے یہاں دیکھ کر حیران نہیں ہونا چاہیے بلکہ یہ دیکھ کر ہونا چاہئے کی اس وقت تم کہاں اور کتنے دن سے موجود ہو""

وہ اپنی بات کہتی اسکے بیڈ کے قریب رکھی چیئر پہ آ بیٹھی تھی

حفصہ جو حیرانی سے اسے دیکھ رہی تھی رباب کی بات پر پہلی بار اس نے اپنے آس پاس غور کیا وہ اس وقت انجانے روم میں بیڈ پر بیٹھی ہوئی تھی یہ جگہ اسکے لئے بلکل نئی تھی

اپنی آس پاس کی جگہ کا جائزہ لیتے وقت اچانک اسکے ذہن میں جھما کہ سا ہوا تھا اسے اچھی طرح یاد تھا وہ اپنے گھر سے یونی کے لئے نکلی تھی پر راستے میں کوئی اچانک اسکے سامنے آیا اور اسکے بعد کیا ہوا اسے کچھ معلوم نہیں تھا

اسے یکدم کچھ بہت غلط ہونے کا احساس ہوا تھا

"""میں کہاں ہوں" مجھے گھر جانا ہے""""

وہ اپنے اوپر سے بلینکٹ ہٹاتی بیڈ سے اٹھنے کی کوشش کرنے لگی مگر اپنے گھومتے سر کو تھام کر وہ پھر سے بیڈ پر بیٹھ گئی تھی

"""چلی جانا گھر ویسے مجھے نہیں لگتا کہ تمہارے گھر والے تمھیں اب گھر میں داخل بھی ہونے دیں گے"""

وہ چہرے پہ ایک عجیب سی مسکراہٹ لئے اسکی طرف دیکھ رہی تھی

اس وقت اسکا چہرہ ایسا تھا جیسے اس نے کوئی بہت ہی قیمتی چیز کو حاصل کر لیا ہو

"""کیا مطلب تم ایسا کیوں کہہ رہی ہو"""اور میں کہاں ہوں"""تم یہاں کیوں ہو

"یہ سب ہو کیا رہا ہے"""

وہ اپنے من میں چلتے سوال ایک ساتھ پوچھ رہی تھی اسکی کچھ بھی سمجھ نہیں آرہا تھا

وہ یہاں کیوں تھی اور رباب کی یہاں موجودگی سب کچھ اسکی سمجھ سے باہر تھا

"""تم پچھلے دو دن سے یہاں میری قید میں ہو اور تم اسلئے یہاں ہو کیونکہ میں ایسا چاہتی تھی"""

اس بار وہ اپنی جگہ سے کھڑی ہو کر اسکے سامنے کھڑی ہوئی جو حیرانگی سے اسکو دیکھ رہی تھی

"""تم نے ایسا کیوں کیا آخر کیا چاہتی ہو تم مجھ سے"""

دو دن سے وہ یہاں تھی اسکے گھر میں کیا حال ہو رہا ہو گا سب اسکی غیر موجودگی کے بارے میں یقیناً غلط ہی سوچ رہے ہونگے یہ سب سوچ کر حفصہ کو اپنے جسم سے جان نکلتی ہوئی محسوس ہوئی تھی

وہ اسفند کی وجہ سے رباب کو جانتی تھی اور جہاں تک اسکو یاد تھا اس نے تو کبھی رباب سے سخت آواز میں بات تک نہیں کی تھی تو پھر وہ اسکے ساتھ ایسا کیوں کر رہی تھی وہ سمجھ نہیں پائی تھی

"""تم نے میرے اور اسفند کے بیچ میں آنے کی غلطی کی حفصہ ابراھیم خان اسفند صرف میرا ہے میں ہم دونوں کے درمیاں کسی کو نہیں آنے دوں گی"""

اس نے سختی سے حفصہ کے بالوں کو اپنی مٹھی میں جکڑا تھا جس سے اسکے منہ سے ہلکی سے چیخ نکلی تھی

"""چھوڑو مجھے رباب درد ہو رہا ہے"""

وہ اسکی پکڑ سے اپنے بال آزاد کرانے کی کوشش کرنے لگی مگر اس نے اپنی پکڑ سخت ہی کی ہوئی تھی

"""یہ درد تو اس درد کے آگے کچھ بھی نہیں ہے حفصہ ابراھیم جو درد میں تمھیں اور اسفند کو ساتھ دیکھ کر محسوس کرتی تھی جانتی ہو مجھے یہاں درد ہوتا تھا یہاں """

وہ اپنے دل کی طرف اشارہ کرتی ہوئی بولی اس وقت اسکی آنکھوں میں ایک جنون سا سوار تھا جس سے حفصہ کو خوف سا محسوس ہوا تھا

"""میں نے تمھیں کوئی درد نہیں دیا اور نہ میں تمہارے درمیاں آئی ہوں رباب کیونکہ اسفند مجھ سے محبت کرتے ہیں"""

وہ اپنی تکلیف کو ضبط کرتی بمشکل بول پائی تھی درد کی وجہ سے آنکھ سے آنسوں نکل کر اسکے بالوں میں جذب ہو گئے تھے

"""اگر تم ہمارے درمیاں نہ آتی تو اسفند صرف میرا ہوتا صرف مجھ سے محبت کرتا مگر تم نے سب خراب کر دیا لیکن اب میں وہ سب ٹھیک کر دونگی جو تمہاری وجہ سے خراب ہوا ہے تمھیں ہماری زندگی سے واپس جانا ہو گا"""

وہ بے دردی سے اسکے بال چھوڑتی ہوئی اس سے دور ہوئی تھی

"""اگر تمھیں لگتا ہے کہ یہ سب کر کے تم اسفند کو حاصل کر لو گی تو یہ تمہاری بہت بڑی غلطفہمی ہے رباب ایسا ہر گز نہیں ہو گا اسفند کبھی تم سے محبت نہیں کرینگے"""

وہ اپنی سسکی دباتی بمشکل بولی تھی جبکہ اسکی بات پر رباب کا قہقا پورے کمرے میں گونج اٹھا تھا

حفصہ ناسمجھی سے اسکو پاگلوں کی طرح ہنستا ہوا دیکھتی رہی تھی

"""تم بہت معصوم ہو حفصہ دو دن دو رات گھر سے غائب لڑکی کی ہمارے معاشرے میں کیا عزت ہوتی ہے تم نہیں جانتی"""

اس وقت اسکے چہرے پہ طنزیہ مسکراہٹ تھی اور اسکی بات پر حفصہ اپنی جگہ سکت بیٹھی رہ گئی تھی

"""تمھیں تو تمہارے ماں باپ بھی قبول نہیں کریں گے تو اسفند کیسے قبول کرے گا وہ بھی آخر کو ایک مرد ہے ہر مرد کی طرح اسے بھی عزت دار ہمسفر چاہئے نہ کی تمہاری طرح دو دن گھر سے غائب ہوئی لڑکی"""

وہ زہر خند لہجے میں بولتی حفصہ کو تلخ حقیقت بتا رہی تھی

"'' میں پولیس میں رپورٹ کرونگی میں بتاؤں گی کہ تم نے میرا اکڈنیپ کیا تھا
تب سب کو یقین ہو جائے گا"

حفصہ اپنے آنسو صاف کرتی بکھرے ہوئے لہجے میں بولی اس وقت اسکی حالت
قبل رحم تھی

"'' چلو میں تمھیں جانے بھی دوں تو تمھیں کیا لگتا تھا سب تمہاری بات پر کیسے
یقین کریں گے کوئی ثبوت ہے تمہارے پاس نہیں نہ "

وہ ابھی بھی اسکی حالت پر مسکرا رہی تھی

"'' اگر تمہارا اکڈنیپ بھی ہوا تو تمھیں بغیر کوئی رقم لئے کیسے چھوڑ دیا اس بات کو
کیسے سمجھاؤ گی تم'''

اسکی باتیں حفصہ خاموشی سے سن رہی تھی کیونکہ وہ جو کچھ بھی کہہ رہی تھی سچ
تھا وہ چاہ کر بھی اسکا کچھ نہیں کر سکتی تھی

"'' اب بھول جاؤ حفصہ کی اسفند تمھیں دیکھے گا بھی کیونکہ تم کسی کو اپنی پاکیزگی
نہیں ثابت کر سکتی'''

اب وہ اسکے سامنے آ کھڑی ہوئی تھی

"""تم نے میرے ساتھ ایسا کیوں کیا"""

حفصہ بس اس سے اتنا ہی پوچھ پائی تھی

"""اگر تم اسفند کی زندگی میں نہ آتی تو ایسا تمہارے ساتھ کبھی نہ ہوتا اس لئے تمہاری بہتری اسی میں ہے کہ تم اسکی زندگی سے خاموشی سے چلی جاؤ بغیر اسکو کچھ بھی بتائے اس سے پہلے کہ میں تمہارے ساتھ مزید کچھ اور برا کر دوں ویسے بھی تم تو مجھے اچھے سے جان ہی گئی ہو"""

وہ تھوڑا آگے کو جھک کر اسکو وارننگ دے رہی تھی اور حفصہ اسکے لہجے سے اندازہ لگا سکتی تھی کہ وہ جو کہہ رہی ہے وہ کر بھی سکتی تھی

"""تم نے میری عزت خراب کی ہے رباب پر دیکھنا اللہ تمھیں اس کے لئے کبھی معاف نہیں کرے گا"""

وہ اسکی پوری بات سن کر اپنے ہاتھوں میں چہرہ چھپا کر رونے لگی تھی

اسکی زندگی میں سب کچھ ختم ہو گیا تھا اتنا سب ہونے کے بعد کوئی اس پر یقین نہ کرتا اور وہ کس کس کو بتاتی

سب سے زیادہ تو اسے اپنے باپ کا ڈر تھا جو گھر جانے کے بعد اسکے ساتھ کیا کرتے اسے صرف اللہ سے ہی امید تھی

'''پہلے تم اپنا سوچو میرے بارے میں فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے تمھیں'''

وہ اپنی پینٹ کی پاکٹ سے موبائل نکالتی ہوئی بولی اور کال پک کرتی کمرے سے باہر نکلی تھی

'''ہاں شمس جیسا ہم نے پلان کیا تھا سب ایسا ہی ہوا ہے میرا کام تو ہو گیا میرے آدمی اسکو وہیں چھوڑ دیں گے جہاں سے اٹھایا تھا اب تمھیں اپنا کام خود کرنا ہو گا'''

وہ فون پہ بات کرتی کمرے سے نکل گئی تھی

✸✸

'''سچ میں حفصہ آپ سے ملکر بہت اچھا لگا مجھے جیسا ھاد نے مجھے کال پر بتایا تھا آپ بلکل ویسی ہی ہیں'''

وہ اپنے قریب بیٹھی حفصہ کی کھلے دل سے تعریف کرتی ہوئی بولی اور ایک شرارتی نظر اپنے سامنے صوفہ پہ بیٹھے ھاد پر ڈالی جو محبت سے اسکو دیکھ رہا تھا

'''حور مامی میں نے آپکو بولا تھا نہ میری ماما سب سے بیسٹ ہیں وہ آپکو بھی بہت آ جائے گی'''

وہ معصومیت سے اپنی بات پر زور دیتا ہوا بولا تو اسکے اس انداز پر لاؤنج میں بیٹھے سب لوگ کھل کر مسکرا دئے تھے

'''مجھے بھی تم سے مل کر اچھا لگا سب لوگوں سے تمہارے بارے میں کافی سنا تھا اور آج ملاقات بھی ہو گئی'''۔

حفصہ حورین کی طرف دیکھ کر بہت خلوص سے بولی

اپنے نکاح والے روز وہ مصطفیٰ سے تو مل چکی تھی اس نے حیات صاحب ھاد اور حدید سے حورین کے بارے میں صرف سنا تھا آج اس سے ملاقات بھی ہو گئی تھی

مصطفیٰ اسکے لئے کتنا حساس تھا وہ اس بات سے بھی واقف تھی

'''ویسے سچ کہو تو مجھے اب تک یقین نہیں آ رہا ہے حورین مصطفیٰ شاہ ہمرے گھر بیٹھی ہے مصطفیٰ بھائی اور ان کے کوئی گارڈ کے بغیر بھائی کو تو معلوم ہے نہ کہ تم یہاں موجود ہو'''

حدید کی آواز پر اس بار سب اسکی جانب متوجہ ہوئے جو تفتیش بھری نظروں سے اسکو ایسے دیکھ رہا تھا جیسے وہ کوئی گناہ کر کے آئی ہو

سب مصطفیٰ کی عادت کو اچھی طرح سے جانتے تھے اس لئے سب کے لئے یہ یقین کرنا مشکل تھا کہ وہ یہاں اکیلی آئی ہے

جبکہ اسکی بات پر حورین نے بیچینی سے پہلو بدلا تھا

اسکی ھاد سے روز ہی فون پر بات ہوتی تھی کبھی کبھی مصطفیٰ خود اسے ھاد سے ملانے بھی لے آتا تھا اور جب اسے معلوم ہوا تھا کہ اسفند نکاح کر چکا ہے تب سے وہ ھاد اور حفصہ سے ملنا چاہتی تھی مگر اس یونی والے واقع کے بعد سے مصطفیٰ نے تو جیسے اسکو گھر میں قید کر کے رکھ دیا تھا

اسے گھوٹن سی ہونے لگی تھی کچھ مصطفیٰ کی بے رخی کی وجہ سے اسکا دل مصطفیٰ کی طرف سے خراب ہو چکا تھا اسلئے آج وہ یہاں موجود تھی بغیر اسکو کچھ بتائے ویسے بھی جب مصطفیٰ اسے خود سے دور رکھنا چاہتا تھا تو اسے کوئی حق نہیں تھا یہ جاننے کا کہ وہ کہاں جا رہی ہے کہاں نہیں اسلئے اس نے مصطفیٰ کو بتانا ضروری نہیں سمجھا تھا

دوسری طرف اسکا دل یہ سوچ کر اندر سے ڈر بھی رہا تھا کہ اگر مصطفیٰ کو اسکی گھر میں غیر موجودگی کا معلوم ہو گا تو وہ کیا کرے گا

"""اب میں کوئی چھوٹی بچی بھی نہیں ہوں کہ اکیلی کہیں آجا نہیں سکتی اور آپکے مصطفیٰ بھائی کے لئے یہ جاننا ضروری نہیں ہے کہ میں کہاں آتی جاتی ہوں"""

وہ حدید کے سوال پر وہ تھوڑا چڑ کر بولی تھی چار سال باہر رہنے کے بعد بھی آج تک اسکی عادت نہیں بدلی تھی وہ اکثر حورین کو ایسے ہی تنگ کرتا رہتا تھا جس پر حورین چڑ جاتی تھی

'''اتنے وقت بعد مل رہا ہوں تم سے حورین لیکن تم آج بھی بچی ہی ہو اور دوسرا یہ کہ میرا بھائی تمہارا شوہر لگتا ہے اسلئے انکا پورا پورا حق ہے یہ جاننے کا کہ آپ کہاں آتی جاتی ہیں'''

وہ ایک ابرو اچکا کر اسکو جتانے والے انداز میں بولا جس پر حورین صرف منہ بنا کر رہ گئی تھی

اسفند اور مصطفیٰ کی گہری دوستی کی وجہ سے حدید مصطفیٰ کو بھی اپنے بھائی کی طرح سمجھتا تھا رباب کی وجہ سے اسکی محبت اور خلوص میں کوئی کمی نہیں آئی تھی

'''بس کرو حدید حورین یہاں ہم لوگوں سے ملنے آئی ہے اور تم نے بچی کو اپنے سوالوں سے پریشان کر دیا اب ایک اور لفظ منہ سے نہ نکلے تمہارے'''

کب سے خاموشی سے حدید کے سوالات کو سنتے حیات صاحب اس پر غصّہ ہوئے اور ایک نظر حورین کی جانب دیکھا جواب مسکرا کر انہی کی طرف دیکھ رہی تھی

''' حدید بلکل صحیح کہہ رہا ہے ڈیڈ حورین کو ایسے بغیر کسی کو بتائے یہاں نہیں آنا چاہئے تھا'''

حورین جو حیات صاحب کی بات پہ مطمعین ہو گئی تھی کہ اسے مزید سوالوں کے جواب نہیں دینے پڑے گے مگر اپنے برابر سے آتی اسفند کی آواز پر اس نے گردن اٹھا کر دیکھا جو چہرے پہ سنجیدگی لئے اسے ہی دیکھ رہا تھا

''' بھائی میں تو صرف آپ سب سے ملنے آئی تھی اگر آپکو بھی میرا یہاں آنا اچھا نہیں لگا تو میں یہاں سے چلی جاتی ہوں'''

وہ اپنی جگہ سے کھڑی ہوتی ہوئی نم آواز میں بولی اسکی بات پر حفصہ اور رھادنے بہت افسوس سے اسے دیکھا تھا

''' یہ گھر جتنا ہم سب کا ہے اتنا ہی تمہارا بھی ہے حور مگر جب مصطفیٰ کو یہ معلوم ہو گا کہ تم گھر پر موجود نہیں ہو تو اسکی کیا حالت ہو گی اس بات ہم سب اچھی طرح واقف ہی ہیں'''

اسکی آنکھوں میں آنسوں دیکھ کر اسفند بہت نرمی سے اسے سمجھا رہا تھا

وہ حور کو اپنی چھوٹی بہن کی طرح سمجھتا تھا اسلئے نہیں چاہتا تھا کہ اسکی بیوقوفی کی

وجہ سے مصطفٰی اس پر غصّہ ہو

'''تو ہونے دیں انہیں پریشان وہ اسی کے لائق ہیں'''

وہ بے دردی سے اپنے آنسوں صاف کرتی ہوئی بولی تھی اسکی آنکھوں میں

آنسوں دیکھ کر وہاں موجود سبھی فرد کو اس پر بہت دکھ ہوا تھا

'''تمہاری اطلاع کے لئے بتادوں کہ وہ اس وقت تمہارے لئے پریشان نہیں ہو

رہا ہے کیونکہ میں اسے تمہاری یہاں موجودگی کا بتا چکا ہوں'''

وہ اپنی بات ختم سنگل صوفہ پہ آبیٹھا اور ایک نظر حفصہ کی طرف دیکھا جو اس

وقت ٹو سیٹر صوفہ پہ حدید اور رھاد کے پاس بیٹھی تھی اسکا حدید کے یوں اتنا

قریب بیٹھا دیکھ کر اس نے سختی سے اپنی مٹھی بھینچی تھی

'''حور جاؤ جا کر فریش ہو کر آؤ میں تمھیں واپس چھوڑ کر آتا ہوں ایک دو دن میں میں تمھیں خود لینے آؤنگا اور تم آئندہ ایسی حرکت مت کرنا'''

وہ اپنی کیفیت پر قابو پاتا رعبدار آواز میں حورین سے مخاطب ہوا تھا

وہ مصطفیٰ اور حورین کے درمیاں چل رہی پریشانی سے اچھی طرح واقف تھا مصطفیٰ اس سے کچھ نہیں چھپتا تھا اور وہ حور کی حالت کو بھی سمجھتا تھا وہ خود بھی یہی چاہتا تھا کہ ان دونوں کے درمیاں سب ٹھیک ہو جائے اسلئے وہ نہیں چاہتا تھا کہ حور اپنی غلطی کی وجہ سے خود کے اور مصطفیٰ کے درمیاں فاصلے قائم کرلے

'''آپ بہت برے ہیں اسفند بھائی میں آپ سے کبھی بات نہیں کرونگی'''

اسفند کی بات اور سخت لہجے کو محسوس کر کے حورین روتی ہوئی اوپر کی جانب جاتی سیڑھیوں کی طرف بڑھی تھی

''' جاؤ حفصہ بیٹے اسکو چپ کراؤ کیونکہ اب ہم میں سے کوئی بھی اسے چپ نہیں کرواسکتا''

اسکو وہاں سے جاتا دیکھ حیات صاحب خاموش بیٹھی حفصہ سے مخاطب ہوئے

انکی بات سن کر حفصہ اپنی جگہ سے اٹھی اور سیڑھیوں کی جانب بڑھی تھی جبکہ دور تک اس نے اپنی پشت پر کسی کی نگاہوں کی تپش کو محسوس کیا تھا

✸✸

"""حورین کو یہاں بلا کر لاؤ فورا"""

وہ غصّے میں اپنا کوٹ اتار کر صوفہ پر پھینکتا ہوا غرایا تھا

اسکے غصّے سے بھری آواز اور اسکے تیور دیکھ کر اسکا ملازم اپنی جگہ کانپ کر رہ گیا تھا

مصطفیٰ کے گھر اتنے وقت سے کام کرنے کے باوجود بھی وہ اسکے غصّے کے عادی نہیں ہوئے تھے

"""شاہ جی حور بی بی اپنے کمرے میں نہیں ہے"""

وہ بیچارہ ڈرتے ڈرتے نظریں جھکائے اسے ایسے بتا رہا تھا جیسے اس میں اسکی غلطی ہو

جبکہ اپنے ملازم کی بات سن کر مصطفیٰ کے ماتھے پر پڑے بلوں میں مزید اضافہ ہوا تھا

"'' کیا مطلب ہے اپنے کمرے میں نہیں ہے تو کہاں ہے ''"

وہ سخت تیوری لئے اپنے ملازم کی طرف دیکھتا اسکی جان نکال رہا تھا

"'' شاہ جی وہ لان میں پول کی سائیڈ ہے ''"

اسکے ملازم نے اپنے ماتھے پہ آئے پسینے کو صاف کر کے اپنی بات جیسے ہی ختم کی

وہ اتنی ہی تیزی سے گھر کے پیچھے کی جانب مڑا تھا

اس وقت وہ شدید غصّے میں تھا تو صرف حورین کی آج کی حرکت کی وجہ سے اس نے آج خود پر اور غصّے پر کس طرح ضبط کیا تھا یہ وہی جانتا تھا ورنہ اسکا بس نہیں چل رہا تھا وہ اسفند کے گھر سے اسے خود لیکر آجاتا مگر اسفند نے اسے ایسا کرنے سے منع کر دیا تھا

ایسا نہیں تھا وہ اسکے وہاں جانے سے غصّہ تھا بلکہ اسے غصّہ اس بات سے تھا وہ اسکو بغیر بتائے گئی تھی دوسرا آج اسکا باڈی گارڈ بھی ڈیوٹی پر نہیں تھا اگر اسفند اسے حورین کی اپنے گھر میں موجودگی کا نہ بتاتا تو نہ جانے وہ کیا کر بیٹھتا

وہ تیز تیز قدم اٹھاتا لان میں آ رو کا اور ایک نظر پورے لان میں دوڑئی تھی رات کے وقت لائٹ کی روشنی میں پورا لان جگمگا رہا تھا

اسکی نظریں حورین کو تلاش کر رہی تھی جب وہ اسکو لان کے دوسرے سائیڈ پر موجود سوئیمنگ کے قریب بیٹھی کسی گہری سوچ میں لگی تھی

وہ اسے اپنی جگہ کھڑا کتنی ہی دیر دیکھتا رہا اور حورین کو احساس بھی نہیں ہوا اسکی گہری نظروں کی تپش کا اثر ہوا تو وہ ادھر ادھر دیکھنے لگی جب اسکی نظر تھوڑے فاصلے پہ کھڑے مصطفٰی پہ پڑی جو شعلہ بار نظروں سے کھڑا اسکو گھور رہا تھا

حورین گھبرا کر اپنی جگہ سے کھڑی ہوئی اس میں ہمّت نہیں ہوئی تھی ایک بھی قدم آگے بڑھانے کی

اسکو کھڑا ہوتا دیکھ مصطفیٰ بھاری قدم اٹھاتا اسکی طرف بڑھنے لگا

حورین اسکو اپنے قریب آتا دیکھ بے دردی سے اپنے ہونٹ چبانے لگی کیونکہ وہ اسکی آنکھوں اور انداز سے اسکے شدید غصّے میں ہونے کا پتا لگا چکی تھی

"""کس کی اجازت سے تم وہاں گئی تھی"""

آہستہ سے اسکی جانب قدم اٹھاتا وہ سخت نظروں سے اسے گھورتا استفسار کر رہا تھا

اسکی تنی ہوئی رگیں واضح طور پر نظر آ رہی تھی جو حورین کے لئے اچھی خبر نہیں تھی

"""میں کچھ پوچھ رہا ہوں تم سے کس کی اجازت سے تم وہاں گئی تھی یہاں تک کہ تم نے مجھے بتانا بھی ضروری نہیں سمجھا"""

اسکی خاموشی پر اس بار وہ دہاڑا اور مزید اسکے قریب بڑھا

اسکے اپنے قریب بڑھتے قدم پر حورین اپنے قدم پیچھے کی جانب بڑھا رہی تھی

""کیوں بتاؤ آپکو جب آپ مجھ سے دور رہنا چاہتے ہیں تو مجھے اب آپکی اجازت کی ضرورت نہیں ہے""
وہ اپنے دوپٹے کو سختی سے پکڑتی مضبوط لہجے میں بولی
اس وقت وہ خود کو اسکے سامنے کمزور ظاہر نہیں کرنا چاہتی تھی جبکہ اسکی سرخ آنکھیں دیکھ کر اسکا دل اندر سے بری طرح سے ڈرا ہوا تھا

""میں نے تمھیں خود سے دور رہنے کا بولا ہے مگر اسکا ہرگز یہ مطلب نہیں ہے کہ تم میری اجازت کے بغیر کہیں بھی چلی جاؤ""
وہ اسکے چہرے پر نظریں جمائے ہوئے اسکے قریب بڑھ رہا تھا
""اور اب تم بتاؤ تمھیں اس غلطی کی کیا سزا ملنی چاہیے""
مصطفیٰ کی بات پر حورین نے ایک نظر گردن موڑ کر دیکھا وہ پول کے بہت قریب آچکی تھی اسکا ایک قدم اور وہ اسکے اندر تھی

"""دیکھیں آپ اس طرح ہر بار میرے ساتھ زبردستی نہیں کر"""
اس سے پہلے کہ وہ اپنا جملہ مکمل کرتی وہ بے دھیانی میں پیچھے ہوئی اور چھپاک کی آواز سے وہ سیدھا سوئیمنگ پول میں گری تھی
وہ پانی سے نکلنے کے لئے ہاتھ پاؤ زور زور سے چلا رہی تھی مگر معائے افسوس اسے سوئیمنگ نہیں آتی تھی

مصطفیٰ یونہی اپنی پینٹ کی پاکٹ میں ہاتھ پھسائے اسے پانی میں تڑپتا ہوا دیکھ رہا تھا
یہ جان کر کہ وہ گھر میں موجود نہیں ہے اسکی کیا حالت ہوئی تھی وہ اسکو کھڑا اس چیز کا احساس دلا رہا تھا
کتنی ہی دیر کھڑا وہ اسکو یوں ہی دیکھتا رہا جب حورین کے جسم نے اسکا ساتھ دینا چھوڑا تو وہ جیسے ہوش میں آیا وقت برباد کئے بغیر وہ پول میں کودا
اور حورین کے بے جان وجود کو پانی سے نکال کر باہر لایا اور فرش پہ لیٹا دیا

ٹھنڈے پانی کی وجہ سے اسکا جسم ٹھنڈا پڑ چکا تھا اسکی سانسیں سست روی سے چل رہی تھی

اسکی یہ حالت دیکھ کر مصطفیٰ کو بھی اپنے جسم سے جان نکلتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی اسے خود پر بھی غصّہ آ رہا تھا جو حورین کی حرکت کی وجہ سے اسے سزا دینے چاہتا تھا

'''حورین آنکھیں کھولو'''حورین'''

وہ اسکے گال تھپتھپاتا اسے ہوش میں لانے کی کوشش کرنے لگا اور اسکے چہرے پر آئے بالوں کو پیچھے کئے تھے

'''حور پلیز آنکھیں کھولو میں آئندہ ایسا نہیں کروں گا'''

وہ تڑپ کے اسے پکار رہا تھا اسکی آواز میں کپکپاہٹ صاف محسوس ہو رہی تھی اگر حور اس وقت ہوش میں ہوتی تو اسکی اپنے لیے بے چینی دیکھ کر خوشی سے جھوم اٹھتی

'''حور میری جان پلیز میرے ساتھ ایسا مت کرو آنکھیں کھولو'''

وہ اپنے دونوں ہاتھوں سے اسکے پیٹ پر دباؤ ڈالتا اسکے پیٹ سے پانی نکالنے کی کوشش کرنے لگا مگر کوئی اثر نہیں ہوا تھا

"""میں آئندہ تمھیں خود سے دور نہیں کرونگا پلیز اب تو آنکھیں کھولو"

وہ اسکے رخسار کو تھپتھپاتا اسکی ناک کو بند کر کے اسکے ٹھنڈ سے پڑتے نیلے لبوں پہ جھکا اور اسے مصنوعی سانس دینے لگا

ایک بار نہیں جانے کتنی بار وہ یہ عمل دوہرانے لگا وہ اسکے چہرے پہ جھکا اسے اپنے سانسیں دے رہا تھا اسکے عمل میں اتنی شدّت تھی کہ حورین نے بری طرح کھانستے ہوئے اپنی آنکھیں کھولی

پہلے تو اسکی کچھ سمجھ نہیں آیا پر خود پر جھکے مصطفٰی کو دیکھ کر اسے ساری بات سمجھ آ گئی تھی

اسے ہوش میں آتا دیکھ مصطفٰی نے شکر کا سانس لیا اور اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرتا سیدھا ہو بیٹھا تھا

'''تم نے تو آج میری جان ہی نکل دی تھی حور'''

وہ ابھی بھی ایسے ہی فرش پہ لیٹی ہوئی تھی جب وہ اسکے چہرے کو ایک ہاتھ سے تھامے انگوٹھے سے اسکے ہونٹ کو سہلاتے ہوئے کہنے لگا

اس وقت اسکے انداز میں شدّت تھی جسے حور اپنے غصّے میں جان نہ سکی تھی

'''اگر آج تمھیں کچھ ہو جاتا تو'''

وہ اپنی بات ادھوری چھوڑتا اسکے چہرے پر جھکا اور اسکی ٹھنڈی پیشانی پر اپنے گرم لبوں کا لمس چھوڑ کر اپنی پیشانی اسکی پیشانی سے ٹکا دی

اسکے دہکتے لبوں کا لمس محسوس کر کے حورین کی آنکھ سے آنسوں بہ کر اسکے گیلے بالوں میں جذب ہوا تھا

'''اچھا ہی تھا نہ اگر میں مر جاتی تو اپکی ساری مشکل آسان ہو جاتی '''

وہ جھٹکے سے اسکا ہاتھ اپنے چہرے سے ہٹاتی اٹھ بیٹھی

'''حو۔۔ر۔۔۔ین'''

مصطفٰی کی گرجدار آواز اسکی سماعت سے ٹکرائی تو اسے کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا اس سے پہلے کہ وہ کچھ سمجھ پاتی مصطفٰی کے مضبوط ہاتھ اسکی گردن پہ موجود تھے

''''آئندہ تمہارے منہ سے یہ لفظ نہ نکلے ورنہ تمہارے لئے اچھا نہیں ہوگا سمجھی تم''''

اسکے لہجے میں اتنی شدّت تھی کہ وہ بس اسکو دیکھ کر رہ گئی تھی

مصطفٰی نے اسکی گردن کو آزاد کر کے اسکے نازک بھیگے وجود کو اپنے سینے سے لگا لیا تھا

اسکے جسم کی گرماہٹ سے حورین کو ایک سکون سا مل رہا تھا اپنی گردن پر اسکی سانسوں کی گرمائش سے ایک سنسنی سی اسکے پورے وجود میں دوڑ گئی تھی

وہ ایک جھٹکے میں خود کو اسکے پکڑ سے آزاد کراتی وہا سے تیزی سے بھاگی تھی اسے لگ رہا تھا اگر وہ کچھ دیر اور وہاں رکتی تو وہ اس ستمگر کے آگے پھر سے ہار جاتی مگر اب وہ اس سے ہارنا نہیں جیتنا چاہتی تھی۔۔

✸✸

بیڈ پر بے چینی سے کروٹ بدلتے ہوئے اس نے ایک نظر سائیڈ ٹیبل پر رکھی گھڑی میں وقت دیکھا جو اس وقت رات کا ایک بجا رہی تھی

ٹائم دیکھنے کے بعد اس نے گردن اٹھا کر صوفہ کی جانب دیکھا مگر ہر بار کی طرح اب بھی اسے صوفہ خالی ہی نظر آیا

ایک عجیب سی بے چینی اسکے پورے بدن میں دوڑ گئی تھی

اس نے پھر سے کروٹ بدل کر سونے کی کوشش کی مگر اس حالت میں اسکو نیند کہاں آنی تھی

پچھلے دو گھنٹوں سے اسکا یہی حال تھا ایک لمحے کے لئے بھی اسے سکون نہیں تھا

اور اسکی اس بے سکونی کی وجہ حفصہ کی لاؤنج میں حدید کے ساتھ موجودگی تھی

وہ دونوں اس وقت وہاں بیٹھے کوئی مووی دیکھ رہے تھے

اور وہ یہاں اکیلا کمرے میں بے چینی سے کروٹیں بدل رہا تھا

اس رات کے بعد سے اسکا اور حفصہ کا سامنا کم ہی ہوتا تھا وہ رات کے وقت روم میں آتی جب وہ گہری نیند میں ہوتا صبح اسکے اٹھنے سے پہلے روم سے چلی جاتی پر اس دوران اسکی اور حدید کے بیچ کافی اچھی دوستی ہو گئی تھی جو کم از کم اسفند کو بلکل اچھی نہیں لگ رہی تھی ان دونوں کو ساتھ دیکھ کر اسے ایک جلن کا احساس ہوتا تھا

ایسا نہیں تھا کہ وہ اپنے بھائی سے غصّہ تھا بس اسے حفصہ کی حدید کے ساتھ نزدیکی پسند نہیں آرہی تھی وہ دونوں کو ایک ساتھ دیکھ کر اندر ہی اندر کھولتا رہتا ابھی بھی اسکا یہی حال ہو رہا تھا تھوڑی دیر ایسے ہی لیٹا رہا جب نیند نہیں آئی تو لائٹ آن کرتا جھٹکے سے اٹھ بیٹھا اور اپنے اندر کے غصّے کو کم کرنے کے لئے اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرنے لگا

ابھی اسے بیٹھے کچھ ہی وقت گزرا تھا کہ جب بیڈ روم کا دروازہ کھولتی حفصہ اندر داخل ہوئی تھی

وہ آہستہ سے قدم اٹھاتی اسفند کی خود پر جمی نظروں سے بے خبر صوفہ کی طرف جا رہی تھی جب کمرے میں پھیلی نائٹ بلب کی روشنی میں اسکی نظر بیڈ پر بیٹھے اسفند کے وجود پر پڑی تو اسکے قدم اپنی جگہ جم سے گئے تھے

وہ بیڈ پر بیٹھا اسے ہی دیکھ رہا تھا کمرے میں پھیلی ہلکی روشنی میں بھی وہ اسفند کے چہرے کے سرد تاثرات کو بخوبی دیکھ سکتی تھی
جانے کیوں حفصہ کو اپنا حلق خشک ہوتا محسوس ہوا تھا

"""رات کے اس وقت تم کہاں سے آرہی ہو"""
کمرے کی خاموشی میں اسکی بھاری گمبھیر آواز گونجی تھی
اسے معلوم تھا کہ وہ کہاں سے آرہی ہے لیکن پھر بھی اس نے پوچھنا ضروری سمجھا تھا

حفصہ جو اسکو نظر انداز کرتی صوفہ پر لیٹنے کی تیاری کر رہی تھی اسفند کے سرد لہجے پر وہ اپنی جگہ رکی اور اسکی جانب دیکھا جو اب بیڈ سے اٹھ کر بھاری قدم اٹھاتا اسکے قریب آرہا تھا

"""و۔۔وہ میں حدید موو ی دیکھ رہے تھے تو بس وقت کا پتہ نہیں چلا"""

اسکے انداز سے حفصہ کو اپنا حلق خشک ہوتا محسوس ہوا تھا

ویسے بھی اس دن کے بعد سے اسکے دل میں اسفند کے لئے ایک ڈر سا بیٹھ گیا تھا

"""اپنے شوہر کو کمرے میں اکیلا چھوڑ کر تم اسکے بھائی کے ساتھ بیٹھی ہوئی موو ی دیکھ رہی تھی کیا یہ ایک اچھی بیوی کے فرائض میں آتا ہے"""

اس وقت اسکا چہرا کسی بھی قسم کے جذبات سے خالی تھا

اپنی گہری نیلی نظریں اسکے چہرے پہ گاڑے وہ اس سے ایک ہاتھ کے فاصلے پہ آ رکا تھا

'''تمہارے لئے یہ رشتہ تو صرف کاغذی ہے تو اس میں فرائض کی باتیں کیوں ہو رہی ہے'''

وہ اپنی ہاتھوں کی انگلیوں کو موڑتی نظریں نیچے کئے اسے اسکی کہی بات یاد دلا رہی تھی اس بات سے انجان کی اسکی بات سے اسفند کے ماتھے پر پڑے بلوں میں اضافہ ہوا تھا

'''تمھیں کیا لگتا ہے اس دن کے بعد سے ہم ہمارے درمیاں کچھ بھی کاغذی رہ گیا ہے'''

وہ اپنا مضبوط ہاتھ اسکی کمر کے گرد حائل کرتا اسے اپنے قریب کرتا سخت لہجے میں بولا تھا

حفصہ جو اس حملے کے لئے بلکل تیار نہ تھی اسفند کی اس حرکت سے سیدھا اسکے سینے سے آ لگی اور ڈر کے اسکے طرف دیکھا جو سرد مہری سے اسے ہی تک رہا تھا

'''اسفند چھوڑو مجھے نیند آرہی ہے'''

اپنی کمر پر اسکا ہاتھ کا دباؤ بڑھتا دیکھ حفصہ کپکپاتے ہوئے لہجے میں بولی اور اپنا ہاتھ اسکے سینے پر رکھ کر اپنے اور اسکے درمیاں فاصلہ قائم کرنا چاہا مگر وہ اسکی کلائی تھام کر اسکی کمر کے پیچھے لگا چکا تھا

اب وہ مکمل اسکی گرفت میں تھی

"""موووی دیکھتے ہوئے تمھیں نیند نہیں آئی یا میں یہ سمجھوں کہ تمھیں اپنے شوہر کی قربت پسند نہیں ہے"""

وہ اپنی بات کہتا اسکی چہرے پہ جھکا اور اسکی کلائی پہ اپنی پکڑ سخت کی تھی

اس وقت دونوں کے چہرے کے درمیاں بال برابر کا فاصلہ تھا

"""اسفند پلیز میرا ہاتھ چھوڑیں مجھے درد ہو رہا ہے"""

حفصہ اسکی اتنی قربت سے گھبرا رہی تھی اپنے ہونٹوں پہ پڑتی اسکی گرم سانسوں سے اسکو اپنی جان ہوا ہوتی محسوس ہو رہی تھی

"""درد ہو رہا ہے تو اسے برداشت کرو ابھی تمھیں اور درد برداشت کرنے ہے"""

وہ باقی کا فاصلہ ختم کرتا اسکے چہرے پر جھکا اور اسکی کان کی لؤ کو اپنے دانتوں میں لیکر دبایا تھا تکلیف کی وجہ سے حفصہ کے منہ سے سسکی نکلی تھی

اسکی کان کی لؤ سے اب اسکے لب حفصہ کے گردن کا راستہ طے کر رہے تھے

جا بجا اسکی گردن پہ اپنا لمس چھوڑتا وہ پوری طرح اس کو اپنی گرفت میں لے چکا تھا

اسکے عمل میں اتنی شدت تھی کہ حفصہ کو اپنی ٹانگوں سے جان نکلتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی

اس نے اپنے ایک آزاد ہاتھ سے سختی سے اسفند کے بازو کو پکڑا تھا جبکہ اسکا دوسرا ہاتھ ابھی بھی اسفند کی گرفت میں اسکی کمر کے پیچھے تھا

'''اسفند یہ کیا کر رہے ہو۔۔۔ چھو۔۔۔ چھوڑو مجھے'''

اسے جب اپنے شانے سے شرٹ سرکتی ہوئی محسوس ہوئی تو حفصہ کی تو جیسے جان ہی نکل گئی تھی یکدم آنکھوں کے سامنے اس رات والا منظر گھوم گیا تھا اس نے اپنا ہاتھ اسفند کے سینے پر رکھ کر اسے دور کرنا چاہا تھا

اسفند جو اس پر جھکا خود کو سیراب کر رہا تھا حفصہ کی مزاحمت پر اسکے ماتھے پر بل پڑ گئے تھے وہ جھٹکے میں اس سے دور ہوتا سختی سے اسکا منہ دبوچ چکا تھا

'''کل تک تو تم میری ایک نظر کے لئے ترس رہی تھی تو آج یہ ڈرامے کیوں دیکھا رہی ہو ''''

وہ اسکے منہ پر اپنی پکڑ سخت کرتا ہوا غرایا اور ساتھ ہی اسکی کمر پہ اپنی پکڑ سخت کی تھی

اسکی اس قدر سختی سے حفصہ کی آنکھوں میں پانی بھر آیا تھا

'''میری توجہ چاہئے تھی نہ تمھیں تو اب میں تمھیں اپنی پوری توجہ دونگا'''

وہ اسکا منہ آزاد کرتا اسکے لبوں پر جھکتا حفصہ کی سسکی کو اسکے لبوں میں ہی دبا گیا تھا

اسکے عمل میں اسکی پکڑ سے بھی زیادہ سختی تھی حفصہ کی آنکھ سے ایک آنسوں خاموشی سے ٹوٹ کر اسکے رخسار پہ بہہ گیا تھا

اسفند کو حفصہ کا خود سے دور کرنا تیش دلا گیا تھا اور اب وہ اپنا غصّہ اس پر دوسرے طریقے سے نکال رہا تھا اسکو جسمانی تکلیف دے کر

وہ اسکے چہرے پہ جھکا اسکے سانسوں کو خود میں قید کئے ہوئے تھا

حفصہ کو جب اپنا سانس اکھڑتا ہوا محسوس ہوا تو وہ زور زور سے اسکے سینے پر ہاتھ مارنے لگی تھی مگر وہ اسکے لبوں کو آزادی بخشنے کا ارادہ نہیں رکھتا تھا

حفصہ کو لگا کہ وہ اب سانس نہیں لے پائے گی تو اس بار اس نے اپنی پوری طاقت لگا کر اسے دھکا دیا اور اس بار وہ کامیاب بھی ہو گئی تھی

اس وقت دونوں کا سانس بری طرح اکھڑا ہوا تھا کمرے کی خاموشی میں صرف ان دونوں کی تیز تیز چلتی سانسوں کی آواز آرہی تھی

اپنے سینے پر ہاتھ رکھ کر اس نے اپنی سانسیں درست کرتے ہوئے اسفند کی طرف دیکھا جو اب گہری نظروں سے اسکو دیکھ رہا تھا

''' کیا ہوا بیوی میری اتنی سی توجہ میں تمہاری یہ حالت ہو گئی'''

وہ اسکا بازو سختی سے پکڑ کر حفصہ کو اپنی جانب کھینچ چکا تھا جبکہ نظریں اسکے سرخ لبوں پہ ہی جمی ہوئی تھی

'''میں نے پہلے بھی کہا تھا اب آخری بار کہہ رہا ہوں اگر آئندہ تم نے مجھے روکنے کی کوشش کی تو تمھیں ہی تکلیف اٹھانی پڑے گی'''

وہ اسکے سراپے پہ ایک گہری نظر ڈالتا جھٹکے سے اسکا بازو چھوڑ کر بیڈ کی طرف بڑھا تھا

اسکے پلٹنے سے حفصہ کو اپنے اندر سکون سا اترتا ہوا محسوس ہوا تھا پر وہ یکدم سے پلٹا تھا

'''اور ہاں آئندہ تم اتنا لیٹ روم میں آئی تو آگے تم خود سمجھدار ہو'''

وہ اپنی بات ادھوری چھوڑتا بیڈ پر لیٹ کر لائٹ بند کر چکا تھا

جو اسے کہنا اور غصّہ کرنا تھا وہ کر چکا تھا اب اسے سکون کی نیند آنے والی تھی

جبکہ حفصہ وہیں صوفہ کے قریب کھڑی کتنی ہی دیر اندھیرے میں بیڈ پہ لیٹے اسکے وجود کو دیکھتی رہی تھی

آج کل اسفند کا رویہ اسکی سمجھ سے باہر تھا پہلے وہ خود اسے دور رہنے کے لئے بولتا رہتا تھا اور اب اسکے قریب آنے کا کوئی بھی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتا تھا اور زیادہ وہ اسے تکلیف دینے کے لئے قریب آتا تھا

✸✸

(ماضی)(چھ سال پہلے)

"""نہیں ایسا نہیں ہو سکتا وہ مجھے یوں انکار نہیں سکتا۔۔"""

اس نے ہاتھ میں موجود کانچ کے گلدان کو اپنی پوری طاقت لگا کر دیوار پر مارا تھا اس وقت اسکا غصّے سے برا حال تھا اسکا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ کمرے میں موجود ہر چیز کو تباہ کر دے

'''اس نے میری محبت میرے جذبات کی توہین کی ہے وہ میرے ساتھ ایسا نہیں کر سکتا'''

اس نے ابکہ ٹیبل پہ رکھا جگ اپنے سامنے موجود ڈریسنگ میں دے مرا تھا
اسکے کانچ کی کرچیاں بکھر کر پورے کمرے میں گر گئی تھی
'''یہ کیا ہو رہا ہے رباب اور کیا حالت بنا رکھی ہے تم نے کمرے کی'''
وہ جواب کوئی دوسری چیز تو برباد کرنے کے لئے ادھر ادھر نظریں دوڑا رہی تھی
مصطفیٰ کی سخت آواز اسکے سماعت سے ٹکرائی تو اس نے پلٹ کر اسکی طرف دیکھ
جو چہرے پر سخت تاثرات لئے دروازے میں کھڑا اسے گھور رہا تھا
'''جواب دو مجھے رباب کیا حرکت ہے یہ'''
اسکی خاموشی سے اپنی جانب دیکھتا ہوا پکار وہ پھر سے اس سے مخاطب ہوتا اسکے کمرے میں داخل ہوا
اس نے ایک نظر کمرے میں ڈالی چاروطرف ٹوٹی ہوئی چیزیں پڑی ہوئی تھی
ڈریسنگ کا کانچ جگہ جگہ بکھرا ہوا تھا

یہ کمرہ کہیں سے بھی رباب کا کمرہ نہیں لگ رہا تھا بلکہ اسکے سامنے کھڑی اسکی بہن کہیں سے بھی رباب زمان شاہ نہیں لگ رہی تھی

اس وقت اسکی حالت بھی اسکے کمرے کی طرح بکھری اور ٹوٹی ہوئی تھی

''' بھائی اسے کہیں وہ مجھے قبول کرلے میں اس سے بہت محبت کرتی ہوں'''

رباب بھاگتی ہوئی اپنے بھائی کے سینے سے آلگی تھی

حفصہ کو اسفند کی زندگی سے نکالنے کے بعد بھی ابھی تک وہ کچھ حاصل نہیں کر پائی تھی

کتنا کچھ کیا تھا اس نے حفصہ کو غائب کروا کر اسفند کے دل میں شق ڈالا پھر بغیر اسفند سے کوئی بات کئے حفصہ کا ملک چھوڑ کر چلے جانا اسفند کے شق کو یقین میں بدل گیا تھا

یہاں تک اس نے یونی میں یہ بات تک پھیلادی کہ وہ شمس سے منگنی کر کے ملک سے باہر چلی گئی ہے

وہ پوری طرح سے اسفند کے دل میں حفصہ کے لئے نفرت پیدا کرنے میں کامیاب ہو گئی تھی اتنا سب ہونے کے بعد اسفند پوری طرح سے ٹوٹ گیا تھا اور رباب نے اسے سنبھالنے کا موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیا اور پھر صحیح موقع دیکھ کر اس نے اپنی محبت کا اظہر کیا تو اسفند نے اسے یہ کہہ کر خاموش کروا دیا کہ وہ اسکے لئے ایک دوست سے زیادہ کچھ نہیں ہے اور حفصہ کے دھوکے کے بعد شاید ہی وہ کسی کو اپنی زندگی میں قبول کرے

یہ سب سن کر رباب کو لگ رہا تھا کو اتنا کچھ کر کے بھی حاصل نہیں کر پائی ہے پر اس نے بھی سوچ لیا تھا وہ اسفند کو حاصل کر کے ہی رہے گی چاہے اسکے لئے اسے مصطفیٰ کی مدد ہی کیوں لینی پڑے

"""کون قبول کر لے تم کس کی بات کر رہی ہو رباب"""

مصطفیٰ جو اسکی حالت دیکھ کر پریشان ہو رہا تھا رباب کی بات پر اسکی پریشانی حیرانی میں تبدیل ہوئی تھی

اس نے رباب کو خود سے الگ کر کے اسکا چہرہ دیکھا جو اس وقت آنسوؤں سے بھیگا ہوا تھا

"""""بھائی میں اسفند سے بہت محبت کرتی ہوں اسے کہیں نہ کہ وہ مجھ قبول کر لے پلیز بھائی"""

وہ بہت چالاکی سے اپنے بھائی کے سامنے خود کی حالت کو قبل رحم بناتی ہوئی بولی اور زور زور سے روتی ہوئی پھر سے مصطفیٰ کے سینے سے جا لگی تھی

اسے معلوم تھا ایک مصطفیٰ ہی تھا جو اسے اسفند دے سکتا تھا

جبکہ اسکی بات پر مصطفیٰ کتنے ہی لمحے سکتے میں کھڑا رہ گیا تھا اسے اسفند کی محبت کے بارے میں معلوم تھا پر وہ یہ کبھی سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ اسکی بہن بھی اسفند سے محبت کرتی ہے

"""تم جانتی ہو رباب وہ کسی اور سے محبت کرتا ہے اور جو اسکے ساتھ ہوا ہے اسکے بعد مجھے نہیں لگتا وہ اپنی زندگی میں اتنی آسانی سے کسی کو بھی شامل کریگا"""

وہ اسکے بالوں کو سہلاتا ہوا بولا

اسے اپنی بہن کے لئے بہت دکھ ہوا تھا اس نے ایسے شخص سے محبت کی جو پہلے ہی کسی اور کی محبت میں گرفتار تھا

"""میں جانتی ہوں بھائی پر اگر مجھے اسفند نہیں ملا تو میں مر جاؤ گی بھائی"""

وہ روتے ہوئے اپنی بات پر زور دیتی ہوئی بولی اسے معلوم تھا اسکا بھائی اس بہت محبت کرتا ہے اور اسکے لئے وہ کچھ بھی کر سکتا تھا

"""تم جانتی ہو یہ ناممکن ہے رباب بہتر ہے تم اپنے دل کو سمجھالو"""

وہ اب نرمی سے اسکے آنسوں صاف کر رہا تھا

"""بھائی کچھ نہ ممکن نہیں ہوتا آپ اسفند سے بات کرے نہ میں اسے بہت محبت دونگی کہ وہ اس لڑکی کو بھی بھول جائے گا پلیز بھائی مجھے اسفند دلا دیں"""

وہ کسی ضدی بچے کی طرح اس سے ضد کر رہی تھی جیسے اسفند کوئی چیز ہو اور اسکا بھائی اسے لا کر دے دیگا

"""تمہارا بھائی مجبور ہے رباب میں چاہ کر بھی کچھ نہیں کر سکتا"""

وہ اپنے بالوں میں ہاتھ چلاتا ہوا پریشانی سے بولا اگر وہ اسفند سے اس معملے میں بات کر بھی لیتا تو اسے نہیں لگتا تھا کہ وہ اسکی بات مان جائے گا ویسے بھی رشتے زبردستی نہیں جڑتے

'''اگر آپ نے کچھ نہیں کیا نہ تو میں خود کو ختم کردونگی بھائی میں سچ کہہ رہی ہوں اور یہ آپ اسفند سے بھی بول دیں'''

اس بار وہ مضبوط لہجے میں بولتی اس سے دور ہوئی اور فرش پر پڑے کانچ کے ٹکڑوں پر اسکے نظر پڑی تھی اسکے نظروں کا مطلب سمجھتے ہوئے مصطفیٰ نے اسکو روکنا چاہا مگر وہ اسکو کوئی بھی موقع دئے بغیر بجلی سی کی تیزی سے ایک نوکیلا ٹکڑا اٹھا چکی تھی

'''بھائی میں سچ کہہ رہی ہوں میں خود کو ختم کرلونگی'''

وہ کسی دیوانو کی طرح بولتی وہ کانچ کا ٹکڑا اپنی نس کے قریب رکھ چکی تھی اسکا ارادہ اپنی جان لینے کا ہرگز نہیں تھا وہ بس اپنے بھائی کو ڈرانا چاہتی تھی

'''ہم آرام سے بیٹھ کر بات کرتے ہے اسے نیچے رکھو ورنہ وہ تمہارے لگ جائے گا'''

رباب اپنے مقصد میں کامیاب ہوگئی تھی اسکی اس حرکت سے مصطفیٰ ڈر کر اسکے قریب ہوا تھا

"پہلے آپ وعدہ کریں اسفند سے بات کریں گے اسے مجھ سے شادی کرنے کے لئے منائے گے"''

وہ جنونی انداز میں بولتی مصطفیٰ کی دھڑکنوں کو مزید بڑھا رہی تھی

"''ٹھیک ہے میں بات کرونگا تم پلیز اسے پھینک دو رباب ورنہ تمھیں چوٹ لگ جائے گی"''

اس وقت مصطفیٰ رباب کی حرکت کی وجہ سے کافی ڈر گیا تھا وہ یہ برداشت نہیں کر سکتا تھا کہ اسکی بہن کو کچھ بھی ہو ویسے بھی اسکی زندگی میں ایک وہ ہی باقی رہ گئی تھی جس سے اسکا رشتہ تھا اور اپنی بہن کی خوشی اسکی زندگی کے لئے وہ کچھ بھی کر سکتا تھا

اگر اسکی جگہ کوئی اور بھی ہوتا تو بھی وہ یہی کرتا

"''پہلے آپ وعدہ کریں بھائی"''۔

اسے سکون نہیں ملا تھا اس لئے وہ اس سے وعدہ چاہ رہی تھی

"""ٹھیک ہے میں وعدہ کرتا ہوں رباب تمہاری شادی اسفند سے ہی ہو گی"""۔

وہ ایک جست میں اس تک آیا اور اسکے ہاتھ سے کانچ کا ٹکڑا چھینک کر اسے سختی سے اپنے سینے سے لگالیا تھا

وہ پہلے ہی اپنی غلطی کی وجہ سے اپنی ماں کو کھو چکا تھا اب اس میں اپنے کسی بھی قریبی رشتے کو کھونے کی ہمّت نہیں تھی

اسفند کو راضی کرنا مشکل تھا مگر وہ اپنی بہن کے لئے کچھ بھی کرنے کے لئے تیار تھا

✹✹

"""ھاد بیٹا آپ یہ فرائیڈ رائس لو نہ خاص آپکے لئے بنائے ہیں میں نے"""

وہ جو کھانا کھاتے ہوئے اپنے موبائل پر آئے میلز چیک کر رہا تھا حفصہ کی محبت بھری آواز پر اسکا منہ کی طرف جاتا ہوا ہاتھ ایک لمحے کے لئے رکا اور اس نے گردن موڑ کر اپنی بائی جانب دیکھا جہاں حفصہ ھاد کے برابر میں بیٹھی اسکو بہت ہی محبت سے کھانا کھلا رہی تھی

یہ منظر دیکھ کر ایک سکون سا اسکے اندر اترا تھا اسے اپنے بیٹے سے بہت محبت تھی آج بھی اسے اچھی طرح سے یاد ہے جب رباب نے اسے اپنے پریگنینٹ ہونے کی خبر اسے سنائی تھی یہ خبر سن کر وہ کتنے ہی لمحے خاموش کھڑا رہ گیا تھا

رباب سے شادی صرف اس نے مجبوری میں کی تھی وہ اسے کبھی حفصہ کی جگہ نہیں دے پایا تھا مگر انجانے میں ہوئی غلطی کی وجہ سے وہ رباب اور اپنے درمیاں میاں بیوی کا رشتہ قائم کر چکا تھا

جتنا شاک وہ اس خبر سے تھا اتنی ناخوش رباب تھی اور وہ اسکی وجہ جان نہیں پایا تھا

اور پھر جب اس نے پہلی بار ھاد کو گود میں لیا تو اسے زندگی سے پھر سے محبت ہو گئی تھی وہ اسکے وجود کا حصّہ تھا

لیکن رباب ھاد کی پیدائش کی فوراً بعد اس سے طلاق لیکر چلی گئی تھی اس چھوٹے سے بچے کو تڑپتا ہوا چھوڑ کر تب وہ لمحہ تھا جب اسفند کو دوسری بار کسی سے نفرت ہوئی تھی

لیکن آج تک وہ اسکے یوں طلاق لینے کی وجہ جان نہیں پایا تھا اور ساتھ ہی حیران بھی

لیکن وہ اپنی زندگی میں خوش تھا اپنے بیٹے کے ساتھ اس نے کبھی کسی کو اپنی زندگی میں لانے کے بارے میں سوچا نہیں تھا مگر پھر کسی آندھی طوفان کی طرح وہ دونوں اسکی زندگی میں واپس آگئ

لیکن اس سارے قصّے میں وہ ایک بات سے مطمعین تھا وہ تھا حفصہ کا ھاد کے ساتھ رویہ وہ بلکل سگی ماں کی طرح اسکا خیال رکھتی تھی

شاید رباب بھی اسکا اس طرح سے خیال نہ رکھ پاتی وہ اسکے ساتھ کیسا بھی رویہ رکھتا مگر حفصہ اسکا اثر ھاد کی محبت پر پڑنے نہیں دیتی تھی
اور یہی وہ باتیں تھی جن کی وجہ سے چھ سال پہلے حفصہ کے دئے دھوکے کی وجہ سے اسکے دل پہ جمی دھول آہستہ آہستہ ہٹتی جارہی تھی

'''ماما بس کریں میں اب مزید نہیں کھا سکتا آپ نے لنچ میں بھی اتنا کچھ کھلا دیا تھا

اس طرح سے تو میرا پیٹ باہر آجائے گا'''

ھاد کی آواز پر اسکی سوچوں کا سلسلہ ٹوٹا وہ پھر سے ان دونوں کی طرف دیکھنے لگا

اسکی موجودگی کو مکمل نظرانداز کئے ہوئے وہ اب ٹیشو سے ھاد کا منہ صاف کر

رہی تھی

اس وقت ڈائننگ ٹیبل پر وہ تینوں ہی موجود تھے حیات صاحب نے طبیعت

خراب کی وجہ سے کھانا اپنے روم میں ہی کھالئے تھا

جبکہ حدید کسی کام کے سلسلے میں باہر گیا ہوا تھا اسلئے آج کھانے کی ٹیبل پر مکمل

خاموشی تھی

'''ماما میں جارہا ہوں میرا پسندیدہ شو شروع ہونے والا ہے آپ بھی جلدی

آیئے'''

کھانا ختم ہونے کی دیر تھی کہ وہ یکدم اپنی چیئر سے کھڑا ہوتا ہوا لاؤنج کی طرف

بھاگا تھا

'''آرام سے بیٹا ورنہ چوٹ لگ جائے گی'''

اسکی جلد بازی پر حفصہ اسے ٹوکے بغیر نہ رہ سکی تھی مگر وہ اسکی بات پر دھیان دئے بغیر وہاں سے نکل گیا حفصہ سر کو نفی میں ہلاتی وہاں رکھے برتن آٹھانے لگی

آج ملازمہ بھی چھٹی پر تھی اسلئے یہ کام بھی اسے ہی کرنا پڑ رہا تھا

وہ اسفند کی موجودگی کو بلکل نظرانداز کئے برتن سمیٹنے لگی مگر اسکی خود پر جمی نظروں کو وہ بخوبی محسوس کر رہی تھی

برتن اٹھاتے اسکے ہاتھوں کی لرزش اسفند کی نظروں سے پوشیدہ نہ رہ سکی تھی

وہ اب آرام سے بیٹھا اسکی ایک ایک حرکت کو نوٹ کر رہا تھا

جب وہ اسکی گہری نظروں کی تپش برداشت نہ کر پائی تو جلدی برتن اٹھا کر کچن میں آگئی تھی برتن سلیپ پر رکھ کر وہ گہرے گہرے سانس لینے لگی جیسے ملوں کا سفر طے کر کے آئی ہو

'''تم مجھ سے بھاگ کیوں رہی ہو'''

وہ آنکھیں بند کئے کھڑی اپنے تیزی سے دھڑکتے دل کو قابو کرنے کی کوشش کر رہی تھی جب اسے اپنے پیچھے اسفند کی آواز سنائی دی تھی

وہ یکدم پلٹی تو سامنے ہی وہ اپنی پینٹ کی پاکٹ میں ہاتھ ڈالے کھڑا اسے اپنی نظروں کے حصار میں لئے ہوئے تھا

"''نہیں میں تم سے کیوں بھاگوں گی میں تو یہاں برتن رکھنے آئی تھی''"

وہ اسے دیکھ بغیر بولی جانے کیوں اس میں اسفند سے نظریں ملانے کی ہمّت نہیں تھی

پہلے تو وہ خود اسے سچ بتانے کے لئے اسکے آگے پیچھے پھرتی رہتی تھی مگر اب اسے لگنے لگا تھا وہ جو بھی بولے گی اسفند اس پر بلکل یقین نہیں کرے گا

"''اگر ایسا ہے تو تم میری طرف دیکھنے سے کیوں کترا رہی ہو''میں جہاں بھی جاتا ہوں تم وہاں سے چلی جاتی ہو ایسا کیوں ہے''"

وہ اسکے چہرے پر نظریں جمائے آہستہ آہستہ اسکے قریب بڑھ رہا تھا

اسکا اپنی جانب بڑھتا ہر ایک قدم حفصہ کی دھڑکنے بڑھا رہا تھا

"""نہ میں تم سے کترا رہی ہوں نہ ہی تم سے بھاگ رہی ہوں تمھیں شاید کوئی غلطفہمی ہوئی ہے"""

وہ اپنے شانے سے پھسلتا دوپٹہ صحیح کرتی ہوئی بولی جو اسکی موجودگی میں بار بار پھسل کر اسے تنگ کر رہا تھا

"""پر تمہاری حالت تو کچھ اور ہی بتا رہی ہے""""

وہ اب مکمل اسکے سامنے آ کھڑا ہوا تھا حفصہ نے پیچھے ہونا چاہا مگر اپنی کمر کے پیچھے سلیپ ہونے کی وجہ سے وہ مزید اس سے دور نہ ہو پائی تھی

"""تمہاری پلکوں کی یہ لرزش کچھ اور ہی بتا رہی ہے"""

وہ بہت ہی آہستگی سے اسکی پلکیں چھوتا ہوا بولا پلکوں کو چھوتے ہوئے اسکے ہاتھ اب اسکی گردن کی طرف جا رہے تھے

"""تمہارے جسم کی یہ کپکپاہٹ""""

وہ اسکی گردن پر موجود اس نشان پر اپنی انگلی پھیر رہا تھا جو وہ گزری رات وہ اسے دے چکا تھا

اسکی انگلی اس جگہ پر محسوس کر کے حفصہ نے تڑپ کر اسکی جانب دیکھا تھا جسکی نظریں اب اسکے نشان پر جمی ہوئی تھی

'''تمہاری یہ بوکھلاہٹ ''میرے قریب آتے ہی تمہارے ماتھے پر پسینہ آجانا '''

اسکی انگلی بہت ہی نرمی سے اس نشان کو سہلا رہی تھی جبکہ اس نے اپنے دوسرے بھاری ہاتھ سے اسکے ماتھے پہ آیا پسینہ صاف کیا تھا

'''ایسا کچھ نہیں ہے گرمی زیادہ ہے تو بس اسلئے '''

وہ اپنی حالت پر قابو پاتی بمشکل بول پائی اور اسکی سائیڈ سے نکلنا چاہا مگر وہ اسکا ارادہ بھانپ کر اسکے ارد گرد اپنے ہاتھ رکھتا مکمل اسے اپنے حصار میں لے چکا تھا

'''یہ سب میری قربت کی وجہ سے ہے تو تم اس بات کو تسلیم کیوں نہیں کر حفصہ اسفند خان '''

وہ مزید اس پر جھک کر اسکے چہرے پر پھونک مارتا ہوا بولا

اسکی اس حرکت پر حفصہ اپنا سانس روک کر رہ گئی تھی

""اسفند۔۔پلیز دور ہٹو کوئی آجائے گا""

اسکی بڑھتی نزدیکی سے گھبرا کر حفصہ ادھر ادھر دیکھتی ہوئی بولی

اسے ڈر بھی تھا اگر کوئی کچن میں آگیا انہیں اس طرح کھڑا دیکھ لیا تو کتنی شرمندگی ہوگی

""اگر تمہارے اندر ہمّت ہے تو تم ہٹا دو میں ہٹ جاؤں گا ورنہ""

وہ آنکھوں میں ایک عجیب سے چمک لئے اسے تک رہا تھا جو اسکے علاوہ اس کچن میں موجود ہر چیز کو دیکھ رہی تھی

""تم کیوں مجھے پریشان کرتے ہو اتنا سب کچھ کرنے کے بعد بھی تمھیں سکون نہیں""

اسکا باقی کا جملہ منہ ہی رہ گیا تھا جب اسفند باقی کا فاصلہ مٹاتا اس پر جھکا اور حفصہ کی گردن پہ موجود اس نشان پر اپنے لب رکھ چکا تھا

""" اسفند"""

حفصہ نے تڑپ کر اسکے سینے پر ہاتھ رکھ کر اسے دور کرنا چاہا مگر وہ اسکی کلائی کو اپنی گرفت میں لے چکا تھا

"""ماما آپکو اتنی دیر کیوں لگ رہی ہے میں کب سے آپکا انتظار کر رہا ہوں"""

اس سے پہلے کہ اسفند اسکے چہرے پہ جھکا مزید کوئی گستاخی کرتا ھاد کی آواز پر وہ فوراا اسکی کلائی آزاد کرتا اس سے دور ہوا اور ھاد کی جانب پلٹا جو اب کچن میں داخل ہو چکا تھا

"""ہاں بیٹا میں بس آ ہی رہی ہوں تھوڑا کام رہ گیا تھا"""۔

وہ شرمندگی سے سرخ چہرہ لئے اپنا دوپٹہ صحیح کرتی ہوئی ھاد کی طرف بڑھی اور ایک نظر اسفند کو دیکھا جو خود بھی شرمندہ سا نظر آرہا تھا

وہ تو شکر تھا اس نے انہیں نہیں دیکھا تھا ورنہ وہ شرمندگی کی وجہ سے ھاد کے سامنے بھی نہ آپاتی

'''ڈیڈ آپ بھی آجائیے ہم تینوں ساتھ ملکل کوئی اچھی سی مووی دیکھتے ہیں آج

'''

وہ حفصہ کے ساتھ اب اسفند کا ہاتھ بھی تھامتا ہوا دونوں کو اپنے ساتھ لئے کچن

سے نکلا تھا

اسفند جو اسے انکار کرنے والا تھا کیونکہ اسے آفس کا کچھ کام کرنا تھا مگر اپنے بیٹے

کے چہرے پر خوشی دیکھ کر وہ خاموشی سے اسکے ساتھ چل دیا تھا k

✸✸

'''میں تمھیں یہاں خاموش کھڑا رہنے کے لئے نہیں لایا ہوں اپنے لئے پسند

کرو کچھ'''

اسکے سامنے رکھی ڈریس کو ایک ٹک دیکھتا ہوا پاکر مصطفٰی حورین سے مخاطب ہوا

تھا

وہ جو خاموش کھڑی اپنے خیالوں میں گم تھی مصطفٰی کی آواز سماعت سے ٹکرائی تو

وہ جیسے ہوش میں آئی تھی

"''مجھے اس سب کی ضرورت نہیں ہے میرے پاس پہلے سے ہی سب موجود ہے"''

وہ بے زاری اپنے سامنے رکھی ڈریس کو ایک طرف کرتی ہوئی بولی

اس وقت وہ دونوں شہر کے سب سے بڑے مول میں موجود تھے وہ یہاں آنا تو نہیں چاہتی تھی مگر وہ مصطفیٰ ہی کیا جو حورین کی سن لے اسکے نہ کرنے کے باوجود وہ اسے زبردستی یہاں لے آیا تھا وہ بے تاثر چہرہ لئے اسکے ساتھ یہاں موجود تھی

اس وقت اسکے لہجے اور انداز سے بے زاری صاف جھلک رہی تھی جسے مصطفیٰ نے شدّت سے محسوس کیا تھا

وہ جو سوچ رہا تھا باہر آکر اسکا موڈ تھوڑا بحال ہو جائے گا مگر ایسا نہیں ہوا وہ بغیر کوئی خوشی ظاہر کئے اسکے ساتھ ایک شاپ سے دوسری شاپ پر گھوم رہی تھی یہاں تک کہ اس نے اب تک اپنے لئے کوئی بھی چیز خریدی نہیں تھی

اب حور کی بے زاری اسے کوفت میں مبتلا کر رہی تھی

'''پر میں چاہتا ہوں تم اپنے لئے کچھ لو اسلئے نہ مت کرو اور جلدی سے کوئی اچھی سی ڈریس پسند کرو اپنے لئے'''

وہ سامنے رکھی ڈریسز کی طرف اشارہ کرتا ہوا بولا وہ ایک نظر گردن موڑ کر اپنے ساتھ آئے گارڈ کو دیکھا وہ پچھلے دو دن سے حورین کی خاموشی کو نوٹ کر رہا تھا اس نے خود کو اپنے کمرے میں قید کر لیا تھا مصطفیٰ کو لگ رہا تھا کہ وہ اسفند کے گھر سے آجانے کی وجہ سے اداس ہے

اسلئے وہ اسکی اداسی کو ختم کرنے کے لئے شاپنگ کرانے لے آیا تھا ساتھ ہی حورین کی سکیورٹی کے لئے اسکے دو گارڈز بھی موجود تھے جنہیں وہ بار بار الرٹ رہنے کا اشارہ کر رہا تھا

'''یہ دیکھو۔۔یہ ڈریس بہت اچھی لگ رہی ہے اور یہ کلر تم پر سوٹ بھی کریگا'''

مصطفیٰ کی نظر وائٹ اور پنک کلر کے کمبینیشن والے سوٹ پر پڑی تو وہ اسے اٹھا کر حورین کو تھماتا ہوا بولا

حورین جو اپنے سامنے موجود ڈریس کو بے دلی سے ادھر ادھر کر رہی تھی مصطفٰی کی آواز پر اسکی طرف متوجہ ہوئی اور اس سوٹ کی طرف دیکھا

اسے دیکھ کر اتنی دیر میں پہلی بار حورین کی آنکھوں میں چمک آئی تھی

وہ سوٹ واقعی میں بہت خوبصورت تھا گلے پہ بہت باریکی سے وائٹ موتی کا کام کیا ہوا تھا ویسے بھی اسے ہمیشہ سے لائٹ کلر ہی پسند آتے تھے

''' جاؤ جا کر اسے ٹرائی کرو '''

اسے سوٹ کی طرف تعریفی نظروں سے دیکھتے ہوئے وہ اس سے مخاطب ہوا

حورین پہلے تو منع کرنا چاہتی تھی مگر مصطفٰی کی آنکھوں میں جانے ایسا کیا تھا کہ وہ لکھ چاہنے کے باوجود انکار نہ کر سکی اور مصطفٰی کے ہاتھ سے سوٹ لیکر وہ چینجنگ روم کی طرف بڑھی تھی

حورین کے جانے کے بعد اس نے ٹائم دیکھا شام کے سات بج رہے تھے ان لوگوں کو یہاں آئے ہوئے ابھی ایک گھنٹہ ہی ہوا تھا

اور اس ایک گھنٹے میں انہوں نے مشکل سے ایک ڈریس ہی سلیکٹ کی تھی

وہ ٹائم دیکھ ادھر ادھر نظریں دوڑانے لگا اس وقت مال میں کافی رش تھا اور جس شاپ میں وہ لوگ موجود تھے اس بھی کچھ خاتون اپنے شوہر کے ساتھ موجود تھی

وہ ان پر نظر ڈال کر ایک گہری سانس فضا میں چھوڑتا ادھر سے ادھر چکر لگاتا حورین کا انتظار کرنے لگا

کچھ لمحے یونہی گزر گئے مگر وہ اب تک واپس نہیں آئی تھی مصطفیٰ نے ایک نظر پھر سے اپنے ہاتھ میں پہنی گھڑی پر ڈالی اسے گئے ہوئے بیس منٹ ہو گئے تھے وقت دیکھ کر مصطفیٰ کو یکدم سے تفتیش ہوئی دل یکدم بے چین ہوا تھا

دل میں کہیں نہ کہیں ایک ڈر تھا جو اسکی اتنی دیر غیر موجودگی سے مزید بڑھ گیا تھا

"""اتنی دیر کیوں لگ رہی ہے تمھیں حورین"""

وہ اپنے اندر کی گھبراہٹ کو کم کرنے کے لئے بالوں میں ہاتھ چلاتا چینجنگ روم کی جانب بڑھا تھا

"""حورین کیا ہوا تمھیں اتنی دیر کیوں لگ رہی کوئی مسلہ ہے"""

وہ بند دروازے پہ ناک کرتا ہوا تیز آواز میں بولا اندر سے اسکا دل دعا کر رہا تھا کہ اسکی حورین اندر ٹھیک ہو

"""حورین کیا ہوا جواب دو"""

مصطفیٰ پھر سے دروازہ ناک کرتا ہوا بولا

اس وقت اسکی آواز میں بے چینی صاف ظاہر ہو رہی تھی

"""نہیں کوئی مسلہ نہیں ہے وہ۔۔وہ یہ"""

بند دروازے کے پیچھے سے حورین کی گھبرائی ہوئی آواز اسکی سماعت سے ٹکرائی تو اسے سکون ملا تھا

"""کیا وہ حورین اگر کوئی مسلہ نہیں ہے تو تمھیں اتنی دیر کیوں لگ رہی ہے تم جلدی سے باہر آؤ ورنہ میں اندر آرہا ہوں"""

حورین کے جواب سے اسکے دل کو تسلی نہیں ہوئی تھی

اوپر سے یہ لڑکی بات ادھوری چھوڑ کر اسکے صبر کا امتحان لے رہی تھی

"'نہیں آپ اندر مت آیئے بس یہ زپ نہیں"'

ابھی اسکا جملہ مکمل بھی نہیں ہوا تھا جب وہ چینجنگ روم کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوتا دروازے کو اندر سے لاک کر چکا تھا

حورین جو اپنی شرٹ کی زپ کو بند کرنے میں ہلکان ہو رہی تھی مصطفٰی کی اچانک آمد سے وہ گھبرا گئی اپنی زپ کو چھوڑ کر اس نے بجلی سی کی تیزی سے اپنا رخ مصطفٰی کی جانب کیا تھا

"'آ۔۔آپ یہاں کیا کر رہے ہیں باہر جائیے نہ"'

وہ نظریں نیچے کیئے اپنے دونوں ہاتھوں کو مسلتی بوکھلاہٹ کا شکار تھی چہرہ شرم سے سرخ ہو گیا تھا

جبکہ دوسری طرف مصطفیٰ اسکی حالت بے خبر اسکے سراپے پہ اپنی گہری نظریں جمائے کھڑا بس ایک ٹک اسکو تک رہا تھا

وہ اس وقت وہی سوٹ زیب تن کئے ہوئے کھڑی تھی مصطفیٰ کو لگ رہا تھا یہ رنگ اسی کے لئے بنایا گیا ہو اس کلر میں اسکی گلابی رنگت مزید گلابی لگ رہی تھی وہ خاموشی سے کھڑا بس اسکو تک رہا تھا جب اسکی نظریں سامنے آئنے میں نظر آتی اسکی کھلی زپ پر پڑی

اسے ساری بات سمجھنے میں دیر نہیں لگی تھی

"""پیچھے مڑو"""

وہ اپنی کیفیت پہ قابو پاتا اس سے مخاطب ہوا حورین جو نظریں نیچے کئے اپنا لب کچل رہی تھی مصطفیٰ کی بات پر نا سمجھی سے اسے دیکھنے لگی

"""زپ کھلی ہے تمہاری میں بند کر دیتا ہوں """

اپنی بات کہتا وہ مزید اسکے قریب ہوا جبکہ اسکی بات پر حورین کا چہرہ شرم سے مزید سرخ ہو گیا تھا اپنی بوکھلاہٹ میں اس نے اپنے بال تو پیچھے کر لئے تھے مگر

پیچھے لگے آئینے پہ اس نے دھیان ہی نہیں دیا تھا جہاں سے اسکی کھلی زپ سے جھانکتا جسم نمایا وہ رہا تھا جسے اسکے بال چھپانے میں ناکام ہو رہے تھے

""آ۔۔آپ رہ۔۔رہنے دیں م۔۔میں خود کر لونگی""
شرمندگی کی وجہ سے اس سے بولا بھی نہیں جا رہا تھا جبکہ مصطفیٰ اسکی بات کو نظر انداز کرتا اسکا رخ آئینے کے سامنے کر چکا تھا
""اگر خود کر لیتی تو اتنی دیر نہ لگتی""
وہ اسکی مزاحمت کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے اسکے بالوں کو آگے کرتا اسکی کھلی زپ بند کرنے لگا جو کمر سے نیچے تک جا رہی تھی
اسکی انگلیوں کا نرم گرم لمس اپنی کمر پہ محسوس کر کے حورین اپنا سانس کھینچ کر رہ گئی تھی پورے بدن میں جیسے سنسنی سی دوڑ گئی
ہتھیلیاں عرق آلودہ ہو گئی تھی
اس نے اپنی جھکی پلکیں اٹھا کر سامنے آئینے میں دیکھا تو مصطفیٰ اسی کے چہرے پر نظریں جمائے ہوئے تھا

اسکی آنکھوں میں آج الگ سے جذبات تھے جنہیں دیکھ کر حورین کو اپنے حلق خشک ہوتا محسوس ہوا تھا

"""اس ڈریس میں تم بہت خوبصورت لگ رہی """

وہ اپنی گمبھیر آواز میں بولتا اسکے کانوں میں رس گھول رہا تھا

زپ بند کرتی اسکی انگلیاں آہستہ آہستہ اپنا سفر طے کر رہی تھی

حورین کو لگ رہا تھا وہ مزید اسکے سامنے ایسے کھڑی نہیں رہ پائے گی

"""ایسا لگ رہا ہے جیسے یہ تمہارے لئے ہی بنی ہو"""

وہ اپنا چہرہ اسکے کان کے قریب لاتا ہوا سرگوشانہ انداز میں بولا اور ساتھ ہی اسکے بالوں سے آتی خوشبو کو اپنے اندر اتارنے لگا

"""اب میں خود کر لونگی آپ پلیز باہر جایں"""

اسکی حد سے زیادہ بڑھتی قربت حورین کو پریشان کر رہی تھی وہ اپنی دونوں ہاتھوں کی مٹھی بھینچ کر اس سے تھوڑے فاصلے پر آ کھڑی ہوئی تھی

مصطفیٰ جو اسکی قربت اور حورین سے آتی دلفریب خوشبو میں کھو سا گیا تھا اسکے یکدم سے دور جانے پر اسکے سحر سے نکلا تھا

"""ٹھیک ہے جلدی آنا"""

اسے حورین کا خود سے دور جانا بلکل پسند نہیں آیا مگر وہ اپنے لہجے کو نارمل کرتا چینیچنگ روم سے نکل گیا

اسکے جانے کے بعد حورین کتنی ہی دیر تک اپنی بے ترتیب سانسوں کو درست کرتی رہی تھی

"""کچھ اور لینا ہے تمھیں ؟اگر بھوک لگی ہے تو کچھ کھانے چلتے ہیں"""

وہ جب چینج کر کر واپس آئی تو مصطفیٰ اسکے قریب آتے ہی پوچھنے لگا

آج وہ اس لڑکی کے چہرے پر مسکراہٹ لانا چاہ رہا تھا مگر اب تک اسے کامیابی حاصل نہیں ہوئی تھی تھی

"""نہیں مجھے کچھ نہیں لینا بس گھر چلتے ہیں میرا دل گھبرا رہا ہے"""

جانے کیوں اسے یکدم سے گھبراہٹ سی ہوئی تھی اسلئے وہ جلدی سے بس گھر جانا چاہتی تھی

"""ٹھیک ہے اگر تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں ہے تو میں اسرار نہیں کرونگا پھر کبھی ہم باہر ڈنر کرنے آجائے گے"""

وہ اسکے چہرے پہ پھیلی گھبراہٹ کو دیکھ کر خود بھی پریشان ہوا تھا اسلئے سوٹ کا بل ادا کر کے اس شاپ سے نکلا

وہ اسکی کلائی تھام کر لمبے لمبے ڈگ بھرتا جارہا تھا ساتھ ہی گردن موڑ کر اپنے پیچھے آتے گارڈز کو دیکھا

جانے کیوں اسے کچھ عجیب سے لگ رہا تھا یکدم اسکا دل اندر سے گھبرا رہا تھا جیسے کچھ برا ہونے والا ہو

وہ حورین کو اپنے ساتھ لئے مال سے باہر آگیا اور اپنی کار کا انتظار کرنے لگا جو اسکا دوسرا گارڈ پارکنگ سے نکال رہا تھا

جب اسے اپنی کار قریب آتی نظر آئی تو وہ تھوڑا آگے بڑھا ہی تھا کہ یکدم گولی

آواز کے ساتھ حورین کی درد بھری چیخ اسکی سماعت سے ٹکرائی تھی

اس نے گردن کر دیکھا اسے لگا وہ اپنی جگہ سے ہل ہی نہیں پائے گا

لوگ بھاگ رہے تھے اسکے آس پاس ایک شور سا مچا ہوا تھا مگر اسکی نظریں تو

حورین پر ہی ٹکی ہوئی تھی جسکے لیفٹ شانے خون نیک رہا تھا اور وہ درد برداشت

کرتی زمین پر گرنے ہی والی تھی کہ وہ جیسے ہوش میں آیا اور بجلی سی کی تیزی سے

اسکے وجود کو گرنے سے بچایا

'''حورین''''حور میں تمھیں کچھ نہیں ہونے دونگا'''

وہ تڑپتی ہوئی آواز میں اسے پکار رہا تھا جسکی آنکھیں بند ہوئے جا رہی تھی

'''سر وہ لوگ ہمرے ہاتھ سے نکل گئے انہونے چلتی ہوئی کار سے حملہ کیا ہے پر

سر ہمیں جلدی میم کو ہسپتال لیکر جانا ہوگا انہیں گولی صرف چھو کر گئی ہے'''

اسکا گارڈ حور کے زخم کو چیک کرتا ہوا بولا

'''جس نے بھی یہ کیا ہے اسے میرے پاس لیکر آؤ وہ بھی زندہ اگر نہیں لائے تو تمھیں گولی چھو کر نہیں نکلے گی سیدھا تمہارے اندر گھسے گی'''

وہ اپنے گارڈ کا کلر سختی سے پکڑتا ہوا دھاڑا اتھا اتنی ٹائٹ سکیورٹی کے بعد بھی اسکی حور پر حملہ ہو چکا تھا یہ بات اسکی برداشت سے باہر تھی

اسکی بات سن کر گارڈ سر ہلاتا وہاں سے اٹھا تھا وہ جانتا تھا اسکو مالک جو کہہ رہا ہے وہ کر بھی دیگا اسلئے اسے اپنی جان بچانے کے لئے ان لوگوں کو تلاش کر کے لانا تھا

'''حورین پلیز آنکھیں کھولو۔۔۔میں تمھیں کچھ نہیں ہونے دوں گا۔۔کچھ نہیں ہونے دونگا میں'''

وہ وہاں موجود لوگوں کی بھیڑ کو نظرانداز کرتا اسکے بے ہوش وجود کو اپنی باہوں میں اٹھا کر کار کی طرف بڑھا تھا

اسے جلدی سے ہسپتال پہنچنا تھا اپنی حودین کی جان بچانی تھی وہ کیسی بھی قیمت پر اسے کھونا نہیں چاہتا تھا

اگر حورین کو کچھ بھی ہوا تو تمھیں اسکی بہت بڑی قیمت چکانی ہو گی اور میں تمہارا وہ حال کرونگا کہ تم زندگی بھر یاد رکھو گے

وہ تیزی سے ڈرائیونگ کرتے ہوئے اپنی سوچوں میں اس شخص سے مخاطب تھا جس کی وجہ سے آج اسکی حور اس حال میں تھی

✸✸

(ماضی)(چھ سال پہلے)

"''بس کرو اسفند تم اب اور نہیں تم پہلے ہی بہت ڈرنک کر چکے ہو''"

اسکے منہ کی طرف جاتے گلاس کو رباب ایک جھٹکے میں اسکی پہنچ سے دور کرتی ہوئی بولی تھی جبکہ اسکی اس حرکت سے اسفند کے ماتھے پر بل پڑے تھے

"''تم اپنے کام سے کام رکھو میرے معملے میں تمھیں بولنے کی ضرورت نہیں ہے''"

وہ ایک جھٹکے اسکے ہاتھ سے وائن کا گلاس چھینتا ہوا سخت لہجے میں بولا ایک ہی گھونٹ میں گلاس خالی کر کے ٹیبل پر رکھ چکا تھا

'''میں بیوی ہوں تمہاری اسفند تمہارے معملے میں مجھے بولنے کا حق ہے'''

اسکو پھر سے گلاس بھرتا دیکھ رباب نے اسکے ہاتھ سے بوتل چھیننی چاہی مگر وہ ہاتھ اسے بھی اسکی پہنچ سے دور کر گیا تھا

'''تم زبردستی کی بیوی ہو اسلئے میں تمھیں اپنے معملے میں بولنے کا حق نہیں دیتا بہتر ہے تم یہاں سے چلی جاؤ رباب'''

وہ ایک ایک گھونٹ اپنے حلق سے نیچے اتارتا ہوا سخت لہجے میں بولتا اسے تلخ حقیقت سے آگاہ کر رہا تھا

جبکہ اسکی بات پر رباب اپنے لب بھینچ کر رہ گئی تھی وہ کچھ غلط بھی تو نہیں کہہ رہا تھا انکی شادی کو ایک مہینہ ہو گیا تھا اور اس ایک مہینے اس نے ایک بار بھی اسے نظر بھر کر نہیں دیکھا

کیونکہ اس نے نکاح سے پہلے ہی اسے بول دیا تھا کہ وہ اس نکاح کے بعد اس سے کوئی بھی امید نہ رکھے

رباب کو اچھی طرح سے یاد تھا مصطفیٰ نے اسے منانے کی بہت کوشش کی مگر وہ اس سے نکاح کرنے کے لئے ہر گز راضی نہیں ہوا یہاں تک کہ اس نے مصطفیٰ سے یہ تک کہہ دیا تھا اگر وہ ایسے ہی اس سے زبردستی کرتا رہا تو وہ اپنی اتنی سال پرانی دوست کو بھی ختم کر دیگا

اسفند کی اس بات پر مصطفیٰ نے بھی خاموشی اختیار کر لی تھی وہ لوگوں کے بیچ میں بری طرح سے پھنس چکا تھا

رباب نے جب یہ سنا تو اس نے پھر اپنی آخری بازی چل کر خود کو ختم کرنے کی کوشش جس پر مصطفیٰ کے ساتھ ساتھ باقی سب لوگ بھی پریشان ہو گئے تھے اور پھر حیات صاحب اور باقی لوگوں کے دباؤ میں آکر مجبوراً اسفند کو رباب سے نکاح کرنے کے لئے راضی ہونا ہی پڑا تھا

"'' دو مہینے ہو گئے ہیں اسفند اور تم اس لڑکی اب تک بھول نہیں پائے ہو اس نے تمہارے ساتھ اتنا سب کیا اسکے بعد بھی ''"

وہ پھر سے اسکے دل میں حفصہ کے لئے موجود نفرت کو مزید بڑھانے کی کوشش کرنے لگی تھی جبکہ اسکی بات پر اسفند کی گلاس پر پکڑ سخت ہوئی تھی

"""وہ جس طرح مجھ سے اور میرے سوالوں سے بچ کر بھاگی ہے وہ میں بھول نہیں سکتا کبھی بھی نہیں"""۔

اس بار وہ لہورنگ آنکھیں لئے اسکی جانب پلٹا تھا حفصہ کا ذکر آتے ہی اسکی رگیں تن سے گئیں تھی

وہ اس لڑکی کو کیسے بھول سکتا تھا جو اسکا سکون برباد کر کے خود دوسرے ملک جا چکی تھی

وہ اتنی بڑی دھوکے باز نکلے گی اسفند کبھی خواب میں بھی نہیں سوچ سکتا تھا

"""اسکی نفرت کے آگے تمھیں میری محبت کی شدّت نظر نہیں آتی ایسا کیوں ہے اسفند"""

وہ آہستہ سے اسکے قریب ہوتی اپنے اور اسکے درمیاں فاصلے کو ختم کر چکی تھی

'''ایک بار اسکو بھول کر میری طرف دیکھو اسفند میرے دل میں تمہارے لئے اتنی محبت ہے کہ تم یہ بھی بھول جاؤ گے کہ تم نے کبھی کسی سے محبت بھی کی تھی'''

وہ اسکے ہاتھ سے گلاس لیکر ٹیبل پر رکھ چکی تھی جبکہ دوسرا ہاتھ اسفند کے بالوں میں آہستہ سے چلا رہی تھی

اسکے ہاتھ کا لمس تھا یا نشے کا اثر تھا اسفند نے اپنی آنکھیں یکدم سے بند کی بند پلکوں کے پیچھے اس دشمن جاں کا چہرہ نظر آیا تو اس نے فوراً آنکھیں کھولی تھی

'''میں تم اتنی محبت کرونگی اسفند کہ تم اسے بھی بھول جاؤ گے''

رباب کی آواز پھر سے اسکے کانوں میں ٹکرائی تو اس نے گردن موڑ کر دیکھا رباب کی کالی آنکھوں کی جگہ اسے سلور گرے آنکھیں نظر آئی تھی جو بہت محبت سے اسے دیکھ رہی تھی

'''میں تمھیں بھول نہیں پا رہا ہوں'''۔

اس نے ہاتھ بڑھا کر اس چہرے کو چھوا تھا

اس وقت وہ بری طرح نشے میں تھا اتنا کہ اسے رباب کی جگہ حفصہ نظر آرہی تھی

'''اسفند میں یہی تو ہوں تمہارے پاس'''

رباب کی آواز اب حفصہ کی آواز میں بدل گئی وہ مسکراتی ہوئی مزید اسکے قریب ہو رہی تھی اور وہ بے خودی میں اسکے قریب کھیچتا جا رہا تھا

'''میں تم۔۔ میں تم سے نفرت نہیں کر پا رہا'''

وہ اسکا چہرہ دونوں ہاتھوں میں تھام چکا تھا اسے نہیں معلوم تھا کہ وہ کیا کر رہا ہے مگر اسے معلوم تھا تو بس اتنا کہ اسکے سامنے جو چہرے تھا وہ اس سے محبت کرتا تھا

شدید محبت

اس سے اتنی نفرت کرنے کے بعد بھی وہ اسے بھول نہیں پا رہا تھا

'''مجھے چھوڑ کر مت جانا حفصہ کبھی بھی نہیں'''۔

وہ سرگوشی کرتا اسکے چہرے پر جھک گیا

وہ اس وقت ٹوٹا ہوا تھا

بکھر چکا تھا

ہوش میں نہیں تھا

وہ نہیں جانتا تھا وہ کیا کر رہا ہے نہ رباب نے اسے روکنے کی کوشش کی تھی اسے صرف اسفند کو حاصل کرنا تھا جو وہ کر چکی تھی

✸✸

(چھ سال پہلے)(_ماضی)

اسکے روم کا دروازہ یکدم سے دہاڑ کی آواز کے ساتھ تھا وہ جو آئینے کے سامنے کھڑی اپنا جائزہ لے رہی تھی گردن موڑ کر دیکھا تو مصطفیٰ کو دروازے میں کھڑا پا کر وہ حیران ہوئی تھی

"''بھائی آپ یوں اچانک یہاں سب خیریت تو ہے نہ''"

وہ ایک لمحے کے لئے مصطفیٰ کی لہو رنگ آنکھیں دیکھ کر گھبرا تو گئی تھی مگر فورا سنبھال کر اسکے قریب آئی تھی

جو شعلہ بار نظروں سے کھڑا اسکو گھور رہا تھا جو رباب کے لئے اچھی خبر نہیں تھی

""کیا ہوا بھائی آپ ایسے کیوں دیکھ""

اس سے پہلے کہ وہ اپنا جملہ مکمل کرتی چٹاخ کی آواز کمرے کی خاموشی میں گونج اٹھی تھی

وہ حیرانی اور بے یقینی کی کیفیت میں رخسار پر ہاتھ رکھے اپنے سامنے کھڑے مصطفیٰ کو دیکھ تھی جو کھا جانے والی نظروں سے اسکو گھور رہا تھا

"بھائی آپ نے مجھے پر ہاتھ اٹھایا مگر ک۔۔""

اس بار بھی اسکا جملہ دوسرے تھپڑ کی وجہ سے ادھورا رہ گیا تھا

اور اس بار کا تھپڑ اتنی زور کا تھا کہ رباب کو اپنا سر گھومتا ہوا محسوس ہو رہا تھا

وہ آنکھوں میں پانی لئے اپنے بھائی کو دیکھ رہی تھی جسکا غصّہ دو تھپڑ مارنے کے بعد بھی کم نہیں ہوا تھا

'''بھائی میں نے آخر ایسا کیا کیا ہے کہ آپ میری کوئی بات سنے بغیر مجھے پر ہاتھ اٹھا دیا'''

اس بار غصّے کی وجہ سے چیخ اٹھی تھی اسکی تو یہ بات برداشت کے باہر تھی کہ اسکے بھائی نے پہلی بار اس پر ہاتھ اٹھایا تھا

'''تم جو کر چکی ہو نار باب اسکے آگے یہ دو تھپڑ کچھ بھی نہیں ہے میرا بس چلتا تو میں تمہارا قتل کر دیتا'''

وہ غصّے سے اپنی مٹھی سختی سے بھینچتا ہوا بولا ورنہ اسے لگ رہا تھا کہ اسکا ہاتھ پھر سے اٹھ جائے گا اور وہ یہاں اسفند کے گھر کوئی تماشہ نہیں کرنا چاہتا تھا

'''میں نے ایسا کیا دیا بھائی جو آپ نے مجھے مارنے سے پہلے ایک بار بھی نہیں سوچا'''

وہ اپنا رخسار سہلاتی ہوئی بولی جتنی طاقت لگا کر مصطفٰی نے اسے تھپڑ مارا تھا رباب کو پورا یقین تھا کہ اسکا بھاری ہاتھ اسکے نازک رخسار پر اپنا نشان چھوڑ چکا ہوگا

'''ایک لڑکی کی عزت برباد کر کے تم مجھ سے پوچھ رہی ہو تم نے کیا کیا ہے تمھیں کیا لگتا ہے رباب مجھے خبر نہیں لگے گی تم کتنا بڑا کام کر چکی ہو''''

وہ غصّے میں پھر سے اسکی جانب بڑھا مگر اسکا غصّہ دیکھ کر رباب ڈر کر دو قدم پیچھے ہوئی تھی

آج صبح جب وہ اپنے کام کے سلسلے سے باہر جا رہا جب اپنے آدمی کے منہ سے رباب کا نام سن کر اسکے قدم اپنی جگہ تھم سے گئے تھے

اسے تفتیش ہوئی تھی اسلئے وہ مزید سننے کے لئے وہاں رک گیا حورین کا گارڈ اسکے دو آدمیوں کو کچھ رقم دے رہا تھا جو رباب نے انہیں بھیجی تھی

رباب انہیں کس کام کے لئے اتنی رقم دے رہی تھی بس یہی جاننے کے لئے وہ اس حال میں داخل ہوا تھا وہ لوگ پہلے تو اسے دیکھ کر گھبرا گئے تھے مگر وہ بھی مصطفٰی زمان شاہ تھا اس سے کچھ بھی چھپانا ان لوگوں کے لئے ناممکن تھا اسلئے وہ لوگ اپنی جان بخشوانے کے لئے سب کچھ اسے بتاتے چلے گئے تھے سب جان لینے کے بعد وہ غصّے میں کھولتا اسکے پاس آیا تھا

مصطفیٰ کو شاید کبھی خبر ہی نہیں ہوتی کہ اسکی بہن کیا کر چکی ہے اگر آج وہ ان لوگوں کی باتیں نہ سن لیتا

'''بھائی آپ کیا کہہ رہے ہیں میں کچھ سمجھی نہیں آپ کس بارے میں بات کر رہے ہیں'''
مصطفیٰ کے منہ سے یہ سب سن کر رباب کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئی تھی اسکے تو وہم گمان میں بھی نہیں تھا کہ اسکے بھائی کو اس سب کی خبر لگ جائے گی اسلئے انجان بنتی ہوئی بولی تھی

'''چلو اگر تمھیں یاد نہیں ہے تو میں یاد دلادتا ہوں میں حفصہ کی بات کر رہا ہوں اس لڑکی کی جس سے اسفند محبت کرتا تھا جسے اپنے راستے سے ہٹانے کے لئے تم نے کڈنیپ کرا کر اسکی عزت برباد کر دی اسے یہ ملک چھوڑنے پر مجبور کر دیا'''
'''میں اس لڑکی کی بات کر رہا ہوں رباب کچھ یاد آیا تمھیں'''۔

اس نے اپنی آواز آہستہ ہی رکھی ہوئی تھی مگر اسکا لہجہ اسکی غصّے کی وجہ سے تنی ہوئی رگیں صاف طور پر واضح ہو رہی تھی جو اسکے شدید غصّے میں ہونے کا پتا دے رہی تھی

"""میں نے کچھ غلط نہیں کیا بھائی اپنی محبت کو پانے کے لئے مجھے جو صحیح لگا میں نے وہ کیا ہے"""
وہ اپنی غلطی ماننے کے بجائے الٹا خود کو صحیح ثابت کر رہی تھی
اسکے جواب سے مصطفٰی کو بہت دکھ ہوا تھا اسے لگا تھا کہ شاید وہ کہہ دے اس نے نہیں کیا یا اس سے غلطی ہوئی مگر وہ شرمندہ ہونے کے بجائے ایسے بول رہی تھی جیسے اس نے جو کچھ کیا تھا وہ غلط نہیں ہے
"""اگر تمھیں ایسا لگتا ہے کہ تم نے جو کیا صحیح کیا تو پھر اب میں بھی وہی کرونگا جو مجھے صحیح لگتا ہے"""
مصطفٰی کو اپنی بہن سے ہرگز ایسی امید نہیں تھی اسے اس وقت بہت افسوس ہو رہا تھا کہ اسکی بہن کی وجہ سے اسفند اپنی محبت سے دور تھا

""کیا مطلب آپ کیا کریں گیں""

مصطفیٰ کی بات پر رباب کو اپنے آس پاس خطرے کی گھنٹی بجتی محسوس ہوئی تھی

"""میں ابھی اور اسی وقت اسفند کو جا کر سب سچ بتا دونگا کہ تم اسکے ساتھ کیا کر چکی ہو اسکے بعد وہ کوئی بھی فیصلہ لے تمھیں اسے قبول کرنا ہو گا"""

وہ ایک ایک لفظ پہ زور دیتا رباب کا سکون برباد کر گیا تھا اسکے وہم گمان میں بھی اپنے بھائی سے ایسی امید نہیں تھی

"""نہیں بھائی آپ اپنی بہن کے ساتھ ایسا نہیں کر سکتے سب حقیقت جاننے کے بعد اسفند کا کیا فیصلہ ہو گا آپ اچھی طرح جانتے ہیں"""

وہ پریشانی سے اپنی بھائی کی جانب بڑھی تھی آنکھوں میں یکدم جھوٹے آنسوں آ گئے تھے

"""تمہارے یہ آنسوں مجھے نہیں روک سکتے رباب میں پہلے انکی وجہ سے ایک غلطی کر چکا ہوں لیکن اب نہیں"""

وہ بے دردی سے اس سے اپنا ہاتھ چھوڑتا ہوا دروازے کی طرف بڑھا تھا

"""بھائی میں پریگنینٹ ہوں اگر آپ نے اسفند کو سچ بتا دیا تو وہ مجھے چھوڑ دیگا """

رباب نے اپنی ایک آخری چال چلی تھی اور اسکی بات سن کر مصطفیٰ کے
دروازے کی طرف بڑھتے قدم رک گئے تھے
جب سے اسے یہ معلوم ہوا تو وہ تب سے ہی ناخوش تھی کیونکہ وہ ابھی ماں بننے
کے لئے تیار نہیں تھی اس لئے اس نے سوچا تھا بغیر کسی کو خبر دئے وہ اسے ختم کر
دیگی مگر اسے مصطفیٰ کو روکنے کے لئے ایک یہ ہی راستہ ملا تھا شاید بچے کا سن کر وہ
اسفند کو کچھ نہ بتائے

"""آپ اس بار میرے بارے میں نہ صحیح کم از کم اس بچے کے بارے میں
سوچیں"""
وہ اسکو التجائی نظروں سے دیکھتی ہوئی بولی مگر مصطفیٰ اب اسکے اصل چہرے سے
اچھی طرح واقف ہو چکا تھا
"""تمہارے پاس دو راستے ہیں رباب یا تو تم خود جا کر اسفند کو سب سچ بتا دو"""
وہ اپنی بات کہتا ایک لمحے کے لئے رکا تھا

"""یا تم اس بچے کی پیدائش کے بعد بچا اسفند کو دیکر اسکی زندگی سے ہمیشہ کے لئے چلی جاؤ بغیر اسے اپنے جانے کی وجہ بتائے بغیر تاکہ وہ ساری زندگی تم سے یہ سوچ کر نفرت کرے کہ تم اسے اور اسکے بچے کو تڑپتا ہوا چھوڑ کر چلی گئی"""

وہ سخت لہجے میں بولتا رباب کی طرف بڑھا تھا

"""اگر میں ان میں ایک بھی نہ کروں تو"""۔

وہ اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولی تھی اسکی یہ حرکت مصطفیٰ کے غصّے کو مزید بڑھا گئی تھی

"""تو میں خود جا کر اسفند کو سب سچ بتا دونگا اسکا بعد پتا ہے کیا ہوگا وہ تمھیں تو طلاق دیگا ہی اس بچے اور تم سے نفرت کرے گا اسلئے اس معصوم کی زندگی خراب کرنے سے بہتر ہے تم اسے خود ہی چھوڑ کر چلی جاؤ کیونکہ تم جیسی لڑکی اسفند کے ساتھ رہنے کے لائق نہیں ہے"""

مصطفیٰ یہ صرف اس بچے کے لئے کر رہا تھا اسے ڈر تھا رباب کی حرکت کی وجہ سے وہ اس بچے کو اپنانے سے انکار نہ کر دے

'''بھائی ہو کر آپ اپنی بہن کے ساتھ ایسا کیسے کر سکتے ہیں'''

وہ بے یقینی سے اسے دیکھتی ہوئی بولی جس نے اسکے سامنے کوئی راستہ نہیں چھوڑا تھا

'''شکر کرو ایک بھائی ہونے کی وجہ سے میں اسے کچھ نہیں بتا رہا اسلئے تم چپ چاپ اسکی زندگی سے چلی جاؤ اس میں تمھاری بہتری ہے'''

مصطفیٰ کی بات پر رباب صبر کا گھونٹ پی کر رہ گئی تھی کیونکہ اسکی خاموش رہنے میں ہی بھلائی تھی

✸✸

'''نہیں اسفند تم لوگوں کو یہاں آنے کی ضرورت نہیں ہے حور بلکل ٹھیک ہے بس بے ہوش گولی بس اسے چھو کر گزری تھی''

مصطفیٰ روم میں ادھر سے ادھر ٹہلتا فون پر بات کر رہا تھا اسکی آواز ہی تھی جس سے حورین کی آنکھ کھلی تھی

فون کان سے لگائے وہ اسکے بیڈ کے سامنے کھڑا تھا اسکی پشت حورین کی جانب تھی اسلئے وہ اسے ہوش میں آتا ہوا دیکھ نہیں پایا تھا

"""نہیں زیادہ پریشان ہونے والی بات نہیں ہے ویسے بھی ڈاکٹر نے کہا ہے میں اسے شام تک گھر بھی لے جا سکتا ہوں"""

وہ اپنی بات کہتا جیسے ہی اسکی جانب پلٹا تو حورین کو ہوش میں آتا دیکھ اسکا چہرہ خوشی سے کھل اٹھا تھا

"""اسفند میں تم سے بعد میں بات کرتا ہوں حور ہو ہوش آگیا ہے"""

وہ کال کٹ کرتا بے چینی سے اسکی جانب بڑھا اور حورین نے لیٹے ہوئے مکمل اسکا جائزہ لیا تھا وہ اسی دن والی شرٹ میں ملبوس تھا آستین کہنی تک فولڈ کی ہوئی تھی

بکھرے بال۔۔

چہرے پر تھکن تھی جس سے یہ صاف ظاہر ہو رہا تھا کہ وہ ایک لمحے کے لئے بھی سکون سے نہ رہا ہو

"""خدا کا شکر ہے حورین تمھیں ہوش آگیا میں تو ڈر ہی گیا تھا"""

وہ اسکے بیڈ کے قریب ہی رکھی چیئر پر بیٹھتے ہوئے اس سے مخاطب ہوا اور حور کا سائیڈ پر رکھا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں تھام چکا تھا

""اگر تمھیں کچھ ہو جاتا تو میں خود کو کبھی معاف نہ کرتا کبھی بھی نہیں""

وہ بے چینی سے بولتا حور کے ہاتھوں کو اپنے لبوں سے لگا کر جیجا اپنے نرم گرم لبوں کا لمس اسکے ٹھنڈے ہاتھوں پر چھوڑ رہا تھا

اسکی اتنی شدّت پر حورین کی پلکیں نم ہوئی تھی وہ بس ایک ٹک اسکو تک رہی تھی جواب اسکے ہاتھوں کو کسی قیمتی چیز کی طرح اپنے لبوں سے چھو کر اپنے چہرے سے لگا رہا تھا

""کیا ہوا تم رو کیوں رہی ہو زیادہ تکلیف ہو رہی ہے تمھیں""

حور کی سسکی جب مصطفیٰ کے سماعت سے ٹکرائی تو وہ اپنا چہرہ اٹھا کر اسکی طرف دیکھا بے چینی سے پوچھتا اسکے چہرے کو اپنے دونوں ہاتھوں میں تھام چکا تھا

""آپکو تو خوش ہونا چاہئے تھا اگر مجھے کچھ ہو جاتا تو آپکو مجھ سے اور اس رشتے سے آزادی مل جاتی""

وہ اپنے شانے پر ہوتی تکلیف کو برداشت کرتی نم لہجے میں بولی

ایک آنسوں ٹوٹ کر اسکے بالوں میں جذب ہوا تھا

'''تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں ہے اسلئے فالتو کی باتیں سوچ کر اپنے دماغ پر زور مت ڈالو'''

اسکا لہجہ سخت ہوا تھا ساتھ ہی اسکے چہرے پر اسکی پکڑ سخت ہوئی تھی مگر وہ اسے کوئی تکلیف نہیں دے رہا تھا

'''یہ فالتو کی باتیں نہیں ہے مصطفیٰ انھیں باتوں کی وجہ سے ہم دونوں خوش نہیں رہ پا رہے ہیں اچھا ہوتا وہ گولی مجھے صرف چھو کر نہ گزرتی اور ہم دونوں کی مشکل آسان ہو جاتی'''

وہ اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے ہمّت سے بول رہی

کیونکہ یہ درد اس درد سے زیادہ تھا جو وہ پچھلے دنوں اسکی بے رخی اسکے دوری کی وجہ سے برداشت کر رہی تھی

اپنے شانے میں اٹھتی درد کی ٹیسوں کو وہ مکمل نظرانداز کے ہوئے وہ بول رہی تھی اس بات سے بے خبر کی اسکی باتیں مصطفیٰ کے غصّے کو بڑھا رہی تھی جو وہ مشکل سے ضبط کئے ہوئے

'''خاموش ہو جاؤ حور بلکل خاموش اب میں مزید ایک اور لفظ برداشت نہیں کرونگا'''

وہ اسکے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں تھامے سختی سے اپنی آنکھیں بند کرتا اپنی پیشانی اسکی پیشانی پر رکھ کر گہرے گہرے سانس لے رہا تھا جیسے اپنے اندر اٹھتے طوفان کو کم کرنے کی کوشش کر رہا تھا

'''تم نہیں جانتی حور میں کل سے اب تک کس حالت سے گزرا ہوں تمھیں اس حال میں دیکھ کر میں ہزار موت مرا ہوں'''

وہ اپنی آنکھیں بند کئے اس لمحے کو بھولنے کی کوشش کر رہا تھا جب وہ بے سدھ خون سے لتپت اسکی باہوں میں تھی

وہ لمحہ اسکے لئے کسی قیامت سے کم نہ تھا

'''مصطفٰی کیا آپکو کبھی بھی مجھ سے محبت نہیں ہوئی''''

حورین نے اپنی آنکھیں کھول کر اسے دیکھا جو ابھی بھی اسکی پیشانی سے اپنی پیشانی ٹکائے اسکے چہرے پر جھکا اپنی آنکھیں بند کئے ہوئے کھڑا تھا

حورین نے اپنا ہاتھ بڑھا کر اسکے چہرے کو نرمی سے چھوا تھا جیسے یقین کرنا چاہ رہی ہو کے وہ حقیقت میں اسکے اتنے قریب کھڑا ہے اور یہ کوئی خواب نہیں ہے

مصطفٰی جو اپنی آنکھیں بند کئے کھڑا اسکو محسوس کر کے خود کو یہ یقین دلا رہا تھا کہ وہ بلکل صحیح سلامت اسکے پاس ہے حورین کی بات اور اسکے ہاتھ کا لمس اپنے رخسار پر محسوس کر کے اس نے یکدم اپنی کھول کر دیکھا جو آنکھوں میں پانی لئے اسے ہی تک رہی تھی

'''آپ میری اتنی فکر کرتے ہیں میرے لئے اتنا پریشان رہتے ہیں اس سب کے باوجود بھی کبھی آپکو مجھ سے محبت نہیں ہوئی'''

وہ پھر سے اپنا سوال دوہرا رہی تھی

اور مصطفٰی اسکے سوال پر یکدم اس سے دور ہوا تھا جس سے حورین کے آنسوں میں مزید روانی آگئی تھی

'''جن سوالوں کے جواب سے تمھیں ہو گی ان سوالوں کو کر کے مزید خود کو اذیت مت دو'''

وہ بے تاثر چہرہ لئے اسکی طرف دیکھ رہا تھا حور کے آنسوں اسے تڑپا رہے تھے مگر وہ خود پر ضبط کئے پتھر بنا کھڑا اسکو دیکھتا رہا

'''میرے سوال کا جواب مجھے جب تک نہیں ملے گا میں تب تک سوال کرتی رہوں گی'''

وہ بھی ضدی لہجے میں بولی تھی

آج وہ صاف صاف جان لینا چاہتی تھی آخر مصطفٰی کے دل میں اسکے لئے کیا ہے اسکے چہرے اسکے ہر انداز سے صاف ظاہر ہوتا تھا کہ وہ اس سے محبت کرتا ہے مگر وہ لفظوں میں کہتا ہوا جانے کیوں ڈرتا تھا

"""میں آج آپ سے آخری بار پوچھ رہی ہوں مصطفیٰ اگر آپکے دل میں میرے لئے محبت ہے تو میرا ہاتھ تھام لیجئے"""

وہ بھیگے لہجے میں کہتی آنکھوں میں امید لئے اپنا ہاتھ اسکی جانب بڑھایا تھا

"""اگر مجھ سے محبت نہیں کرتے ہیں تو آپ ابھی اسی وقت یہاں سے چلے جائے کیونکہ اس وقت میں اس شخص کا ساتھ چاہتی ہوں جو مجھ سے محبت کرتا ہو نہ کہ اپنی زمہ داری نبھا رہا ہو"""

اس نے اپنی نظریں دروازے کی طرف کرتے ہوئے کہا جبکہ اسکا ہاتھ ابھی بھی اسکی جانب بڑھا ہوا

وہ منتظر نظروں سے اسکو دیکھ رہی تھی جو کبھی اسکے بڑھے ہوئے ہاتھ کو دیکھتا تو کبھی اسکے چہرے کی طرف

"""اگر تم ایسا چاہتی ہو تو ٹھیک ہے"""

وہ اپنی بات کہتا ایک قدم آگے بڑھا جو حور کے چہرے پر ایک خوشی کی چمک لے آیا تھا مگر اگلے ہی لمحے وہ پلٹا تھا

'''میں جارہاہوں اگر میری ضرورت ہو تو ایک آواز دے دینا میں آجاؤں گا'''

وہ اپنی بات کہتا وہاں رکا نہیں تھا اپنے بھاری قدموں میں اسکا دل روندتا ہوا اس روم سے نکل گیا

حورین بھیگی پلکوں سے اسکو دور جاتا ہوا دیکھتی رہی تھی

✸✸

وہ گنگناتی اپنی اور اسفند کی وارڈراب صحیح کررہی تھی آج اسکا موڈ کافی خشگوار تھا اور اسکے اس اچھے موڈ کی وجہ اسکی ماں تھی جن سے آج اسکی بات ہوئی تھی ان سے بات کرکے حفصہ مطمئن ہوئی اس نے اپنی ماں کو سب بتادیا تھا رخسار بیگم پہلے تو اسکے نکاح کا سن کر پریشان ہوئی تھی مگر جب انہیں یہ معلوم ہوا کہ اسکا نکاح اسفند سے ہوا ہے تو انکے اندر ایک سکون سے اتر گیا تھا کیونکہ وہ حفصہ کی محبت سے واقف تھی

اسکے دل پہ جو بوجھ تھا وہ آج اپنی ماں سے بات کر کے ہلکا محسوس کر رہی تھی بس اب اسے اسفند کو سب بتانا تھا جس وجہ سے وہ آج تک اس سے اتنی نفرت کرتا آ رہا تھا

وہ اسے بتانا چاہتی تھی کہ وہ بے وفا نہیں مجبور تھی

وہ وقت کبھی نہیں بھول سکتی تھی جب رباب کے آزاد کرنے کے بعد وہ گھر آئی اس نے اپنے باپ بھائی کو سچ بتانے کی کوشش کی مگر کسی نے اسکی نہ سنی صرف اسکی ماں کو اس پہ اعتبار تھا پر اس گھر میں اسکی ماں کی کون سنتا تھا

اسکی وجہ سے اسکے ساتھ ساتھ اسکے باپ کی عزت خراب ہوئی تھی اسلئے ابراھیم خان نے لوگوں کی باتوں سے بچنے کے لئے اسے باہر بھیج دیا اس بیچ اس نے اسفند سے رابطہ کرنے کی کوشش کی مگر ناکام رہی

اسکے پاس اپنے باپ کی بات ماننے کے علاوہ کوئی راستہ نہیں تھا

پانچ سال وہ اپنی ماں اپنے گھر سے دور رہی اور پھر جب اسکے باپ نے اسے واپس بلایا تو وہ کتنا خوش ہوئی تھی مگر جب اسے یہ معلوم ہوا کہ اسکے باپ نے شمس سے اسکا نکاح کرانے کے لئے واپس بلایا تھا تو اسکی خوشی مزید نہ رہ سکی تھی

وہ اس شخص سے کیسے نکاح کر سکتی تھی جس نے رباب کے ساتھ مل کر اسکے ساتھ یہ سب کیا تھا اسلئے وہ وہاں سے بھاگ آئی تھی

اسکا اور اسفند کا ملنا قسمت میں لکھا تھا اسلئے آج وہ اس گھر میں اسکی بیوی کی حثیت سے موجود تھی

اسکی سوچوں کا سلسلہ تب ٹوٹا جب اسکی نظر وارڈراب میں موجود لاکڈ خانے پر پڑی وہ اکثر اسے لاکڈ ہی دیکھتی تھی

''' اسکی چابی کہاں ہو سکتی ہے '''

جانے کیوں آج اسے اس لاکڈ خانے کو کھولنا چاہا تھا وہ دیکھنا چاہتی تھی آخر اس میں ایسا کیا تھا جس وجہ سے اسفند اس لاکڈ رکھتا تھا

وہ اسفند کی سائیڈ میں اسکی چابی تلاش کرنے لگی اور قسمت سے وہ اسے دوسرے دراز میں مل ہی گئی تھی

اس نے جلدی سے چابی اس دراز میں لگا کر اسکا لاک کھولا تھا دل اندر سے اسفند کے آجانے سے ڈر بھی رہا تھا

اس نے اپنا خشک حلق تر کرتے ہوئے دراز کھولا مگر اس میں رکھی چیزے دیکھ کر وہ اپنی جگہ کھڑی ہی رہ گئی تھی

اس دراز میں اسکی تصویر تھی اور کچھ چیزے جو وہ اسفند کو گفٹ کر چکی تھی

وہ چہرے پر حیرانے اور بے یقینی کے تاثرات لئے ان چیزوں کو اٹھا کر دیکھنے لگی

اس نے اب تک اسکی اور حفصہ کی یادوں کو سنبھال کر رکھا ہوا اسکا مطلب صاف تھا اسکے دل میں آج بھی حفصہ کے لئے جذبات تھے وہ اس سے کبھی نفرت کر ہی نہیں پایا اگر کرتا تو اسکی چیزیں یوں اس طرح کسی قیمتی چیز کی طرح سنبھال کر نہ رکھتا

'''تمہاری ہمّت کیسے ہوئی میری پرسنل چیزوں کو ہاتھ لگانے کی اور کس کی اجازت سے تم نے اس دراز کو کھولا'''

وہ جو نم آنکھوں سے ان سب کو دیکھ رہی تھی اسفند کی بھاری اور سرد آواز پر وہ اسکی جانب پلٹی تھی جو قہر برساتی نظروں سے اسے گھور رہا تھا

'''تم نے آج تک میری دی ہوئی چیزوں کو سنبھال کر رکھا ہوا ہے مجھ سے اتنی کرنے کے باوجود تم اس بات سے انکار کیوں کرتے ہو'''

وہ اسکے لہجے اور اسکے سوال کو نظرانداز کرتی ہوئی وارڈراب بند کر کے ہاتھ میں وہ سب سامان لئے اسکی جانب بڑھی تھی

'''یہ سب میں نے اسلئے سنبھال کر رکھی ہوئی ہے کیونکہ یہ مجھے تمہارے دئے ہوئے دکھ کو یاد کراتی ہے یہ مجھے یہ یاد کرواتی ہے کہ تم بے وفا تھی دھوکے باز تھی'''

وہ جھٹنے کے انداز میں اس سے سب سامان لیتا ان سب کو بیڈ پر پھینکتا ہوا غرایا تھا

وہ اسکے سامنے یہ کبھی قبول نہیں کر سکتا تھا کہ وہ اسکی یادوں سے کبھی پیچھا نہیں چھوڑ اسکا تھا ان سب کو دیکھ کر اسے تکلیف بھی ہوتی تھی مگر کہیں نہ کہیں سکون بھی ملتا تھا

'''میں بے وفا نہیں تھی اسفند اور نہ ہوں میں بس اس وقت مجبور تھی بے بس تھی'''

وہ بھی اسکی کے انداز میں چیخی تھی

اسفند کے پاس اسکی دی ہوئی چیزیں دیکھ کر اسے لگ رہا تھا اسفند آج بھی اس سے محبت کرتا ہے اور اگر وہ اسے سب بتا دے تو شاید وہ اسکا یقین بھی کر لے

'''ایسی کون سی مجبوری آگئی تھی تمھیں جو تمھیں مجھے چھوڑ کر اس شمس سے منگنی کرنی پڑی اور اسکے بعد چپ چاپ ملک بھی چھوڑ کر چلی گئی اپنی بے وفائی کو مجبوری کو نام مت دو حفصہ بیگم میں کوئی بچہ نہیں ہوں'''

وہ تلخی سے کہتا سختی سے اسکا بازو دبوچ کر اسے اپنی جانب کھینچ چکا تھا

اسکی پکڑ میں اتنی سختی تھی کہ حفصہ کے منہ سے سسکی سی نکلی تھی

'''یہ جھوٹ ہے میری شمس سے کبھی منگنی نہیں ہوئی'''

وہ اپنے بازو میں اٹھتی درد کی ٹیسوں کو نظرانداز کرتی بامشکل بول پائی اور اسکی آنکھوں میں دیکھا جو چہرے پہ سخت تاثرات لئے اسے ہی دیکھ رہا تھا

'''ایک جھوٹ کو چھپانے کے لئے تم اور کتنے جھوٹ بولوگی حفصہ کہہ دو کہ یہ بھی جھوٹ ہے کہ تمہارا نکاح شمس سے نہیں ہو رہا تھا'''

اب اب اسکا دوسرا بازو بھی سختی سے اپنی گرفت میں لیتا ہوا بولا تھا

وہ کافی وقت سے یہ جاننے میں لگا ہوا تھا کہ اسکا نکاح کس سے ہو رہا تھا اور جب اسے معلوم ہوا تو یہ سچ سن کر اسکی غصّے سے رگیں تن گئیں تھی مگر اسکی ایک بات سمجھ میں نہیں آئی تھی آخر وہ اس نکاح سے بھاگ کر کیوں آئی تھی

'''کیا ہوا خاموش کیوں ہوگئی بول دو یہ بھی جھوٹ ہے'''۔

وہ اسکی خاموشی پر طنزیہ مسکرایا تھا

'''ویسے مجھے حیرانی نہیں ہوئی یہ جان کر کہ تم اسے بھی نکاح والے دن چھوڑ کر بھاگ آئی جانتی ہو کیوں؟'''

وہ ایک لمحے کے رکا جیسے کچھ سوچ رہا ہو

'''کیونکہ تمہاری تو عادت ہے ایک کو چھوڑ کر دوسرے کا ہاتھ تھامنے کی مگر بدقسمتی سے تمہارا راستہ پھر سے میرے پاس آکر رک گیا'''

اسکے زہر خند لہجے پر حفصہ نے تڑپ کر اسکی طرف دیکھا اور اپنی پوری طاقت لگا کر اس سے اپنے آپ آزاد کروایا تھا

'''ہاں میں بھاگی تھی اپنے نکاح سے کیونکہ میں اس شخص سے مر کر بھی نکاح نہیں کر سکتی تھی جس نے میرا اکڈنیپ کروا کر میری عزت میری زندگی برباد کر دی صرف مجھے حاصل کرنے کے لئے''''

وہ چیختی ہوئی ایک سانس میں بولتی چلی گئی تھی

اس وقت اسکا پورا بدن لرز رہا تھا آنکھوں سے آنسوں مسلسل بہہ رہے تھے

جبکہ اتنے بڑے انشفاک پر اسفند بے یقینی سی کیفیت میں کھڑا اسکو دیکھتا رہ گیا تھا

'''چھ سال پہلے ہمیں الگ کرنے کے لئے بہت بڑا کھیل کھیلا گیا تھا اسفند'''

وہ کانپتی ہوئی آواز میں اسے اس سچ سے آگاہ کر رہی تھی جواب تک اس سے چھپا ہوا تھا

'''بس حفصہ خاموش ہو جاؤ تمھیں کیا لگتا ہے کہ پانچ سال بعد تم میرے سامنے آجاؤ گی اور کچھ بھی بولو گی میں اس پر یقین کر لونگا'''

وہ انگلی اٹھا کر اسکو خاموش رہنے کا اشارہ کرتا ہوا بولا جبکہ آنکھیں اس وقت قہر برسا رہی تھی

اس وقت وہ اسکی باتوں سے بلکل الجھ سا گیا تھا

'''نہیں اسفند تمھیں سننا ہوگا کیونکہ اس کھیل میں شمس اکیلا نہیں تھا کوئی اور بھی اسکے ساتھ شامل تھا اور جانتے ہو وہ کون تھا'''

وہ آہستہ سے قدم اٹھاتی اسکے قریب ہوئی تھی

اسفند کی بے اعتباری سے اسے دکھ تو ہوا تھا مگر وہ اب مزید خاموش نہیں رہنا چاہتی تھی

"""اور وہ شخص اور کوئی نہیں رباب تھی اس نے اور شمس نے ساتھ مل کر یہ سب کیا تھا"""

وہ آہستہ سے بولتی مزید اسکے قریب ہوئی مگر اگلے ہی لمحے اسکا بازو پھر سے اسفند کی گرفت میں تھا

"""بس بہت ہو گیا حفصہ اب ایک لفظ اور نہیں میں کیسے یقین کر لوں تم جو کچھ بھی کہہ رہی ہو سچ ہے"""

وہ سخت نظروں سے اسکو گھورتا ہوا بولا تھا

اسکا دل کہہ رہا تھا وہ اسکی بات پر یقین کر لے مگر دماغ انکاری تھا

'''اسلئے میں آج تک تم سے سچ کہتے ہوئے ڈرتی تھی اسفند پر ایک بار میری آنکھوں میں دیکھو کیا تمھیں لگتا ہے کہ میں اتنا بڑا جھوٹ بول سکتی ہوں اگر مجھے شمس سے شادی کرنی ہوتی تو میں نکاح والے دن کیوں بھاگتی'''

وہ اسکی آنکھوں میں جھانکتی ہوئی بول رہی تھی جبکہ اسکی آنکھوں میں سچائی دیکھ کر ایک لمحے کے لئے اسفند کو اسکی بات پر یقین سا آیا تھا مگر اگلے ہی لمحے وہ جھٹکے سے اسکا بازو چھوڑ کر اس سے دور ہوا تھا اور بغیر اسے کچھ بھی کہے کمرے سے نکل گیا

اسے لگ رہا تھا اگر وہ کچھ دیر اور وہاں رکتا تو وہ حفصہ کی بات پر یقین کر لیتا مگر وہ اتنی آسانی سے وہ تکلیف کیسے بھول سکتا تھا جو وہ سہہ چکا تھا

اسے سب سے پہلے اس بات کا پتا لگانا تھا کہ وہ جو کہہ رہی تھی وہ سچ تھا یا نہیں

✸✸

''' یہاں میرے سامنے نظریں نیچے کر کے کھڑے ہونے سے میرا غصّہ کم نہیں ہوگا کریم ''

'' ایک کام بس ایک کام دیا تھا میں نے تمھیں لیکن وہ بھی تم صیحح سے نہیں کر پائے '''

وہ اپنے خاص آدمی کریم کو سخت نظروں سے گھورتا ہوا غضّے سے بولا تھا

اگر اس وقت اسکا کوئی اور آدمی ہوتا تو وہ اپنی آخری سانسیں گن رہا ہوتا مگر سامنے کھڑا شخص اسکے لئے خاص تھا

زندگی کے ہر برے وقت میں وہ اسکے ساتھ رہتا تھا اسلئے وہ چاہ کر بھی اس پر اپنا غضّے نکال نہیں سکتا تھا

''' میں نے سب سے اچھے شوٹر کو ہائیر کیا تھا مگر جانے کیسے اسکا نشانہ چوک گیا '''

کریم اپنی پیشانی مسلتا ہوا پریشانی سے بولا یہ تو اسکی بھی سمجھ نہیں آ رہا تھا اسکے شوٹر سے غلطی کیسے ہوگئی تھی

'''اور اب کہاں ہے تمہارا وہ سب سے بیسٹ پولیس کی نظروں سے اسکو بچا کر رکھو مجھے کوئی گڑ بڑ نہیں چاہئے '''

خان نے اسے یاد دلانا ضروری سمجھا تھا یقیناً اس حادثے کے بعد پولیس بھی اس میں انولو ہو گئی ہو گی اور وہ اس میں پھسنا نہیں چاہتا تھا

''' کوئی گڑ بڑ نہیں ہو گی خان کیونکہ جس سے تمھیں خطرہ ہے میں اسکو ہی ختم کر چکا ہوں '''

اسکے آفس روم میں آتی اس انجانی آواز پر خان کے ساتھ کریم نے بھی پلٹ کر دیکھا تو مصطفیٰ کو دروازے میں کھڑا پایا جو ماتھے پہ لاتا داد شکنے لئے ان دونوں کو کھڑا گھور رہا تھا

''' کیا ہوا مجھے یہاں دیکھ کر حیران ہو گئے '''

وہ ان دونوں کو اپنی جانب حیرانی سے دیکھتا ہوا پا کر طنزیہ انداز میں بولتا اسکے آفس میں داخل ہو چکا تھا

'''تمہاری ہمّت کیسی ہوئی یہاں آنے کی اور کس نے اجازت دی تمھیں اندر آنے کی'''

خان اپنی حیرانی پہ قابو پاتے ہوئے سخت لہجے میں بولا

اتنے سال میں یہ پہلی بار تھا جب مصطفٰی زمان شاہ اسکے آفس میں اسکے سامنے موجود تھا

'''ہمّت کی تم بات کر رہے ہو تو تمھیں بتا دیتا ہوں کہ ابھی میں تمہارے اس آدمی کو موت کی نیند سلا کر آیا ہوں جس نے میری حور کو تکلیف دی'''

وہ ایک ایک لفظ پر زور دیتا غرایا تھا

'''اور رہی اجازت کی بات تو مصطفٰی زمان کو تم سے ملنے کے لئے اجازت لینے کی ضرورت نہیں ہے'''

وہ اپنی آنکھیں اس پر گاڑے ہوئے بولا جو خطرناک حد تک سرخ ہو رہی تھی

'''تم کس آدمی کی بات کر رہے ہو میں سمجھا نہیں '''

خان اپنے لہجے کو نارمل کرتا ہوا بولا وہ کچھ بھی کہہ کر بات خراب نہیں کرنا چاہتا تھا

"'' میں کس آدمی کی بات کر رہا ہوں تم اچھے سے جانتے ہو میں بس تمھیں یہاں وارننگ دینے آیا ہوں اگر آئندہ تم نے حور کو تکلیف دینے کی کوشش کی تو تمہارا وہ حال کرونگا کہ زندگی بھر یاد رکھو گے'''

وہ اپنی بات کہتا دروازے کی جانب بڑھا پھر کچھ سوچ کر خان کی طرف پلٹا جو سخت نظروں سے اسکو گھور رہا تھا

'''حورین سے دور رہو کیونکہ تمہاری بہتری اسی میں ہے ورنہ میں تمہارا وہ حال کرونگا کہ تم میرے قہر سے پناہ مانگو گے ابراھیم خان میری یہ بات یاد رکھنا''''

وہ اپنی بات کہتا وہاں رکا نہیں تھا جبکہ اسکے جانے کے بعد ابراھیم خان نے سختی سے اپنے سامنے موجود ٹیبل پر پنچ مارا تھا

مصطفیٰ کی اسکے آفس میں موجودگی سے ظاہر ہو گیا تھا کہ وہ اس بات سے واقف تھا کہ حور کی جان کا دشمن اور کوئی نہیں ابراھیم خان تھا اسکا تایا

'''اس مصطفیٰ کا کچھ کرنا ہو گا کریم ورنہ یہ ہمارے راستے کی مشکل بنا رہے گا'''
وہ ابھی بھی اس دروازے کی طرف دیکھ رہا تھا جہاں سے مصطفیٰ نکلا تھا
انکے بیچ اب چوہے بلی کا کھیل ختم ہو چکا تھا

'''اگر حور کو ختم کرنا ہے تو ہمیں اسے مصطفیٰ سے دور کرنا ہو گا خان'''
کریم اپنے مالک کی طرف دیکھتا ہوا بولا جو اس وقت غصّے میں کھول رہا تھا
'''ہاں صحیح کہا اور میں یہ اچھے سے جانتا ہوں کہ حورین کو مصطفیٰ سے کس طرح دور کیا جائے'''
کریم کی بات سن کر ابراھیم کے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ آئی تھی جسے دیکھ کر اسکے ساتھ کھڑا کریم بھی مسکرا دیا

✸✸

"میری کچھ سمجھ نہیں آ رہا ہے مصطفیٰ میں کیا کروں اس وقت میرا دماغ بلکل ماؤف ہو چکا ہے"''

اسفند اپنے بالوں کو مٹھی میں جکڑتا ہوا بولا اور اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا تھا حفصہ کے منہ سے اتنا بڑا سچ سننے کے بعد اس وقت اسکے اندر ایک طوفان سا چل رہا تھا جو کسی بھی طرح کم ہونے کا نام نہیں لے رہا تھا

اسلئے آج وہ مصطفیٰ کے پاس موجود تھا اسے لگ رہا تھا اس وقت صرف وہی تھا جو سچ جاننے میں اسی مدد کر سکتا تھا

''تم ہی بتاؤ مصطفیٰ میں اسکے لفظوں پر یقین کروں یا اس سچ پر جو میں چھ سال پہلے دیکھ چکا ہوں''

وہ اپنا رخ مصطفیٰ کی جانب کرتا ہوا اس سے مخاطب ہوا جو پہلے ہی کسی گہری سوچ میں گم بیٹھا تھا

اسکی نظریں ایک نقطے پر جمی ہوئی تھی اسفند کی باتیں سنتے ہوئے اسکی اپنی سوچوں کا سلسلا جاری تھا

"""کن سوچوں میں گم ہو مصطفیٰ میں تم سے کچھ پوچھ رہا ہوں"""

اسکی مسلسل خاموشی پر جھنجھلا کر اس بار اسفند نے اسکے شانے پر ہاتھ مارا تھا

اسفند کے اس طرح سے کرنے پر وہ جیسے اپنی سوچوں کی دنیا سے باہر نکلا اور اپنے منہ پر ہاتھ پھیرتا ہوا خود کو تیار کرتے ہوئے اپنی جگہ سے اٹھ کر اسکے مقابل آ کھڑا ہوا

"""حفصہ نے تم سے جو کچھ بھی کہا ہے سچ کہا ہے وہ جھوٹ نہیں بول رہی اسفند"""

وہ اپنی بات کہتا ہوا ایک لمحے کے لئے رکا اور ایک نظر اسفند کی جانب دیکھا جو سوالیہ نظروں سے اسکو تک رہا تھا

شاید یہ صحیح موقع تھا اسکے پاس اسفند کو سچ بتانے کے لئے کیونکہ جب سے اسے معلوم ہوا تھا کہ یہ حفصہ وہ ہی حفصہ تھی جسکے ساتھ اسکی بہن غلط کر چکی تھی اس نے تب سے ہی سوچ لیا تھا کہ وہ اسفند کو سچ بتا دیگا

'''بلکہ چھ سال پہلے تم نے جو دیکھا وہ جھوٹ تھا فریب تھا جو رباب نے تمھیں دکھایا تھا'''

اس نے اپنی بات مکمل کر کے ایک گہرا سانس فضا میں چھوڑا تھا

اس نے اتنا بڑا راز آج تک اس سے چھپا تھا کر رکھا تھا اور وہ جانتا تھا سچ جاننے کے بعد اسفند اس سے نفرت کریگا

مگر اب وہ اس راز کو مزید اس سے چھپا کر نہیں رکھنا چاہتا تھا کیونکہ اسفند کو پورا حق تھا جاننے کا کہ اسکے ساتھ کتنا بڑا دھوکہ ہو چکا ہے

اسفند کو یہ بات نہ بتا کر وہ چھ سال پہلے ایک بھائی کا فرض تو پورا کر چکا تھا اور اب اسے ایک دوست ہونے کا فرض پورا کرنا تھا

دوسرا اس نے ھاد کے لئے بھی یہ سب کیا تھا اور آج بھی وہ ھاد کے لئے یہ سب کر رہا تھا کیونکہ اسے لگتا تھا ھاد کے لئے رباب سے بہتر ماں حفصہ ہے اور وہ سچ بتا

کر اسفند کے دل سے حفصہ کے لئے اس غلطفہمی کو نکالنا چاہتا تھا جو اسکی بہن پیدا کر چکی تھی

'''یہ ۔۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو'''
وہ کسی شاک سی کی کیفیت میں کھڑا اسکی جانب دیکھ رہا تھا اسے لگ رہا تھا مصطفیٰ شاید اسکے ساتھ کوئی مذاق کر رہا ہے مگر اسکے چہرے پر گہری سنجید گی تھی

'''یہ سچ ہے اسفند حفصہ سچی ہے اس نے تمھیں کبھی دھوکہ دیا ہی نہیں اگر تمہارا کوئی مجرم ہے تو وہ رباب ہے اور اسکے اس جرم کو چھپانے کے لئے میں بھی تمہارا مجرم ہوں'''
اسے اس وقت مصطفیٰ کو سب بتاتے ہوئے بہت شرمندگی ہو رہی تھی اس نے اپنے بھائی جیسے دوست کو دھوکہ دیا تھا
'''کیا مطلب ہے تمہارا مصطفیٰ کھل کر بتاؤ مجھے کیا چھپایا ہے تم نے مجھ سے اور تم یہ سب کیسے جانتے ہو'''

اس بار اسفند کا صبر جواب دے گیا تھا وہ حلق کے بل چلاتا ہوا اس سے کچھ فاصلے پر جا کھڑا ہوا تھا اس وقت ضبط کی وجہ سے اسکی آنکھیں لال انگارہ ہو چکی تھی

مصطفیٰ کو اس وقت اسکی حالت پر رحم آیا تھا وہ بمشکل خود پر قابو پاتا ایک گہرا سانس چھوڑ کر اسکو سب بتاتا چلا گیا

اسکا ایک ایک لفظ سن کر اسفند حیرانگی بے یقینی سے سامنے کھڑے اس شخص کو دیکھ رہا تھا جسے وہ اپنے بھائی کا درجہ دیتا تھا

اسکے وہم گمان میں بھی نہیں تھا کہ وہ اسکے ساتھ ایسا کر سکتا تھا

مصطفیٰ تو اسکو سب بتا کر خاموش ہو گیا تھا مگر سب جاننے کے بعد اسکے اندر کا شور مزید بڑھ گیا تھا کیا کچھ نہیں یاد آ رہا تھا اسے

حفصہ کے آنسوں

اسکی پکار

اسکی آنکھوں میں التجا

سب کچھ کسی فلم کے سین کی طرح اسکے سامنے چل رہا تھا جس وجہ سے وہ کچھ بولنے کے قابل نہیں رہا تھا

کتنے ہی لمحے ان دونوں کے درمیاں خاموشی سے گزر گئے تھے
ایک شرمندگی کی وجہ سے کچھ بول نہیں پا رہا تھا دوسرا اپنے بھائی جیسے دوست سے ملنے والے دھوکے کی وجہ سے
اس وقت مصطفٰی کے آفس میں مکمل خاموشی تھی

"''رباب نے میرے ساتھ جو کیا مجھے اسکا اتنا افسوس نہیں ہے مصطفٰی کیونکہ وہ اپنے پیار میں اندھی ہو چکی تھی مگر کیا یہ سب چھپاتے ہوئے تمھیں ایک بار بھی میرا خیال نہیں آیا۔'''
'''کیا تم نہیں جانتے تھے میں حفصہ سے کتنی محبت کرتا تھا'''

مصطفیٰ کی پوری بات سن لینے کے بعد اسفند خود کو نارمل کرتا گہرے دکھ سے اسکی طرف دیکھتا ہوا بولا

اسے مصطفیٰ سے اس بات کی امید ہر گز نہیں تھی اسکا دوست اسے دھوکہ دے سکتا ہے وہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا

'''اسفند میں اس وقت مجبور تھا مجھے ڈر تھا تم رباب کی غلطی کی سزا اسکے بچے کو نا دو'''

اس نے ایک کمزور سے کوشش کی تھی اسے اپنی بات سمجھانے کی پر وہ جانتا تھا جو وہ کر چکا ہے اسکے بعد وضاحتوں کی کوئی جگہ نہیں تھی

'''ھادمیری بھی اولاد ہے مصطفیٰ میں رباب کی غلطی کی سزا اسکو کیوں دیتا''

اسکی بات کاٹ کر وہ یکدم سخت لہجے میں اس سے بولا تھا

'''اگر تم اس وقت سب بتا دیتے تو شاید آج حالات کچھ اور ہوتے مگر اس وقت تم نے ایک بہن بھائی میں سے نہیں صحیح اور غلط میں سے غلط کا انتخاب کیا تھا'''

وہ سپاٹ چہرہ لئے اسکی طرف دیکھ رہا تھا
اسکی اس سرد مہری سے مصطفیٰ کو گہرا دکھ ہوا تھا

"""اسفند ایک بار مجھے سمجھنے کی کوشش تو کرو"""
مصطفیٰ اپنی بات کہتا اسکی جانب بڑھا تھا مگر وہ ہاتھ کے اشارے سے اسے روک چکا تھا
"""اب سمجھنے اور سمجھانے کے لئے کچھ بھی باقی نہیں رہا ہے مصطفیٰ مجھے افسوس ہے کہ میں نے تمھیں اپنے بھائی کی طرح سمجھا"""
وہ اپنی بات کہتا دروازے کی طرف بڑھا تھا جبکہ اسکے لفظوں میں چھپی نفرت اور غصّے کو محسوس کرکے مصطفیٰ کے قدم اپنی جگہ جم سے گئے تھے

"""تمہارے ایک غلط فیصلے نے سب ختم کردیا مصطفیٰ سب کچھ"""
اپنی بات کہتا وہ وہاں رکا نہیں زور سے دروازہ بند کرتا اسکے آفس سے نکلتا چلا گیا تھا

جبکہ مصطفیٰ اپنی جگہ کھڑا کتنی ہی دیر اس دروازے کو کھڑا تکتا رہا تھا
اسفند نے صحیح کہا تھا اپنے ایک غلط فیصلے کی وجہ سے وہ اپنے دوست کو کھو چکا تھا
جسکے افسوس اسے زندگی بھر رہے گا

✸✸

"''تم یہاں کھڑی کیا کر رہی حورین تمھیں ڈاکٹر نے آرام کرنے کے لئے بولا ہے تمھیں آرام کرنا چاہئے"

وہ جیسے ہی کمرے میں داخل ہوا حور کو وارڈراب کے پاس کھڑا دیکھ کر تھوڑا ناراضگی سے بولتا اسکے مقابل آ کھڑا ہوا تھا مگر اسکو وارڈراب سے اپنے کپڑے نکالتا ہوا دیکھ وہ نا سمجھی سے اسکو دیکھنے لگا

مگر وہ اسکی بات اور اسکی موجودگی کو ایسے ہی نظر انداز کئے وارڈراب میں منہ دئے کھڑی رہی اس نے مصطفیٰ کی بات کا جواب دینا بھی ضروری نہیں سمجھا تھا

"'یہ تم کیا کر رہی ہو اپنے کپڑے کیوں نکال رہی ہو"'

اسکی خاموشی پر وہ ماتھے پر لاتاداد شکنیں لئے پھر سے اس سے مخاطب ہوا اور آہستگی سے اسکا رخ اپنی جانب کیا تھا

جب سے وہ ہسپتال سے واپس آئی تھی اسکو نظر انداز کر رہی تھی اگر وہ اس سے کچھ بھی پوچھتا تو وہ اسکی بات کا جواب بے رخی سے دے رہی تھی جس پر مصطفیٰ خود پہ ضبط کر کے رہ جاتا

اسکو حورین کا یہ رویہ بلکل پسند نہیں آرہا تھا اسکے دل کو تکلیف ہو رہی تھی ساتھ ہی اسکی بے رخی پر غصّہ بھی آرہا تھا جسے وہ بڑی مشکل سے ضبط کئے ہوئے تھا کیونکہ کہیں نہ کہیں حور کے اس رویے کا زمہ دار وہ خود تھا

"'میں تم سے کچھ پوچھ رہا ہوں حور جواب دو مجھے"'

اس بار وہ اسکی خاموشی پر جھنجھلا کر بولا اور ساتھ ہی سختی سے اسکے بازو کو اپنی گرفت میں لیا تھا

حور جو قریب رکھے بیگ میں اپنے کپڑے رکھ رہی تھی مصطفیٰ کے جھٹکا دینے پر اسکے ہاتھ سے کپڑے چھوٹ کر فرش پر گر گئے تھے

'''جو آپ چاہتے تھے میں وہی کر رہی ہوں جب آپکے دل میں میرے لئے جگہ نہیں ہے تو مجھے لگتا ہے مجھے اس کمرے سے بھی چلے جانا چاہیئے'''

وہ اسکی طرف دیکھے بغیر بولی اور اسکی سخت گرفت سے اپنے بازو آزاد کرانے کی کوشش کرنے لگی مگر اسکی اس بات پر مصطفیٰ کی گرفت مزید سخت ہوئی تھی

'''کس کی اجازت سے تم اس روم سے جا رہی ہو'''

حورین کی بات سے اسے دکھ تو ہوا تھا وہ مگر وہ خود پر ضبط کرتا ہوا بولا

'''مجھے اس روم سے جانے کے لئے آپکی اجازت کی ضرورت نہیں ہے آپ پہلے ہی میرا فیصلہ کر چکے ہیں'''

اس نے اپنا بازو آزاد کرانے کی پھر سے کوشش کی مگر وہ اس بار اسکا دوسرا بازو بھی تھام چکا تھا

'''تم کہیں نہیں جا رہی حورین یہ میرا آخری فیصلہ ہے اپنا سامان واپس رکھو فورا
'''

وہ اس بار تھوڑا سخت لہجے میں بولا

اس نے ہمیشہ ہی اپنی زندگی سے سبکو کھویا تھا آج ہی تو وہ اپنے دوست کو کھو کر آیا
تھا اور اب وہ حور کو خود سے دور جاتا ہوا نہیں دیکھ سکتا تھا

وہ جانتا تھا یہ فیصلہ اسی کا تھا مگر اب وہ خود غرض ہو کر سوچ رہا تھا

'''اور میں بھی آپکے ساتھ نہیں رہوں گی یہ میرا آخری فیصلہ ہے''''

وہ ضدی لہجے میں بولتی اسکی سخت پکڑ میں مچل رہی تھی مگر مقابل کی پکڑ ہنوز تھی

'''تم ایک قدم باہر نکال کر دکھاؤ اس کمرے سے پھر دیکھنا میں کیا کرتا ہوں'''

وہ اسکو وارن کرنے والے انداز میں بولا تھا جس پر حور کو اس پر مزید غصّہ آیا تھا کیا
تھا یہ شخص جو خود اسکو دور رہنے کے لئے بولتا رہتا تھا اور اب وہ دور جا رہی تھی تو
اسکو دور جانے بھی نہیں دے رہا تھا

""آخر آپ خود کو سمجھتے کیا ہیں جب آپکا دل کریگا خود سے دور کریں گے اور جب آپکا دل کریگا تو دور جانے نہیں دیں گے""

وہ حلق کے بل چلاتی ہوئی اپنا آپ اس سے چھوڑا کر فاصلے پر جا کھڑی ہوئی تھی جبکہ اسکے دور جانے پر مصطفیٰ ایک قدم مزید اسکے قریب ہوا اور اسے دیکھنے لگا جسکا جسم چلانے کی وجہ سے ہولے ہولے کانپ رہا تھا

""آپ مجھے اس کمرے میں رہنے کے لئے مجبور نہیں کر سکتے آخر سمجھ کیا رکھا ہے آپ نے مجھے""

اسکا سانس بری طرح پھول چکا تھا مگر آج وہ خاموش نہیں رہنا چاہتی تھی

""خاموش ہو جاؤ حور میں مزید ایک اور لفظ سننا نہیں چاہتا""

وہ مزید اسکے قریب ہوتا اسکو دونوں بازو کو اپنی گرفت میں لیتا اسے اپنے قریب کھینچ چکا تھا جبکہ لہجہ تھوڑا سخت بھی تھا

'''نہیں میں خاموش نہیں ہونگی اور اس معملے میں آپ میرے ساتھ زبردستی نہیں کر سکتے میں آپکے ساتھ اس کمرے میں مزید نہیں'''

اس سے پہلے کے وہ مزید کچھ بولتی مصطفیٰ دونوں کے درمیاں باقی کا فاصلہ ختم کرتا اسکے لبوں پر جھک کر اسکا باقی کا جملہ اسکے منہ میں ہی دبا گیا تھا

اسکی اس گستاخی پر حورین نے سختی سے اپنی آنکھیں بند کرلی اور اپنے کپکپاتے ہوئے ہاتھوں کو اسکے سینے پر رکھ کر اسے دور کرنا چاہا مگر اسکی اس مزاحمت پر مصطفیٰ کی گرفت میں ہی نہیں اسکے عمل میں بھی سختی آگئی تھی

اسکے عمل میں اتنی شدّت تھی کہ حور کو اپنے جسم سے جان نکلتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی مگر وہ اسکی حالت سے بے خبر یونہی اسکے لبوں پر جھکا اسکی سانسوں کو اپنے اندر راوتار رہا تھا

حور کو جب اپنا سانس رکتا ہوا محسوس ہوا تو وہ اسکے لبوں کو آزادی بخشتہ اس سے دور ہوا تھا

'''مجھے چھوڑ کر مت جاؤ حور میں بلکل تنہا ہو جاؤنگا'''

وہ اپنے انگوٹھے سے اسکے لبوں کو نرمی سے سہلاتا ہوا بولا اور اسکے چہرے کو گہری نظروں سے دیکھنے لگا

حور جو آنکھیں بند کئے اپنی بے ترتیب سانسوں کو درست کر رہی تھی مصطفٰی کے اعتراف پر اپنی جھکی پلکیں اٹھا کر بے یقینی سے اسے دیکھنے لگی

'''پر یہ آپکا ہی تو فیصلہ تھا مجھے خود سے دور'''

اس بار بھی اسکا جملہ ادھورا رہ گیا تھا جب وہ پھر سے اسکے چہرے پر جھک کر اسکے لبوں پر اپنے لب رکھ چکا تھا

وہ حور کے منہ سے دور جانے کا لفظ سننا بھی نہیں چاہ رہا تھا تو وہ اسکو خود سے دور جانے کیسے دے سکتا تھا

اس بار اسکے عمل میں اتنی شدّت تھی کہ حور کو اپنی ٹانگوں سے جان نکلتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی

وہ اسکی کمر پر اپنی گرفت مزید سخت کرتا اسے اسے لئے پیچھے کی جانب بڑھا اس دوراں وہ ایک لمحے کے لئے بھی اس سے جدا نہیں ہوا تھا

اپنی کمر پر اسکے مضبوط ہاتھوں کے بڑھتے دباؤ کے ساتھ جب حورین کو اپنی شرٹ کی زپ کھلتی ہوئی محسوس ہوئی تھی تو اس نے گھبرا کر اپنا آپ اس سے آزاد کروایا تھا

"""مصطفٰی یہ آپ"""

شرم حیا کی وجہ سے اس بولا بھی نہیں جارہا تھا اپنے تیزی سے دھڑکتے دل کو سنبھالتے ہوئے وہ بمشکل بول پائی تھی

"""میں آج اپنا لیا ہر فیصلہ بدل رہا ہوں حورین کیونکہ میں تم سے دور نہیں رہ سکتا"""

وہ اسے بیڈ پر لیٹاتا اس پہ جھکتا ہوا جذبات سے بولا اسکے آنکھوں اور لہجے میں حور اپنے لئے محبت بخوبی محسوس کررہی یہ اسکی دعا آج پوری ہوتے ہوئے دیکھ رہی تھی

'''تم میرے لئے بہت ضروری ہو اتنا کہ میں تمہارے بغیر رہنے کا سوچ بھی نہیں سکتا'''

وہ اپنے ہونٹ اسکے کان کے قریب لے جا کر سرگوشی کے انداز میں بولتا اسکے کان کی لؤ کو چومنے لگا

مصطفٰی نے اپنے ہونٹ اسکی گردن پہ رکھے تو حورین نے شرم کے مارے اپنی آنکھیں بند کرلی تھی اسکی اتنی قربت سے وہ گھبرا رہی تھی

جب اسے اپنے کاندھے سے شرٹ سرکتی ہوئی محسوس ہوئی وہ آنکھیں بند کئے مصطفٰی کے ہونٹوں کا لمس اپنی گردن کے بعد اپنے کندھوں پر محسوس کر رہی تھی

'''محبت کرتی ہو نہ مجھ سے'''

مصطفٰی کی آواز پر اس نے آہستہ سے اپنی آنکھیں کھول کر اسے دیکھا جو آنکھوں میں بے پناہ محبت لئے اسے ہی دیکھ رہا تھا

شرم حیا کے وجہ سے اس سے کچھ بولا نہ گیا تو اس نے اپنی پلکیں جھکا کر سر اقرار میں ہلا دیا تھا

اور اسکے اقرار کو سن کر مصطفیٰ اپنی شرٹ اوتارتا ایک بار پھر اسکے وجود پہ قابض ہو گیا تھا

ابکہ بار حورین کا دل نہ صرف بری طرح دھڑکا تھا بلکہ اسے اپنی جان بھی نکلتی ہوئی محسوس ہوئی

وہ یونہی ساری رات اسے پر اپنی محبت کی بارش کرتا رہا

حور نے ایک ایک لمحہ اسکی محبت کو محسوس کرتے ہوئے گزارا تھا

اسکی حد سے زیادہ بڑھتی شدتوں سے حور گھبرا بھی رہی تھی مگر وہ اپنی نرمی سے اسکے ڈر ختم بھی کر رہا تھا

اسکے ہر ایک عمل کو محسوس کر کے حور سمجھ گئی تھی کہ وہ بھی اس سے اتنی ہی محبت کرتا تھا جتنی وہ اس سے کرتی تھی یا اس سے بھی زیادہ

✸✸

'''اے سنو جاؤ جا کر ھادی کو بلا کر لاؤ اس سے کہنا کہ اسکی مام اس سے ملنا چاہتی ہیں۔۔۔۔اسکی اصلی ماں'''

وہ کسی آدھی طوفان کی طرح دندناتی ہوئی گھر میں داخل ہوئی اور لاؤنج میں کام کرتی ملازم کو ایسے حکم دیا تھا جیسے وہ اسکی کوئی غلام ہو

'''معاف کرنا بیگم صاحبہ مگر اسفند صاحب نے ھاد بیٹے سے کسی کو بھی ملنے کی اجازت نہیں دی ہے'''

ملازمہ نظریں جھائے اسے اسفند کا حکم سنا رہی تھی جو وہ گھر کے سبھی ملازموں کو دے چکا تھا کیونکہ اسے لگتا تھا رباب کیس جیتنے کے لئے ھاد کے پاس آکر اسکو مینٹلی ٹارچر ضرور کریگی تاکہ وہ کورٹ میں کنفیوز ہو جائے اور اسکا کیس مضبوط ہو جو کہ اسفند کسی بھی قیمت پر نہیں چاہتا تھا

'''وہ مجھے میرے بیٹے سے ملنے سے نہیں روک سکتا میرا ابھی بھی اس پر حق ہے جاؤ جا کر بلا کر لاؤ ورنہ میں خود چلی جاؤ گی'''

اسفند کا حکم سن کر اسکا پارہ ہائی ہوا تھا وہ ملازمہ کو سخت نظروں سے گھورتی ہوئی بولی

اسکا وکیل اسے بول چکا تھا کہ اسفند کے نکاح سے وہ یہ کیس مکمل ہار چکی ہے لیکن وہ اتنی جلدی ہار ماننے والوں میں سے نہیں تھی اسلئے وہ آج یہاں موجود تھی

وہ یہاں اپنی باتوں سے ھاد کو اپنی طرف مائل کرنا چاہتی تھی آخر وہ اسکی ماں تھی پر یہ بات الگ تھی گزرے پانچ سالوں میں اسے اپنے بیٹے کا ایک لمحے کے لئے بھی خیال نہیں آیا تھا

'''تم ابھی تک یہیں کھڑی ہو جاؤ جا کر بلا کر لاؤ اسے'''

ملازمہ کو ایسے ہی کھڑا دیکھ کر وہ چلائی تھی اسکا غصّہ دیکھ کر بیچاری ملازمہ ایک پل کے لئے ڈر سی گئی اور اپنی جگہ کھڑی گئی وہ اس وقت کشمکش کا شکار تھی اگر وہ ھاد کو بلا لائی تو اسفند اس پر غصّہ ہو گا اور وہ اپنے مالک کو ناراض نہیں کرنا چاہتی تھی

"""تمھیں سنائی نہیں دے رہا میں تم سے کیا کہہ رہی ہوں"""

اس ملازمہ کا وہی کھڑا رہنا رباب کو مزید غصّہ دلا گیا تھا وہ سخت تیوری لئے اسکی طرف بڑھی تھی

"""جب تمھیں بول دیا گیا ہے کہ ھاد کو انجان لوگوں سے ملنے کی اجازت نہیں ہے تو کیوں تم فضول میں اپنا وقت ضائع کر رہی ہو رباب زمان شاہ"""

اس سے پہلے کہ وہ اس ملازمہ کو مزید کچھ بولتی کسی کی آواز اسکے سماعت سے ٹکرائی تو وہ ایک جھٹکے میں اس جانب پلٹی تھی

وہ پلٹ تو گئی تھی مگر اسے لگا تھا کہ وہ اپنے سامنے کھڑی ہستی سے اپنی نظریں نہیں ہٹا پائے گی جانے کتنے ہی لمحے یوں ہی سرک گئے تھے

وہ یوں ہی پھٹی پھٹی آنکھوں سے اپنے سامنے کھڑی حفصہ ابراھیم کو دیکھ رہی تھی

اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آرہا تھا

'''تم۔۔ تم یہاں کیا کر رہی ہو۔۔اور تم ہوتی کون ہو مجھے میرے بیٹے سے ملنے سے روکنے والی'''

حفصہ کی اسفند کے گھر میں موجودگی سے اسکے ذہن میں بہت سارے سوال چلنا شروع ہو گئے تھے جنکے جواب وہ جلد سے جلد جاننا چاہتی تھی

'''کمال ہے میرے گھر میں کھڑی ہو کر تم مجھ سے ہی سوال کر رہی ہو کہ میں یہاں کیا کر رہی ہوں جبکہ یہ سوال تو مجھے تم سے کرنا چاہئے'''

حفصہ چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ لئے بولتی ہوئی اسکی جانب بڑھی جبکہ رباب کے چہرے کے بدلتے تاثرات اسے بہت سکون دے رہے تھے

"""کیا مطلب ہے تمہارا گھر """یہ میرے شوہر کا گھر ہے میرا گھر"""

وہ اپنی کیفیت پر بمشکل قابو پاتی ہوئی اپنے ایک ایک لفظ پر زور دیتی ہوئی بولی تھی جسے سن کر حفصہ کا قہقہ پورے لاؤنج میں گونج اٹھا تھا جس پر رباب نے ناگواری سے اسے دیکھا تھا

ایک تو اسے حفصہ کی اسفند کے گھر میں موجودگی ہضم نہیں ہو رہی تھی دوسرا اسکی بات پر اسکا اس طرح سے ہنسنا رباب کو تیش دلا گیا تھا

"""تمہاری میموری بہت ویک ہے رباب یا تمھیں بھولنے کی عادت خیر کوئی بات نہیں میں تمھیں یاد دلا دیتی ہوں"""

وہ اپنی بات کہتی عین اسکے مقابل آ کھڑی ہوئی تھی اس وقت دونوں کی نظروں میں ایک دوسرے کے لئے نفرت تھی جسے دونوں میں سے کسی نے بھی چھپانے کی کوشش نہیں کی تھی

'''یہ گھر تمہارا تھا اب نہیں ہے اور اسی طرح اسفند تمہارا شوہر تھا اور اب نہیں ہے اسلئے اب تمہارا اس گھر پر اور اسفند پر کوئی حق نہیں ہے'''

وہ ایک ایک لفظ پر زور دیتی ہوئی بول رہی تھی اسکے منہ سے نکلے لفظ رباب کے اندر کے غصّے کو مزید بڑھا رہے تھے

'''اگر یہ گھر میرا نہیں ہے تو تمہارا بھی نہیں ہے جب اسفند آئے گا تو وہ تمھیں بھی اس گھر میں ایک لمحے کے لئے بھی کھڑا نہیں ہونے دیگا'''

وہ اس بار چہرے پر عجیب سے مسکراہٹ لئے اسکی طرف دیکھ رہی تھی

وہ اب تک حفصہ اور اسفند کے نکاح کی بات سے بے خبر تھی اسلئے اپنی غلطفہمی میں خوش ہو رہی تھی

'''تم آج تک اسی غلطفہمی میں مبتلا ہو رباب کی تم اسفند کی زندگی سے مجھے نکال چکی ہو کوئی بات نہیں تمہاری آج یہ غلطفہمی بھی دور ہو جائے گی آنے دو اسفند کو پھر دیکھ لینا وہ کس کو اس گھر سے باہر نکالتا ہے اور کس کو نہیں'''

حفصہ اس بار کھل کر مسکرائی تھی

چھ سال پہلے وہ جیت کر بھی ہار گئی تھی اور دوسری طرف وہ تھی جس نے صبر کیا تھا اور آج وہ ہار کر بھی جیت گئی تھی

"""کیا مطلب ہے تمہارا کس غلطفہمی کی بات کر رہی ہو تم"""
ابکہ بار حفصہ کی باتوں سے اسے تفتیش ہوئی تھی کچھ تو تھا جو اسے معلوم نہیں تھا حفصہ کا لہجہ اسکا انداز اسے بہت کچھ غلط ہونے کا احساس رہا تھا جس سے وہ اب تک بے خبر ہے

"""مطلب یہ کہ تمہارے چاہنے سے کچھ نہ ہوا ہے اور نہ ہوگا کیونکہ ہوگا وہی جو اللہ کو منظور ہوگا اور دیکھو چھ سال پہلے تم نے مجھے اسفند کی زندگی سے نکالا تھا اور آج چھ سال بعد میں اسکی بیوی کی حثیت سے تمہارے سامنے موجود ہوں
"""

حفصہ اپنی بات کہہ کر خاموش ہوگئی تھی مگر رباب کو اپنے آس پاس دھماکے ہوتے محسوس ہو رہے تھے اسے اپنے کانوں پر یقین نہیں ہو رہا تھا

اتنا سب کچھ ہو گیا تھا اور اسے خبر کیسے نہیں ہوئی

'''نہیں۔۔۔۔یہ۔۔یہ جھوٹ ہے تم جھوٹ بول رہی ہو ایسا کیسے ممکن ہے وہ تم سے شادی نہیں کر سکتا'''

وہ بے یقینی سے اسکو دیکھ رہی تھی وہ حفصہ کی باتوں پر یقین نہیں کرنا چاہتی تھی مگر اسکے چہرے پر لکھی سچائی اسے یہ قابول کرنے پر مجبور کر رہی تھی

اسفند نے ھاد کی کسٹڈی کے لئے جس سے نکاح کیا تھا وہ لڑکی کوئی اور نہیں حفصہ تھی

'''ایسا ہو چکا ہے رباب زمان شاہ تمہاری وجہ سے میں اسفند سے الگ ہوئی اور آج تمہاری ہی وجہ سے میں اس سے پھر سے مل گئی مجبوری میں ہی صحیح مگر وہ مجھ سے رشتہ جوڑ چکا ہے'''

وہ اپنے سینے پر دونوں ہاتھ باندھے اسے تک رہی تھی جو پھٹی پھٹی آنکھوں سے اسکو ہی دیکھ رہی تھی اس وقت اسکے اندر کیا طوفان چل رہا ہے حفصہ بہت اچھے سے سمجھتی تھی

اسکی یہ حالت دیکھ کر اسے اپنے اندر ایک سکون سا اترتا ہوا محسوس ہو رہا تھا

""وہ تم سے رشتہ تو جوڑ چکا ہے مگر یاد رکھنا وہ تمہاری بات پر کبھی یقین نہیں کرے گا اسلئے زیادہ خوش مت ہو تم کبھی اسفند کی محبت کو حاصل نہیں کر پاؤ گی"""

وہ اپنی حالت پر قابو پاتی زہر خند لہجے میں بولی اگر وہ خوش نہیں تھی تو وہ کسی کو بھی خوش نہیں ہونے دیگی یہ اس نے سوچ لیا تھا

"""مجھے میرے اللہ پر یقین ہے جس نے میرا یہاں تک ساتھ دیا ہے وہ آگے بھی میری اسی طرح مدد کرے گا اور رہی بات تمہاری تو پلز تم اب میرے گھر سے

چلی جاؤ میرے شوہر آنے والے ہونگے اور یقیناً انہیں تمہاری یہاں موجود گی پسند نہیں آئے گی"""

وہ اس انداز میں بولی کہ رباب کے پورے تن بدن میں آگ لگ گئی تھی وہ یہاں کھڑے رہ کر اس لڑکی سے اپنی بے عزتی نہیں کروا سکتی تھی جسے وہ اپنے بات کرنے کے قابل بھی نہیں سمجھتی تھی اسلئے وہ ایک نفرت بھری نظر حفصہ پر ڈالتی تیزی سے وہاں سے نکلتی چلی گئی تھی

✸✸

حورین جو اسکی شدتوں کو سہ کر تھوڑی دیر پہلے ہی سوئی تھی صبح اپنے اوپر بوجھ کو محسوس کر کے اسکی آنکھ کھلی تھی

اس نے آہستہ سے اپنی آنکھیں کھول کر دیکھا مصطفٰی اسے مکمل اپنے حصار میں لئے بڑے آرام سے اسکے سینے پہ سر رکھے سو رہا تھا

نیند میں بھی اسکی پکڑ حورین پر مضبوط تھی شاید اسے نیند میں بھی ڈر تھا کہ کہیں وہ اسکو چھوڑ کر نہ چلی جائے

حورین کتنے ہی لمحے بس اسکو دیکھتی رہی جو اس وقت سوتے ہوئے کسی معصوم بچے کی طرح لگ رہا تھا

اسے اب تک یقین نہیں آ رہا تھا کہ مصطفیٰ ان دونوں کے درمیاں رشتے کی نئ شروعات کر چکا ہے بلکہ اسے سے اپنی محبت کا اعتراف بھی کر چکا ہے

وہ چہرے پر شرمیلی مسکراہٹ لئے بہت محبت سے اسکے بالوں میں ہاتھ چلاتی ہوئی اپنی سوچوں میں گم تھی اس بات سے بے خبر کہ مصطفیٰ کی نظریں اسی کے چہرے پر جمی ہوئی تھی

"""اگر تم اسی طرح میرے بالوں میں ہاتھ چلاتی رہی نہ تو مجھے رات والا مصطفیٰ بننے میں دیر نہیں لگے گی"""

اسکی خمار آلودہ آواز حورین کے سماعت سے ٹکرائی تو اس نے بے ساختہ نظر اٹھا کر مصطفیٰ کی طرف دیکھا جو آنکھوں میں بے پناہ تپش لئے اسے ہی دیکھ رہا تھا مصطفیٰ کے بالوں میں چلتا اسکا ہاتھ یکدم رک سا گیا تھا دھڑکنے یکدم سے تیز ہوئی تھی

"' ویسے مجھے لگتا ہے تمھیں رات کی طرح اب بھی کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔۔

ہے نہ "'

وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتا ہوا تھوڑا سا اوپر ہوا تھا اس وقت اسکی آنکھیں سرخ ہو رہی تھی کچھ نیند کا خمار تھا کچھ حورین کی قربت کا

جبکہ اسکی بات اور اسکے خطرناک ارادے جان کر حور نے گھبرا کر اسے اپنے ہاتھوں سے پیچھے دھکیلنے کی کوشش کی مگر بے سود مصطفیٰ اسکی دونوں کلائی کو تھام کر اسکے چہرے پہ جھک گیا تھا

دونوں کے چہرے کے درمیاں کا فاصلہ انچ بھر کا تھا رات کی طرح حور اسکی
قربت سے گھبرا رہی تھی
اس نے اپنی کلائی آزاد کروانے کی کوشش کی تو وہ اسکے چہرے پہ جھک کر باری
باری اسکے گال چومنے لگا
اسکے لمس میں اتنی شدّت تھی کہ حور بوکھلا گئی تھی

"""تمہاری یہ بوکھلاہٹ گھبراہٹ مجھے مزید گستاخی کرنے پر اکسا رہی ہے""۔
وہ اسکے کان کی طرف جھک کر خمار بھری سرگوشی کرنے لگا اور اسکی کان کی لو کو
اپنے دانتوں میں لیکر ہلکا سا دبایا تھا
اسکے اس علم پر حورین نے اپنی اتھل پتھل ہوتی سانسوں کو قابو کرنے کی کوشش
کی مگر یہ تو رات کی طرح صحیح معنوں میں اسکو مارنے کی قدار پہ تھی

مصطفٰی حورین کی دل کی دھڑکنوں کو اچھے سے محسوس کر سکتا تھا اسکی خود کی
دھڑکنے بھی معمول سے زیادہ دھڑک رہی تھی

وہ حورین کی پھولی ہوئی سانسوں کی حدت اپنے ہونٹوں پہ کسی نرم گرم ہوا کی صورت میں محسوس کر رہا تھا

اسکی لرزتی پلکیں کپکپاتے گلابی لب شرم سے سرخ پڑتا چہرہ اسے پھر سے گستاخی کرنے پہ آمادہ کر رہا تھا

"""تمہاری یہ شرم اور گھبراہٹ مجھے میرا حق لینے سے روک نہیں سکتی"""

وہ خمار آلودہ نگاہوں سے اسکی انکھوں میں جھانکتے ہوئے اسکے لبوں پر اپنی دہکتے لب رکھ چکا تھا

مکمل اسکی قربت کے نشے میں چور وہ آہستہ آہستہ اسکی سانسوں کی خوشبو کو خود میں اتار رہا تھا

ایک ہاتھ سے حورین کے چہرے کو تھامے دوسرے ہاتھ سے اسکی کمر پہ اپنی گرفت سخت کرتا وہ مکمل اسکے وجود کو اپنے حصار میں لے چکا تھا

حورین کو لگ رہا تھا وہ رات کی طرح اسکی ہونٹوں کو آزادی نہیں دیگا مگر شاید اسے اس پر رحم آگیا تھا وہ اسے سے جدا ہوتا حورین کے ایک ایک نقش پر اپنا لمس چھوڑنے لگا

حورین کا سانس سینے میں ہی کہیں اٹک سا گیا تھا جب مصطفیٰ کے ہونٹوں کا لمس اسے اپنے سینے پر محسوس ہوا

'''مصطفیٰ'''۔

وہ اپنی بے ترتیب سانسوں کے درمیاں اسے پکار اٹھی تھی وہ جو اسکی قربت میں مدہوش ہوا جا رہا تھا حورین کی کانپتی آواز پر اپنا چہرہ اٹھا کر اسے دیکھا تھا

'''بولو جان مصطفیٰ میں تمہارے ان لبوں سے اپنے لئے محبت بھرے لفظ سننے کا منتظر ہوں'''

وہ نرمی سے اسکے نچلے لب کو سہلاتا ہوا بولا اور گہری نگاہوں سے اسے دیکھنے لگا جو شرم کی وجہ سے اسے دیکھنے سے گریز کر رہی تھی کیونکہ وہ اس وقت بغیر شرٹ کے تھا اور وہ خود اسکی شرٹ میں موجود تھی

"'' مصطفیٰ۔۔۔وہ۔وہ۔۔مجھے بھوک لگی"''

وہ اپنا نچلا لب دباتی بمشکل بول پائی تھی کیونکہ وہ اسکو اپنی نظروں کے حصار میں لئے ہوئے تھا

"'' کھالینا جان مصطفیٰ پہلے تم میری بھوک کا علاج کردو اسکے بعد"''

وہ معنی خیزی سے بولتا اسکے اوپر سے کمفرٹر کو ہٹانے لگا

"'' اپکی بھوک کا علاج مطلب"

وہ ناسمجھی سے اسکو دیکھتی ہوئی بولی جبکہ اسکی معصومیت پر مصطفیٰ کو اس پر ٹوٹ کر پیار آیا تھا

"'' میری بھوک کا علاج۔۔۔مطلب یہ"''

وہ اسکے اوپر سے کمفرٹر کو مکمل ہٹا کر ایک بار پھر اسکے اوپر جھکا اور اپنے لب اسکی صراہی دار گردن پہ رکھ دئے تھے

وہ اسکی گردن پر جبجا اپنا لمس چھوڑتا رات والے موڈ میں آچکا تھا

اسکی بڑھتی جسارتوں سے گھبرا کر حورین نے اسکے چھوڑے شانے پر ہاتھ رکھ کر اسے دور کرنا چاہا مگر وہ اسکے نازک ہاتھ کو اپنی گرفت میں لیکر باری باری اسکی نازک انگلیوں کو چومنے لگا اور ساتھ ہی اسکی ایک انگلی کو اپنے منہ نے لیکر اتنی زور سے دبایا کہ حورین کے منہ سے کراہ سی نکلی تھی

""آپ۔۔آپ مجھ سے محبت کرتے ہیں نہ ""

وہ اپنی انگلی میں اٹھتی تکلیف کو محسوس کر کے اس بار اسکی طرف دیکھ کر بولی تھی جبکہ اسکی بات پر مصطفیٰ سوالیہ نظروں سے اسکو دیکھنے لگا

""رات سے اب تک تمھیں اندازہ نہیں ہوا کہ میں تم سے کتنی محبت کرتا ہوں ""

وہ اسکے اوپر جھکا دلچسپی سے اسکے چہرے کو دیکھتا اس سے سوال کر رہا تھا

""اگر اتنی محبت کرتے ہیں تو پھر مجھے تکلیف کیوں دے رہے ہیں ""

وہ اپنی انگلی کی طرف اشارہ کرتی ہوئی بولی جس پر مصطفیٰ کے چہرے کی مسکراہٹ مزید گہری ہوئی تھی

""""اگر تم پھر سے مجھے خود سے دور کرنے کی کوشش کروگی تو ایسی ہی تکلیفوں کو برداشت کرنا پڑے گا اسلئے میرے کام میں مجھے ڈسٹرب مت کرنا """"*

اس بار وہ اسکی شہ رگ کو چومتا ایک بار پھر اسکے لبوں کو اپنا نشانہ بنا چکا تھا

"""مصطفٰی پلیز جانے دیں""""

وہ اسکے لبوں پر جھکا اپنی تشنگی مٹانے لگا جب حورین کو اسکے ہاتھ اپنی شرٹ کے بٹنز کھولتے ہوئے محسوس ہوئے تو اس نے پھر سے احتجاج کیا جس پر وہ اسکی دونوں کلائی کو اپنی گرفت میں لیتا اسکی کوششوں کو ناکام بنا چکا تھا

"""چلی جانا تھوڑی دیر بعد"""

وہ اپنے ہونٹ اسکی گردن پر رکھتا پھر سے خود کو سیراب کرنے لگا اس وقت وہ اسکی سننے کے موڈ میں ہرگز نہیں تھا

حورین نے ایک دو بار پھر سے اسے روکنے کی کوشش کی مگر وہ اپنی پکڑ اس پر سخت کرتا پھر سے اسکو روک چکا تھا اب حور میں مزید ہمّت نہیں نہیں بچی تھی اسکو روکنے کی وہ خود کو اسکے سپرد کر کے اسکی شدتوں میں خود کو ڈوبتا ہوا محسوس کرنے لگی تھی

✸✸

)ماضی(

"""خان ابھی یہ سب کرنا ٹھیک نہیں ہوگا کیونکہ اگر آپ نے کوئی غلطی کی تو اس بار سب کا شق یقین میں بدل جائے گا"""

کریم اپنے مالک کا اگلا حکم سنتے ہی پریشانی سے بولا وہ سالوں سے اسکا وفادار تھا اور وہ نہیں چاہتا تھا کہ اسکا مالک اپنی غلطی کی وجہ سے کسی بھی پریشانی میں مبتلا ہو

"""تو تم کیا چاہتے ہو کریم میں خاموشی سے بیٹھا سب دیکھتا رہوں"""

کریم کی بات سن کر ابراھیم خان غصّے میں اپنی جگہ سے کھڑا ہوتا ہوا اسکے مقابل آ کھڑا ہوا اور سخت نظروں سے اسکو گھورنے لگا جس پر کریم بس خاموشی سے اپنے مالک کو دیکھتا رہ گیا تھا

''' بولو کریم خاموش کیوں ہو گئے بتاؤ مجھے کیا میں ایسے ہی خاموشی سے زرین کو کورٹ میں اپنے خلاف کیس کرتا ہوا دیکھتا رہوں اور پھر ایسے ہی خاموشی سے بیٹھے بیٹھے اپنی سزا کا انتظار کرتا رہو '''
وہ اپنی گرزدار آواز میں اس سے مخاطب ہوا جو خاموشی سے کھڑا اسکو غصّے میں کھولتا ہوا دیکھ رہا تھا

''' جانتے ہو نہ اگر آج میں نے اسے نہیں روکا تو میں برباد ہو سکتا ہوں سب کچھ ختم ہو سکتا ہے '''

وہ پھر سے ایک ایک لفظ پر زور دیتا ہوا بولا اور اپنے آفس میں موجود ٹو سیٹر صوفہ پر آ بیٹھا اور سوالیہ نظروں سے اسکی طرف دیکھنے لگا جیسے وہ اس سے اپنے سوال کا جواب مانگ رہا ہو

"""میں سب جانتا ہوں مالک انکے کورٹ جانے سے آپکو ہی نقصان ہو گا پر یہ بھی تو سوچئے اگر آپ نے انہیں بھی اپنے راستے سے ہٹانے کے لئے ختم کروا دیا تو سب کو جو آپ پر شق ہے کہ آپکے بھائی کو ختم کروانے میں آپکا ہاتھ ہے وہ یقین میں بدل جائے گا کیونکہ آپکے بھائی کی بیوی کے مرنے سے بھی آپکو ہی فائدہ ہو گا نہ"""

کریم اسکو تفصیل سے ساری بات سمجھاتا ہوا بولا جو ابراھیم خان کو سمجھ بھی آ گئی تھی

یہ سچ تھا اس نے دولت کے لئے اپنے چھوٹے بھائی کا قتل کروایا تھا اس بھائی کا جو انکے باپ کی دوسری بیوی سے تھا

ابراھیم خان کو شروع سے ہی اپنے سوتیلے بھائی ادریس سے نفرت تھی وجہ انکے باپ کی محبت جو وہ ان سے زیادہ ادریس سے کرتے تھے اور اسی محبت کی وجہ سے وہ اپنی زیادہ تر پراپرٹی بھی ادریس کے نام کر کے گئے تھے جس سے ابراھیم خان کی نفرت انکے لئے مزید بڑھ گئی اور اپنی اسی نفرت میں آکر انہوں نے اپنے بھائی کو بھی ختم کروادیا یہ سوچے بغیر کہ وہ کسی کا شوہر اور ایک چھوٹی سی بچی کا باپ بھی تھا

ادریس کو شروع سے ہی اپنے بھائی کی نفرت کا اندازہ تھا اسلئے انہوں نے اپنی بیوی زرین کو ابراھیم خان کی نفرت اور انکے ارادوں سے باخبر رکھا ہوا تھا اور یہی وجہ تھی کہ زرین اپنے شوہر ادریس کی موت کا زمہ دار ابراھیم خان کو ہی مانتی تھی جو غلط بھی نہیں تھا اسلئے وہ کورٹ سے انصاف چاہتی تھی وہ چاہتی تھی کہ ابراھیم خان کو سزا ملے جس نے دولت کی وجہ سے انکے شوہر کی جان لی تھی
رخسار بیگم بھی اپنے شوہر کے اس گناہ سے باخبر تھی پر وہ بیچاری کچھ نہیں کر سکتی تھی اسلئے بس خاموشی سے اپنے شوہر کی نظروں میں آئے بغیر زرین کی مدد کر

دیتی تھی جس پر زرین انہیں بہت منع کرتی تھی کیونکہ وہ اپنی وجہ سے رخسار بیگم کو کسی مشکل میں ڈالنا نہیں چاہتی تھی

ابراھیم خان کو جب سے زرین کے ارادے معلوم ہوئے تب سے انکا یہی حال تھا وہ کسی بھی قیمت پر زرین کو کورٹ جانے نہیں دے سکتے تھے کیونکہ انہیں ڈر تھا کہ کہیں سچ سامنے نہ آجائے

"""تو اب تم ہی مجھے بتاؤ کریم مجھے کیا کرنا چاہیے ایسا کیا کروں کہ میرا کام بھی ہو جائے اور کسی کو ختم بھی نہ کرنا پڑے"""

کریم کی ساری بات سن لینے کے بعد ابراھیم خان پر سوچ انداز میں بولا

وہ جلد سے جلد اس معاملے کو ختم کرنا چاہتا تھا

"""مالک میری آپکے لئے بس یہ ہی رائے ہے فلحال آپ خاموش رہے اود کچھ نہ کریں ابھی معملا گرم ہے آپکی ایک غلطی آپکو بہت نقصان پہونچا سکتی ہے"""

وہ سر کو جھکائے بہت سلجھے ہوئے انداز میں بول رہا تھا اسکی بات سن کر ابراھیم خان کا غصّہ تھوڑا کم ہوا تھا کیونکہ وہ جو کہہ رہا تھا بلکل صحیح کہہ رہا رہا تھا

"""اور رہی بات زرین کی اسکو میں دیکھ لونگا آپ بے فکر رہیں وہ کورٹ تو چلی جائے گی مگر وہ یہ ثابت نہیں کر سکتی ہے اور نہ ہی اسکے پاس کوئی ثبوت ہے جب یہ سارا معملا ختم ہو جائے گا تو آپکا حکم پورا کر دیا جائے گا"""

وہ اپنے مالک کی طرح چہرے پر شیطانی مسکراہٹ لئے اسکی طرف دیکھتا ہوا بولا جس پر اس بار ابراھیم خان بھی مسکرا دیا تھا

"""زرین کے ختم ہونے کے بعد میرا راستہ بلکل صاف ہو گا وہ سب پراپرٹی میری ہو گی جس پر ہمیشہ سے صرف میرا حق تھا صرف میرا"""

وہ زوردار قہقالگا کر ہنسا تھا مگر اسکی ہنسی یکدم سے غائب ہوئی تھی جب اسے اپنے روم کے باہر کسی کی موجودگی کا احساس ہوا تو اس نے کریم کو اشارہ کیا جس پر وہ دروازے کی جانب بڑھا مگر اس سے پہلے کہ وہ دیکھتا کہ کون ہے کوئی تیزی سے وہاں سے بھاگا تھا

''' پکڑو اسے فورا'''

ابراھیم خان زرین کو وہاں سے بھاگتا ہوا دیکھ چکا تھا کریم کو حکم دیتا خود بھی اپنی جگہ سے کھڑا ہوتا ہوا دروازے کی طرف بڑھا تھا

زرین جو یہاں اپنے وکیل کے ساتھ ابراھیم خان کو آخری وارننگ دینے آئی تھی کہ وہ اپنا گناہ قبول کر لے مگر اسکے وکیل کو آنے میں ٹائم لگتا اسلئے وہ اسکا انتظار کرنے لگی مگر ان دونوں کی آواز سن کر وہ دروازے میں ہی رک گئی تھی اس نے جو کچھ بھی سنا وہ اسکے لئے نا قبل برداشت تھا اسے لگتا تھا وہ صرف اسکے شوہر کی جان کا دشمن تھا مگر وہ غلط تھی

انہیں اب اپنے لئے فیصلے پر افسوس ہو رہا تھا کیونکہ انکے ساتھ انکی بیٹی حور کی زندگی بھی جڑی ہوئی تھی اگر انہیں کچھ ہو جاتا ہے تو اسکا کیا ہو گا

زرین نے اپنی گود میں موجود ایک نظر حور کو دیکھا اور تیزی سے ابراھیم کے آفس سے نکلی تھی جبکہ ابراھیم اور کریم بھی انکے پیچھے تھے

وہ تیز تیز قدم اٹھاتی حور کو لئے سڑک پر ڈور رہی تھی انہیں ڈر تھا کہ ابراھیم خان انکے ساتھ ساتھ انکی بیٹی کو بھی نقصان نہ پہنچا دے

وہ بس اپنی بیٹی کو انکی پہنچ سے دور لے جانا چاہتی تھی انہیں کسی بھی طرح بس ان لوگوں سے دور جانا تھا

بھاگتے بھاگتے انہوں نے ایک نظر مڑ کر دیکھا وہ لوگ ابھی بھی اسکے پیچھے آرہے تھے

انکو اپنے قریب آتا دیکھ زرین کے قدموں میں مزید تیزی آگئی تھی

"""اگر زرین نے سب سن لیا ہو گا تو ہمارے لئے اچھا نہیں ہو گا اسلئے کریم اسے پکڑو"""

ابراھیم خان سخت لہجے میں بولا اور ساتھ ہی زرین کا پیچھا کرنے لگے

وہ بھاگتے بھاگتے کافی دور آگئی تھی حور انکی گود میں تھی جس وجہ سے اب ان سے مزید بھاگا نہیں جا رہا تھا

رات کا پہر سنسان سڑک انہیں خوفناک لگ رہی تھی مگر انہیں اپنی اور اپنی بیٹی کی جان بچانے کے لئے بھاگنا تھا

وہ اتنی تیزی اور بے دھیانی میں بھاگ رہی تھی کہ انہوں نے سامنے سے تیز سپیڈ سے آتی کار پر انکا دھیان ہی نہیں گیا تھا

کار پوری رفتار سے ان سے ٹکرائی اور وہ زمین پہ جا گری تھی

ابراھیم اور کریم جو انکا پیچھا کر رہے تھے انہوں نے دور سے ہی یہ منظر دیکھا تھا وہ دونوں چپ کر دوسری کار سے ایک لڑکے کو نکلتا ہوا دیکھنے لگے

ابراھیم خان دور سے ہی اس چھوٹے بچے کو پہچان گیا تھا کیونکہ وہ لڑکا شہر کے جانے مانے بزنس مین زمان شاہ کا بیٹا تھا جسے وہ زمان شاہ کے ساتھ دیکھ چکا تھا

وہ دونوں جتنی خاموشی سے وہاں کھڑے سب دیکھ رہے تھے اتنی خاموشی سے وہاں سے نکل گئے کیونکہ انکے مشکل کو کوئی اور ہی انکے راستے سے صاف کر چکا تھا

✸✸

وہ پچھلے آدھے گھنٹے سے کمرے میں بے چینی سے سے ادھر سے ادھر ٹہلتی اسفند کا انتظار کر رہی تھی وہ کل رات سے گھر نہیں آیا تھا حالانکہ وہ حیات صاحب کو فون کر کے بتا چکا تھا کہ وہ رات کو گھر نہیں آئے گا مگر حفصہ گھر میں اسکی غیر موجودگی سے پریشان ہو رہی تھی

اس دن سچ بتانے کے بعد سے وہ اسکی طرف دیکھنا تک پسند نہیں کر رہا تھا اسکا یہ رویہ حفصہ کے دل کو چوٹ پہونچا رہا تھا

مگر اسکے باوجود حفصہ نے ایک بار پھر سے اس سے بات کرنے کی کوشش کی تھی مگر جس بے دردی سے اس نے حفصہ کو کمرے سے نکالا تھا اسکے بعد سے حفصہ نے پھر سے اسے کچھ بھی کہنے کی ہمّت نہیں کی تھی کیونکہ اسے اپنے اللہ پر یقین

تھا کہ وہ ہمیشہ کی طرح اسکے لئے کوئی نہ کوئی راستہ ضرور نکال دیگا بس اسے صبر کرنا تھا

ٹہلتے ٹہلتے اسکی نظر دیوار پہ لگی گھڑی پر پڑی جو اس وقت رات کے آٹھ بجا رہی تھی پتہ نہیں وہ کہاں تھا وہ تو اتنا بھی حق نہیں رکھتی تھی کہ اسکو فون کر کے پوچھ لے نہ ہی اسے نے حفصہ کو ایسا کوئی حق دیا تھا

"""میں ڈیڈ سے بولتی ہوں وہ فون کر کے معلوم کر لینگے شاید آج بھی گھر آنے کا ارادہ نہ ہو"""

وہ خود سے مخاطب ہوتی ہوئی دروازے کی طرف پلٹی تھی کہ جبھی اسکے بیڈ روم کا دروازہ کھول کر کوئی اندر داخل ہوا تھا

حفصہ نے دروازے کے جانب ابھی قدم بڑھایا ہی تھا کہ اسفند کو کمرے میں داخل ہوتا دیکھ اسکے قدم اپنی جگہ رک گئے تھے وہی دوسری طرف حفصہ کو اپنے سامنے دیکھ اسفند بھی اپنی جگہ جم سا گیا تھا

دونوں کچھ فاصلے پر کھڑے بس خاموشی سے ایک دوسرے کو تک رہے تھے
حفصہ کی آنکھوں میں اپنے لئے شکوہ دیکھ کر آج پہلے بار اسفند نظریں چرا گیا تھا

اس وقت وہ شرمندگی کی وجہ سے اسکی آنکھوں میں دیکھ بھی نہیں پا رہا تھا اسکا
دل کر رہا تھا کہ وہ بھاگ کر اسکو اپنے سینے سے لگا لے اس سے معافی مانگے اسکو
بتائے کہ وہ کتنی بڑی غلطی کر چکا ہے اسکی بات نہ سن کر اس پر بھروسہ نہ کر
کے
اپنی اس سوچ پر عمل کرتے ہوئے وہ تیزی سے آگے بڑھا اور دونوں کے
درمیاں فاصلہ ختم کرتے ہوئے خاموش کھڑی حفصہ کو سختی سے اپنے سینے سے
لگا لیا تھا

اس نے حفصہ کے گرد اپنے مضبوط بازوں کا حصار سختی سے باندھ لیا جیسے وہ کہیں
اسکو چھوڑ کر چلی نہ جائے

حفصہ جو کمرے سے باہر جانے کا ارادہ کر رہی تھی اسفند کی اس حرکت پر شاک سی کی کیفیت میں کھڑی رہ گئی تھی

اسفند کی یہ حرکت خلاف توقع تھی

"" مجھے معاف کردو حفصہ میں بہت برا انسان ہوں ۔۔ میں نے بہت غلط کیا تمہاری بات نہ سن کر تم پر شک کر کے ""

وہ اسکو اپنے سینے سے لگائے نم لہجے میں بول رہا تھا اس وقت اسے حفصہ کے ساتھ کیا اپنا ایک ایک غلط رویہ یاد آ رہا تھا جنہیں وہ چاہے بھی تو کبھی بدل نہیں سکتا تھا

کل سے اسکی یہی حالت تھی شرمیدگی کی وجہ سے اس میں حفصہ کا سامنا کرنے کی ہمت بھی نہیں ہو رہی تھی پر آج وہ اپنے اندر ہمّت جمع کر کے آج اسکے سامنے موجود تھا

"" مجھے معاف کردو حفصہ میں تم سے محبت کرتا تھا مجھے کم از کم اس محبت کا تو مان رکھنا چاہیئے تھا پر میں نے وہ بھی نہیں کیا""

وہ اپنی ایک ایک غلطی کو قبول کر رہا تھا

حفصہ جواب تک نا سمجھی کی کیفیت میں تھی اسفند کے لفظ سن کر اسے ساری بات سمجھ آ گئی تھی کہ وہ اس سے کس بات کی معافی مانگ رہا تھا

"""تمھیں چھوڑ کر میں نے ان لوگوں پر بھروسہ کیا جن لوگوں نے میرے ساتھ دھوکہ کیا اور جواب تک کرتے آ رہے تھے۔۔۔میرا دوست مصطفیٰ جسے میں اپنا بھائی سمجھتا تھا اس نے آج تک مجھ سے اتنا بڑا سچ چھپا کر رکھا ہوا تھا"""

اسفند کے مزید اعتراف پہ حفصہ کو ساری بات سمجھ آ گئی تھی کہ اسکو یہ بات کہیں اور سے بھی معلوم ہوئی ہے تبھی وہ یوں کھڑا اس سے معافی مانگ رہا تھا

""""میں جانتا ہوں میں غلط تھا پر کیا تم اپنے اسفند کو معاف کر دو گی صرف ایک بار"""

وہ اب اسکے چہرے کو اپنے دونوں ہاتھوں میں تھام کر اس سے التجا کر رہا تھا

اس وقت اسکے لہجے کے ساتھ ساتھ اسکی آنکھیں بھی نم تھی اور اسکی آنکھوں کی نمی حفصہ کی نظروں سے پوشیدہ نہ رہ سکی تھی

""بولو جواب دو حفصہ معاف کر دو گی نہ تم اپنے اسفند کو""

اسکی خاموشی سے گھبرا کر اسفند پھر سے اس سے مخاطب ہوا اور اسکے بازو سے پکڑ کر اپنے قریب کرنا چاہا مگر حفصہ بے دردی سے اسکے ہاتھ جھٹک چکی تھی

""میں نہیں جانتی مصطفیٰ بھائی یہ سب کیسے جانتے ہیں اگر آج وہ تمھیں سچ نہ بتاتے تو تم کبھی میری بات پر یقین ہی نہ کرتے""

وہ سپاٹ چہرہ لئے اسکی طرف دیکھ رہی تھی جبکہ اسکا لہجہ برف کی طرح بلکل سرد تھا جسے محسوس کر کے اسفند گنگ کھڑا رہ گیا تھا

""بولو جواب دو اسفند خاموش کیوں ہو گئے تمھیں یہ کہتے ہوئے شرم آرہی ہے کہ تم مجھ پر ذرا بھی اعتبار نہیں کرتے تھے اسلئے میرا کہا ہر لفظ تمہارے لئے کوئی معنے نہیں رکھتا تھا""

وہ آج اپنے دل کا غبار نکال رہی تھی اسکے رویے کی وجہ سے وہ بھی اس سے بدگمان ہو چکی تھی

اس نے اسکی بات پر اعتبار نہیں کیا تھا یہی بات اسکی تکلیف کا سبب تھی کیا تھا کہ وہ اس پر اعتبار کر لیتا انکی محبت کا ماں رکھ لیتا مگر اس نے تو ایسا بھی نہیں کیا تھا

"""میں مانتا ہوں حفصہ میں غلطی پہ تھا مجھے تمہارا اعتبار کرنا چاہیے تھا مگر وقت اور حالات ایسے تھی کہ میں کچھ سمجھ نہیں پا رہا تھا """

آج وہ بھی اس جگہ پر موجود تھا جہاں کچھ دن پہلے حفصہ تھی اور اب وہ اسکی حالت سمجھ رہا تھا کہ وہ بھی اس وقت کتنی مجبور تھی

"""نہیں اسفند محبت کی سب سے پہلی سیڑھی اعتبار ہوتی مگر تم نے میرا اعتبار نہیں کیا میرے کہے ہر لفظ کو جھوٹا ٹھرایا اتنا سب کرنے کے باوجود تم مجھ سے معافی کی امید کیسے کر سکتے ہو""""

وہ اس بار چیخی تھی آنکھوں سے آنسوں بہہ کر اسکے رخسار سے پھسل کر زمین میں جذب ہو رہے تھے

"""اگر آج مصطفیٰ بھائی تمھیں سب نہ بتاتے تو کیا تم کبھی میری بات پر اعتبار کرتے نہیں نہ تو پھر تم مجھ سے اتنی آسانی سے معافی کی امید بھی کیسے رکھ سکتے ہو"""

وہ اسے حقیقت کا وہ آئینہ دکھا رہی تھی جو وہ دیکھنا نہیں چاہتا تھا کیونکہ وہ جو کہہ رہی تھی کہیں نہ کہیں سچ ضرور تھا

"""حفصہ پلیز بس ایک بار خود کو میری جگہ رکھ کر سوچوں تو شاید تمھیں مجھے معاف کرنے میں آسانی ہو جائے گی کیونکہ اس وقت میں بھی ایک دھوکے میں ہی جی رہا تھا""""

اس نے آہستہ سے آگے بڑھ کر پھر سے اسکے ہاتھوں کو تھامنا چاہا مگر اس بار پھر سے حفصہ نے بے دردی سے اسکے ہاتھوں کو جھٹک دیا تھا

'''اگر ایسی بات ہے تو تم بھی خود کو میری جگہ پر رکھ کر سوچوں اسفند یہاں تک کہ تم تو زبردستی مجھ سے اپنا حق بھی لے چکے ہو اس سب کے باوجود میرے لئے بھی تمھیں معاف کرنا اتنا آسان نہیں ہے'''

وہ اس نے دو قدم فاصلے پر جا کھڑی ہوئی تھی اسفند کو اسکا یوں دور جانا بہت تکلیف دے رہا تھا مگر کیا کرتا غلطی تو اسکی بھی تھی جسکی سزا اب اسے بھی ملنی تھی

'''ہمارے درمیان جو محبت تھی اس محبت کی خاطر مجھے معاف کر دو اپنے اسفی کو معاف کرو حفصہ''''

وہ مزید اسکے قریب ہوا تو وہ پھر سے اس سے دور جا کھڑی ہوئی تھی

''''ایک بار تم نے کہا تھا کہ وہ اسفی مر چکا ہے مجھ سے محبت کرتا تھا اس دن تم نے بلکل سچ کہا تھا اسفند کیونکہ میرا اسفی میرے ساتھ کبھی ایسا نہ کرتا کبھی بھی نہیں'''

اسکے دل کا درد جب حد سے زیادہ بڑھ گیا تو اس سے مزید وہاں رکا نہیں گیا تھا وہ اپنی سسکی کو دباتی ہوئی واشروم میں جا گھسی تھی جبکہ اسفند کتنی ہی دیر خاموشی سے کھڑا بند دروازے کو دیکھتا رہا کتنے ہی آنسوں ٹوٹ کر اسکی شرٹ میں جذب ہو گئے تھے

لوگ اپنی غلطی اور غلطفہمی کی وجہ سے اپنی زندگی کی قیمتی چیز کھو دیتے ہے اور وہ بھی انہیں لوگوں میں سے تھا

✸✸

'''تمہاری غلطی کی وجہ سے سب برباد ہو گیا کیسے مرد ہو تم کہ تم سے ایک لڑکی بھی سنبھال نہ سکے'''

وہ دندناتی ہوئی شمس کے آفس میں داخل ہوئی اور اپنے بزنس پارٹنرز کے ساتھ بیٹھے کچھ ڈسکس کرتے شمس کے کالر کو اپنی مٹھی میں جکڑ کر جنونی انداز میں چلائی تھی اس بات سے بے خبر کہ اسکے آفس میں موجود لوگ عجیب نظروں سے اسے دیکھ رہے تھے

"'یہ کیا حرکت ہے رباب زمان شاہ یہ میرا آفس ہے تمیز کے دائرے میں رہ کر بات کرو"'

شمس جو اس آفت کے لئے تیار نہ تھا رباب کی اس حرکت پر ماتھے پر لاتا داد شکنیں لئے نگواری سے اسکی طرح دیکھتا ہوا اپنی جگہ سے کھڑا ہوا اور جھٹکنے کے انداز میں اسکے ہاتھوں سے اپنے کالر کو آزاد کروایا اور ساتھ اپنے آفس میں موجود لوگوں کو وہاں سے جانے کا اشارہ کیا جس پر وہ اسکی بات کو سمجھتے ہوئے وہاں سے چلے گئے تھے

"'آج تو تم نے یہ حرکت کر دی رباب اگر آئندہ تم نے ایسی حرکت غلطی سے بھی کی نہ تو میں بغیر کوئی وجہ جانے تمہارے ہاتھوں کو تمہارے جسم سے الگ کر دونگا"'

وہ خونخار نظروں سے اسکو گھورتا ہوا بولا اگر اس وقت رباب کی جگہ کوئی اور ہوتا تو وہ اس حرکت کی ایسی سزا دیتا کہ زندگی بھر یاد رکھتا

'''اگر تم اپنا یہ غصّہ اس حفصہ اور اسکے باپ کے سامنے دکھاتے تو آج حالات کچھ اور ہوتے ایک لڑکی کو تو حاصل نہیں کر پائے تم مجھے کیا سزا دو گے'''

وہ طنزیہ انداز میں بولتی شمس کے غصّے کو مزید بھڑکا رہی تھی

'''بس خاموش ہو جاؤ رباب ورنہ میں تمہارا وہ حال کرونگا کہ یاد رکھو گی'''

وہ اپنی ہاتھوں کی مٹھی کو سختی سے بھینچتا ہوا غرایا تھا یہ لڑکی اسکے صبر کا امتحان لے رہی تھی

'''تم میری فکر چھوڑو شمس اپنی فکر کرو جسے تم شہر بھر میں تلاش کرتے پھر رہے ہو نہ وہ اسفند کے گھر میں اسکی بیوی کی حثیت سے موجود ہے اب مجھے یہ بتاؤ یہ حقیقت جان کر تم اسکا کیا حال کرو گے'''

اس نے جیسے اپنی طرف سے شمس کے سر پہ بم سا پھوڑا تھا

اسکی بات سن کر شمس کتنے ہی لمحے خاموش کھڑا رہ گیا تھا شاید اسکے پاس بولنے کے لئے الفاظ ہی نہیں تھے

وہ بس بے یقینی اور حیرت کے ملے جلے تاثرات لئے اسکو دیکھ رہا تھا جسکی چہرے پر اسکی حالت دیکھ کر استہزیہ مسکراہٹ تھی

""نہیں یہ ناممکن ہے ایسا نہیں ہو سکتا وہ دونوں کیسے مل سکتے ہیں اتنا سب ہونے کے بعد اسفند اس سے نکاح نہیں کر سکتا""

وہ گردن نفی میں ہلاتا ہوا اس سے کچھ فاصلے پہ جا کھڑا ہوا تھا

اسکے لئے یہ یقین کرنا مشکل تھا بلکہ ناممکن تھا

""ایسا ہو چکا ہے مسٹر شمس خان اسفند اس سے نکاح کر چکا ہے میں خود اپنی آنکھوں سے دیکھ کر آئی ہوں وہ اسکے گھر میں موجود تھی بلکہ اس نے ہی مجھے اپنے نکاح کی خوشخبری سنائی تھی""

وہ آہستہ آہستہ سے اسکو سب بتاتی چلی گئی تھی جسے سن کر شمس کی غصے کی وجہ سے رگیئں تن سی گئیں تھی

'''نہیں ایسا نہیں ہو سکتا وہ اتنی آسانی سے میرے ہاتھ سے نہیں نکل سکتی،،،
میں ایسا نہیں ہونے دونگا۔۔ '''
وہ غصّے میں اپنی ٹیبل پر ہاتھ مارتا ہوا بولا جس وجہ سے ٹیبل پر موجود سامان اور
ساری فائلز رباب کے قدموں میں آ گری تھی
اسکی حالت دیکھ کر رباب کو اب اپنے اندر سکون اترتا ہوا محسوس ہوا تھا

'''ایسا ہو نہیں سکتا بلکہ ہو چکا ہے وہ بہت آسانی نہ صرف تمہارے ہاتھ سے نکل
گئی ہے بلکہ اتنی ہی آسانی سے اسفند کی زندگی میں شامل بھی ہو چکی ہے ''''
اسکے اندر جلتی آگ کسی بھی طرح کم ہونے کا نام نہیں لے رہی تھی بار بار اسکی
نظروں کے سامنے حفصہ کے چہرے پر موجود مسکراہٹ گھوم رہی تھی یہ سب
اسکی برداشت کے باہر ہو رہا تھا

''''اور جانتے ہو ایسا صرف تمہاری وجہ سے ہوا ہے شمس اگر وقت پر تم اسے حاصل کر لیتے تو یہ سب نہ ہوتا ایک لڑکی کو سنبھال نہیں سکے تم اور خود کو مرد کہتے ہو وہ تمہاری ناک کے نیچے سے نکل گئی اور تم اسکا پتہ بھی نہ لگا سکے'''
وہ اپنے غصّے میں بولتی جا رہی تھی اس بات سے بے خبر کی اسکی باتیں شمس کے غصّے کو ہوا دے رہی تھی

'''ارے تم سے اچھی تو میں رہی کم از کم اسفند کو حاصل تو کر لیا تھا مگر تم،،، تم سے تو یہ بھی'''
اس سے پہلے کہ وہ اپنے زہر خند لفظوں سے اسکے غصّے کو مزید بڑھاتی شمس کا بھاری مضبوط ہاتھ اسکی گردن دبوچ چکا تھا جو اسکے لفظوں کے ساتھ ساتھ اسکی آواز کو بھی دبا گیا تھا

'''بہت کہہ دیا تم نے اور بہت سن لیا میں نے اب ایک اور لفظ تمہارے منہ سے نکلا تو آج میرے آفس سے تمہاری لاش واپس جائے گی'''

وہ قہر آلودہ نظروں سے اسکو گھورتا ہوا اور تنگ دینے والے انداز میں بولا اور ساتھ ہی رباب کی گردن پر اپنی پکڑ سخت کی تھی جس پہ وہ کسی بن پانی کی مچھلی کی طرح تڑپتی ہوئی خود کو اسکے شکنجے سے آزاد کرانے کی کوشش کرنے لگی تھی

"""میرا کہنا تمھیں اتنا۔۔۔ برا لگا رہا ہے تو جا کر اسکو سزا دو نہ جو اس سب کی زمہ دار ہے"""

وہ ایک جھٹکے میں اپنی گردن اسکے ہاتھوں سے آزاد کرواتی ہوئی بمشکل بولی تھی وہ کسی بھی قیمت پر حفصہ اور اسفند کو ایک ساتھ خوش نہیں دیکھ سکتی تھی

"""اسکو بھی سزا ملے گی میرے ساتھ دھوکہ کرنے والوں کو میں آسانی سے نہیں چھوڑتا"""

وہ ایک نظر رباب کی طرف دیکھتا ہوا بولا جو اپنی گردن سہلاتی ہوئی اسکو گھور رہی تھی جبکہ اسکی بات پر رباب کو کچھ سکون سا ملا تھا گر وہ ان دونوں کا کچھ بگاڑ نہیں سکتی تھی تو شمس تو کچھ نہ کچھ کر ہی سکتا تھا

✸✸

'''مصطفیٰ آپ مجھے بتا کیوں نہیں رہے ہے کہ آپ مجھے کہاں لیکر جا رہے ہیں کم از کم اتنا تو بتا دیں'''

حورین مصطفیٰ کا ہاتھ مضبوطی سے تھامتی ہوئی اس بار تھوڑا جھنجھلا کر بولی جبکہ اسکی یہ جھنجھلاہٹ دیکھ کر مصطفیٰ ہولے سے مسکرا دیا تھا

'''تم بغیر کوئی سوال کئے بس خاموشی سے میرے ساتھ چلو تمھیں تھوڑی دیر میں خود معلوم ہو جائے گا'''

وہ اسکے چہرے کے تاثرات دیکھ کر محظوظ ہوتا اسکو اپنے ساتھ لئے آگے بڑھا تھا

وہ حورین کے ساتھ بہت خوش تھا اور اسکی خوشی ہر ایک انداز سے جھلکتی تھی

اس نے طے کر لیا تھا کہ وہ حورین کو کچھ معلوم نہیں ہونے دیگا کیونکہ وہ اسے کسی بھی قیمت پر کھونا نہیں چاہتا تھا اور اس موڑ پہ آنے کے بعد تو بلکل بھی نہیں

'''اچھا ٹھیک ہے مت بتائے پر میری آنکھوں سے یہ کپڑا تو ہٹا دیں مجھے کچھ نظر نہیں آرہا ہے اگر میں گر گئی تو'''

وہ اس بار تھوڑا خفگی سے بولی اور اپنے گرنے کے ڈر سے مصطفیٰ کے بازو کو مضبوطی سے پکڑا تھا

'''مجھ پر بھروسہ رکھو حورین میں ہمیشہ تمہارے ساتھ ہوں تمھیں کبھی گرنے نہیں دونگا'''

وہ اس بار اسکی کمر کے گرد اپنے بازو حائل کرتا اسکے نازک وجود کو اپنے حصار میں لیتا ہوا سیڑھیاں چڑھنے لگا

اسکی بات پر حورین اپنا ڈر بھول کر خود کو اسکی پناہ میں محفوظ محسوس کرنے لگی تھی ہمیشہ کی طرح اسکی موجودگی اسے تحفظ کا احساس دلا رہی تھی

اسکی خاموشی پر وہ اسکو اپنے ساتھ لئے آگے بڑھا اور ایک کمرے کے قریب آکر دروازہ کھولتا اندر داخل ہوا اور ساتھ ہی حورین کی آنکھوں سے پٹی ہٹائی تھی

"''اب تم اپنی آنکھیں کھول سکتی ہو''"

وہ اسکے کان میں سر گوشی کرتا نرمی سے اسکے کان کی لؤ کو چومتا ہوا اسکے پیچھے جا کھڑا ہوا تھا

مصطفیٰ کے پر حدت لبوں کا لمس اور اسکی اجازت پر حورین نے آہستہ سے اپنی آنکھیں کھولی تھی

اس نے اپنی آنکھیں کھول تو لی تھی مگر وہ کمرے میں موجود ہر چیز کو دیکھ کر وہ اپنی جگہ سکت کھڑی رہ گئی تھی

سامنے موجود دیوار پر اسکی تصویرے لگی ہوئی تھی جو جانے کب لی گئی تھی اسے خبر بھی نہیں تھی

سائیڈ پر ہی اسکا وہ سامان رکھا ہوا تھا جو وہ کھو چکی تھی

اسکا ٹیڈی بیئر۔۔اسکی پسندیدہ ڈول جو مصطفیٰ نے ہی اسکو لا کر دی تھی جسے وہ ہمیشہ اپنے پاس رکھتی تھی اور بھی بہت ساری چیزیں تھی جنہیں وہ رکھ کر بھول چکی تھا یا کھو چکی تھی

اصل میں اس نے اس سامان کو کھویا نہیں تھا اسے مصطفیٰ نے تلاش کر کے اپنے پاس محفوظ رکھا ہوا تھا کسی قیمت چیز کی طرح

"""مصطفیٰ یہ سب یہاں کیسے اور یہ سب تصویرے یہ کب لی آپ نے"""

وہ چہرے پر حیرانی بے یقینی اور خوشی کے ملے جلے تاثرات لئے اسکی جانب پلٹی تھی جو پینٹ کی پاکٹ میں ہاتھ پھنسائے بہت دلچسپی سے اسکے چہرے پر موجود بکھرے رنگوں کو دیکھ رہا تھا

"""تم نے کل مجھ سے پوچھا تھا نہ کہ مجھے تم سے کتنی محبت ہے تو یہ تمہارے اس سوال کا جواب ہے جسے میں لفظوں میں تمھیں بتانا نہیں چاہتا تھا اس لئے تمھیں یہاں لیکر آیا ہوں """

وہ اسے شانوں سے تھام کر اسے اپنے قریب کرتا ہوا بولا

اسکی آنکھوں میں اپنے لئے محبت دیکھ کر حورین کی آنکھیں نم ہوئی تھی کتنی شدت سے اس نے اس لمحے کے لئے دعا کی تھی اور آج وہ لمحہ آگیا تھا جسے اسکو کب سے انتظار تھا

'''میں تم سے تب سے محبت کرتا ہوں حورین جب تمھیں محبت لفظ کا معلوم بھی نہیں ہو گا'''

وہ اسکے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں تھامتا ہوا بولا

'''جس دن سے تم میری زندگی میں آئی میں نے اس دن سے تم سے محبت کی ہے"

'''میں نے ہر اس لمحے سے محبت کی ہے جس میں تم مسکرائی ہو'''

وہ محبت سے چور لہجے میں بولتا اسکی پیشانی پر اپنے لب رکھتا باری باری اسکی دونوں آنکھوں کو چومنے لگا جن میں اس نے ہمیشہ اپنے لئے محبت دیکھی تھی

'''جب بھی میں نے تمھیں خود سے دور کیا ہے سکون مجھے بھی نہیں ملا''''

اسکا ایک ایک لفظ حورین کے دل کے ان زخم کو بھر رہا تھا جو مصطفیٰ اسے اپنی بے رخی کی وجہ سے دے چکا تھا

'''تم ہمیشہ ہی اس دل میں رہی ہو حورین اور تمہاری یہ جگہ کوئی نہیں لے سکتا '''

وہ اسکے ہاتھ کو تھام کر اپنے دل کے قریب رکھتا ہوا بولا اپنی ہتھیلی کے نیچے وہ اسکے دل کی دھڑکنوں کو صاف محسوس کر رہی تھی

'''جب آپکو مجھ سے اتنی محبت تھی تو کیوں مجھے تنگ کرتے تھے
'''کیوں مجھے خود سے دور کرتے تھے جب میری دوری آپکو بھی سکون نہیں دیتی تھی'''

اب وہ شکوہ بھری نظروں سے اسکو دیکھ رہی تھی جس پر مصطفیٰ کے چہرے کی مسکراہٹ یکدم سے غائب ہو گئی تھی

وہ سچ بتا کر اسے خود سے دور نہیں کر سکتا تھا ہر گز نہیں

'''حورین کیا تم مجھ سے ایک وعدہ کرو گی'''

اسکی بات کو نظر انداز کرتا وہ اس سے ایک وعدہ چاہ رہا تھا جو وہ کب سے اسے سے کرنا مانگنا چاہتا تھا

"""کیسے وعدہ مصطفیٰ"""

وہ نا سمجھی سے اسکی طرف دیکھ رہی تھی جسکا اچانک لہجہ ہی نہیں اسکے چہرے کا رنگ بھی اڑ سا گیا تھا

"""حورین تم مجھ سے ایک وعدہ کرو چاہے کوئی بھی حالات ہو تم مجھ سے کتنا بھی ناراض ہو پر مجھے چھوڑ کر کبھی مت جانا"""

اسکا دل کا ڈر لفظوں میں بیاں ہو رہا تھا مگر حورین اسکے یہ ڈر اسکی یہ فکر سمجھ نہیں پائی تھی

""""میں آپ سے وعدہ کرتی ہوں مصطفیٰ کہ میں آپکو کبھی چھوڑ کر نہیں جاؤ نگی چاہے حالات ہمارے کتنے ہی خلاف ہو"""

وہ اسکے سینے پر اپنے ہاتھ رکھے اس سے وعدہ کر رہی تھی

اور اسکے منہ سے یہ لفظ سن کر مصطفیٰ کو اپنے اندر ایک سکون سا اترتا ہوا محسوس ہوا تھا

'''تھینک یو حورین تم بہت اچھی ہو یہ وعدہ کر کے تم نے مجھے سکون بخشہ ہے '''

وہ اسکے ہاتھ تھام کر باری باری اسکی دونوں ہتھیلی چومنے لگا

اسکی اتنی دیوانگی پر حورین کو اپنی دھڑکنے تیز ہوتی محسوس ہوئی تھی

'''اور آپکے اظہر نے مجھے جو سکون بخشہ ہے اسکا آپ اندازہ نہیں لگا سکتے '''

حورین آنکھوں میں آنسوں لئے اسکے سینے سے لگ گئی تو مصطفیٰ نے اسکے ارد گرد اپنے بازو باندھ کر اسے اپنے حصار میں لے لیا تھا

اسکے مضبوط حصار کو محسوس کر کے حورین نے سکون سے اپنی آنکھیں بند کر لی تھی

✸✸

'''ڈیڈ آپ نے حفصہ اور ھاد کو کہیں دیکھا ہے میں نے پورا گھر تلاش کر لیا مگر وہ دونوں مجھ کہیں نظر نہیں آرہے ہیں۔۔ کیا دونوں کہیں باہر گئے ہوئے ہیں'''

وہ لاؤنج میں میں داخل ہوتے ہوئے حیات صاحب سے مخاطب ہوا اسکے لہجے میں بے چینی اور پریشانی صاف ظاہر ہو رہی تھی

وہ ابھی کچھ دیر پہلے آفس سے واپس لوٹا تھا فریش ہونے کے بعد جب اسے معمول کے متابِک حفصہ کہیں آس پاس نظر نہیں آئی تو اسکا دل یکدم سے پریشان سا ہو گیا تھا

اسلئے وہ اسکو سارے گھر میں ڈھونڈھتا پھر رہا تھا ویسے بھی وہ اس سے ناراض تھی اپنی ناراضگی میں وہ اسکو چھوڑ کر چلی نہ جائے بس اسی بات سے وہ ڈر سا گیا تھا

'''بیٹا حفصہ بیٹی کچن میں ھاد کے لئے اسکی پسند کی ڈش بنا رہی ہے اور ھاد اپنی ماں کی اسکے کام میں مدد کر رہا ہے''''

حیات صاحب جو صوفہ پر بیٹھے ٹی وی پر کوئی پروگرام دیکھ رہے تھے اسفند کی آواز پر اسکی طرف متوجہ ہوئے اور اسکے چہرے پر پریشانی کی لکیرے دیکھ کر ہولے سے مسکرادئے تھے

وہ بہت پہلے ہی اسفند کی آنکھوں میں حفصہ کے لئے محبت دیکھ چکے تھے جسے دیکھ کر انہیں سکون ملا تھا انکا بیٹا اپنی زندگی میں آگے بڑھ گیا تھا اس سے زیادہ خوشی کی بات انکے لئے اور کیا ہو سکتی تھی

"""میں ذرا دیکھ کر آتا ہوں دونوں ماں بیٹے ملکر کیا بنا رہے ہیں آپ اپنا پروگرام دیکھئے"""

حیات صاحب کی بات سن کر ایک سکون سا اسکے اندر اترا تھا وہ انکے جانب ہولے سے مسکراتا ہوا کچن کی ترف بڑھ گیا

حفصہ ہمیشہ کی طرح اسکے بیٹے کو بہت اہمیت دیتی تھی ایک ماں کی طرح اسکے ہر نخرے اٹھاتی تھی

وہ ان دونوں کے بارے میں سوچ کر مسکراتا ہوا کچن کی طرف بڑھ رہا تھا

""""واہ ماما یہ پاستا تو بہت ٹیسٹی بنا ہے آپکے ہاتھوں میں تو میجک ہے یہ میں سارا کھا جاؤنگا""""

ابھی اس نے کچن کی دہلیز پر قدم ہی رکھا تھا جب ھاد کی خوشی سے چہکتی ہوئی آواز اسکے سماعت سے ٹکرائی اور سامنے کا منظر دیکھ کر اسکے چہرے کی مسکراہٹ مزید گہری ہوئی تھی

ھاد سلیپ پہ بیٹھا ہوا پاستا کھا رہا تھا جبکہ حفصہ اسکے قریب ہی کھڑی تھی اسکی اسفند کی جانب پشت تھی اسلئے وہ اسکو دیکھ نہیں پائی تھی

"""سارا ہی کھا لینا یہ سب میں نے اپنے بیٹے کے لئے ہی بنایا ہے اگر تمھیں اور چاہئے تو میں اور بھی بنا دونگی"""

وہ بہت محبت سے بالوں میں ہاتھ چلاتی ہوئی بولی وہ دونوں اسفند کی موجودگی سے بے خبر تھے جو دروازے میں کھڑا ان ماں بیٹے کی محبت کو دیکھ رہا تھا

""سب بیٹے کے لئے ہی بنایا ہے شوہر کا کچھ خیال ہے بھی یا نہیں میں بھی پورے دن کا بھوکا گھر واپس لوٹا ہوں"''

وہ ان دونوں کو مخاطب کرتا کچن میں داخل ہوا اور آہستہ سے قدم اٹھاتا ان دونوں کے قریب آ کھڑا ہوا تھا

جبکہ ابھی تھوڑی دیر پہلے حفصہ کے چہرے پہ ھاد سے بات کرتے وقت جو مسکراہٹ تھی وہ اسفند کی موجودگی سے یکدم سے سمٹ گئی تھی جسے اسفند نے شدّت سے محسوس کیا تھا

اسے بہت دکھ ہوا تھا وہ کتنی کوشش کر رہا تھا اس سے معافی مانگنے کی مگر وہ ہر بار ایسے ہی اسکو اور اسکی بات ایسے ہی نظر انداز کر دیتی تھی

وہ ایک گھر میں رہتے ہوئے بھی اس ایک فاصلے پر تھی نا اسکو معاف کرنے کے لئے تیار تھی اور نہ ہی اسکی کوئی بات سن رہی تھی

"""ڈیڈ آپ لیٹ آئے ہیں ماما نے پاستا اتنا مزے کا بنایا تھا کہ میں نے سارا ختم کر دیا لیکن کوئی بات نہیں ماما آپکے لئے بھی بنادیں گی """

"""بنادیں گی نہ ماما؟"""

وہ اپنے باپ کی طرف دیکھ کر افسوس سے بولتا ہوا اب خاموش کھڑی حفصہ سے معصومیت سے سوال کر رہا تھا

"""آپکے ڈیڈ کو پاستا پسند نہیں ہے وہ کھانا کھائے گیں اور آپ جاؤ اپنے روم میں ۔۔میں یہاں کا کام ختم کر لوں پھر میں اپکے ساتھ گیم کھیلیں گے"""

وہ اسفند کی خود پر جمی گہری نظروں کو نظر انداز کئے ھاد کی بات کو ٹالتی ہوئی بولی اور اسکو نیچے اتارا تھا

"""اوکے ماما میں آپکا انتظار کر رہا ہوں اور ڈیڈ آپ بھی پاستا کھانا شروع کر دیں ماما بہت مزے کا بناتی ہیں"""

وہ خوشی سے چہکتا ہوا بولا تھا

""""میں تو کھانے کے لئے تیار ہوں بس کوئی بنا کر کھیلانے والا تو ہو""""

وہ ایک ٹھنڈی آہ بھرتا ہوا بولا جس پر ھادنا سمجھی سے اپنے باپ کو دیکھتا ہوا کچن سے نکل گیا تھا

ھاد کے جانے کے بعد حفصہ سب برتن اٹھانے کے لئے آگے بڑھی تو اسفند اسکی کلائی تھام کر روک چکا تھا

"""اسفند ہاتھ چھوڑو میرا"""

اسکا اجنبی لہجہ پر اسفند کو تکلیف ہوئی تھی مگر وہ اتنی آسانی سے اسکو چھوڑنے والا نہیں تھا

وہ اسکی معافی کا طلبگار تھا اور تب تک چین سے بیٹھنے والا نہیں تھا جب تک وہ اسے معاف نہیں کر دیتی

"""میں جانتا ہوں حفصہ میں یہ کہنے کا حق نہیں رکھتا کہ مجھے تمہارا یہ رویہ تکلیف دے رہا ہے کیونکہ تم میرے اس سے بھی زیادہ برے رویے کو برداشت کر چکی ہو مگر"""

اسفند اسکو دونوں بازو سے تھام کر اپنے قریب کرتا ہوا بولا اسکے لہجے میں گہرا دکھ تھا جو حفصہ بخوبی محسوس کر سکتی تھی

مگر وہ سب بھی نہیں بھول سکتی تھی جو اس نے برداشت کیا تھا

''' مگر کیا اسفند۔ مگر کیا۔ اگر تمھیں میرے رویے سے اتنی تکلیف ہو رہی ہے تو کیوں بار بار معافی مانگنے آجاتے ہو مت آؤ کیونکہ میں تمھیں معاف نہیں کرونگی'''

وہ اپنے آپ کو مضبوط ظاہر کرتی ہوئی اپنے بازو کو آزاد کرانے کی کوشش کرنے لگی مگر اسفند اسے اتنی آسانی سے چھوڑنے کے موڈ میں نہیں تھا

'''میں تب تک تم سے معافی مانگتا رہونگا جب تک تم مجھے معاف نہیں کر دیتی چاہے تم میرے ساتھ کتنا برا رویہ ہی کیوں نہ اختیار کر لو مگر میں تمہاری معافی حاصل کر کے ہی رہوں گا'''

اسکا باتیں حفصہ کا دل پگھلا رہی تھی وہ اسکے سامنے کمزور پڑ رہی تھی مگر وہ اتنی جلدی ہار نہیں ماننا چاہتی تھی

وہ جانتی تھی دھوکہ اسے بھی ملا تھا پر ایک بار وہ اسکی بات تو سنتا تب اسکو اتنا برا نہیں لگتا جتنا برا اسے اسفند کی بے اعتباری سے محسوس ہوا تھا

"""اسفند پلز مجھے جانے دو ان سب باتوں کا کوئی فائدہ نہیں ہے"""

وہ اسکی طرف دیکھے بغیر بول رہی تھی کیونکہ اسے لگ رہا تھا کہ اگر وہ اسکی آنکھوں میں التجا دیکھ لگی تو وہ سب بھول جائے گی

"""یہ تم میری آنکھوں میں دیکھ کر بولو"""

اس بار وہ اپنا ایک بازو اسکی کمر کے گرد حائل کرتا اسے خود سے قریب کرتا ہوا بولا

"""اسفند کیا کر رہے ہو چھوڑو مجھے کوئی آجائے گا"""

اسکی اتنی قربت سے حفصہ پر ایک عجیب سے کیفیت طاری ہو گئی تھی ساتھ ہی کچھ دن پچھلے کچن والا منظر اسکی آنکھوں کے سامنے گھوما تو چہرے کا رنگ یکدم سے بدلا تھا

'''تم ڈر کیوں رہی ہو میں تمہارا شوہر ہوں یا تمھیں میری قربت پریشان کر رہی ہے'''

اسکی گھبراہٹ سے وہ لطف انداز ہو رہا تھا دل کوئی شرارت کرنے پر آمادہ تھا

'''اسفند فالتو باتیں مت کرو اور چھوڑو مجھے ورنہ میں''''

اسفند کے نرم گرم لبوں کا لمس اپنے ہونٹ کے نیچے محسوس کر کے اسکا جملہ منہ میں ہی رہ گیا

'''ورنہ کیا'''

وہ چیلنج کرتی نگاہوں سے اسکو دیکھتا مزید اسکے چہرے پر جھکا اور اس بار اسکے ناک میں موجود لونگ پر اپنے لب رکھ دئے تھے

'''ورنہ میں شور کرونگی اور پھر سب یہاں آجائے گے'''

وہ اسکو اپنی دھمکی سے ڈرا رہی تھی مگر سامنے والے پر اثر کہاں ہونا تھا

'''بلالو میں کسی سے نہیں ڈرتا میں اپنی بیوی کے ساتھ رومانس کر رہا ہوں کسی غیر کے ساتھ نہیں جو میں ڈروں گا '''

اس بار وہ اسکے لبوں پر جھک کر اپنی اس خوائش کو پورا کرنے لگا جو وہ کب سے اپنے دل میں دبائے بیٹھا تھا

وہ اسکے چہرے پہ جھکا اپنے محبت اس پر لٹا رہا تھا اسکے عمل میں اتنی نرمی تھی کہ حفصہ کو اپنا آپ ڈوبتا ہوا محسوس ہو رہا تھا

اس سے پہلے کہ وہ مزید آگے بڑھتا حفصہ نے اپنی پوری طاقت لگا کر اسے پیچھے دھکیلا تھا

""بس یہ سب بند کرو اسفند تمھیں کیا لگتا ہے یہ سب کرنے سے میں تمھیں معافی کردونگی""

وہ گہرے گہرے سانس لیتی اس سے فاصلے پر جا کھڑی ہوئی تھی جبکہ اسکی اس بات پر اسفند کو اپنا دل ٹوٹتا ہوا محسوس ہوا تھا کیا وہ اسے اتنا غلط سمجھتی تھی

""حفصہ یہ میری محبت ہے کوئی دیکھاوا نہیں ہے""

اسکا لہجے اس وقت ٹوٹا ہوا سا تھا

'''میں مانتا ہوں میں غلط تھا پر ایک بار حفصہ تم خود کو میری جگہ رکھ کر سوچو تم وہ سب ہونے کے بعد یکدم سے غائب ہو گئی میں نے تمھیں کہاں نہیں تلاش کیا پھر تم چھ سال بعد میرے سامنے آ گئی تو تم ہی بتاؤ میرے لئے یہ سب قبول کرنا اتنا آسان نہیں تھا'''

وہ اسکی طرف دیکھتا ہوا بولا جو اسکی جانب پشت کئے ہوئے کھڑی تھی

'''میری تم سے ریکویسٹ ہے حفصہ ایک بار خود کو میری جگہ رکھ کر ضرور سوچنا شاید تمھیں مجھے معاف کرنے میں آسانی ہو گی'''

وہ اپنی بات کہتا وہاں سے نکل گیا جبکہ اسکے جانے کے بعد حفصہ روتی ہوئی وہیں زمیں پر بیٹھتی چلی گئی تھی

✹✹

'''اسفند پلیز کم از کم ایک بار میری کال تو اٹھا لو بس ایک بار میری بات سننے کی کوشش تو کرو'''

وہ اپنا فون بیڈ پر پھینک کر پریشانی سے بولتا ہوا بیڈ پر آ بیٹھا اور بار بار اپنے بالوں میں ہاتھ چلاتا اپنے اندر کی بے چینی کو کم کرنے کی کوشش کرنا لگا جو کسی بھی صورت کم ہونے کا نام نہیں لے رہی تھی

"" آپ زیادہ پریشان نہ ہو مصطفیٰ اس وقت اسفند بھائی غصّے میں ہیں جب انکا غصّہ کم ہو گا تب وہ آپکی بات ضرور سنے گے ""

حورین اسکے قریب ہی بیڈ پہ بیٹھتی ہوئی بولی

اسکی حالت کو دیکھ کر حورین بھی پریشان ہو رہی تھی اس نے اسفند اور مصطفیٰ کے درمیاں محبت کو دیکھا ہوا تھا اسلئے وہ مصطفیٰ کی حالت کو اچھی طرح سمجھ سکتی تھی

"" پتہ نہیں حورین اسکا غصّہ کم بھی ہو گا یا نہیں میں نے جو اسے اتنا بڑا دھوکہ دیا ہے اسکے بعد مجھے نہیں لگتا وہ میری شکل بھی دیکھنا چاہے گا کیونکہ جو رباب نے اسکے ساتھ کیا ہے میں بھی اسکے ساتھ وہی کر چکا ہوں ""

وہ حورین کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں تھامتا ہوا بولا

جب سے اس نے اسفند کو سچ بتایا تھا تب سے اسفند نہ اس سے بات کر رہا تھا نہ ہی اسکی کال رسیو کر رہا تھا وہ ایک دو بار اسکے آفس بھی گیا مگر وہ آفس میں بھی موجود نہیں تھا وہاں سے بھی اسے مایوس ہی لوٹنا پڑا تھا

"""رشتے اتنی آسانی سے ختم نہیں ہوتے مصطفیٰ اور ویسے بھی آپ دونوں کے بیچ اتنا گہرا رشتہ ہے اسفند بھائی ابھی پریشان ہے جب وہ آپکی مجبوری کو سمجھے گے تب وہ خود آپکے پاس آئے گے کیونکہ آپ نے انکے ساتھ جو کیا اور رباب آپی نے جو کیا اس میں بہت فرک ہے آپ غلط نہیں تھے یہ بات اسفند بھائی بھی سمجھ جائے گے"""

وہ بہت محبت سے اسکو سمجھا رہی تھی اور اس وقت وہ بولتی ہوئی مصطفیٰ کو اپنے دل میں اترتی ہوئی محسوس ہوئی تھی

"""حورین اگر تم اس وقت میرے ساتھ نہ ہوتی تو میں بہت اکیلا ہو جاتا مجھے کبھی چھوڑ کر مت جانا میں تمہارے بغیر رہ نہیں پاؤ گا"""

وہ شدّت جذبات سے کہتا اسکے وجود کو اپنے سینے سے لگاتا اسکے بالوں میں اپنا لب رکھ چکا تھا

اسکی خوشبو کو اپنے اندر اتارتا وہ سکون سا محسوس کر رہا تھا

"""میں ہمیشہ آپکے پاس رہوں گی مصطفیٰ کیونکہ میری دنیا آپ سے شروع اور آپ پر ہی ختم ہوتی ہے آپ ہی میرا سب کچھ ہو"""

حورین اسکے سینے سے لگی ہمیشہ کی طرح اپنی محبت کا اعتراف کر کے اسکی روح کو سرا شر کر رہی تھی

"""اچھا چلیں یہ باتیں چھوڑیں آپ جلدی سے فریش ہو کر آجائے میں آپکے لئے کھانا لگواتی ہوں"""

وہ اس سے جدا ہوتی ہوئی بولی تھوڑا خوشگوار موڈ میں اپنی جگہ سے اٹھنے لگی تھی

جب مصطفیٰ اسکی کلائی تھام کر اسے پھر سے اپنے قریب بیٹھا چکا تھا

"""نہیں رہنے دو مجھے بھوک نہیں ہے آج میٹنگ تھی آفس سے باہر تو وہیں ان لوگوں کے ساتھ ڈنر کر کے آیا ہوں"""

وہ محبت بھری نظروں سے اسکو دیکھتا اسکے چہرے پر آئے بالوں کو کان کے پیچھے کرتا ہوا بولا اور ساتھ ہی اسے بازو سے پکڑ کر اپنی مزید قریب کیا تھا

'''پر میرا میٹھا کھانے کا دل ہے'''

اس بار وہ اپنے چہرے کو اسکے چہرے کے قریب کرتا ہوا معنی خیزی سے بولا تھا

اسکی نظریں جو پیغام دے رہی تھی حورین سمجھ نہ سکی تھی

'''ٹھیک ہے میں آپکے کھیر لیکر آتی ہوں خاص آپکے لئے بنائی تھی آپکو پسند بھی ہے'''

اسکی بات سنکر حورین خوشی سے چہکتے ہوئے اپنی جگہ سے اٹھنے لگی تھی مگر وہ پھر سے اسکو روک چکا تھا

'''نہیں مجھے خیر سے بھی زیادہ میٹھی چیز کھانے کی طالب ہو رہی ہے'''

وہ اسکے لبوں پر نظریں جمائے بولا تھا

'''کھیر تو آپکی پسندیدہ ڈش ہے اس سے بھی زیادہ میٹھا کیا ہو سکتا ہے آئس کریم لیکر آؤ آپکے لئے''

وہ پرجوش انداز میں بولتی ایک بار پھر سے اٹھنے لگی مگر اس بار مصطفیٰ اسکی کمر کے گرد بازو حائل کرتا مکمل اسکو اپنے حصار میں لے چکا تھا

''''مجھے میٹھے میں نہ تو کھیر چاہئے اور نہ آئس کریم'''

وہ اپنا چہرہ اسکے قریب کرتا ہوا خمار آلودہ لہجے میں بولا اور حورین کی کمر پر اپنی گرفت سخت کی تھی

''''تو پھر کیا چاہئے آپکو'''

اسکی خمار آلودہ آنکھوں میں دیکھ کر حورین کو اپنے دل کی دھڑکنے تیز ہوتی محسوس ہوئی تھی اسکی قربت سے وہ یونہی گھبرا جاتی تھی

'''مجھے میٹھے میں یہ چاہئے'''

اس سے پہلے وہ کچھ سمجھتی مصطفیٰ اسکے گلابی لبوں پر اپنی انگلی پھیرتا اسکے اور اپنے درمیاں باقی کا فاصلہ بھی ختم کرتا اپنے لب اسکے لبوں پہ رکھ چکا تھا

ایک ہاتھ اسکے رخسار پہ رکھے دوسرے ہاتھ سے اسکی کمر پر اپنی گرفت مضبوط کرتا اسکے وجود کو خود سے قریب تر کر چکا تھا

حورین کو جب اپنا سانس اوکھڑتا ہوا محسوس ہوا تو اس نے مصطفیٰ کے سینے پہ ہاتھ رکھ کر اسے دور دھکیلا تھا

'''بہت برے ہیں آپ مصطفیٰ مجھے تنگ کرنے کا آپ کوئی بھی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتے'''

وہ اپنی بے ترتیب ہوئی سانسوں کو درست کرتی اسکی آنکھیں دکھاتی ہوئی بولی مگر سامنے والے پر اسکی گھوری کا کوئی اثر نہیں ہوا تھا

'''تم ہی پہلے مجھ سے میری محبت مانگتی رہتی تھی بولتی رہتی تھی میں تم سے محبت کیوں نہیں کرتا اب میں تم سے محبت کر رہا ہوں تو تمھیں اس پر بھی اعتراض ہے'''

وہ ایک جھٹکے میں اسکو بازو سے پکڑ کر اسے بیڈ پر لٹا کر آنکھوں میں شرارت لئے اس پر جھکتا ہوا بولا

'''مجھے آپکی بے وقت محبت پر اعتراض ہے جو نہ وقت دیکھتی ہے اور نہ موقع
'''

اسکی آنکھوں میں ناچتی شرارت دیکھ کر حور نے اٹھنا چاہا مگر وہ آج اسکو چھوڑنے کے موڈ میں نہیں تھا

'''تمھیں میری بے وقت محبت پر اعتراض ہے نہ تو اب تو موقع بھی ہے اور وقت بھی تو تمھیں کم از کم اب تو کوئی پرابلم نہیں ہونی چاہئے'''

وہ حورین کے احتجاج کو نظرانداز کرتا اسکا دوپٹہ سائیڈ پر رکھتا ہوا اسکی گردن پہ جھکتا جبجا اپنا لمس چھوڑنے لگا

اسکی حد سے بڑھتی جسارتوں پہ حورین کا دل تیز رفتار سے دھڑکنا شروع ہو گیا تھا

'''مصطفیٰ مجھے'''

جب شانو سے شرٹ سرکتی ہوئی محسوس ہوئی تو وہ اسے پکار اٹھی تھی

وہ مزید کچھ مگر اسکی خود پہ جمی نظروں سے وہ کچھ کہہ نہیں پائی تھی

"'''اگر تم یہ کہنے کا ارادہ رکھتی ہو کہ تمھیں بھوک لگی ہے تو تمہارا کوئی بہانہ نہیں چلے گا مجھے ملازمہ سے پہلے ہی معلوم ہو گیا ہے کہ تم کھانا کھا چکی ہو اسلئے مجھے ڈسٹرب مت کرو'''

وہ اسکو آنکھیں دکھاتا پھر سے اسکے چہرے پہ جھکتا خود کو سیراب کرنے لگا

اس بار اسکے عمل میں پہلے کی طرح نرمی نہیں تھی جسکا صاف مطلب تھا اسے حورین کی مداخلت بلکل پسند نہیں آئی تھی

'''مصطفیٰ '''

اسکی حد سے زیدہ بڑھتی شدتوں سے گھبرا کر ایک بار پھر وہ اسے پکارا اٹھی تھی اور اس بار اسکی آواز پر مصطفیٰ کے ماتھے پر بل پڑے تھے

'''کیا مسئلا ہے تمہارے ساتھ حورین تم کچھ دیر کے لئے خاموش نہیں رہ سکتی '''

وہ ناراضگی سے بولتا اٹھ بیٹھا اور اپنی شرٹ کے بٹن بند کرنے لگا

اسکے ناراض لہجے کو محسوس کر کے حورین کی جان ہوا ہوئی تھی وہ پھر سے اسے
پہلے والا مصطفیٰ بنتے ہوئے نہیں دیکھ سکتی تھی

'''مصطفیٰ پلیز ناراض مت ہو آپ ایک بار میری بات '''

'''حورین میں تمہارا شوہر ہوں کوئی غیر نہیں ہوں جو تم ہر بار اس طرح ری
ایکٹ کرتی ہو اسلئے تم پہلے اپنا مائنڈ اچھی طرح سیٹ کر لو پھر اسکے بعد میں
تمہاری سنو گا'''

وہ ناراضگی سے کہتا واشروم میں جا گھسا تھا جبکہ اسکے سخت رویے پہ حورین کی
پلکیں نم ہوئی تھی

وہ اسکی شرم حیا کو اسکا گریز سمجھ رہا تھا اور اپنی کیفیت وہ اسکو کس طرح سمجھائے
وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی

✸✸

'''تم یہاں میرے آفس میں کیا کر رہے ہو اور کس کی اجازت سے تم اندر آ
گئے '''

شمس جو اپنے آفس میں بیٹھا کوئی فائل دیکھ رہا تھا اپنے روم میں کسی کی موجودگی کو محسوس کر کے جیسے ہی اس نے گردن اٹھا کر دیکھا تو اپنے سامنے کھڑے شخص کو دیکھ کر اسکے ماتھے پر بل پڑ گئے تھے وہ نگواری سے کہتا اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا تھا

"'اسفندیار خان کو تم سے ملنے کے لئے اجازت کی ضرورت نہیں ہے چاہے یہ آفس تمہارا ہی کیوں نہ ہو"

وہ سخت نظروں سے اسکو گھورتا ہوا اسکے سامنے والی چیئر پہ آ بیٹھا جبکہ اسکی بات پر شمس کے ماتھے پر پڑے بلوں میں مزید اضافہ ہوا تھا

"'تم شرافت سے میرے آفس نکل جاؤ اس سے پہلے کہ میں اپنے گارڈ کو یہاں بلا لوں"'

وہ غصّے میں کھولتا اسکے سامنے آ کھڑا ہوا تھا دوسری طرف اسفند اسکے غصّے اور گھوری کو نظرانداز کئے بڑے آرام سے ٹانگ پہ ٹانگ رکھے بیٹھا اسکے بگڑے تیور کو دیکھ رہا تھا

'''جب تک میں اپنی بات نہیں کر لیتا تم کیا تمہارا گارڈ بھی مجھے یہاں سے نہیں نکال سکتا چاہے تو آزما کر دیکھ لو'''

اسکا ٹھنڈا لہجہ شمس کا خون کھولا گیا تھا ایک تو ویسے بھی جب سے اسے معلوم ہوا تھا حفصہ اس سے نکاح کر چکی ہے تب سے اسفند کے لئے اسکی جلن مزید بڑھ گئی تھی اوپر سے وہ اسکے آفس میں بیٹھا اسے ہی دھمکا رہا تھا

'''تم جس بھی بارے میں بات کرنا چاہتے جلدی کرو اور یہاں سے نکلو'''

اب وہ اپنی جگہ پہ آبیٹھا اور اسکی طرف دیکھنے لگا

'''مجھے نہیں لگتا کہ مجھے تمھیں یہ بتانے کی ضرورت ہے کہ میں اس وقت تمہارے پاس کیوں موجود ہوں'''

وہ ٹیبل پر اپنے دونوں ہاتھ رکھ کر اسکی جانب جھکتا ہوا بولا

اس وقت اسکا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ اپنے سامنے بیٹھے اس شخص کو گولی مار کر ختم کر دے جس نے اسکی حفصہ کے ساتھ اتنا برا کرنے کی کوشش تھی مگر وہ خود پر بمشکل ضبط کئے بیٹھا ہوا تھا

"""اسلئے جو میں کہونگا اسکو زرا غور سے سننا اور میرے ایک ایک لفظ کو اپنے دماغ میں اچھی طرح محفوظ کرلینا کیونکہ میں اپنی بات بار بار دوہرانے کا عادی نہیں ہوں"""

اس وقت غصّے کی وجہ سے اسکی آنکھیں سرخ ہو چکی تھی جنہیں دیکھ کر ایک لمحے کے لئے شمس کو خوف سا محسوس ہوا تھا

""" "تم کس بارے میں بات کر رہے ہو میں کچھ سمجھا نہیں"""

وہ اپنی کیفیت پر قابو پاتے ہوئے خود کو مضبوط ظاہر کرتا ہوا بولا

اسفند کی اپنے آفس میں موجودگی اور اسکی بات سے وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا آخر وہ اتنے سالوں بعد اسکے پاس کیوں آیا تھا جہاں تک اسے خبر تھی اسفند ابھی تک اس نے اور رباب نے جو ساتھ ملکر کیا تھا وہ جان نہیں پایا ہے

"""پہلے میں اس بات سے بے خبر تھا کہ تم چھ سال پہلے رباب کے ساتھ ملکر کیا کر چکے ہو پر"""

وہ اپنی بات کہتا ایک لمحے کے لئے رکا اور اپنی لہو رنگ آنکھوں سے اسے دیکھا جو اتنے بڑے انکشاف پر پھٹی پھٹی آنکھوں سے اسے دیکھ رہا تھا

'''اگر تم نے یار باب نے پھر سے ایسی کوئی حرکت کرنے کے بارے میں سوچا بھی تو میں تم دونوں کا وہ حال کرونگا کہ تم زندگی بھر یاد رکھو گے '''

وہ ایک ایک لفظ پہ زور دیتا اسے باور کر رہا تھا

جب اسے سچ معلوم ہوا تھا تو اسے سب سے پہلا خیال یہی آیا تھا کہ شمس حفصہ کے لئے کوئی مشکل نہ کھڑی کر دے جس طرح وہ نکاح والے دن اسکو چھوڑ کر آئی تھی یقیناً شمس چپ بیٹھنے والوں میں سے نہیں تھا اسلئے آج وہ یہاں موجود تھا اسے یہ بتانے کے لئے حفصہ اکیلی نہیں ہے وہ اسکے ساتھ ہے

'''تم ایسی لڑکی کی باتوں پر یقین کیسے کر سکتے ہو جو تمھیں چھوڑ کر میرے پاس آئی تھی اور اب شادی والے دن مجھے چھوڑ پھر سے تمہارے پاس آ گئی ایسی لڑکی کی باتوں پر تم کیسے یقین'''

'''خاموش''

اس سے پہلے کہ وہ حفصہ کے بارے مزید کچھ الٹا سیدھا بولتا اسفند کی گرزدار آواز اسکے روم میں گونج اٹھی تھی جس سے اسے خاموش ہونا پڑا تھا

"'' اگر تم نے میری حفصہ کے بارے میں مزید کچھ غلط بولنے کی کوشش بھی کی تو میں تمہاری یہ زبان کاٹ کر پھینک دونگا''"

وہ غراتا ہوا اپنی جگہ سے کھڑا ہوا اور شعلہ بار نظروں سے اسکو گھورنے لگا

اسفند کے حد سے زیادہ خطرناک ہوتے تیور دیکھ کر شمس نے خاموش رہنے میں ہی بہتری سمجھی تھی

"'' ایک اور آخری بار اگر تمہارے دل کے کونے میں بھی حفصہ کے لئے ذرا بھی کوئی غلط خیال ہے یا لانے کی کوشش کی تو اسے فوراً نکال دو ورنہ تمھیں جو اپنی اس کمپنی سے بہت پیار ہے نہ مجھے تمھیں اور اس کمپنی کو برباد کرنے میں ایک لمحہ نہیں لگے گا''"

وہ اسکو وارننگ دیتا اپنی جگہ سے کھڑا ہوتا دروازے کی جانب بڑھا تھا

"'' کچھ بھی کرنے سے پہلے میری بات یاد رکھنا حفصہ میری بیوی ہے میری عزت ہے اور میری عزت کی طرف اگر کوئی آنکھ اٹھا کر دیکھنے کی کوشش کریگا تو میں اسے کچھ بھی دیکھنے لائق نہیں چھوڑوں گا''"

اپنی بات کہہ کر وہ وہاں رکا نہیں تھا جبکہ شمس کتنی ہی دیر اپنی جگہ پہ بیٹھا اسکی باتوں پر غور کرتا رہا

اسکے لفظوں کی سختی سے اسے اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ کہہ رہا ہے اسے کر بھی سکتا تھا کیونکہ وہ اسفندیار خان تھا اس شہر کے ٹاپ بزنس مین میں سے ایک جو اتنی طاقت رکھتا کہ اپنے ایک اشارے پر کسی کو بھی مٹی میں ملا سکتا تھا

اسکی باتوں نے شمس خان کو پھر سے اپنے فیصلے پہ سوچنے پر مجبور کر دیا تھا

✸✸

"""کیا میں جان سکتا ہوں کہ تم نے آج یہاں سونے کا پروگرام کس خوشی اور کس کی اجازت سے بنایا ہے"""

وہ جو سوتے ہوئے ھاد پر کمفرٹر صحیح کرتی خود بھی سونے کے لئے لیٹنے لگی تھی اسفند کی آواز سخت آواز پر یکدم سے اٹھ بیٹھی اور گردن موڑ کر دیکھا تو وہ دروازے میں اپنے سینے پر ہاتھ باندھے کھڑا تھا

'''آہستہ بولو ھاد سو رہا ہے ویسے بھی آج اسے بہت مشکل سے سلایا ہے'''

وہ اسفند کو گھورتی ایک نظر سوئے ہوئے ھاد پر ڈالی جو گہری میں تھا

'''اگر تم چاہتی ہو کہ میں آہستہ بولوں تو تم میرے سوال کا جواب دے دو'''

وہ آہستہ سے قدم اٹھاتا اندر داخل ہوا جبکہ نظریں اسی پر جمی ہوئی تھی جو اس وقت کاٹن کے لائٹ بلو کلر کے سادہ سے سوٹ میں ملبوس تھی آنکھوں میں نیند کا خمار تھا جو اسکی خوبصورتی کو مزید نکھار رہا تھا

'''مجھے کہیں بھی آنے جانے یا سونے کے لئے تمہاری اجازت کی ضرورت نہیں'''

اسکا جواب دو ٹوک تھا جس پر اسفند اپنی لب بھینچ کر رہ گیا تھا

"'' اگر تمھیں تمہارا جواب مل گیا ہو تو پلیز یہاں سے چلے جاؤ مجھے اس وقت سخت نیند آرہی ہے "''

وہ اب اس سے یہ تو نہیں کہہ سکتی تھی کہ وہ اسکی پیش قدمی اور اسکی آنکھوں سے ہر پل نظر آتے جذبات سے گھبرا کر اس سے دوری اختیار کر رہی ہے

اسلئے اپنے لہجے اور رویے کو تھوڑا مضبوط ظاہر کرتی پھر سے لیٹنے کی تیاری کرنے لگی جبکہ اسکی موجودگی سے دل بری طرح سے دھڑک رہا تھا اس ڈر تھا اگر اسفند مزید کچھ دیر یہاں رکا رہا تھا اسکی کیفیت کو جان جائے گا

"'' مگر میں تمہارے جواب سے مطمئن نہیں ہوں کیونکہ میں اپنی بیوی کو ہمارے بیڈروم کے علاوہ کہیں اور سونے کی اجازت نہیں دیتا اسلئے تم وہاں چل رہی ہو جہاں تمہاری اصل جگہ ہے "''

وہ اپنی بات کہتا بیڈ کے قریب آرکا اور اسے بغیر کوئی موقع دئے جھک کر اسکے نازک وجود کو اپنے بازوں میں اٹھا چکا تھا

اسکی اس حرکت پر حفصہ گڑبڑاسی گئی تھی چیخ مارنے کے لئے منہ کھولا ہی تھا مگر ھاد کا خیال آتے ہی اپنی چیخ کو دبا گئی

""یہ کیا حرکت ہے اسفند نیچے اتارو مجھے""

اسکے مضبوط حصار میں وہ مچلتی دبی دبی آواز میں چیخی مگر وہ اسکی بات اور اسکے احتجاج کی پرواہ کئے بغیر ھاد کے روم سے نکل کر اپنے بیڈروم کی طرف بڑھا تھا

""مجھے نیچے اتارو اسفند آخر یہ سب کر کے تم ثابت کیا کرنا چاہتے ہو""

وہ اسکے مضبوط بازو پر مکا مارتی ہوئی بولی مگر سامنے والے پر اسکی مار کا کوئی اثر نہیں ہوا تھا

""میں کچھ ثابت نہیں کرنا چاہتا بس تمھیں تمہاری جگہ پر لے جا رہا ہوں""

وہ اسکو ایسے ہی اپنے بازوں میں اٹھائے پیر کی مدد سے دروازہ بند کرتا اپنے بیڈروم میں داخل ہوا تھا

""اور تمہاری جگہ یہاں ہے اس کمرے میں""

""اس بیڈ پر""

'''اور میرے قریب'''

اسکے نازک وجود کو بہت احتیاط سے بیڈ پر لیٹاتا وہ اسپر جھکا

'''میں اپنی مرضی سے کہیں بھی جا کر سو سکتی ہوں اور تم میرے ساتھ اس طرح زور زبردستی کر کے یہاں سونے پر مجبور نہیں کر سکتے''''

حفصہ نے اپنے دونوں ہاتھ اسکے سینے پر رکھ کر اسے دور کرنا چاہا مگر وہ اسکی دونوں کلائی کو اپنی گرفت میں لے چکا تھا

'''تم سے معافی مانگنے اور تمھیں دور جانے سے روکنے کے لئے اگر مجھے زور زبردستی کرنی پڑے تو میں وہ بھی کرونگا '''

وہ اس پر مزید جھکتا ہوا کہنے لگا تو حفصہ اسکی پکڑ میں مچلنے لگی جس پہ اسفند نے اسے دونوں کندھوں سے جکڑ لیا

"""یہ ناراضگی اب ختم کرو حفصہ ہمارے درمیاں یہ جو دوریاں ہیں یہ مجھ سے برداشت نہیں ہوتی"""

وہ شدّت جذبات کہتا اسکے چہرے پر جھکا اور اسکے رخسار پر اپنے دہکتے لبوں کا لمس چھوڑ چکا تھا

اسکی اس جسارت پہ حفصہ بوکھلا سی گئی تھی اسے اپنا آپ اسکے بھاری بھرکم وجود کے نیچے دبتا ہوا محسوس ہو رہا تھا

"""اسفند ڈور ہٹو مجھے سانس نہیں آرہا"""

وہ اسکے چوڑے جسم کو دور دھکیلنے کی کوشش کرنے لگی مگر وہ اپنی جگہ سے ایک انچ بھی نہ ہلا تھا

"""اور تمہاری ناراضگی سے میری جو حالت ہو رہی ہے کیا وہ تمھیں نظر نہیں آرہی حفصہ"""

اسکے چہرے پہ آئے بالوں کو اسکے کان کے پیچھے کرتا ہوا وہ خمار آلودہ لہجے میں بولا
بولتا حفصہ کی دھڑکنوں کو تیز کر گیا تھا
"""محسوس کرو۔۔ کیا میری بے ترتیب دھڑکنوں کو تم محسوس نہیں کر رہی ہو
۔۔"""

وہ اسکا ہاتھ تھام کر اپنے سینے پہ رکھتا ہوا بولا
"""کیا یہ میرے جذبات کی گواہی نہیں دے رہی ہیں"""
اسکی نظریں حفصہ کے چہرے پہ ہی جمی ہوئی تھی اسکی شرٹ کے بٹن کھلے ہونے کی وجہ سے وہ اسکے جسم کی گرمائش کو محسوس کر سکتی تھی جو اسکی ہتھیلی میں داخل ہو رہی تھی
وہ اپنا ہونٹ چباتی اسکی آنکھوں میں جھانکنے لگی جو اسے ہی دیکھ رہا تھا

"""حفصہ میں پاگل ہو جاؤنگا کچھ تو رحم کرو مجھ پر"""
وہ بے خودی سے بولتا اسکے بالوں میں اپنا چہرہ چھپا گیا تھا

اسکی گرم سانسیں اپنی گردن پہ محسوس کر کے حفصہ کو اپنی سانسیں بکھرتی ہوئی محسوس ہوئی تھی

"""اسفند پلیز دور ہٹو"""

وہ مچلی تھی مگر اسکی پکڑ میں مگر وہ یوں ہی بے خود سا اسکی گردن پہ اپنے لب رکھ چکا تھا اسکے لب جب گردن سے اسکے کندھوں تک فاصلہ طے کرنے لگے تو حفصہ کو اپنی جان نکلتی ہوئی محسوس ہوئی تھی

اسکی پیش قدمی سے وہ گھبرا رہی تھی اسے جب لگا کہ وہ رکنے والا نہیں ہے تو بے بسی سے اسکی پکڑ میں سسکنے لگی

اسکی سسکی پر اس بار اسفند اسکی طرف متوجہ ہوا تھا

"""ڈرو مت حفصہ میں تب تک کچھ نہیں کرونگا جب تک تم مجھے معاف نہیں کر دیتی اور میں جانتا ہوں وہ دن بھی دور نہیں ہے"""

وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتا جذبات سے بولا اور اسکی پیشانی کا بوسہ لیتا اس پر سے دور ہٹا تھا

'''اور ہاں یہاں سے جانے کے بارے میں سوچنا بھی مت ورنہ میں تمہاری معافی کا بھی انتظار نہیں کرونگا ویسے بھی اپنا حق لینے کے لئے مجھے تمہاری اجازت کی ضرورت نہیں ہے اور اس بات سے تم اچھی طرح واقف ہو'''

اسکا حفصہ کے ساتھ ایسا کرنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا بس وہ اسے اپنی بات سے ڈرانا چاہتا تھا تاکہ وہ پھر سے ھاد کے پاس سونے کے بارے میں نہ سوچے اپنی بات کہہ کر وہ بیڈ کے دوسری طرف آلیٹا اور لائٹ بند کر کے سونے کی کوشش کرنے لگا جبکہ حفصہ کتنی ہی دیر لیٹی اسکی پشت کو دیکھتی رہی گہری نیند میں جانے سے پہلے اسے احساس ہوا تھا کہ کسی نے بہت نرمی سے اسے اپنی جانب کھینچا تھا

✸✸

وہ اس وقت اپنی اسٹڈی روم میں بیٹھا اپنے لیپ ٹاپ میں موجود ابراھیم خان کی کمپنی سے جڑی معلومات کو غور سے دیکھ رہا تھا

اسے جلد ہی اسکے بارے میں بھی کچھ کرنا تھا اس سے پہلے کہ وہ حورین کو اس سے دور کرنے یا اسے کوئی تکلیف دینے کے بارے میں سوچے

مصطفیٰ کو کبھی کبھی یقین نہیں ہوتا تھا کہ کوئی اپنی بھتیجی کو مارنے کے بارے میں کیسے سوچ سکتا ہے مگر دولت کی ہوس انسان کو کچھ بھی کرنے پر مجبور کر دیتی ہے

اسکی تیزی سے لیپ ٹاپ پر کام کرتی انگلیاں دروازے پر ہونے والی دستک سے ایک پل کے لئے رکی تھی

"'' داؤد میں اس وقت بہت مصروف ہوں اگر تمھیں کوئی بات کرنی ہے تو کل کرنا اس وقت مجھے ڈسٹرب مت کرو''

وہ لیپ ٹاپ سے نظریں ہٹائے ماتھے پر شکنے لئے آنے والے سے مخاطب تھا

"'' رات کے اس وقت داؤد صاحب آپکو ڈسٹرب کرنے نہیں آ سکتے کیونکہ وہ سو رہے ہیں اسلئے میں آپکو ڈسٹرب کرنے آئی ہوں'''

وہ جو سامنے کھڑے وجود سے بے خبر اپنے کام میں مصروف تھا حورین کی آواز پر وہ اب مکمل اسکی طرف متوجہ ہوا اور اسکی طرف دیکھنے لگا جو گھبراہٹ میں اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو چٹخا رہی تھی

اسے لگا تھا کہ داؤد صاحب ہونگے کیونکہ وہ کچھ گھنٹے پہلے اس سے کوئی بات کرنا چاہتے تھے

'''تم نے میری بات ٹھیک سے نہیں سنی حورین میں اس وقت بہت مصروف ہوں اسلئے مجھے ڈسٹرب نہ کیا جائے چاہے اس میں کوئی بھی ہو'''

وہ بے رخی سے کہتا پھر سے اپنے کام کی طرف توجہ دینے لگا

جبکہ اسکی اتنی بے رخی پہ حورین کی آنکھیں نم ہو گئی تھی پچھلے دو دن سے وہ پھر سے اسکے ساتھ پہلے والا رویہ اختیار کئے ہوئے تھا جو حورین کو تکلیف سے دوچار کر رہا تھا

"""میں تو بس آپ سے سونے کا پوچھنے آئی تھی رات بھی کافی ہو چکی ہے آپ چل کر آرام کر لیجئے ویسے بھی آج آپ سارا دن بہت مصروف رہے ہیں یہ سب کام تو کل بھی ہو جائے گا"""

اپنے لبوں کو بے دردی سے کچلتی وہ آنکھوں میں امڑ آنے والے آنسوؤں کو پیچھے دھکیلنے کی کوشش کرنے لگی جو اسکی بے رخی پر آنکھوں میں بھر آئے تھے

حورین کی بات پر اب اسکا دھیان دیوار پہ لگی گھڑی کی طرف گیا جو رات کے دو بجا رہی تھی اپنے کام میں وہ اتنا گم ہو گیا تھا کہ اسے وقت کا خیال بھی نہیں رہا تھا

"""تمھیں میری فکر کب سے ہونے لگی حورین میں کھانا کھاتا ہوں یا نہیں کب سونا ہے اور کتنے کام کرنا ہے کتنا نہیں تمھیں اس بارے میں سوچنے کی ضرورت نہیں ہے"""

وہ اپنی بات کہہ کر چہرے پہ امڑ آنے والی مسکراہٹ کو بمشکل روکتا اپنی جگہ سے کھڑا ہو کر اسکے مقابل آ کھڑا ہوا اور اسکے چہرے کو غور سے دیکھنے لگا

وہ اس سے ناراض نہیں تھا نہ ہی کبھی ہو سکتا تھا بس وہ جان بوجھ کر اسکو اپنی باتوں اور رویے سے اسکو پریشان کر رہا تھا جو اسکی سزا تھی اسے خود سے دور کرنے کی

"""آپ ایسا کیوں سوچتے ہیں کہ مجھے آپکی فکر نہیں ہے اگر ایسا ہوتا تو میں یہاں آنے کی بجائے اس وقت مزے سے اپنی نیند پوری کر رہی ہوتی"""
وہ مصطفیٰ کے رویہ پہ رو دینے کو تھی مگر خود کو مضبوط ظاہر کرتی ہوئی بولی

"""اچھا تو تمھیں میری فکر تھی اسلئے تم یہاں آئی یا پھر بیڈ پر میری غیر موجودگی تمھیں پریشان کر رہی تھی"""
وہ اسکے چہرے پر نظریں جمائے اپنے بھاری قدم اٹھاتا مزید اسکے قریب ہوا تھا جبکہ اسکی بات پر حورین کے چہرے پر کئی رنگ بکھر گئے تھے جنہیں چھپانے کے لئے وہ اپنا سر جھکا گئی تھی

اصل میں حقیقت تو یہ ہی تھی ان گزرے دنوں میں اسے مصطفٰی کی اتنی عادت سی ہو گئی تھی کہ اسے مصطفٰی کے بغیر کمرے میں نیند بھی نہیں آ رہی تھی

"""بولو حورین خاموش کیوں ہو گئی کیا میرے بغیر نیند نہیں آ رہی تھی تمھیں
"""

وہ اسکے جھکے سر کو دیکھتا ہوا سوال کر رہا تھا اور ساتھ ہی اپنی انگلی اسکی تھوڑی کے نیچے رکھ کر اسکا جھکا چہرہ اوپر کیا

"""جب آپکو میری فکر نہیں ہے تو آپ کیوں جاننا چاہتے ہیں کہ مجھے نیند آ رہی تھی یا نہیں"""

اسکی باتوں کا مطلب سمجھ کر وہ ناراضگی سے اسکا ہاتھ اپنے چہرے سے ہٹا کر وہاں سے جانے لگی تھی جب وہ تیزی سے اسکی کمر کے گرد اپنے بازو حائل کرتا اسکی کوشش کو ناکام کر چکا تھا

'''تمہاری فکر نہیں کرونگا تو کس کی کرونگا میری زندگی میں ایک تم ہی تو ہو جسکی مجھے صبح شام فکر رہتی ہے'''

وہ اب اس پر اپنا گھیرا مزید تنگ کرتا اسے خود سے قریب کر چکا تھا حورین اسکی باتوں میں اتنا کھو گئی تھی کہ اسے دونوں کے درمیاں گھٹتے فاصلے کا بھی دھیان نہیں رہا تھا

'''اور دن سے مجھے جو نظر انداز کر رہے تھے اسکا کیا جانتے ہے آپکے رویے سے مجھے کتنی تکلیف ہو رہی تھی'''

اسکی ذرا سے محبت پر اسکی آنکھوں میں پانی بھر آیا اور ساتھ ہی شکوہ بھی کیا گیا جس پہ مصطفیٰ کی مسکراہٹ مزید گہری ہوئی تھی

'''وہ تو میں تمھیں تنگ کر رہا تھا پر کوئی بات نہیں آج میں اپنی دی ہوئی ہر تکلیف کا ازالہ کردونگا'''

آنکھوں میں شرارت لئے وہ اسکے چہرے پر جھکنے لگا تھا

'''چھوڑیں مجھے آپ بہت برے ہیں جائیے میں آپ سے بات نہیں کرونگی'''

اسکی بات پر حورین ناراضگی سے خود کو آزاد کرانے لگی مگر اسکی پکڑ مضبوط تھی

'''کوئی بات نہیں آج میں تمھیں بات کرنے کا موقع بھی نہیں دونگا'''

وہ ذو معنی لہجے میں کہتا اسکے چہرے پر جھکا کر باقی کا فاصلہ بھی مٹا چکا تھا

حورین اسکی انگلیوں کو اپنی کمر میں پیوست ہوتی محسوس ہو رہی تھی

اسکی جنونیت سے حورین کانپنے لگی تھی

وہ دیوانوار اسکے لبوں پہ جھکا اسکی سانسوں کو قید کئے ہوئے تھا

حورین کے لئے یہ جاننا مشکل ہو گیا تھا کہ اس نے اپنی اگلی سانس کب بھری تھی

اسے حورین کے لمس کی طلب اپنی سانس سے بھی زیادہ ضروری تھی

'''تم سے دور رہ کر تکلیف میں تو میں بھی رہا ہوں حورین'''

اسکے لبوں کو آزادی بخشتہ وہ اپنی پیشانی اسکی پیشانی سے ٹکاتا ہوا بولا اور اسکے شرم سے سرخ پڑتے چہرے کو دیکھنے لگا

'''اور مجھے ہمارے درمیاں یہ فاصلے پسند نہیں ہے حورین'''
مصطفیٰ اسکو شدت جذبات سے بھری نظروں سے دیکھنے لگا

اسکی نظروں کی تپش تاب نہ لا کر حورین اپنی نظریں جھکا گئی جب اسے اپنے نائٹ گاؤن کی ڈوری کھلتی ہوئی محسوس ہوئی تو اسے اپنا حلق خشک ہوتا محسوس ہوا تھا

'''مصطفیٰ۔۔۔یہ آپ'''
اس سے پہلے کہ وہ اپنا جملہ مکمل کرتی مصطفیٰ اسکے لبوں پہ اپنی انگلی رکھ کر اسے خاموش کر چکا تھا
'''دو دن سے تمھیں چھوڑ رہا ہوں پر آج نہیں۔۔۔آج تمہارا کوئی بہانہ نہیں چلنے والا'''
وہ اپنے پر حدت لبوں کا لمس اسکی گردن پر چھوڑتا ہوا جھکا اور اسکے نازک وجود کو اپنی باہوں میں اٹھالیا

'''آج میں تمھیں بتانے والا ہوں کہ ہمارے درمیاں یہ فاصلے مجھے کتنی تکلیف دیتے ہیں'''

اسکو گہری نظروں سے دیکھتا وہ اسکے نازک وجود کو اپنی باہوں میں اٹھائے اسٹڈی سے نکل کر اپنے کمرے کی طرف بڑھا تھا

اسکی آنکھوں میں بے پناہ تپش اور اسکے ارادوں کو جان کر حورین نے اپنا چہرہ اسکے سینے میں چھپالیا تھا

کیونکہ وہ جان گئی تھی آج اسکی فرار کی ساری راہ بند تھی اور آج وہ فرار ہونا بھی نہیں چاہتی تھی

✹✹

'''میں تمہاری بات پر کیسے یقین کرلوں شمس کہ تم جو کہہ رہے ہو سچ کہہ رہے ہو آخر ثبوت کیا تمہارے پاس اس بات کا''''

شمس کی بات سننے کے بعد ابراھیم خان غصّے سے اسکی طرف دیکھ کر بولے جو انکا سکون برباد کرکے خود اپنی جگہ پہ سکون سے بیٹھا تھا

'''اس سے بڑا اور سچ کیا ہو گا کہ اسفند یار خان خود اپنے منہ سے یہ سب کہہ کر گیا ہے کہ وہ حفصہ کا شوہر ہے اور اگر ابھی بھی تمھیں ثبوت چاہئے تو تم خود اسکے گھر جا کر دیکھ سکتے ہو'''

وہ ایک نظر ابراھیم خان اور ہارون کے چہرے کی طرف دیکھ کر بولا

اسکی بات سن کر ابراھیم خان کے چہرے کا رنگ اڑ ے چکا تھا اسفند یار کو کون نہیں جانتا تھا دوسرا وہ مصطفیٰ کا قریبی دوست بھی تھا اور ابراھیم خان اس بات کو اچھے سے جانتا تھا

جانے انجانے میں انکی بیٹی حورین کے قریب پہنچ چکی تھی

'''نہیں یہ نہیں ہو سکتا ایسا کیسے ممکن ہے۔۔ میں اس نکاح کو نہیں مانتا''

ابراھیم خان زرلیب بڑبڑاتا اپنی جگہ سے کھڑا ہوا تھا

"""تمہارے ماننے یا نہ ماننے سے کچھ نہیں ہو گا خان تم اس بات کو قبول کر لو کہ تمہاری بیٹی اور وہ ڈیل دونوں تمہارے ہاتھ سے نکل چکی ہے"""

شمس نے جیسے ابراھیم خان کے سر پہ بم سا پھوڑا تھا

اسے ابراھیم خان سے حفصہ کی وجہ سے غرض تھی مگر اب وہ بھی اسکے ہاتھ سے نکل چکی تھی تو اب ابراھیم خان اسکے کسی کام کا نہیں تھا

"""نہیں تم اتنی آسانی سے یہ ڈیل ختم نہیں کر سکتے جب میں کہہ رہا ہوں میں یہ نکاح نہیں مانتا میں کچھ کرتا ہوں بس تم مجھے تھوڑا وقت دو حفصہ کا نکاح تمہارے ساتھ ہی ہو گا"""

شمس کی بات پر ابراھیم خان کے ساتھ ہارون بھی گھبرا سا گیا تھا

وہ کسی بھی قیمت پر وہ ڈیل کو ہاتھ سے نہیں جانے دے سکتا تھا اگر ایسا ہو گیا تو انکی کمپنی بینک کرپٹ ہو جائے گی وہ سڑک پر آجائے گا اور جو پراپرٹی حورین کے نام

ہے وہ اسے حورین کے مرنے کے بعد ہی حاصل ہو سکتی تھی جو وہ یہ کام بھی نہیں کر پا رہا تھا

"""تمہارے ماننے یا نہ ماننے سے کچھ نہیں ہو گا ابراھیم خان حفصہ اسفند کی بیوی ہے اور وہ کسی بھی قیمت پر اسکو نہیں چھوڑے گا اگر ہم میں سے کسی نے بھی کچھ غلط کرنے کی کوشش کی تو"""

شمس خان اپنی بات کہتا ایک پل کے لئے رکا اور ایک نظر ان دونوں کے چہرے کو دیکھنے لگا جو اسکی کو دیکھ رہے تھے

"""تو وہ ہمیں برباد کر دیگا جو میں کسی بھی قیمت پر نہیں چاہتا تم اسفندیار خان کی طاقت سے تو واقف ہی ہو وہ بزنس ورلڈ کا بادشاہ ہے اور میں اس سے ٹکرانا نہیں چاہتا"""

اس نے جیسے ابراھیم خان کو بھی اپنا فیصلہ سنا دیا تھا اس دن اسفند کی وارننگ سے وہ تھوڑا گھبرا سا گیا تھا اسکے ارادے بتا رہے تھے کہ وہ جو کہہ رہا ہے اسے کرنے کے لئے بھی تیار ہے

اور وہ اسفند خان سے دشمنی کر کے خود پر کوئی مصیبت نہیں لانا چاہتا تھا اسلئے اس نے پیچھے ہٹنے میں اپنی بہتری سمجھی تھی

'''تم ایسے پیچھے نہیں ہٹ سکتے تم نے وعدہ کیا تھا میری کمپنی میں انویسٹ کرو گے'''

ابراھیم خان اسکا فیصلہ سن کر جیسے سکتے میں آ گیا تھا

'''تم بھی پیچھے ہٹ جاؤ ابراھیم خان ویسے بھی تمہاری کمپنی پہلے سے ہی گھاٹے میں ہے اسفند سے دشمنی لیکر خود کو مزید مشکل میں مت ڈالو'''

وہ ابراھیم خان کو بھی مشورہ دے چکا تھا جس پر وہ غصّے میں اپنی جگہ سے کھڑا ہوا ساتھ ہی ہارون بھی کھڑا ہو چکا تھا

'''تم اپنے مشورے اپنے ہی پاس رکھو مجھے یہ بتانے کی ضرورت نہیں ہے کہ مجھے کیا کرنا ہے کیا نہیں ابراھیم خان اتنی جلدی خاموش بیٹھنے والوں میں سے نہیں ہے'''

وہ سخت نظروں سے چیئر پہ بیٹھے شمس کو گھورتا ہوا بولا اور پھر وہاں رکا نہیں تھا تیزی سے اسکے آفس سے نکلتا چلا گیا تھا اسکے پیچھے ہارون بھی تھا جو اپنے باپ کو اتنا غصّے میں دیکھ کر پریشان ہو گیا تھا

✸✸

'''کیا تم مجھے بتانا پسند کرو گے کہ تم مجھے اس وقت کہاں لیکر جا رہے ہو'''

وہ ایک نظر کھڑکی سے نظر آتے نظاروں کو دیکھ کر خاموشی سے ڈرائیونگ کرتے اسفند کی جانب پلٹی اور اپنے لہجے میں دنیا جہاں کی بے زاری سمائے اس سے مخاطب ہوئی تھی

"'' تمھیں بتا تو چکا ہوں کی سرپرائز ہے اور سرپرائز بتایا نہیں دکھایا جاتا ہے اسلئے تھوڑا صبر کرو مجھے پورا یقین ہے میرا سرپرائز تمھیں بہت پسند آئے گا'''

وہ سڑک پہ نظریں جمائے بولا اس وقت اسکے چہرے پہ گہری سنجیدگی تھی

''' مجھے تمہارے سرپرائز میں کوئی دلچسپی نہیں ہے اسلئے تم مجھے واپس گھر لے چلو ویسے بھی ھاد بھی گھر پہ اکیلا ہے'''

پچھلے ایک گھنٹے سے اسکا ایک ہی جواب سن کر اب اسکا صبر جواب دے گیا تھا گر حیات صاحب اس سے اسرار نہ کرتے تو وہ اسکے ساتھ کبھی بھی نہ آتی

''' ھاد گھر پر اکیلا نہیں ہے آج حدید واپس آرہا ہے اور ڈیڈ سے میری بات ہو چکی ہے وہ بھی اپنے دوست کے پاس سے جلدی واپس آجائے گے اسلئے تم اسکی فکر مت کرو'''

وہ اسکی معلومات میں اضافہ کرتا اسکے واپس جانے کے سارے راستے بند کر رہا تھا

اسفند کی بات سن کر اب وہ کھڑ کی کی طرح منہ کر کے بیٹھی رہی اس وقت کار میں مکمل خاموشی تھی

حدید بزنس کی وجہ سے کچھ دن کے لئے شہر سے باہر گیا ہوا تھا اور حیات صاحب کو اپنے دوست کے یہاں جانا تھا اسے لگا تھا کہ وہ ھاد کا بہانہ بنا کر واپس آجائے گی مگر وہ سارے انتظام پہلے سے کئے ہوئے تھا اب مجبوراا سے وہاں جانا تھا جہاں وہ اسے لے جانا چاہ رہا تھا

وہ ڈرائیونگ کرتے ہوئے ایک نظر اسے دیکھ رہا تھا جو اسکو نظر انداز کئے ایسے بیٹھی تھی جیسے وہ یہاں موجود ہی نہ ہو

"'' ہم اس راستے پہ کیوں ہیں۔۔ تم مجھے کہاں لیکر جا رہے ہو "''

اسکی کار جب جانے پہچانے راستے پر مڑی تو اس نے گھبرا کر اسفند کی جانب دیکھا تھا

"'' میں تم سے کچھ پوچھ رہی ہوں اسفند "''

اسکی خاموشی پر وہ اس بار چلائی تھی مگر وہ اسکی بات کا جواب دینے کے بجائے ایک جھٹکے میں کار روک چکا تھا

"''اترو نیچے تمہارا سرپرائز آگیا"''

اسکے حیران پریشان چہرے کو دیکھ کر وہ اسکو حکم دیتا کار سے باہر نکلا تھا

"''مجھے نہیں اترنا تم مجھے واپس لے چلو مجھے کوئی سرپرائز نہیں چاہئے"''

اسکے وہم گمان میں بھی نہیں تھا کہ اسفند اسکو اسکے گھر لیکر آئے گا

اسکی سمجھ نہیں آیا تھا وہ اسکو یہاں کیوں لیکر آیا ہے دوسرا اس میں ہمّت نہیں تھی اپنے ماں باپ اور بھائی کا سامنا کرنے کی

"''ہم تب تک واپس نہیں جائے گے جب تک میں وہ کام نہ کرلوں جو میں کرنے آیا ہوں"''

اسفند نے اسکی سائیڈ کا دروازہ کھول کر اسے بازو سے پکڑ کر باہر نکالا اور زبردستی اسکو ساتھ لئے اسکے گھر کی طرف بڑھا تھا

'''میں کہہ رہی ہوں نہ مجھے نہیں جانا ہاتھ چھوڑو میرا اسفند'''

اسکے احتجاج کو نظرانداز کئے وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا اسے کھینچتا ہوا اپنے ساتھ لئے آگے بڑھ رہا تھا

'''آج نہیں تو کل تمھیں انکا سامنا کرنا ہی تھا اسلئے ڈرو مت میں تمہارے ساتھ ہوں'''

وہ ایک نظر اسکے ڈرے سہمے چہرے کو دیکھتا ہوا اسے لئے گھر میں داخل ہوا

ابھی ان دونوں نے لاؤنج میں قدم رکھا ہی تھا جب رخسار بیگم کی نظر ان دونوں پر پڑی

'''حفصہ میری بچی'''

وہ بے یقینی کی کیفیت میں کھڑی اپنی بیٹی کو دیکھ رہی تھی انہیں اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آرہا تھا یہی حال کچھ حفصہ کا بھی تھا اسکا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ دوڑ

کر اپنی ماں کے سینے سے لگ جائے مگر اپنے باپ کی موجودگی سے اسکے قدم اپنی جگہ جم سے گئے تھے

جبکہ انکے منہ سے حفصہ کا نام سن کر اس بار صوفہ پر بیٹھے ابراھیم خان اور ہارون بھی انکی طرف متوجہ ہوئے

لاؤنج میں پانچ لوگوں کی موجودگی کے باوجود مکمل خاموشی تھی

"""اب یہاں کیا لینے آئی ہو تم اور تمہاری ہمّت کیسے ہوئی میرے گھر میں قدم رکھنے کی"""

ابراھیم خان کی غصّے سے بھری آواز نے لاؤنج کی خاموشی کو توڑا

"""ہم یہاں کچھ لینے نہیں آپکو کچھ بتانے آئے ہیں اگر آپ اجازت دیں تو ہم آرام سے بیٹھ کر بات کر سکتے ہیں"""

اسفند مضبوطی سے حفصہ کا ہاتھ تھامتا ہوا ابراھیم خان سے مخاطب ہوا

وہ جو اپنے باپ کے غصّے کی وجہ سے ڈر رہی تھی اسفند کی موجودگی سے اسکو تھوڑا سکون سا ملا تھا

'''جو تم مجھے بتانے آئے ہو وہ میں پہلے سے جانتا ہوں اور مجھے نہیں لگتا تمہارے پاس مجھ سے بات کرنے کے لئے کچھ ہے اسلئے تم ابھی کہ ابھی میرے گھر سے نکل جاؤ کیونکہ میرا اب اس لڑکی سے کوئی تعلق نہیں ہے'''

وہ سخت تیوری لئے ان دونوں کی طرف دیکھ کر غرائے تھے

جب سے وہ شمس کے پاس سے آئے تھے انکا غصّے سے برا حال تھا اب ان دونوں کو یہاں دیکھ کر وہ غصّہ مزید بڑھ گیا تھا

'''نہیں بابا ایسا مت بولیں میں بیٹی ہوں آپکی '''

اپنے باپ کی بات پر وہ تڑپ ہی تو گئی تھی

'''جو لڑکی میری عزت کو مٹھی میں ملا کر بھاگ گئی تھی میں اب اس لڑکی سے کوئی تعلق نہیں رکھنا چاہتا لے جاؤ اسے میری نظروں سے دور'''

وہ ناگوارای سے بولے تھے انکی بات پر اسفند کو غصّہ تو بہت آیا مگر حفصہ کی وجہ سے ضبط کر کے رہ گیا تھا

"''تم جانتے بھی ہو اس لڑکے نے تمہاری بیٹی کے ساتھ کیا کیا تھا جس لڑکے سے تم اپنی بیٹی کی شادی کروانے والے تھے"''

حفصہ کے آنسوں اسے تکلیف دے رہے تھے اسلئے وہ ابراھیم خان کو سچ بتادینا چاہتا تا کہ وہ اپنی بیٹی سے نفرت نہ کرے

"''نہیں مجھے کچھ نہیں جاننا تم ابھی کے ابھی اسے لیکر یہاں سے نکل جاؤ"''

وہ اسفند کی بات کو بیچ میں کاٹ کر ان دونوں کو سخت نظروں سے گھورتے ہوئے بولے

"''کم از کم آپ ایک بار اسکی بات تو سن لیجئے"''

اس بار رخسار بیگم بھی خاموش نہ رہ سکی تھی مگر ابراھیم خان نے انہیں جن نظروں سے دیکھا انہیں مجبوراً خاموش ہونا پڑا تھا

"''میں کسی کی بھی کوئی بات نہیں سننا چاہتا ایک بار میں اسکی غلطی معاف کر چکا ہوں مگر بار بار نہیں تمہارا اس گھر سے رشتہ اسی دن ختم ہو گیا تھا جب تم یہ گھر چھوڑ کر گئی تھی اسلئے تم اس لڑکی کو یہاں سے لے جاؤ"''

ابراھیم خان ایک ایک لفظ پہ زور دیتے ہوئے بولے جس پہ حفصہ کے آنسوں بہنا شروع ہو گئے تھے اس نے تڑپ کر اپنی ماں کی طرف دیکھا جو بے بسی سے کھڑی اسکو دیکھ رہی تھی

'''مجھے لگا تھا کہ تم حفصہ کے باپ ہو کم از کم ایک بار اسکی بات ضرور سنو گے مگر میں غلط تھا تم جیسا خود غرض انسان کبھی کسی کے بارے میں سوچ نہیں سکتا'''

اس بار اسفند کا صبر جواب دے گیا تھا

'''اور تم تمھیں تو اپنے آپ کو بھائی کہتے ہوئے بھی شرم آنی چاہئے جو اپنی بہن کی حفاظت بھی نہ کر سکا'''

اس بار وہ خاموشی سے سب تماشہ دیکھتے ہارون سے مخاطب ہوا تھا اسکی بات پر ہارون شرمندگی سے اپنا سر جھکا گیا تھا

' "اور تم کس شادی کی بات کر رہے ہو اس شادی کی جو صرف ایک بزنس ڈیل تھی وہ شادی نہیں ایک سودہ تھا جو تم اپنی بیٹی کا کر رہے تھے اور اچھا کیا حفصہ نے ایسی شادی سے بھاگ گئی"

وہ اس وقت سخت لہجے میں بولتا ابراھیم خان کی بولتی بند کروا چکا تھا

حفصہ شکر بھری نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی جو آج اسکے لئے اسکے باپ سے لڑ رہا تھا وہ ابراھیم خان کو سچائی کا وہ آئینہ دیکھا رہا تھا جو ابراھیم خان دیکھنا نہیں چاہتا تھا

"'میں یہاں آپ لوگوں کو یہ بتانے آیا تھا کہ حفصہ اکیلی نہیں ہے اسکا شوہر اسکے ساتھ ہے بھلے آپ لوگ اس سے ہر تعلق ختم کرلو مگر میرے گھر کے دروازے ہمیشہ آپ لوگوں کے لئے کھلے رہینگے جب بھی آپکا دل ہو آپ اس سے ملنے آسکتے ہیں"'

اس بار وہ رخسار بیگم کی طرف دیکھ کر بولا اور وہ اسکی بات کا مطلب اچھے سے سمجھ گئی تھی

'''مجھے لگا تھا کہ ایک باپ کا دل بہت نرم ہوتا ہے وہ تمھیں دیکھ کر سب بھلا دیں گے اور تمھیں معاف کر دینگے مگر میں غلط تھا کیونکہ تمہارے باپ کے سینے میں دل نہیں پتھر ہے'''

وہ ایک نظر ابراھیم خان کی طرف دیکھ کر اپنا غصّہ ضبط کرتا ہوا بولا اور خاموشی سے آنسوں بہاتی حفصہ کی کلائی تھام کر تیزی سے وہاں سے نکل گیا

اسے لگا تھا کہ وہ حفصہ اسکے ماں باپ سے ملا کر انکے درمیاں سب ٹھیک کر دیگا مگر وہ غلط تھا حفصہ کے چہرے پر غم دیکھ کر اسے اب اپنے فیصلے پر پچھتاوا ہو رہا تھا

وہ خاموشی سے اسکو ساتھ لئے باہر آیا اسکو کار میں بیٹھا کر خود ڈرائیونگ سیٹ پر آ بیٹھا اور کار سٹارٹ کر چکا تھا اس سارے وقت میں حفصہ کی نظریں اسی پر جمی ہوئی تھی

وہ اسکے بارے میں کتنا سوچتا تھا اور آج جو اس نے سب کے سامنے اسکے لئے اسٹینڈ لئے اسے دیکھ کر اسکے دل میں اسفند کے لئے جو شکایات جو ناراضگی تھی وہ ختم سی ہو گئی تھی

اگر وہ اسکے لئے اتنا کچھ کر سکتا تھا تو وہ اسکو اسکی غلطی کے لئے معاف بھی کر سکتی تھی

اور اس نے اسے معاف بھی کر دیا تھا

✸✸

اس نے اپنی تیاری مکمل کر کے آئینے میں اپنا جائزہ لیا ڈارک بلیو کلر کے ہیوی ورک کا سوٹ زیب تن کئے وہ آج پوری طرح سے مصطفیٰ کو اپنا دیوانہ بنانے کی تیاری میں تھی

اسے بس اب شدّت سے مصطفیٰ کے آنے کا انتظار تھا اور اسکے چہرے کے تاثرات کا سوچ کر حورین کے ہونٹوں پہ ایک شرمیلی سی مسکراہٹ آٹھری مسکراتے ہوئے اس نے ڈریسنگ پہ رکھی اپنی چوڑیاں کو پہننے کے لئے جیسے ہی ہاتھ بڑھایا دروازے پہ ہونے والی دستک پہ اسکا ہاتھ اپنی جگہ رک سا گیا تھا

"""آجاؤ"""

وہ اجازت دیتی پھر سے اپنی چوڑیاں پہننے لگی تھی

"بیگم صاحبہ یہ آپکا فون جسے آپ لاؤنج میں بھول گئی تھی اس پر بہت دیر سے کسی کی کال آرہی ہے آپ دیکھ لیجیئے"""

ملازمہ اسکا موبائل اسکے قریب لاتی ہوئی بولی جو مصطفیٰ نے ابھی کچھ دن پہلے ہی اسکو لا کر دیا تھا جس پر وہ زیادہ تر ھادا اور حفصہ سے باتیں کرتی رہتی تھی

اس دوران اسکی حفصہ سے کافی اچھی دوستی ہوگئی تھی اسلئے وہ اب پہلے کی طرح اکیلا پن محسوس نہیں کرتی تھی

جبکہ رباب بھی گھر میں ہی ہوتی تھی مگر وہ ہمیشہ کی طرح اس سے بات تک کرنا پسند نہیں کرتی تھی

"""ٹھیک ہے رکھ دو میں بعد میں دیکھ لونگی"""

وہ اب اپنی جگہ سے کھڑی ہوکر اسکو حکم دیتی ہوئی بولی جس پہ ملازمہ اسکا موبائل ڈریسنگ ٹیبل پہ رکھ چکی تھی

''' بیگم صاحبہ داؤد صاحب کہہ رہے ہیں کہ آپکے کہنے کے متبِک سب انتظام ہو گیا ہے آپ ایک بار آکر دیکھ لیں کوئی کمی تو نہیں رہ گئی '''

ملازمہ سر جکائے اسے داؤد صاحب کا پیغام دے رہی جس پہ حورین ہولے سے مسکرادی تھی

''' ٹھیک ہے تم چلوان سے بولو میں پانچ منٹ میں آرہی ہوں '''

اسکا اگلا حکم سنتے ہی ملازمہ اسکے کمرے سے نکل گئی اور وہ ایک بار پھر سے اپنی چوڑیاں پہننے لگی

آج اس نے مصطفٰی کے لئے کینڈل لائٹ ڈنر پلان کیا تھا وہ مصطفٰی کو سرپرائز دینا چاہتی تھی اور اس کام میں اس نے داؤد صاحب کی مدد سے لان میں انتظام کروایا تھا

وہ دونوں جانتے تھے انکے رشتے کی شروعات صحیح طریقے سے نہیں ہوئی تھی مگر وہ اب اس رشتے کو مضبوط بنانے کے لئے اپنی پوری کوشش کر رہی تھی

اپنی تیاری مکمل کرنے کے بعد ایک آخری بار اس نے آئینے میں اپنا جائزہ لیا اور بیڈ پر پڑا دوپٹہ اٹھا کر اپنے شانو پر ڈالتی وہ کمرے سے نکلی تھی

ابھی اسکے قدم دروازے کی جانب بڑھے ہی تھے جب اسکا ڈریسنگ پہ رکھا موبائل پھر سے بجا جو اسکے بڑھتے قدم کو روک گیا تھا

سکرین پہ موجود انجان نمبر دیکھ کر وہ فون کٹ کرنا چاہتی تھی مگر کچھ سوچ کر اس نے کال رسیو کی تھی

"""حورین مصطفیٰ شاہ"""

کسی بھاری مردانہ انجان آواز سے اپنا پورا نام سن کر حورین ایک لمحے کے لئے گھبرا سی گئی تھی

"""کون ہیں آپ اور میرا نام کیسے جانتے ہیں"""

جانے کیوں اسکو اپنے پورے جسم سے کپکپاہٹ سی محسوس ہوئی تھی

'''ایسا بہت کچھ ہے حورین جو تم سے آج تک چھپایا گیا ہے اور وہ سب تمہارا جاننا بہت ضروری ہے۔۔۔۔۔۔۔جب تم وہ سب جان جاؤ گی تو تمھیں خود ہی معلوم ہو جائے گا کہ میں کون ہوں'''

وہ اپنا ایک ایک لفظ ٹھہر ٹھہر کر ادا کرتا حورین کی گھبراہٹ میں مزید اضافہ کر رہا تھا

'''دیکھئے میں انجان لوگوں سے بات نہیں کرتی آپ میرے شوہر سے بات کر لینا اور انہیں بتا دینا جو بھی آپکو بتانا ہو گا'''

جانے کو اسے اس شخص سے بات کرتے ہوئے کچھ عجیب سا محسوس ہو رہا تھا

''''اور اگر میں کہوں کہ تمہارا شوہر ہی وہ شخص ہے جس نے تم سے بہت کچھ چھپایا ہوا ہے'''

حورین کال کٹ کرنے والی تھی جب وہ مزید بولا اور اسکی بات سن کر حورین کا ہاتھ اپنی جگہ جم سا گیا تھا

"""مجھے اپنے شوہر پر پورا اعتماد ہے وہ مجھ سے کچھ نہیں چھپا سکتے۔۔۔۔۔اور ۔۔۔۔میں کسی انجان شخص کی باتوں میں آکر اپنے شوہر پہ شق نہیں کر سکتی اسلئے بہتر ہے آپ میرا اور اپنا وقت برباد نہ کریں"""

اس بار اسکا لہجہ مضبوط تھا جبکہ اسکی بات پہ سامنے والے کا قہقہ گونجا تھا

"""میں کوئی انجان نہیں ہوں حورین تایا ہوں میں تمہارا اور یہ بات مصطفیٰ بھی جنتا ہے"""

ابراھیم خان اپنی بات کہتا خاموش ہو گیا مگر حورین کو لگ رہا تھا کہ اسکے لفظ اب تک اسکے کانوں میں گونج رہے ہو

"""نہیں یہ سچ نہیں ہے آپ جھوٹ بول رہے ہیں"""

بہت مشکل سے وہ یہ لفظ ادا کر پائی تھی جبکہ اسکی بات پہ دوسری طرف موجود ابراھیم خان استہزائیہ مسکرایا تھا

'''یہ وہی سچ ہے جو آج تک تم سے چھپایا گیا اور اب جو میں تمھیں بتانے والا ہوں اس سچ کو سن کر تمہارا اپنے شوہر پہ جو اعتماد ہے نہ وہ پل میں ٹوٹ جائے گا '''

اس بار ابراھیم خان کا لہجہ طنزیہ تھا

'''میرا اعتماد اتنا کمزور نہیں ہے جو آپکی باتوں پر ٹوٹ جائے اگر انہوں نے مجھے کچھ نہیں بتایا تو اسکی پیچھے ضرور کوئی وجہ ہو گی'''

ابراھیم خان کی بات پر اسے شاک تو لگا تھا مگر وہ خود کی کیفیت پر قابو پاتے ہوئے بولی

'''ہاں بے شک وجہ تو ہے اور وجہ یہ ہے کہ تمھیں تمہاری ماں تمہارے خاندان سے دور کرنے والا کوئی اور نہیں مصطفیٰ ہی ہے۔۔۔اسکی ہی کار سے کچل کر تمہاری ماں کی جان گئی تھی'''

وہ ایک ایک لفظ پہ زور دیتا ہوا بولا جس پہ حورین اپنی جگہ سکت کھڑی رہ گئی تھی اس میں ایک بھی لفظ بولنے کی ہمّت باقی نہیں رہی تھی

'''کیا ہوا ٹوٹ گیا نہ اعتماد مگر یہ سچ ہے مصطفیٰ ہی وہی شخص ہے جس نے تم سے تمہاری ماں چھین لی تھی'''

ابراھیم خان مزید اور بھی کچھ بول رہا تھا مگر حورین تو جیسے بت بنی کان سے فون لگائے کھڑی رہی

جانے کتنے ہی آنسوں ٹوٹ کر اسکی آنکھوں سے بہہ نکلے تھے

'''نہیں یہ سچ نہیں ہو سکتا مصطفیٰ مجھ سے اتنا بڑا سچ نہیں چھپا سکتے'''

وہ نفی میں سر ہلاتی زرلیب بڑبڑائی تھی اسکا دل کر رہا تھا کہ وہ اس شخص کی بات پہ یقین نہ کرے مگر دماغ کچھ اور کہہ رہا تھا

""""کہا تھا نہ میں نے تم سے کہ تم سے بہت بڑا سچ چھپایا گیا ہے مگر میں یہ بھی جانتا ہوں تمھیں میری باتوں پہ یقین نہیں آرہا ہو گا پر تم مصطفیٰ سے پوچھ سکتی ہو مجھے پورا یقین ہے وہ اس بار تم سے کچھ نہیں چھپا سکے گا"""

ابراھیم خان اپنی بات کہتا کال کٹ کر چکا تھا اس وقت اسکے چہرے پہ شیطانی مسکراہٹ تھی

"""میں نے تمہارا کام آسان کروا دیا اب تمھیں بھی میرا کام کرنا ہو گا اپنی بیٹی حفصہ کو اسفند کی زندگی سے نکال کر"""

اسکے چہرے پہ پھیلی مسکراہٹ دیکھ کر رباب نے اسے یاد دلایا تھا جس پر وہ اب اسکی طرف متوجہ ہوا

"""تم بے فکر رہو ابراھیم خان اپنا کیا ہوا وعدہ پورا کرتا ہے تمہارا کام بھی ہو جائے گا"""

وہ اسکی طرف شیطانی مسکراہٹ لئے مڑا تو رباب اسکا جواب سن کر خود بھی مسکرا دی

جبکہ دوسری طرف حورین زور زور سے روتی ہوئی زمین پہ بیٹھتی چلی گئی اسے اب تک یقین نہیں آرہا تھا کہ مصطفیٰ اسکے ساتھ ایسا کر سکتا ہے

وہ اس شخص کی باتوں پہ یقین نہیں کرنا چاہتی تھی مگر وہ جس یقین سے اس سے کہہ رہا تھا اسکا یہ یقین دیکھ کر حور کو اپنے اندر بہت کچھ ٹوٹتا ہوا محسوس ہو رہا تھا

وہ بری طرح روتے ہوئے اپنے اپنے بال نوچ رہی تھی اسکے رونے کی آواز سن کر ملازمہ کے ساتھ ساتھ داؤد صاحب بھی گھبرائے ہوئے روم میں داخل ہوئے

حورین کی یہ حالت دیکھ کر وہ پریشان ہو گئے تھے وہ اسے چپ کرانے کی کوشش کرنے لگا مگر وہ تو جیسے کسی کی سن ہی نہیں رہی تھی

داؤد صاحب کو جب لگنے لگا کہ وہ اسے سنبھال نہیں پائے گے تو انکے پاس مصطفیٰ کو فون کرنے کے علاوہ کوئی راستہ نہیں بچا تھا

✸✸

صبح جب وہ جاگا تو سب سے پہلے اسکی نظر اپنے پہلو میں سوئی حفصہ پہ پڑی جو اپنا ایک بازو اسکے سینے پہ رکھے بے خبر سو رہی تھی

اسکو یوں اپنے قریب سوتا ہوا دیکھ کر اسفند کے چہرے پر ایک ہلکی سی مسکراہٹ پھیل گئی

وہ کتنی ہی دیر اسکو یوں ہی لیٹا محبت پاش نظروں سے تکتا رہا

اسکا دل کر رہا تھا وہ اسکو یوں ہی دیکھتا رہے مگر آج اسکی ایک بہت اہم میٹنگ تھی جس وجہ سے اسکو آفس جلدی جانا تھا اسلئے وہ اپنے دل پہ پتھر رکھتا اٹھا اور حفصہ کی پیشانی پہ اپنے لب رکھ کر وہ چینج کرتا کمرے سے نکل گیا

ایک گھنٹے بعد جب وہ ایسر سائز اور جاگنگ کر کے واپس لوٹا تو حفصہ روم میں کہیں نظر نہیں آئی وہ فریش ہونے کے لئے واشروم میں جا گھسا

کچھ دیر بعد جب وہ فریش ہو کر واشروم سے باہر نکلا تو اس بار حفصہ کو کمرے میں موجود پایا جو بیڈ پہ نظریں جھائے بیٹھی ہوئی تھی

اسفند ایک نظر اسکی طرف دیکھ کر ڈریسنگ کے سامنے آ کھڑا ہوا اور اپنی شرٹ کے بٹن بند کرنے لگا وہ آئنے میں سے اسے بھی دیکھ رہا تھا جو اب اس پر نظریں جمائے ہوئے بیٹھی تھی

اسکو خود کو اس طرح دیکھتے ہوئے پا کر اسفند کو ایک اندرونی سی خوشی ملی تھی جسے وہ صاف چھپا گیا اور اپنے تیاری مکمل کرنے لگا

حفصہ بیڈ پر بیٹھی بڑے غور سے اسے اپنی تیاری مکمل کرتے ہوئے دیکھ رہی تھی

اس وقت اسکے ہر ایک انداز سے صاف ظاہر ہو رہا تھا کہ وہ اس سے کچھ بات کرنا چاہتی ہے

اسکی یہ حالت اس دن سے تھی جب سے وہ اسکے باپ کے گھر سے لوٹے تھے

وہ اس سے بات کرنا چاہتی تھی مگر اس میں ہمّت نہیں ہو رہی تھی مگر آج وہ اپنی سری ہمّت جما کر کے اسکے پاس موجود تھی

اس نے ایک بار پھر نظریں اٹھا کر اسفند کی جانب دیکھا جو اب اپنی ٹائی کی ناٹ لگا رہا تھا جسے لگانے میں وہ آج خاصی پریشانی کا سامنا کر رہا تھا

"""لاؤ میں لگا دیتی ہوں اسکی ناٹ تم ٹھیک نہیں لگا رہے ہو"""

اسکو یوں ہی ٹائی سے الجھتا دیکھ وہ اپنی جگہ سے کھڑی ہوتی اسکے مقابل آ کھڑی ہوئی اور اسکے ہاتھ ہٹا کر ٹائی کی ناٹ لگانے لگی

حفصہ کی اس حرکت پہ اسفند نے بامشکل اپنی مسکراہٹ کو روکا تھا

وہ جان بوجھ کر ایسا کر رہا تھا مقصد صرف اسے اپنے قریب بلانے تھا کیونکہ پچھلے کچھ دنوں سے وہ خود بھی ناٹ کر رہا تھا کہ حفصہ اس سے کچھ کہنا چاہتی ہے بلکہ وہ آج کل اسکا رویہ بھی بدلا ہوا محسوس کر رہا تھا

شاید وہ اسے معاف کر چکی تھی بس کہتے ہوئے کترا رہی تھی

'''کیا آج تم آفس سے جلدی واپس آ سکتے ہو۔۔۔اگر کوئی ضروری کام ہو تو کوئی بات نہیں'''

وہ اپنے نظریں اسکی ٹائی کی ناٹ پہ جمائے اس سے مخاطب ہوئی

جبکہ اسکی بات پہ اسفند کی مسکراہٹ مزید گہری ہوئی جسے وہ دیکھ نہیں پائی تھی

'''کیوں آج ایسا کیا خاص ہے جو تم مجھے آفس سے جلدی آنے کا بول رہی ہو'''

وہ اسکی کمر کے گرد بازو حائل کرتا اسکو خود سے قریب کر چکا تھا

جبکہ اسکی اس حرکت پہ حفصہ کا دل تیزی سے دھڑکا تھا اسکی انگلیوں کی کپکپاہٹ اور پلکوں کی لرجش کو وہ صاف طور پہ محسوس کر سکتا تھا

'''وہ ھاد کے لئے کچھ شاپنگ کرنی تھی۔۔۔اسلئے اگر تم ساتھ چلو تو۔۔'''

اسکی قربت پہ اپنا خشک حلق تر کرتی وہ بمشکل بول پائی تھی جبکہ اسکی غیر ہوتی حالت پر وہ محظوظ ہو رہا تھا

'''یہ بات ہے مجھے لگا شاید میری بیوی کا آج کوئی اور ہی پروگرام ہے اسلئے مجھے جلدی بلایا جا رہا ہے'''

وہ شوخی سے کہتا اسکے چہرے پہ جھکنے لگا تو حفصہ نے اسکے سینے پہ ہاتھ رکھ کر اپنے اور اسکے درمیاں فاصلہ قائم کیا تھا

اگر وہ ایسی حرکتیں کرتا رہا تو وہ بات ہی نہیں کر پائے گی جو وہ اس سے کرنا چاہتی تھی

'''اچھا ٹھیک ہے میں جلدی آنے کی کوشش کرونگا تم ریڈی رہنا اور رھاد کو بھی ریڈی رکھنا تینوں ساتھ چلیں گے'''

اسکو مزید پریشان کرنے کا ارادہ ترک کرتا وہ اسے اپنی گرفت سے آزاد کر چکا تھا جبکہ اسکے دور جانے پہ حفصہ کو برا سا لگا جو اسکے چہرے سے صاف ظاہر ہو رہا تھا

آج وہ چاہتی تھی کہ وہ اس سے بات کریں مگر آج وہ خود اس سے دور جا رہا تھا

"" اچھا ٹھیک ہے شام میں ملتے ہیں انتظار کرنا میرا ""

اسکی پیشانی کو نرمی سے چومتا وہ جانے کے لئے آگے بڑھا اسکو جاتا دیکھ حفصہ کی آنکھیں نم ہوئی تھی وہ تیزی سے اسکی طرف لپکی اور پیچھے سے اپنے نازک ہاتھ اسکے گرد باندھ لئے

اسفند جو آگے بڑھ رہا تھا حفصہ کی اس حرکت پہ اسکے قدم اپنی جگہ رکے وہ اپنی پشت پہ اسکے آنسوں کی نمی کو محسوس کر کے وہ بے چین سا ہوا تھا

"" اگر میں تم سے کہوں کہ میں تمہاری معافی قبول کر چکی ہوں تو تم کیا کرو گے ""

اپنی پکڑ اسکے گرد مضبوط کرتی وہ مزید اسکے قریب ہوئی جبکہ اسکی بات پہ اسفند اس بار کھل کر مسکرایا تھا

حفصہ کے منہ سے یہ لفظ سن کر اسے کتنا سکون ملا تھا وہ لفظوں میں بیان نہیں کر سکتا تھا

"""تو میں یہ کرونگا"""

اس نے حفصہ کے ہاتھ تھام کر اسے اپنے سامنے کیا

اور اسکے گرد اپنے بازو حائل کرتا اسکے نازک وجود کو اپنے سینے سے لگا لیا تھا جس

پہ حفصہ نے بھی مسکرا کر اپنی آنکھیں بند کرلی

اس وقت وہ خود کو اسکی باہوں میں مکمل محسوس کر رہی تھی

دونوں کتنی ہی دیر ایسے ہی کھڑے ایک دوسرے کی دھڑکنوں کو محسوس کر رہے تھے

"""ویسا میرا ایک اور چیز کرنے کا بڑی شدّت سے دل کر رہا ہے اگر اجازت ہو تو وہ بھی کرلوں"""

وہ اسکے چہرے کو اپنے دونوں ہاتھ میں تھام کر اپنے سامنے کرتا ہوا بولا جس پہ حفصہ نا سمجھی سے اسکی طرف دیکھنے لگی

"""اور وہ چیز کیا ہے"""

اس نے معصومیت سے سوال کیا

مگر اسفند اسکا جواب دینے کی بجائے اسکے گلابی لبوں پہ اپنے لب رکھ چکا تھا

اسکی اس جسارت پہ حفصہ کی آنکھیں پھیل سی گئی تھی اس نے سختی سے اسفند کے کالر کو اپنی مٹھی میں دبوچ لیا

وہ ایک ہاتھ سے اسکے بالوں اپنے ہاتھوں میں سختی سے جکڑے اسکے چہرے پہ جھکا دیوانوار اپنے عمل کو بار بار دوہرا رہا تھا

اسکی اتنی شدّت پہ حفصہ کو اپنا سانس رکتا ہوا محسوس ہو رہا تھا

اسے جب لگا کہ وہ سانس نہیں لے پائے گی تو اس اپنی پوری طاقت لگا کر اسکے سینے پہ ہاتھ رکھ کر اسے خود سے دور کیا

""""کیا یار کیسی بیوی ہو صحیح سے خوشی کو انجوئے کرنے بھی نہیں دیتی"""

وہ چہرے پہ دنیا جہاں کی معصومیت لئے اسے دیکھنے لگا جو گہرے گہرے سانس لیتی شکوہ بھری نظروں سے اسکو دیکھ رہی تھی

""میں نے تمھیں معاف کر دیا ہے تو زیادہ پھیلنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔ ویسے بھی بہت انجوئے کر لیا تم نے اب جاؤ آفس تمھیں دیر ہو رہی ہے""

وہ خالص بیویوں کی طرح اسکو حکم دے رہی تھی جس پر اسفند مسکراتا ہوا اسکے قریب ہوا اور اسے بازو سے پکڑ کر اپنی طرف کھینچا تھا

""اب تو جا رہا ہوں لیکن رات کو میں اپنی اس خوشی کو بہت اچھے طریقے سے سلیبریٹ کرونگا اور تب تمہارے پاس کوئی بہانہ بھی موجود نہیں ہو گا مجھ سے دور جانے کا""

وہ اسکے کان میں ذو معنی لہجے میں بولتا اسکے کان کی لو چوم کر کمرے سے باہر نکل گیا جبکہ اسکی بات پر حفصہ لال چہرہ لئے کتنی ہی دیر وہاں کھڑی شرماتی رہی تھی

✸✸

وہ اپنے آفس میں بیٹھا کوئی فائل ریڈ کر رہا تھا جب دروازے پہ ہونے والی دستک پر وہ ڈسٹرب ہوا اور کوئی آہستہ سے دروازہ کھولتا اسکے روم میں داخل ہوا

"""میری اجازت کے بغیر تم اندر کیسے آ"""

اسے لگا کی اسکی سیکرٹری ہو گی وہ اسے بغیر اجازت کے اندر آنے پر اچھی خاصی سنانے والا تھا مگر اپنے سامنے کھڑے مصطفیٰ کو دیکھ کر اسکا باقی کا جملہ منہ میں ہی رہ گیا تھا

"""تم یہاں کیوں آئے ہو"""

اتنے دن بعد اسے اپنے دوست کو دیکھ کر بہت اچھا لگا تھا مگر وہ اپنے احساسات کو چھپاتے ہوئے ناراضگی سے بولا تھا

"""تمہارے پاس آیا ہوں تو یقیناً تم سے بات کرنے ہی آیا ہوں اور شکر ہے آج تم مجھے مل گئے۔۔۔ کیونکہ آج تمھیں میری بات سننی ہی ہو گی اسفند"""

اسکے لہجے کی بے رخی کو محسوس کر کے اسے تکلیف تو ہوئی تھی مگر وہ اتنی جلدی ہار نہیں ماننا چاہتا تھا اسلئے مضبوط لہجے میں کہتا اسکے ٹیبل کے سامنے آکھڑا ہوا تھا آج وہ سوچ کر آیا تھا اسفند چاہے اسے کچھ بھی کہہ لے اسکے ساتھ کچھ بھی کرے مگر وہ اسکی معافی ضرور حاصل کر کے رہے گا

"""آخر کیوں سنو میں تمہاری بات۔۔۔۔یا تم آج پھر اور کوئی جھوٹ بولنے آئے ہو مجھ سے"""

اسفند اپنی جگہ سے کھڑا ہوتا ہوا آفس میں موجود گلاس وال کے پاس جا کھڑا ہوا تھا جہاں سے وہ روڈ پہ تیزی سے بھاگتی گاڑیوں کو آرام سے دیکھ سکتا تھا

"""میں نے آج تک تم سے کچھ جھوٹ نہیں بولا سوائے ایک کے اور اپنی اس غلطی کے لئے میں رات دن پچھتا رہا ہوں"""

مصطفیٰ کے لہجے میں گہرا دکھ تھا جسے اسفند بخوبی محسوس کر سکتا تھا

'''اور تمہاری اس ایک غلطی کی وجہ سے میں اپنی محبت سے چھ سال دور ہی نہیں رہا بلکہ ان چھ سالوں میں اس سے نفرت بھی کرتا رہا۔۔۔اور میں جب بھی ان گزرے ہوئے سالوں کے بارے میں سوچتا ہوں تو مجھے تکلیف ہوتی ہے اور تم میری اس تکلیف کا اندازہ بھی نہیں لگا سکتے'''

وہ اسکی طرف دیکھے بغیر اس سے شکوہ کر رہا تھا اس وقت اسکا خود کا لہجہ بھی نم تھا

'''میں مانتا ہوں اسفند تم سے حقیقت چھپا کر میں نے بہت بڑی غلطی کی تھی مگر'''

وہ اپنی بات کہہ کر ایک لمحے کے لئے رکا اور اسکی جانب دیکھا جو اسکے رکنے پر اب اپنا رخ اسکی جانب کر چکا تھا

'''اس دن میں نے صحیح اور غلط کے بارے میں نہیں سوچا اس دن اگر مجھے کسی کا خیال تھا تو اس بچے کا جو اس سارے سلسلے میں بے قصور تھا اور میں اسکے ساتھ

کچھ غلط ہونے نہیں دے سکتا تھا اور مجھے پورا یقین ہے اگر اس دن تم میری جگہ ہوتے تو تم بھی یہی کرتے"""

وہ ایک ایک لفظ پہ زور دیتا ہوا بولا اسکے لہجے اور لفظوں میں چھپی سچائی کو اسفند بخوبی محسوس کر سکتا تھا

کہیں نہ کہیں یہ سچ بھی تھا اگر وہ اسکی جگہ ہوتا تو شاید وہ بھی یہ ہی قدم اٹھاتا

"""تمھیں لگتا ہو گا کہ رباب تمھیں خود سے چھوڑ کر گئی تھی مگر ایسا نہیں تھا"

مصطفیٰ اپنی بات کہتا ایک پل کے لئے رکا اور اسفند کی جانب دیکھا جسکی توجہ مکمل اسکی جانب تھی

""""جب مجھے معلوم ہوا تھا کہ وہ تمہارے ساتھ ایسا کر چکی ہے تو میں نے اسکو دھمکی دی تھی کہ اپنا بچہ تمھیں دے کر تمہاری زندگی سے چلی جائے۔۔۔۔

کیونکہ میری بہن تمہارے لائق نہیں تھی"""

مصطفیٰ کی بات پر آج اسے سمجھ آگیا تھا کہ رباب نے اس سے طلاق کیوں لی تھی

'''میں نے اسے تمہاری ہی زندگی سے نہیں نکالا تھا اسفند تمہارے ساتھ میں نے اسے اپنی زندگی سے بھی نکال دیا تھا۔۔۔ان گزرے پانچ سالوں میں۔۔۔ میں نے اپنی بہن کی طرف پلٹ کر بھی نہیں دیکھا صرف تمہاری وجہ سے'''

اسکے لہجے میں جانے ایسا کیا تھا کہ اسفند کو اپنا دل پگھلتا ہوا محسوس ہوا تھا کیونکہ یہ سچ تھا صرف اسکی وجہ سے مصطفیٰ نے اپنی بہن سے رشتہ توڑ لیا تھا

'''اور اس سب کے باوجود تم کہتے ہو کہ میں نے اس دن اپنی بہن کا ساتھ دیا ۔۔۔اگر ایسا ہوتا تو میں آج میں اپنی بہن کے پا موجود ہوتا اس سے نفرت کرنے کے بجائے اس سے محبت کرتا جسکی وہ حقدار تھی۔۔'''

وہ ایک ایک لفظ پہ زور دیتا ہوا بول رہا تھا جس پر اسفند کو اپنا آپ چھوٹا محسوس ہو رہا تھا

اپنے دوست کے لئے اس نے اپنی سگی بہن سے رشتہ تک توڑ لیا تھا اور ایک وہ تھا جو اس پہ اپنی بہن کا ساتھ دینے کا الزام لگا رہا تھا جبکہ وہ کہہ بھی چکا تھا اس سے سچ

چھپانے کی وجہ ھاد تھا کیونکہ وہ نہیں چاہتا تھا کہ اسفند غصّے میں آکر کچھ بھی غلط کرے

'''میں تمہارا زیادہ وقت نہیں لینے آیا بس اتنا ہی کہنا تھا ایک بار ٹھنڈے دماغ سے ضرور سوچنا شاید تمھیں مجھے معاف کرنے میں آسانی ہو جائے'''

مصطفٰی ایک آخری نظر اسے خاموشی سے کھڑے دیکھتا ہوا بولا اور دروازے کی جانب پلٹا گیا

'''اور اگر میں تم سے ناراض ہوتا تو اس وقت خاموشی سے کھڑا تمہاری باتیں نہ سن رہا ہوتا اس بات کو تو تم اچھی طرح جانتے ہی ہو ''''

وہ جو آگے بڑھ رہا تھا اسفند کی بات پر یکدم سے پلٹ کر اسکی طرف دیکھا جو اسکی جانب دیکھتا مسکرا رہا تھا

'''تمھیں کیا لگتا ہے جو سب تم نے کہا اور کیا وہ میں نہیں جانتا کیا مجھے سب نظر نہیں آتا'''

وہ اپنی بات کہتا آگے بڑھا اور اپنے دوست کے گلے آ لگا

اسکی بات پر مصطفیٰ کو اپنے اندر سکون سا اترتا ہوا محسوس ہوا تھا

'''میں تم سے ناراض تھا مصطفیٰ کہ تم نے مجھ سے اتنا بڑا سچ چھپایا کہیں نہ کہیں تم صحیح بھی تھے شاید سچ جاننے کے بعد غصّے میں میں رباب کے ساتھ اس بچے کو بھی قبول نہ کرتا۔۔۔اور مجھے وہ سب یاد ہے جو کچھ تم میرے لئے کر چکے ہو اور اسی بات سے میں تم سے زیادہ دن ناراض بھی نہیں رہ سکا تھا بس مجھے کچھ وقت چاہئے تھا'''

وہ کھلے دل سے اعتراف کر رہا تھا

'''شکر ہے تمہاری ناراضگی تو ختم ہوئی''' ویسے تم نے اس شمس کا کیا کیا کہیں غصّے میں آکر کچھ الٹا سیدھا تو نہیں کر دیا'''

اسفند کی بات پہ وہ کچھ ہلکا پھلکا سا محسوس کرتا ہوا بولا اور ساتھ ہی اپنے دل میں چلتا سوال بھی کر ڈالا

'''فلحال میں نے اسکے ساتھ کچھ نہیں کیا مگر اسکا مطلب یہ نہیں ہے کہ اسے اپنی غلطی کی سزا نہں ملے گی اسکا بھی انتظام کرنے میں لگا ہوا ہوں بس صحیح وقت کے انتظار میں ہوں'''

اسفند چہرے پہ شیطانی مسکراہٹ لئے اسکی طرف دیکھ کر بولا تو اس بار مصطفیٰ بھی مسکرا دیا

'''ویسے ابھی ایک اور بات ہے جس سے تم اب تک انجان ہو جو تمہارے لئے جاننی ضروری ہے'''

مصطفیٰ پر سچ انداز میں بولا تو اسفند سنجید گی سے اسکی طرف دیکھنے لگا

'''کیا مطلب میں کچھ سمجھا نہیں کس بات کے بارے میں بات کر رہے ہو تم'''

وہ نا سمجھی سے اسکی طرف دیکھ رہا تھا

'''مطلب یہ کہ حورین کی جان کے پیچھے جو پڑا ہے وہ شخص کوئی اور نہیں تمہاری بیوی حفصہ کا باپ ہے جسکا مطلب یہ ہے کہ حورین اور حفصہ دونوں کزن ہے اور دونوں ہی اس بات سے بے خبر ہیں'''

مصطفٰی کی بات پہ اسفند اسکی طرف دیکھتا کا دیکھتا رہ گیا تھا

اسکی خاموشی پہ مصطفٰی اسے سب بتاتا چلا گیا جسے وہ بہت غور سے سن رہا تھا

✸✸

حورین کو نہیں معلوم تھا کہ اسے اس طرح بیٹھے بیٹھے کتنا وقت گزر گیا تھا

وہ بس بیڈ پہ بیٹھی بری طرح کانپ رہی تھی سسکی بھر رہی تھی

جو اس نے سنا تھا اسے سن کر اسے اب تک یقین نہیں آرہا تھا اسکا مصطفٰی اسے اتنی بڑی حقیقت کیسے چھپا سکتا تھا

یہ سب سوچ کر کبھی تو اسکی ہچکیاں بندھ جاتی تو کبھی سسکیاں ابھرنے لگتیں

وہ نا جانے کتنا وقت یوں ہی بیٹھی رہتی کہ جب انکے کمرے کا دروازہ ایک جھٹکے

میں کھلا اور دیوار سے جا ٹکرایا مصطفیٰ بھاگتا ہوا اسکی طرف پلکا تھا

وہ بہت ضروری میٹنگ میں تھا جب داؤد صاحب کے فون پر وہ اپنی میٹنگ کو بیچ

میں چھوڑ کر وہاں سے فورا نکلا

حورین کی یہ حالت دیکھ کر مصطفیٰ کو ایسا لگ رہا تھا کہ مانو کسی نے اسکے دل پہ

چھریاں چلائی ہو بال پوری طرح بھکرے ہوئے تھے کاجل آنکھوں سے بہہ کر

رخسار پہ پھیل چکا تھا

آنکھیں مسلسل رونے کی وجہ سے سرخ ہو چکی تھی مصطفیٰ سے حور کی یہ حالت

دیکھی نہیں جا رہی تھی

"""حورین میری جان کیا ہوا ایسے کیوں رو رہی ہو کسی نے کچھ کہا تم سے"""

اسکا چہرہ مضبوطی سے اپنے ہاتھوں میں تھام کر مصطفیٰ نے بہت محبت بہت بے قراری سے اسے پکارا تھا

مگر وہ یوں ہی اپنے گھٹنوں کے گرد بازو لپیٹے ویسے ہی بیٹھی رو رہی تھی

'''حورین میں تم سے کچھ پوچھ رہا ہوں کیا ہوا ہے تمھیں کیوں اس طرح سے رو رہی ہو'''

اسکی خاموشی پر وہ پھر سے اس سے سوال کر رہا تھا اس بار اسکی آواز میں ایک حکم سا تھا

سارا راستہ وہ اسی فکر میں رہا کہ نہ جانے ایسا کیا ہوا جو حور آج اس طرح سے رو رہی تھی اور اب وہ اسے بتا نہیں رہی تھی تو اسکی بے چینی مزید بڑھ رہی تھی

اور اس بار مصطفیٰ کی آواز نے اسے اپنے خیالات سے کھینچ کر نکالا تو وہ لال سرخ آنکھیں لئے اسے دیکھنے لگی جو اسکے اس طرح رونے پر بہت فکر مند نظر آ رہا تھا

'''آپ مجھ سے اتنا بڑا سچ کیسے چھپا سکتیں ہیں مصطفیٰ'''

اسکے ہاتھوں سے اپنا چہرہ آزاد کرواتی وہ بیڈ سے اٹھ کھڑی ہوئی

اسکے اجنبی لہجے اور رویے سے مصطفیٰ کو عجیب سا محسوس ہوا تھا جسے وہ سمجھ نہیں پایا تھا

"""کیسا سچ۔۔۔ تم کس سچ کی بات کر رہی ہو حورین میں نے آج تک تم سے کچھ نہیں چھپایا"""

وہ نا سمجھی کے عالم میں اسکی طرف دیکھتا ہوا خود بھی بیڈ سے اٹھ کر اسکے مقابل آ کھڑا ہوا

"""اگر ایسی بات ہے مصطفیٰ تو مجھے بتایئے کہ میری ماں کیسے مری"""

وہ بے دردی سے اپنے آنسوں رگڑتی ہوئی اس سے سوال کر رہی تھی

جبکہ اسکے اس سوال پہ مصطفیٰ اپنی جگہ کھڑا کا کھڑا رہ گیا تھا وہ کبھی خواب میں بھی نہیں سوچ سکتا تھا کہ حورین کبھی اس سے یہ سوال کرے گی

آج زندگی میں پہلی بار وہ اپنی ماں کے متعلق اس سے کچھ پوچھ رہی تھی

آج وہ اس سے وہ سوال کر رہی تھی جسکا جواب دینے کے لئے مصطفٰی کو لفظ نہیں مل رہے تھے

اور وہ اس سے کہتا بھی کیا

'''کیا ہوا آپ خاموش کیوں ہو گئے مصطفٰی بتائں نہ۔۔۔ میرے سوال کا جواب دیں'''

وہ آنکھوں میں آنسو لئے اس دیکھ رہی تھی جو لب بھینچے کھڑا تھا

'''میں تمھیں پہلے بتا تو چکا ہوں کہ تمہاری ماں مجھے تمہاری زمہ داری دیکر گئ تھی اس سے آگے میں کچھ نہیں جانتا کہ وہ کہاں'''

اس سے پہلے کہ وہ مزید جھوٹ بول کر ہمیشہ کی طرح اسکو بہلانے کی کوشش کرتا اسکی بات پر حورین چیخ اٹھی تھی

'''جھوٹ '''سب جھوٹ ہے '''آج تک آپ نے مجھ سے جو بھی بولا ہر ایک لفظ جھوٹ تھا'''

اس بار وہ اسکی آنکھوں میں بے خوف ہو کر بولی تھی

'''حورین میری بات تو سنو'''

اس بار مصطفیٰ اسکی حالت دیکھ کر کافی پریشان سا ہو گیا اور اسکو بازو سے تھام لیا

جس پہ حورین نے بے دردی سے اسکے ہاتھوں کو جھٹک دیا تھا

مصطفیٰ کا جھکا سر اسکے ہر ایک انداز سے حورین کو محسوس ہو رہا تھا جو وہ کہہ رہی تھی سچ تھا

'''نہیں مصطفیٰ آپ جھوٹے ہیں آج تک آپ نے مجھ سے صرف جھوٹ ہی بولا ہے۔۔۔ میری ماں آپکو میری زمہ داری تو دیکر گئی تھی مگر اپنے آخری لمحوں میں اور انہیں اس حالت میں پہنچانے والے آپ تھے۔۔۔ کیونکہ آپکی کار سے انکا ایکسیڈنٹ ہوا تھا '''

اپنے آخری لفظ بولتی ہوئی وہ زور سے چلائی تھی

جبکہ اسکی بات پہ مصطفٰی گنگ سا کھڑا رہ گیا اسکے وہم گمان میں بھی نہیں تھا کہ حورین کو اس بات کا پتہ لگ سکتا ہے

اور اسے یہ سب معلوم ہوا بھی تو کہاں سے یہ ایک سوال اسکے دماغ میں تیزی سے گردش کر رہا تھا

"'' دیکھو حورین ہم آرام سے بیٹھ کر بات کرتے ہیں اس وقت تمہاری طبیعت بھی ٹھیک نہیں لگ رہی ہے''"
اس نے حورین کے بازو کو پھر سے اپنی گرفت میں لینا چاہا مگر اس بار بھی وہ اسکی پہنچ سے دور جا چکی تھی
زندگی میں آج پہلی بار مصطفٰی حورین کے سامنے خود کو کمزور محسوس کر رہا تھا

""آپکا یہ جھکا سر اور یہ آپکی آنکھوں میں شرمندگی چیخ چیخ کر گواہی دے رہی ہے کہ میں جو کہہ رہی ہوں وہ سچ ہے اور آج تک آپ جو مجھ سے بولتے آرہے تھے وہ جھوٹ تھا دھوکہ تھا""

وہ اسکے اور اپنے درمیاں فاصلے بڑھاتی ہوئی اس سے دور جا کھڑی ہوئی تھی

""اگر آج میرے پاس وہ فون نہ آتا تو مجھے کبھی اس حقیقت کے بارے میں پتہ ہی نہ چلتا اور نہ یہ معلوم ہوتا کہ میرا کوئی خون کا رشتہ بھی اس دنیا میں موجود ہے میں لاوارث نہیں ہوں""

وہ مصطفیٰ آنکھوں میں آنسو لئے اسکی طرف دیکھ کر بول رہی تھی جو بے بسی سے اسکو دور جاتا دیکھ رہا تھا مگر حورین کے منہ سے ادا ہوئے لفظ پر وہ چونکا تھا

""کس کے کال کی بات کر رہے ہو تم۔۔۔ کس نے بتایا تمھیں یہ سب""

حورین کی بات پہ اس بار وہ تھوڑا سخت لہجے میں بولا تھا

'''جن سے ابھی تھوڑی دیر پہلے مجھے معلوم ہوا کہ میرا کوئی تایا بھی ہے انہوں نے مجھے بتایا اور اچھا کیا کہ انہوں نے مجھے بتادیا ورنہ میں تو زندگی بھر کبھی اس حقیقت سے واقف ہی نہ ہوتی'''

حورین کی بات پر مصطفیٰ کو سمجھنے میں دیر نہیں لگی تھی کہ وہ کس کے بارے میں بات کر رہی ہے

ابراھیم خان کی اس حرکت پہ مصطفیٰ نے غصّے میں اپنی مٹھی بھینچ لی تھی

''''حورین اس شخص نے تمھیں جو بتایا ہے وہ پورا سچ نہیں ہے ایک بار تم میری بات سن لوگی تو تمھیں سب سمجھ آجائے گا کہ میں نے ایسا کیوں کیا۔۔۔۔بس ایک بار میری بات سن لو'''

وہ اپنی بات کہتا پھر سے آگے بڑھا مگر حورین ہاتھ کے اشارے اسے اسکو قریب آنے سے روک چکی تھی

"""میں اب آپ سے مزید کوئی جھوٹ نہیں سننا چاہتی مصطفیٰ۔۔۔۔۔بہت بہلا لیا آپ نے مجھے جھوٹ بول کر مگر اب نہیں۔۔۔۔میں اب آپکے کسی بھی جھوٹ پہ یقین نہیں کرنے والی سن لیا آپ"""

وہ اپنے منہ پر ہاتھ رکھتی روتی ہوئی وہیں زمین پہ بیٹھتی چلی گئی تھی

جبکہ مصطفیٰ بے بسی سے کھڑا اسکو یوں روتا ہوا دیکھتا رہا اس میں ہمّت نہیں تھی اسکے قریب جا کر اسے چپ کرانے کی

✸✸

انسان کی زندگی میں کچھ حادثات ایسے ہو جاتے ہیں جنکا اسے وہم گمان بھی نہیں ہوتا

ان حادثوں سے ملی تکلیف اتنی ہوتی ہے کہ اسے برداشت کرنا مشکل ہو جاتا ہے وہ تڑپتا رہتا ہے پر وہ تکلیف کم ہونے کے بجائے مزید بڑھتی چلی جاتی ہے

ایسا ہی کچھ حورین کے ساتھ ہو رہا تھا اسکا جس حقیقت سے سامنے ہوا تھا اسکی تکلیف اتنی تھی کہ وہ برداشت نہیں کر پا رہی تھی

اور جب اس سے رہا نہ گیا تو حورین اپنا وہ وعدہ جسے وہ مصطفیٰ کو کر چکی تھی اسے توڑ کر

وہ مصطفیٰ اور اسکی محبت بھری قید کو چھوڑ کر حیات خان کے پاس آ چکی تھی انکے علاوہ اسکا کوئی تھا بھی نہیں

وہ مصطفیٰ کو چھوڑ کر آ تو گئی تھی مگر ایک لمحے کے لئے وہ سکون سے نہیں رہی تھی

ابھی بھی وہ حیات صاحب کے سینے سے لگی مسلسل آنسوں بہا رہی تھی جبکہ انکے ساتھ اس روم میں موجود سبھی لوگ پریشانی سے اسے دیکھ رہے تھے

"'' حورین چپ ہو جاؤ جب تک تم ایسے ہی روتی رہو گی تو میں تم سے وہ بات نہیں کر پاؤ گا جو میں اس وقت تم سے کرنے یہاں آیا ہوں ''"

اسکے مسلسل رونے پہ اسفند سے جب رہا نہیں گیا تو وہ بے چینی سے اپنی جگہ سے کھڑا ہوتا اسکے قریب آیا جو حیات صاحب کے بیڈ پر بیٹھی ہوئی تھی

'''اب آپ کیا بات کرنا چاہتے ہیں اسفند بھائی۔۔انکے ساتھ ساتھ آپ نے بھی آج تک مجھ سے سب چھپا کر رکھا ہوا تھا'''

وہ ناراضگی سے اسکی طرف دیکھتی ہوئی بولی

یہاں آنے کے بعد اس نے سب لوگوں کو ساری بات بتائی تھی جسے سن کر وہاں سب حیران ہوئے تھے سوائے اسفند کے

اور اب وہ مصطفٰی کے ساتھ ساتھ اسفند سے بھی بدگمان ہو گئی تھی

'''حورین تم سکے کے ایک پہلو کو دیکھ رہی ہو تمھیں صرف یہ نظر آرہا ہے کہ مصطفٰی نے تم سے اتنی بڑی حقیقت چھپا کر رکھی ہوئی تھی۔۔۔کیا تم نے ایک بار بھی یہ نہیں سوچا کہ یہ سب تم سے چھپانے کی وجہ کیا تھی۔۔۔کیوں وہ تمہارے لئے اتنا حساس ہے'''

وہ ایک ایک لفظ پہ زور دیتا ہوا بولا

اس روم میں موجود ہر فرد حیات صاحب۔۔ حفصہ کے ساتھ حدید بھی بہت خاموشی سے اسکی طرف دیکھ رہے تھے

'''صرف ایک شخص کی کال پہ تم نے اس شخص کو اپنا مجرم سمجھ لیا جو آج تک صرف تمہاری حفاظت کرتا آیا تھا۔۔۔۔ کہاں گئی تمہاری وہ محبت وہ اعتماد جو تم اس پہ کرتی تھی'''

اسفند کی بات پہ اس بار حورین کا سر شرمندگی سے جھک سا گیا تھا

'''حورین جس شخص کی باتوں میں آکر تم اسکو یوں چھوڑ کر آگئی ہو۔۔۔ یہ وہی شخص ہے جس سے مصطفیٰ آج تک تمہاری جان کی حفاظت کرتا آیا تھا'''

اس بار وہ بغیر رکے وہاں موجود سبھی لوگوں سب کچھ بتاتا چلا گیا تھا

اسکا ایک ایک لفظ سن کر وہاں موجود سبھی کے چہرے کے تاثرات بدلتے جا رہے تھے

حورین اب اپنا رونا بھول کر بے یقینی اور شاک کی سی کیفیت میں اپنے سامنے کھڑے اسفند کو دیکھ رہی تھی جواب سب بتانے کے بعد خاموشی سے اسکو تک رہا تھا

'''اس دن صرف تم نے ہی نہیں مصطفیٰ نے بھی اپنی ماں کو کھویا تھا وہ چاہتا تو اس دن اپنی ماں کو بچانے کے لئے وہاں سے چلا جاتا اور تمھیں بھی تمہاری ماں کے ساتھ مارتا ہوا چھوڑ دیتا مگر نہیں اس نے ایسا نہیں کیا مگر بدقسمتی سے وہ اس رات صرف تمھیں ہی بچا سکا۔۔۔۔اور تم اسکا یقین نہیں کرو گی صرف اسی ڈر کی وجہ سے مصطفیٰ تمھیں بتاتے ہوئے ڈرتا تھا'''

وہاں موجود سبھی لوگ جو مصطفیٰ کے جھوٹ کی وجہ سے اس سے بدگمان ہو چکے تھے اب اسفند کے منہ سے سب سچ سن کر انکی ناراضگی ختم ہو گئی تھی

'''تم اسے جھوٹا بول رہی ہوا گر وہ جھوٹا ہوتا تو بہت پہلے ہی تمھیں تمہاری ماں کے بارے میں کوئی بھی جھوٹ بول دیتا۔۔۔ مگر نہیں اس کوئی جھوٹ نہیں بولا بلکہ اس نے تمہاری ماں سے کیا وعدہ پوری شدّت سے پورا کیا ہے'''

اس بار اسفند بولتا ہوا پھر سے اپنی جگہ آ بیٹھا اور حور کے چہرے کو دیکھنے لگا جسکے چہرے پہ اب شرمندگی صاف ظاہر ہو رہی تھی

اسفند کی ساری بات سن لینے کے بعد اسے اب اچھے سے سمجھ آ گیا تھا
کیوں وہ اسکے لئے اتنا فکر مند رہتا تھا
کیوں وہ اسکی اجازت کے بغیر کہیں نہیں جا سکتی تھی
سب باڈی گارڈ''ٹائٹ سکیورٹی

اس نے آج تک اسکے لئے کتنا کچھ کیا تھا اور وہ ادھورا سچ جان کر اس پہ شق کر رہی تھی جس انسان کی وجہ سے آج وہ زندہ تھی سانس لے رہی تھی

یہ سب سوچ کر حورین کا اب شدّت سے دل چاہ رہا تھا کہ وہ بھاگ کر اپنے مصطفیٰ کے پاس چلی جائے اور اسکے سینے سے لگ کر خوب روئے اس سے معافی مانگے

اور اسے پورا یقین بھی تھا کہ اسکا مصطفیٰ اسکو معاف بھی کر دیگا

'''ویسے ابھی ایک اور حقیقت ہے جس سے تم ہی نہیں حفصہ بھی انجان ہے ۔۔۔اور میں پہلے ہی بتا دوں مصطفیٰ کے ساتھ ساتھ میں بھی ابھی کچھ دن پہلے ہی اس حقیقت سے واقف ہوا ہوں۔۔۔۔میں بس صحیح موقے کی تلاش میں تھا اور مجھے لگتا ہے یہ ہی صحیح موقع ہے'''

سب کے خاموش چہروں کی طرف دیکھ کر اسفند مزید بولا اور ساتھ ہی یہ بتانا ضروری بھی سمجھا تھا

کیونکہ وہ جانتا تھا جو وہ بتانے والا ہے اسکے بعد اسکی بیوی بھی اسکو چھوڑنے والی نہیں تھی

'''تمھیں یاد ہے حفصہ یونی کے ٹائم پہ تم مجھ سے کہا کرتی تھی کہ تمہاری کزن بھی تھی مگر ایک روڈ ایکسیڈینٹ میں تم نے اسکو اور اپنی چاچی کو کھو دیا تھا'''

اس بار اسفند خاموش کھڑی حفصہ کی طرف دیکھ کر بولا اور اسے اسکی کہی سالوں پرانی بات یاد کرائی تھی

'''تم کہتی تھی نہ کہ اگر وہ زندہ ہوتی تو تم اسے بہت محبت دیتی اپنی چھوٹی بہن کی طرح اسکا خیال رکھتی'''

اسے آج بھی اسکا کہا ایک ایک لفظ اچھی طرح یاد تھا جو حفصہ کو حیرانی میں مبتلا کر رہا تھا وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی وہ اسے آج یہ سب یاد کیوں کرا رہا تھا

'''تمہاری وہی چھوٹی بہن زندہ بھی ہے اور اس وقت تمہارے بہت قریب موجود بھی ہے'''

وہ اس بار خاموشی سے آنسوں بہاتی حورین کا ہاتھ تھام کر حفصہ کے قریب لے آیا تھا

"""اور تمہاری وہ بہن اور کوئی نہیں ہماری حورین ہے"

اس نے جیسے وہاں موجود ہر فرد کے سر پہ بم سا پھوڑا تھا

حفصہ اور حورین کتنے ہی لمحے بے یقینی سے کھڑی اسفند کا چہرہ دیکھتی رہی انہیں لگا کہ وہ انکے ساتھ کوئی مذاق کر رہا ہے مگر اسکے چہرے پہ چھائی گہری سنجیدگی سے انہیں اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ جو کہہ رہا ہے کوئی مذاق نہیں ہے

"""مصطفیٰ جس شخص سے حورین کو بچا رہا ہے وہ اور شخص اور کوئی نہیں تمہارے بابا ابراھیم خان ہے۔۔۔سب جاننے کے باوجود انہوں نے آج تک تمھیں دھوکے میں رکھا ہوا تھا۔۔"""

اسفند ایک گہرا سانس بھر کر سب بتاتا چلا گیا تھا

اپنے باپ کے بارے میں اتنا سب کچھ سن کر حفصہ کا سر شرمندگی سے مزید جھکتا چلا گیا تھا

اسکے بابا جائیداد کے لالچ میں اتنا گر سکتے ہیں وہ کبھی سوچ بھی نہیں سکتی تھی

'''جب میں پہلی بار تم سے ملی تھی تو مجھے ایسا محسوس ہوا تھا کہ میرا تم سے گہرا رشتہ ہے مگر اس وقت میں یہ نہیں جانتی تھی کہ جو میں محسوس کر رہی ہوں اصل میں وہ حقیقت ہے'''

اپنی کیفیت پہ قابو پاتی حفصہ حورین سے مخاطب ہوئی جو آنکھوں میں پانی لئے اسے ہی دیکھ رہی تھی

اس وقت دونوں کے چہروں پہ ایک الگ ہی مسکراہٹ تھی

'''میں بہت خوش ہوں اور اللہ کی شکر گزار بھی جس نے اگر میرے تایا کے دل میں میرے لئے نفرت ڈالی ہے تو دوسری طرف مجھے ایک بہن بھی دی ہے جسکے دل میں ہمیشہ سے میرے لئے محبت ہی رہی تھی'''

حورین خوشی سے مسکراتے ہوئے حفصہ کے گلے لگ گئی تھی

اسے آج پہلی بار یہ محسوس ہو رہا تھا کہ وہ اس بڑی سی دنیا میں تنہا نہیں تھی

ان دونوں کی محبت دیکھ وہاں موجود لوگ ہولے سے سے مسکرا دئے تھے

✸✸

'''اب دیکھتا ہوں میں شمس خان تمھیں میرے وار سے کون بچا پائے گا۔۔۔
میری حفصہ کے ساتھ غلط کرنے کی سزا تو تمھیں ضرور ملے گی'''
وہ ایک آخری نظر اپنے ہاتھ میں موجود فائل پر ڈال کر اسے ٹیبل پہ رکھتا ہوا
چہرے پہ مسکراہٹ لئے اپنی سوچوں میں شمس خان سے مخاطب ہوا
وہ پچھلے کچھ دنوں سے اسی کام میں لگا ہوا تھا اور آج اسکے کام مکمل ہو چکا تھا بس
اسے اب شمس خان کی بربادی کا انتظار تھا جو اب زیادہ دور نہیں تھی

'''ارے تم اب تک جاگ رہے ہو سوئے کیوں نہیں''' کل آفس جانے کا ارادہ
نہیں ہے کیا؟'''
وہ جو اپنی سوچوں میں گم بیٹھا تھا حفصہ کی آواز پہ اپنی سوچوں سے باہر نکلا اور نظر
اٹھا کر اسکی جانب دیکھا جو اسے رات کے اس وقت لیپ ٹاپ پہ کام کرتا دیکھ
چہرے پر حیرانی کے تاثرات لئے اسے دیکھ رہی تھی

'''تمہارے بغیر نیند نہیں آرہی تھی سوچا یہ کچھ کام کرلوں۔۔ لیکن شکر ہے تمھیں اپنے شوہر کا خیال آگیا ورنہ مجھے لگ رہا تھا اپنی بہن کے ملنے کی خوشی میں تم اپنے شوہر کو بھول ہی گئی ہو۔۔۔۔'''

وہ وہ اپنا لیپ ٹاپ بند کرتا ہوا تھوڑا ناراضگی سے بولا جبکہ اسکے لہجے میں چھپی ناراضگی کو محسوس کر کے حفصہ نے بمشکل اپنی مسکراہٹ کو روکا تھا

یہ سچ تھا جب سے اسے حور کے بارے میں معلوم ہوا تب سے اسکا زیادہ تر وقت اسکے پاس ہی گزرتا تھا وہ اپنی بہن کو پا کر بہت خوش تھی پر ساتھ ہی اپنے باپ کی حرکت پہ شرمندہ بھی

'''نہیں یہ بولو تمہارا آفس کا کام ادھورا رہ گیا تھا جسے تم اب دیر رات تک بیٹھ کر پورا کر رہے ہو'''

وہ اسکے قریب آتی ہوئی صوفہ پر پڑی فائلز اور اسکے لیپ ٹاپ کی طرف اشارہ کرتی ہوئی بولی تھی جبکہ اسکی بات پر اسفند نے وہاں پڑی فائل کو ایک طرف رکھا تھا وہ فلحال حفصہ کو اس بارے میں کچھ نہیں بتانا چاہتا تھا

"""میرا کام تو بہت پہلے کا ہو چکا ہے بس ایک دو میلز چیک لوں پھر بتاتا ہوں تمھیں تو کہ میں نے تمہارا کتنا انتظار کیا"""

وہ اسکو وارننگ دیتا اپنے لیپ ٹاپ میں پھر سے کچھ چیک کرنے لگا

جبکہ اسکی آنکھوں میں شرارت دیکھ کر حفصہ نے وہاں سے ہٹنا ہی بہتر سمجھا جیسے ہی وہ وہاں سے جانے لگی مگر اسفند بجلی سی کی تیزی سے اسکی کلائی تھام چکا تھا

"""کہاں چلی یہاں بیٹھو۔۔۔ تمہارا ابھی نمبر آئے گا"""

وہ یک جھٹکے میں اسکے نازک وجود کو کھینچتا ہوا اپنی گود میں بیٹھا چکا تھا

اسکی اس حرکت پہ حفصہ یکدم گڑبڑا سی گئی تھی

"""اسفند یہ کیا کر رہے ہو چھوڑو مجھے"""

وہ اسکی گرفت میں بری طرح مچل رہی تھی مگر وہ اسکے احتجاج کی پروہ کئے بغیر پھر سے اپنے لیپ ٹاپ کی طرف متوجہ ہو گیا

"""تمھیں اپنا کام کرنا ہے نہ تو وہ کرو"""

حفصہ نے اس پر سے اٹھانا چاہا مگر مقابل کی گرفت مضبوط تھی

"""اپنا کام ہی تو کر رہا ہوں جان اسفند"""

وہ اس بار اپنا لیپ ٹاپ بند کر کے شوخی سے کہتا اب اپنی توجہ مکمل اسکی طرف کر چکا تھا

"""اور جو کام شروع کر دیا ہے اسے پورا بھی تو کرنا ہے"""

وہ اپنا ایک ہاتھ اسکی پشت پر رکھتا ہوا اسے اپنے سینے سے قریب کرتا ہوا بولا

اپنی کمر پہ اسکے ہاتھ کا دباؤ بڑھتا دیکھ حفصہ کو اپنی سانسیں بے ترتیب ہوتی ہوئی محسوس ہوئی تھی

اسکی پیش قدمی پہ حفصہ کو اپنا حلق خشک ہوتا محسوس ہوا تھا

'''تمھیں اندازہ بھی ہے حفصہ پچھلے دنوں میں کتنا ترسا ہوں تمہارے ساتھ وقت گزارنے کے لئے'''

وہ اسکے کپکپاتے لبوں پہ نظریں جمائے خمار آلودہ لہجے میں کہتا اس سے ایک انچ فاصلے پہ آرکا تھا

'''تمہاری قربت کے لئے۔۔۔ تمہارے لمس کو محسوس کرنے کے لئے'''

دونوں کی معمول سے زیادہ تیز ہوتی دھڑکنے اور بے ترتیب ہوتی سانسیں ایک دوسرے کے چہرے کو چھو رہی تھی

'''اسفند میں۔۔۔'''

اس سے پہلے کہ حفصہ اپنا جملہ مکمل کرتی وہ مدہوشی کے عالم میں اسکے لبوں پہ جھکتا اسکی سانسوں کو خود میں قید کر چکا تھا

اسکی اس جسارت پہ حفصہ نے سختی سے اسکے کالر کو اپنی مٹھی میں دبوچ لیا تھا

وہ اسکے لبوں پہ جھکا اسے بتا رہا تھا کہ وہ اس سے کتنی محبت کرتا ہے اسکے لئے کتنا پاگل ہے۔۔۔ اسکی ذرا بھی دوری اسکے لئے کسی اذیت سے کم نہیں ہے

جبکہ اسکی اتنی شدّت پہ حفصہ کی آنکھوں میں پانی بھر آیا تھا
اسکی کمر پہ موجود اسفند کے ہاتھ کا دباؤ مزید بڑھتا جا رہا تھا جبکہ دوسرے ہاتھ سے وہ اسکے چہرہ تھامے ہوئے تھا

"""اسفند میری بات تو سنو۔۔مجھے تم سے حورین اور مصطفٰی کے بارے میں بات کرنی تھی"""
اسکی حد سے زیادہ بڑھتی جسارتوں سے گھبرا کر حفصہ نے اسکے سینے پہ ہاتھ رکھ کر اسے دور کیا تھا جس پہ اسفند سخت بدمزہ ہوا تھا

"""انکے بارے میں بھی بات کرلینگے لیکن بعد میں ابھی فلحال تم مجھ پہ توجہ دو """

وہ نرمی سے اسکے لبوں کو چھوتا ہوا بولا اور ساتھ ہی اسکے گلے میں پڑا دوپٹہ ایک طرف ڈالا تھا

اسکی اس حرکت پہ حفصہ یکدم گھبرا سی گئی تھی مگر اسفند کے ہاتھ کا لمس جب اسے اپنے پیٹ پر محسوس ہوا تو اسکے بوکھلاہٹ مزید بڑھ گئی تھی

'''اسفند پلیز تنگ مت کرو میں پہلے ہی بہت تھک چکی ہوں'''

اسے جب لگا کہ وہ رکنے نہیں والا ہے تو وہ بیچارہ سا منہ بنا کر بولی جس پہ اسفند کو اس پہ بہت پیار آیا تھا

'''اس دن سے تمھیں چھوڑ ہی رہا ہوں مگر آج نہیں'''

وہ ایک جھٹکے میں اسے اپنی باہوں میں اٹھاتا ہوا اپنی جگہ سے کھڑا ہوا جبکہ اسکے اس طرح کرنے پہ حفصہ کی ڈر کے مارے منہ سے نکلی چیخ نکلی جسے وہ اسکے لبوں پہ جھکتا اسکی آواز کو بند کر چکا تھا

وہ اسکے چہرے پہ یوں ہی جھکا اسے اپنی باہوں میں اٹھائے اسکے نازک وجود کو بیڈ پہ لیٹاتا اس سے جدا ہوا تھا

''' جانتی ہو تم دونوں بہنوں کا پیار دیکھ کر آج ھاد نے مجھ سے فرمائش کی کہ اسے بھی ایک بہن چاہیئے '''

وہ اپنی شرٹ ایک طرف ڈالتا اسکی بند آنکھوں اور شرم سے سرخ پڑتے چہرے کو دیکھتے ہوا بولا

اسکی بات سن کر حفصہ نے فوراً اپنی آنکھیں کھول کر اسے دیکھا جو بغیر شرٹ کے کھڑا آنکھوں میں شرارت لئے اسے دیکھ رہا تھا

'''تو میں سوچ رہا ہوں کیوں نہ اسکے نیکسٹ برتھڈے پر اسے ایک بہن گفٹ کی جائے'''

وہ آنکھوں میں بے پناہ تپش لئے اسکے اوپر جھکا تھا

'''اور اپنے بیٹے کے لئے تم اتنا تو کر ہی سکتی ہو نہ'''

اس بار وہ دونوں کے درمیاں باقی کا فاصلہ ختم کرتا اسکے گردن پہ اپنے لب رکھ چکا تھا

اسکی بڑھتی جسارتوں اور شدتوں کو محسوس کر کے حفصہ نے اپنی آنکھیں بند کر لی تھی

وہ جانتی تھی آج اسکی کوئی بھی مزاحمت کام نہیں آنے والی ہے

تھک ہار کر وہ خود کو اسکو سپرد کر چکی تھی

دوسرا اسفند کو ہی نہیں اسے بھی اپنے بیٹے کی فرمائش کو پورا کرنا تھا

✹✹

" "تم اندر آسکتی ہو مجھے تمہارا ہی انتظار تھا""

اندر سے آتی ابراھیم خان کی آواز پر اسکا دروازے ناک کرنے کے لئے اٹھا ہاتھ

اپنی جگہ رک سا گیا وہ دروازے کا ہینڈل گھماتی اسکے آفس میں داخل ہوئی تھی

اس وقت اسکے چہرے پر حیرانی اور پریشانی کے تاثرات صاف ظاہر ہو رہے تھے

جو اپنی چیئر پہ بیٹھے ابراھیم خان کی نظروں سے پوشیدہ نہ رہ سکے

'''حیران ہونے کی ضرورت نہیں ہے مجھے اندازہ تھا کہ تم میری کال کے بعد مجھ سے ملنے ضرور آؤ گی'''

ابراھیم خان جیسے اسکے چہرے پہ لکھے سوال کو پڑھ چکا تھا
وہ چہرے پہ استہزائیہ مسکراہٹ لئے اسکی طرف دیکھ کر بولا اور ساتھ ہی اسے اپنے سامنے والی چیئر پہ بیٹھنے کا اشارہ کیا تھا

''' صحیح کہا آپ نے اتنا بڑا سچ جاننے کے بعد میں ایسے ہی نہیں بیٹھ سکتی تھی ۔۔۔ میرے اور آپکے لئے بہت کچھ جاننا ابھی باقی ہے'''
حورین خود کی کیفیت پہ قابو پاتی مضبوط لہجے میں بولی تھی

'''میں جانتا ہوں حور تم سوچ رہی ہو نگی کہ اتنے سالوں میں تمھیں تلاش کیوں نہیں کیا۔۔۔ پر میرا یقین کرو مجھے لگا تھا اس رات تمہاری ماں کے ساتھ ہم نے تمھیں بھی کھو دیا۔۔ مگر حقیقت تو یہ تھی اس مصطفیٰ نے تمھیں ہم سے چھپا کر رکھا ہوا تھا'''

ابراھیم خان اپنی باتوں کے ذریع اسکے دل میں مصطفیٰ کے لئے نفرت پیدا کرنا چاہتا تھا

مگر وہ اس بات سے انجان تھا کہ سامنے بیٹھی وہ لڑکی وہ حورین نہیں ہے جو وہ سمجھ رہا تھا

'''وہ تو شکر ہے مجھے تمہارے بارے میں معلوم ہو گیا ورنہ وہ مصطفیٰ تو اپنے فائدے کے لئے تمھیں اپنے ساتھ رکھتا اور پھر جب اسکا کام پورا ہو جاتا تو شاید وہ تمہارا ابھی وہی حال کرتا جو اس نے تمہاری ماں کا کیا تھا'''

ابراھیم خان اپنی باتوں سے اسکے دل میں زہر گھولنا چاہتا تھا مگر اسکی باتوں سے حورین پہ کوئی اثر نہیں ہونے والا تھا

'''کیسا فائدہ آپ کس بارے میں بات کر رہے ہیں تایا جان'''

وہ انجان بنتے ہوئے تایا جان لفظ پہ زور دیتی ہوئی بولی تھی

ورنہ اسکا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ اپنے سامنے بیٹھے شخص کا قتل کر دے جس نے اسکے باپ اور ماں کو اس سے چھین لیا تھا

' '''وہ تمہاری اس پراپرٹی کے پیچھے ہے جو تمہارا باپ تمہارے نام کر کے گیا تھا ۔۔۔اور یہی وجہ بھی تھی تمھیں ساتھ رکھنے کی ورنہ آج کل کوئی بغیر فائدے کے کسی کے لئے کچھ نہیں کرتا'''

وہ آہستہ آہستہ حور کو اپنے باتوں میں الجھانے کی کوشش کر رہا تھا

' '''اگر ایسی بات ہے تو مجھے ایک وجہ بتائے آپ پر بھروسہ کرنے کی۔۔۔ آپ جو کچھ بھی کہہ رہے ہیں سچ کہہ رہے ہیں'''

حورین سے جب مزید برداشت نہیں ہوا تو وہ اپنی جگہ سے کھڑی ہوتی ابراھیم خان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھتی ہوئی مضبوط لہجے میں بولی تھی

اسکے مضبوط لہجے پہ ایک پل کے لئے ابراہیم خان گڑ بڑا سا گیا تھا

"'بتائیے خاموش کیوں ہو گئے میں اس انسان کی بات پر کیسے بھروسہ کر لوں جو خود میری پراپرٹی کے پیچھے پڑا ہوا ہے۔۔اور شاید مجھے ختم کرنے کے لئے بھی "'

وہ اسکی آنکھوں میں دیکھ کر بے خوف بول رہی تھی

"'حور میں تمہارا تایا ہوں میرا بھروسہ کرو اس نے جو کچھ بھی تم سے کہا ہے وہ جھوٹ ہے۔۔۔وہ صرف تمہارا استمال کر رہا ہے اور کچھ نہیں"'
ابراھیم خان کو لگا تھا کہ حور کے دل میں مصطفیٰ کے لئے نفرت ڈال کر وہ اسکی پراپرٹی کو آسانی سے حاصل کر لیگا مگر حور کے تیور دیکھ کر اب کچھ بھی آسان نہیں لگ رہا تھا

"'استمال وہ نہیں آپ میرا کر رہے ہیں۔۔۔اور میں آپکی باتوں پہ کیسے یقین کر لوں جسے میں کل تک جانتی بھی نہیں تھی۔"'

آج وہ ابراھیم خان کے سامنے کھڑی ہوئی اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کررہی تھی اگر مصطفیٰ یہاں موجود ہوتا تو اسکا لہجہ اسکا انداز دیکھ کر دنگ رہ جاتا کیونکہ اسکی حورین نے کبھی کسی انجان شخص سے اتنے مضبوط لہجے میں بات نہیں کی تھی

"""تم سے میرے بارے میں چھپانے والا بھی مصطفیٰ ہی تھا۔۔۔وہ نہیں چاہتا تھا کہ تم اپنے خاندان سے ملو اگر تم ہم سے ملتی تو اسکے ہاتھ سے وہ سب پراپرٹی نکل جاتی جسکے لئے اس نے آج تک تمھیں اپنے ساتھ رکھا ہوا ہے """

ابراھیم خان نے اندھیرے میں تیر چلایا تھا

مگر وہ نہیں جانتا تھا کہ حورین پہلے سے ہی سب جانتی ہے

"""بس خاموش ہو جاؤ میں ایک بار آپکی باتوں میں آکر اس مصطفیٰ پہ شق کر کے انکا دل دکھا چکی ہوں جس نے اپنی ساری زندگی صرف مجھے محفوظ رکھنے میں گزار تھی۔۔۔"""

اس بار حورین کی آواز مزید تیز ہوئی تھی جس پہ ابراھیم خان اپنا غصّہ ضبط کر کے رہ گیا تھا

'''اور رہی بات پراپرٹی کی تو اگر مصطفیٰ کو میری پراپرٹی چاہئے بھی ہوتی تو وہ اتنے سال انتظار نہیں کرتے۔۔ ویسے بھی سب انکے ہاتھ میں تھا'''

حورین کی بات نے ابراھیم خان کو لاجواب کر دیا تھا

'''وہ تمہاری ماں کا قاتل ہے۔۔ مجرم ہے تمہارا تم اس انسان کے ساتھ کیسے رہ سکتی ہو'''

ابراھیم خان نے ایک آخری بار اپنی سی کوشش کی تھی وہ جانتا تھا اپنی ماں کا سن کر ایک بار پھر حورین کے دل میں مصطفیٰ کے لئے نفرت ضرور پیدا ہو گی

'''یہ بات آپ اچھی طرح جانتے ہیں کہ کون کس کا قاتل ہے۔۔ اسلئے آپ اپنی یہ بیکار کی کوشش بند کر دیں کیونکہ میں آپکی باتوں میں نہیں آنے والی'''

وہ اپنی بات کہتی دروازے کی جانب بڑھی مگر کچھ سوچ کر اسکے قدم اپنی جگہ رکے تھے

"""اور رہی بات پراپرٹی کی تو وہ آپ پہلے بھی حاصل نہیں کر پائے تھے اور نہ ہی اب کر پائے گے چاہے آپ اسکے لئے کچھ بھی کر لیں۔۔۔۔نہ مصطفیٰ آپ سے ڈرتے ہیں اور نہ میں"""

اس بار اپنی بات کہہ کر وہ وہاں رکی نہیں تھی تیزی سے اسکے آفس سے نکلتی چلی گئی جبکہ ابراھیم خان اسکی بات پہ غصّے سے اپنی مٹھی بھینچ کر رہ گیا تھا

✸✸

کمرے کی نیم تاریکی میں وہ بیڈ پہ چت لیٹا اپنی موبائل سکرین پہ موجود حورین کی تصویر کو یک ٹک دیکھ رہا تھا

کمرے کی گہری خاموشی کو محسوس کر کے اسکے اندر کی اداسی مزید بڑھتی جا رہی تھی

آج حورین کو گئے ہوئے پورا ایک ہفتہ ہو چکا تھا اور اس گزرے ایک ہفتے میں اسکی یہی حالت تھی اسے سکون بس ایک بات کا تھا کہ وہ اسفند کے گھر موجود تھی اور وہاں وہ بلکل سیف تھی

مگر وہ اپنے دل کا کچھ نہیں کر سکتا تھا جو اسے دیکھنے اس سے بات کرنے کے لئے پل پل تڑپتا رہتا تھا
اپنی اس بے بسی پہ اسے غصّہ بھی آتا مگر خود پہ ضبط کر کے رہ جاتا کیونکہ وہ حور کے ساتھ کوئی زور زبردستی نہیں کرنا چاہتا تھا

وہ بے خودی کے عالم میں حورین کی تصویر پہ ہاتھ پھیر کر اسے محسوس کرنے لگا جیسے وہ اسکے پاس ہی ہو اسکے بے حد قریب اور وہ اسے چھو رہا ہو
وہ اسکی تصویر کو دیکھتا ہوا اتنا کھو سا گیا تھا کہ اسے احساس تک نہیں ہوا کہ اسکے روم کا دروازہ کھول کر کوئی آہستہ سے اندر داخل ہوا تھا

مگر وہ آنے والے وجود سے بے خبر وہ یوں ہی لیٹا بس حور کی تصویر کو تک رہا تھا یہاں تک کہ اسے کسی کو اپنے بیڈ پہ بیٹھنے کا احساس تک نہیں ہوا تھا

"' مصطفٰی "'

حورین نے اسکے بازو پہ ہاتھ رکھ کر بہت آہستہ سے اسے پکارا تھا
یہ آواز اور اپنے بازو پہ جانا پہچانا لمس محسوس کر کے مصطفٰی جیسے ہوش میں آیا اور یکدم فون سے نظریں ہٹا کر اپنے بہت قریب بیٹھی حورین کی جانب دیکھا تھا
وہ کتنے ہی لمحے بے یقینی کی سی کیفیت میں یوں ہی لیٹا اسے دیکھ رہا تھا
اسے اپنی آنکھوں پہ یقین نہیں آ رہا تھا جسکی ایک جھلک دیکھنے کے لئے وہ تڑپ رہا تھا وہ اسکے بلکل سامنے بیٹھی ہوئی تھی

"' حورین یہ تم ہی ہو نہ ۔۔۔ تم واپس آ گئی ۔۔۔ "'

وہ اپنا موبائل سائیڈ پہ رکھتا ایک جھٹکے میں اٹھ بیٹھا اور حورین کے چہرے اور ہاتھوں کو چھونے لگا جیسے خود کو یقین دلا رہا ہو کہ وہ کوئی خواب نہیں دیکھ رہا تھا

اسکی حورین اسکے پاس موجود تھی اسکے قریب

جبکہ اسکی یہ حالت دیکھ کر حورین کی آنکھوں میں یکدم پانی بھر آیا تھا

"' مجھے تو واپس آنا ہی تھا مصطفیٰ کیونکہ حورین اپنے مصطفیٰ کے بغیر ادھوری ہے

"'

وہ اپنے نازک ہاتھوں میں اسکا چہرہ تھام کر بولی اور اپنی انگلی کے پورو سے اسکے آنسوں چن لئے تھے

وہ کیسے اس شخص کو تکلیف دینے کے بارے میں سوچ سکتی تھی جس نے ہمیشہ ہی اسے تکلیفوں سے بچایا ہے

"'' میں بہت بری ہوں مصطفیٰ میں نے ایک بار بھی آپکی بات نہیں سنی۔۔۔اس انسان پر بھروسہ نہیں کیا جسکی وجہ سے میں آج زندہ ہوں "''

اسکی کالر کو تھام کر کو وہ بری طرح روتے ہوئے بولی تھی

جبکہ اسکے رونے پر مصطفیٰ پل میں گھبرا گیا اور بہت آہستگی سے اسکے کانپتے وجود کو خود سے قریب کر لیا تھا

"""آپ پر بھروسہ نہ کرنے کے لئے اپنی حورین کو معاف کردیں مصطفیٰ"""

اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتا حورین اپنا چہرہ اسکے سینے پہ رکھ کر اپنے آنسوؤں سے اسکی شرٹ بھیگونے لگی تھی

وہ بچوں کی طرح اسکے سینے سے لگی رو رہی تھی جبکہ مصطفیٰ آہستہ سے اسکی کمر سہلاتا اسے چپ کرانے کی کوشش کر رہا تھا

حورین کی باتوں سے اسے اندازہ ہو گیا تھا کہ اسفند اسے سب بتا چکا ہے تبھی وہ سچ جان کر اس طرح ٹوٹ چکی تھی

اور اسے اب اپنی حورین کو سنبھالنا تھا

کتنا ہی وقت یوں ہی گزر گیا کمرے کی خاموشی میں اسکی سسکی کی آواز گونج رہی تھی

جب اسکا رونا بند ہوا تو اس نے مصطفیٰ سے دور ہونا چاہا مگر وہ اسے یوں ہی قریب کئے بیٹھا رہا

"""مجھے معاف کر"""

اس سے پہلے کہ وہ مزید کچھ بولتی مصطفیٰ اسکے ہونٹوں پہ انگلی رکھ کر اسے کچھ بھی کہنے سے روک چکا تھا اور دوسرے ہاتھ سے اسکے آنسوں صاف کرنے لگا

"""بس کچھ مت کہو حور۔۔۔ تم میرے پاس واپس آگئی ہو میرے لئے بس یہی معنے رکھتا ہے اور کچھ نہیں"""

اپنے نرم گرم لبوں کا پر حدت لمس اسکی پیشانی پر چھوڑتا وہ حورین کی روح کو سراشر کر رہا تھا

"""اور معافی تمھیں نہیں مجھے مانگنی چاہیئے حورین میری وجہ سے تم نے اپنی ماں کو کھو دیا۔۔۔ میں تمہارا گناہگار ہوں"""

اسکے دونوں ہاتھوں کو مضبوطی سے اپنے ہاتھوں میں تھام کر وہ نم لہجے میں بولا

نظریں جھکائے وہ اس سے اس گناہ کی معافی مانگ رہا تھا جو اس سے انجانے میں ہوا تھا

"' نہیں مصطفیٰ آپ معافی مت مانگے آپ اس وقت چھوٹے تھے اور ایک بچہ کسی کی جان نہیں لے سکتا کیونکہ بچے تو معصوم ہوتے ہیں نہ۔۔۔اس میں آپکی کوئی غلطی نہیں تھی وہ صرف ایک حادثہ تھا"

وہ اسکے شرمندگی سے جھکے سر کو اوپر کرتی ہوئی اسکی آنکھوں میں دیکھ کر بولی تھی

"' نہیں حور اس بوجھ کی وجہ سے میں آج تک تمھیں خود سے دور کرتا آیا تھا ۔۔۔تمھیں تکلیف دی اس سب کے باوجود بھی تم مجھ سے کیسے محبت کر سکتی ہو ۔۔۔نہیں میں تمہاری محبت کے لائق ہوں "'

حورین کی باتیں سن کر وہ بے یقینی سے اسکی طرف دیکھ رہا تھا

اسے لگا تھا کہ شاید اپنی ماں کا سچ سن کر وہ اسے معاف نہیں کرے گی مگر اسکے لفظ مصطفیٰ کو سکون بخش رہے تھے

'''محبت اجازت نہیں مانگتی مصطفیٰ یہ تو بس ہو جاتی ہے۔۔۔آپکی بے رخی کے باوجود میں نے ہمیشہ آپکی آنکھوں میں اپنے لئے محبت دیکھی تھی۔۔۔اور اسی طرح مجھے بھی آپ سے محبت ہو گئی'''

وہ بہت اعتماد سے بولتی مصطفیٰ کو اپنے دل میں اترتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی

'''نہیں حور میں بہت برا ہوں شاید خود غرض بھی۔۔۔اور تم اس انسان سے محبت کیسے کر سکتی ہو جس انسان نے تم سے تمہاری ماں کو چھین'''

اسکا جملہ ادھورا ہی رہ گیا تھا جب حورین اپنے نازک ہاتھوں میں اسکا چہرہ تھام کر اپنے کپکپاتے لب اسکے لبوں پہ رکھ چکی تھی

حورین نہیں چاہتی تھی کہ وہ خود کو مزید کچھ بولے

جبکہ اسکے اس عمل پہ مصطفیٰ کی آنکھیں پھیل سی گئی تھی وہ شاک سی کی کیفیت میں بیٹھا اسکے نرم لبوں کا لمس محسوس کرنے لگا

اپنے چہرے پہ اسکے ہاتھوں کی کپکپاہٹ کو محسوس کرتا وہ اسکی کمر کے گرد اپنے بازو حائل کرتا اسکے نازک وجود کو اپنی گرفت میں لے چکا تھا

اپنی حیرانی بھولائے اب وہ دونوں ایک دوسرے کے لمس کو محسوس کر رہے تھے

حورین کو جب لگا کہ وہ سانس نہیں لے پائے گی تو وہ اسکا کالر آزاد کرتی اس سے دور ہوئی تھی

'''میں آپ سے محبت کرتی ہوں مصطفیٰ سب سچ جاننے کے باوجود بھی۔۔۔۔ حقیقت جس طرح سامنے آئی اسکی وجہ سے میں تھوڑا ٹوٹ گئی تھی مگر اسکی وجہ سے میری محبت میں کبھی کمی نہیں آئی اور نہ آئے گی'''

وہ اپنی سانسوں کو درست کرتی اسکی طرف دیکھ کر بول رہی تھی جو اپنی کالی گہری نظریں اسی پہ جمائے ہوئے تھا

وہ نہیں جانتی تھی مگر اسکا ایک ایک لفظ مصطفیٰ کی روح کو سکون بخش رہا تھا

"'میں بھی تم سے بہت محبت کرتا ہوں حورین۔۔بے انتہا۔۔۔ تم مجھے چھوڑ کر چلی گئی مجھے ایسا لگ رہا تھا کہ میری دنیا خالی ہو گئی ہو۔۔۔۔پلیز تم پھر سے مجھے چھوڑ کر مت جانا ورنہ تمہارا مصطفیٰ تمہارے بغیر مر جائے گا"'

وہ باری اسکے دونوں ہاتھوں کی ہتھیلی کو چوم کر اب اسکی دونوں آنکھوں کو چوم رہا تھا

اسکی اس قدر دیوانگی پہ حارین کے ہونٹوں پہ ہلکی سی مسکراہٹ پھیل گئی تھی

"'میں آپ کو کیسے چھوڑ سکتی ہوں مصطفیٰ آپ تو میرے جینے کی وجہ ہیں۔۔ آپکے بغیر تو میں بھی ادھوری ہوں"'

اسکے منہ سے اعتراف سن کر مصطفیٰ نے بہت محبت سے اسکے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں تھام لیا اور بغیر وقت ضائع کئے اسکے لبوں پہ جھک کر اپنی طلب کو مٹانے لگا جو اسے اپنے قریب پا کر مزید بڑھ گئی تھی

حورین اپنی آنکھیں بند کئے اسکی بڑھتی شدتوں کو محسوس کرنے لگا

وہ اسکے چہرے پہ جھکا اسکے ایک ایک نقش پہ اپنا لمس چھوڑ رہا تھا

اسکی بڑھتی جسارتوں پہ حورین نے کوئی مزاحمت نہیں کی وہ اسکے لمس سے پگھلتی جارہی تھی اور وہ اسے خود میں سیمٹ رہا تھا

🔥🔥

'''دادو جان آج کوئی اسپیشل ڈے ہے کیا جو سب آج ایک ساتھ موجود ہیں۔۔۔اور بہت خوش بھی لگ رہے ہیں'''

ھاد کے معصوم سوال پہ ڈائنگ ٹیبل پہ موجود سبھی فرد اسکی طرف متوجہ ہوئے تھے

اور ایک دوسرے کی طرف دیکھ کر مسکرانے لگے

'''جی بیٹا جب سب ایک ساتھ ہنسی خوشی موجود ہوتے ہیں تو وہ دن اسپیشل ہوتا ہے۔۔۔اور دیکھو آج تو آپکے مصطفیٰ ماموں بھی یہاں موجود ہیں'''

حیات صاحب کی جگہ حفصہ نے اسکی بات کا جواب دیا جس پہ اس نے ایک نظر اپنے بلکل سامنے بیٹھے مصطفیٰ کو دیکھا جو مسکراتے ہوئے اسے ہی دیکھ رہا تھا

آج حفصہ نے سب کے لئے ڈنر پلان کیا ہوا تھا جس میں اس نے مصطفیٰ اور حورین کو بھی شامل کیا تھا ویسے بھی بہت پریشانیوں کے بعد ان لوگوں کی زندگی میں کچھ سکون کے پل ملے تھے

اسلئے آج وہ سب ایک ساتھ موجود تھے

"""میرے مصطفیٰ ماموتو بیسٹ ہیں۔۔اور انکا لایا ہوا گفٹ بھی"""

وہ آنکھوں میں چمک لئے بولا جبکہ اسکی بات پہ سب لوگوں کے ہونٹوں پہ مسکراہٹ آگئی تھی

آج سب کے ایک ساتھ ہونے پہ سب سے زیادہ خوشی جس کو تھی وہ ھاد تھا

اور اسکی خوشی کا سبب مصطفیٰ تھا وہ مصطفیٰ کے آنے پہ ہمیشہ ایسے ہی خوش ہوتا تھا پچھلے کچھ دنوں سے اسکی غیر موجودگی سے وہ اداس تھا مگر آج اپنے ماموں کو دیکھ کر وہ جیسے کھل سا گیا تھا

"""اچھا جی ماموں کے آنے پہ پارٹی بدل لی۔۔۔اور سارا دن جو چاچو چاچو کرتے رہتے ہو اسکا کیا۔۔۔ماموں کے گفٹ کے سامنے چاچو کو بھول گئے"""

ھاد کی بات پہ کب سے خاموش بیٹھا حدید بیچارہ سا منہ بناتا ہوا بولا جبکہ اسکی بات اور بیچاری سی شکل دیکھ کر اس بار سب کا قہقہہ پورے ڈائنگ روم میں گونج اٹھا تھا

"""اگر تم کنجوسی چھوڑ کر تھوڑے پیسے خرچ کرو تو شاید میرے بیٹے کو پارٹی نہ بدلنی پڑے"""

اس بار اسفند شرارت سے اپنے بھائی کی جانب دیکھتا ہوا بولا جس پہ حدید آنکھیں گھما کر رہ گیا تھا

""نہیں حدید چاچو آپ بھی بیسٹ ہیں۔۔آپ میرے ساتھ میرے فیورٹ گیمز کھلتے ہیں اور مصطفیٰ ماموں میرے لئے میرے پسند کے تحفے لاتے ہیں ۔۔۔اسلئے آپ دونوں بیسٹ ہیں""

وہ اپنے چاچو کا اداس چہرہ نہیں دیکھ سکتا تھا کیونکہ اسکے لئے دونوں ہی عزیز تھے اسلئے فوراً اسکی سائیڈ لی تھی

""کیا میں بھی تمہاری اس بیسٹ لسٹ میں شامل ہو سکتا ہوں""

حدید جوان لوگوں کو کوئی جواب دینے والا انجانی آواز پہ اسکے ساتھ ساتھ سب نے داخلی دروازے کی جانب دیکھا تھا

ہارون کے ساتھ رخسار بیگم کو وہاں کھڑا دیکھ کر سب حیران ہوتے ہوئے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑے ہوئے تھے

""امی آپ آگئی""

حفصہ تیزی سے اپنی ماں کی طرف لپکی اور انکے سینے سے جا لگی تھی

ایک سکون تھا جو دونوں کو خود میں اترتا ہوا محسوس ہو رہا تھا

'''جب مجھے معلوم ہوا کہ اس گھر میں میری ایک نہیں دو بیٹی ہیں تو میں خود کو یہاں آنے سے روک نہیں پائی۔'''

وہ حفصہ کو خود سے الگ کرتی ہوں دور کھڑی حورین کو محبت بھری نظروں سے دیکھتی ہوئی بولی

جب حفصہ نے انہیں فون پہ حورین کے بارے میں بتایا تو وہ کتنے ہی لمحے سکت کھڑی رہ گئی تھی انہیں تو پہلے ہی شق تھا کہ انکے شوہر نے ان سے زرین اور حورین کے بارے میں بھی یقیناً جھوٹ بولا ہو گا اور آج انکا شق سچ ثابت ہوا تھا

'''دور کیوں کھڑی ہو حورین۔۔ یہاں آؤ اپنی تائی جان کے گلے نہیں لگو گی'''

وہ اپنی باہیں پھیلائے بہت محبّت سے اسے پکار رہیں تھیں اور انکی اتنی محبت دیکھ کر حورین تڑپ کے انکے سینے سے آ لگی تھی

آج پہلی بار اس نے ماں کی محبت کو محسوس کیا تھا

رخسار بیگم کتنے ہی دیر تک اسے اپنے سینے سے لگائے کھڑی رہیں تھیں انہیں یہ افسوس تھا کہ وہ زرین اور حور کے لئے کچھ نہیں کر سکی تھی مگر آج حور کو دیکھ کر انکے دل کو بہت سکون ملا تھا

یہ منظر دیکھ کر وہاں موجود سبھی کی آنکھیں نم ہوئی تھی سب حورین کے لئے بہت خوش تھے

'''میں جانتا ہوں کہ میں ایک اچھا بھائی کبھی نہیں بن پایا اپنی بہن کو تحفظ نہیں دے پایا جو ایک بھائی سے اسے ملتا ہے'''

رخسار بیگم نے جب حورین کو خود سے الگ کیا تو کب سے خاموشی سے یہ منظر دیکھتا ہارون حفصہ سے مخاطب ہوا جو حورین کے آنسوں صاف کر رہی تھی اسکی بات پہ حفصہ کے ساتھ حورین بھی اسکی طرف متوجہ ہوئی تھی

'''پر کیا تم اپنے بھائی کو معاف کر کر مجھے ایک اور موقع دو گی۔۔۔ کیونکہ میں تم دونوں کے لئے ایک اچھا بڑا بھائی بننا چاہتا ہوں'''

وہ شرمیدگی سے حفصہ کی طرف دیکھ کر بولا اپنے باپ کی باتوں میں آکر اس نے کبھی اپنی بہن کی طرف توجہ نہیں دی تھی

اس دن جب اسفند حفصہ کو گھر لیکر آیا تھا تب پہلی بار اسے اپنی غلطی کا احساس ہوا تھا اور اسکا احساس مزید بڑھ گیا جب اسے اپنے باپ کی حرکتوں کے بارے میں معلوم ہوا

وہ کبھی سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ اسکا باپ اتنی گھٹیا حرکت بھی کر سکتا ہے اسلئے آج وہ یہاں موجود تھا تاکہ اپنے غلطی کی معافی مانگ سکے اپنی بہن سے

" ''''آپ ایک اچھے بھائی ہو ہارون بھائی۔۔۔آپکو بننے کی ضرورت نہیں ہے ۔۔۔اور ویسے بھی غلطیاں انسان سے ہی ہوتی ہے آپکو مجھ سے معافی مانگنے کی ضرورت نہیں ہے مجھے آپ سے کوئی شکایات نہیں ہے''' "

اسکو شرمندہ دیکھ حفصہ نے آگے بڑھ کر اسکے ہاتھوں کو مضبوطی سے تھام لئے تھے

اسکی بات سن کر ہارون نے خوش ہوتے ہوئے حفصہ کے ساتھ حورین کو بھی اپنے گلے لگالیا جس پہ سبھی مسکرادئے تھے

" ''' یہاں تو بہن بھائی کا ملن ہو رہا ہے۔۔۔اور مجھے لگتا ہے یہاں میری کمی تھی جسے میں پورا کرنے آگئی ہوں'''

رباب کی آواز پہ اس بار پھر سے سب نے دروازے کی جانب دیکھا تھا جو چہرے پہ طنزیہ مسکراہٹ لئے سب کو دیکھ رہی تھی جبکہ اسکی موجودگی سے اسفند کے ساتھ مصطفیٰ کے ماتھے پہ بل پڑ گئے تھے

''''' تمہاری کمی نہ تو کبھی تھی اور نہ ہو گی۔۔۔اسلئے بہتر ہے تم یہاں سے چلی جاؤ'''

مصطفیٰ غصّے میں دندناتا اسکے پاس آیا اور سختی سے اسکا بازو کھینچ کر اسے وہاں سے نکالنا چاہا تھا

'''میں تمہاری بہن ہوں تم میرے ساتھ ایسا رویہ نہیں رکھ سکتے'''

سب کچھ اسکے ہاتھوں سے نکل چکا تھا اسلئے آج وہ یہاں اسفند سے بس اپنا بیٹا مانگنے آئی تھی مگر سب کے سامنے اپنی اتنی تذلیل پہ اسکا چہرہ شرم سے سرخ ہو گیا تھا

''' صحیح کہا تم میری بہن ہو اسلئے تمہارے ساتھ ایسا کر رہا ہوں۔۔۔۔جو گھٹیا حرکت تم کر چکی ہو اسکے بعد اگر تمہاری جگہ کوئی اور ہوتا تو وہ اس وقت زندہ نہ ہوتا'''

وہ اسکو بازو سے کھینچتا ہوا وہاں سے لیکر نکلا تھا اسکے پیچھے سب لوگ تھے

" '''ہاتھ چھوڑو میرا مصطفیٰ میں بس یہاں اپنے بیٹے کو مانگنے آئی ہوں۔۔۔مجھے بس میرا بیٹا دے دو میں تم لوگوں کی زندگی سے چلی جاؤ گی'''

وہ اسکی گرفت سے اپنا بازو آزاد کروانے کی کوشش کرتی ہوں بولی مگر اسکی پکڑ بہت سخت تھی

'''کورٹ کا آرڈر تمھیں سمجھ نہیں آتا تمہارا اس پہ اب کوئی حق نہیں ہے۔۔
اسلئے تم یہاں سے چلی جاؤ اکیلی اور پھر کبھی یہاں پلٹ کر مت دیکھنا'''
مصطفٰی نے بہت بے دردی سے رباب کو دروازے کے باہر دھکا دیا جس پہ زمین
پہ گری تھی
اپنے بھائی کی آنکھوں میں نفرت دیکھ کر پہلی بار رباب کی آنکھوں میں آنسوں
آئے تھے
سب کو رباب کی حالات پہ رحم تو آرہا تھا مگر مصطفٰی کا غصّہ دیکھ کر کسی میں آگے
بڑھنے کی ہمّت نہیں تھی

'''آج سے میرا تم سے ہر رشتہ ختم۔۔۔اور میں ایسی خود غرض لڑکی کا بھائی
نہیں بننا چاہتا جو اپنے فائدے کے لئے کسی کی زندگی کے بارے میں بھی نہ
سوچے۔۔۔'''

اسلئے آج سے تمہارے لئے تمہارا بھائی مر گیا۔۔۔ہماری زندگی سے چلی جاؤ ہمیشہ کے لئے'''

وہ اسکے منہ پہ زوردار آواز کے ساتھ دروازہ بند کرتا ہوا پلٹا اور اپنی آنکھوں میں آئے آنسوں کو بے دری سے صاف کرتا سب کی طرف دیکھے بغیر ڈائننگ روم کی طرف بڑھ گیا

'''کیا بات ہے حورین میں نوٹ کر رہا ہوں جب سے ہم وہاں سے واپس آئے ہیں تم اداس لگ رہی ہو۔۔۔کسی نے کچھ کہا ہے تم سے ؟۔'''

وہ بیڈ پہ نیم دراز لیٹا اس پہ نظریں جمائے ہوئے بولا جو ڈریسنگ کے سامنے بیٹھی بے دلی سے اپنی چوڑیاں اتار رہی تھی

جب سے وہ لوگ اسفند کے گھر سے واپس آئے تھے تب سے حورین بلکل خاموش تھی سارا راستہ تھی اس نے کوئی بات نہیں کی اب اسکی خاموشی سے گھبرا کر وہ اپنے من میں چلتا سوال پوچھ بیٹھا تھا

'''آج میرا وہاں رکنے کا بہت من تھا اور سب لوگ بھی کتنا اسرار کر رہے تھے ۔۔۔پر آپ نے کسی کی نہیں سنی خود تو آ گئے ساتھ میں مجھے بھی لے آئے'''

مصطفیٰ کی آواز پہ اسکا ہاتھ ایک لمحے کے لئے رکا اور آئینے میں نظر آتے اسکے عکس کو دیکھ کر تھوڑا ناراضگی سے بولی تھی

اسکی خاموشی کی وجہ جان کر مصطفیٰ کھل کر مسکرایا تھا

'''یہاں ادھر آؤ میرے پاس'''

وہ ہاتھ بڑھا کر اسکو اپنے قریب آنے کا اشارہ کرتا ہوا بولا تو حورین چہرے پہ ناراضگی لئے اپنی جگہ سے اٹھ کر اسکی جانب بڑھی تھی

وہ جانتی تھی احتجاج کرنے کا کوئی فائدہ نہیں تھا اگر وہ منع کرتی تو وہ اسے اپنے طریقے سے اپنے پاس لے آتا جو یقیناً اسکے لئے اچھا نہیں تھا

'''تم دس دن اپنی بہن کے پاس رہ کر آئی ہو اسکے بعد بھی تمہارا دل نہیں بھرا جو آج بھی وہاں رکنا چاہتی تھی۔۔۔۔۔'''

مصطفیٰ نے اسکی کلائی تھام کر بغیر اسکو کوئی موقع دیئے ایک جھٹکے میں اسے اپنی جانب کھینچا تھا

حورین جو اس حملے کے لئے تیار نہ تھی اپنا بیلنس برکرار نہ رکھ سکی اور سیدھا اسکے سینے پہ آ گری تھی

" '''یا پھر تمھیں اپنے شوہر کے قریب رہنا پسند نہیں ہے'''

وہ اپنے ایک ہاتھ سے اسکی کمر پہ گرفت مضبوط کر کے دوسرے ہاتھ سے اسکے چہرے پہ آئے بالوں کو پیچھے کرتا ہوا تھوڑا خفگی سے بولا تھا

" '''نہیں ایسی بات نہیں ہے۔۔ وہ وہاں سب تھے تو اسلئے میرا دل چاہ رہا تھا کہ میں انکے ساتھ اور وقت گزارو"

اسکی اتنی قربت پہ حورین کو اپنا چہرہ سرخ ہوتا ہوا محسوس ہو رہا تھا

دھڑکن یکدم تیز ہوئی تھی

''''کل تک مجھے لگتا تھا کہ میں بلکل تنہا ہوں میرا کوئی رشتہ موجود نہیں ہے۔۔ مگر اب مجھے ایک بہن ایک بھائی اور ایک ماں مل چکی ہیں۔۔ میری فیملی کمپلیٹ ہو گئی ہے'''

وہ جانتی تھی کہ وہ اسکی بات سے خفا ہو گیا ہے اسلئے وہ نظریں جھکائے اسکی شرٹ کے بٹن سے کھیلتی ہوئی نرم لہجے میں بول رہی تھی

' ''''بس اسلئے تھوڑا سا وقت انکے ساتھ گزرنا چاہتی تھی'''

اس بار اس نے نظریں اٹھا کر دیکھا تو وہ مصطفٰی کی خود پہ جمی گہری نظروں کو محسوس کر کے گڑبڑا سی گئی اور ساتھ ہی اس نے اسکے اوپر سے اٹھنا چاہا مگر وہ اتنی جلدی اسے چھوڑنے کے موڈ میں نہیں تھا

''' تمہاری تو فیملی کمپلیٹ ہو گئی مگر میری فیملی تو ابھی تک انکمپلیٹ ہے اسے کب پورا کرنے کا ارادہ ہے تمہارا '''

اس بار وہ اسکے نازک وجود کو مکمل اپنے حصار میں لیتا ہوا شرارت سے بولا مگر حورین اسکی شرارت سمجھ نہیں پائی تھی

''' اگر رباب آپی سدھار جائے اور سب سے معافی مانگ لیں تو آپکی بھی فیملی کمپلیٹ ہو جائے گی '''

وہ معصومیت سے بولتی مصطفیٰ کو اپنے دل میں اترتی ہوئی محسوس ہوئی تھی

''' میں رباب کی بات نہیں کر رہا میری نا سمجھ بیوی '''

اس بار وہ اسکے نازک وجود کو بہت احتیاط سے بیڈ پہ لیٹا تا اسکے اوپر جھکا تھا

اسکی اس حرکت پہ حورین کی گھبراہٹ میں مزید اضافہ ہوا وہ اپنے خشک لب تر کرتی نا سمجھی سے اسکی طرف دیکھنے لگی تھی

'''میں اپنی فیملی کی بات کر رہا ہوں۔۔۔ جس میں ہوں تم ہوں اور ہمارے چھوٹے چھوٹے چار پانچ بچے تب جا کر ہو گی نہ میری فیملی کمپلیٹ'''

وہ مزے سے اسے بتا رہا تھا جبکہ اسکی منہ سے بچوں کا سن کر حورین کا چہرہ ٹماٹر کی طرح لال سرخ ہو چکا تھا جسے چھپانے کے لئے وہ مصطفیٰ کے سینے میں اپنا چہرہ چھپا گئی تھی

" '''آپ کتنے بے شرم ہیں مصطفیٰ'''

اسکی شرمائی اور گھبرائی ہوئی آواز پہ مصطفیٰ کھل کر مسکرایا اور اسکے چہرہ تھام کر اپنے سامنے کیا تھا

'''بے شرمی کی کیا بات ہے بیوی۔۔ چار پانچ بچے تو مجھے چاہئے'''

وہ شرارت سے کہتا اسکے چہرے پہ جھکا اور بہت ہی نرمی سے اسکے لبوں کو چھوا تھا

اسکی شرارت پہ حورین سختی سے اسکی شرٹ کو اپنی مٹھی میں جکڑ چکی تھی

"""تو بتاؤ راضی ہو چار پانچ بچوں کے لئے"""
اسکی شہ رگ کو چومتا وہ اسکی دھڑکنوں کو بڑھا تھا جبکہ اسکے منہ سے پھر سے چار پانچ بچوں کا سن کر حورین کی آنکھیں حیرت سے مزید کھلی تھی

" """پانچ بچے تو بہت زیادہ ہیں میں کیسے سنبھال پاؤ گی انہیں"""
معصوم سی شکل بنا کر اس نے احتجاج کیا جس پہ مصطفیٰ مسکراتا ہوا اب اسکی گردن پہ اپنا لمس چھوڑنے لگا
اسکی بڑھی ہوئی شیو کی چبھن سے حورین کو اپنی سانسیں بھی بے ترتیب ہوتی محسوس ہوئی تھی

" """کتنے کرنے ہیں یہ بعد میں دیکھ لینگے پر فلحال تو مجھے ایک پیاری سی بیٹی چاہئے جو بلکل تمہاری طرح ہو گی"""
وہ اسکی چھوٹی سی ناک کو چومتا ہوا اب اسکی تھوڑی پہ اپنے لب رکھ چکا تھا

وہ اسکے چہرے پہ جھکا اسکے ہر ایک نقش پہ اپنا لمس چھوڑ رہا تھا

" '''مصطفیٰ دیکھیں شاید اپکا فون بج رہا ہے'''

اسکی چھوٹی چھوٹی گستاخی جب مزید بڑھنے لگی تو حورین نے اسکے سینے پہ ہاتھ رکھ کر اسے دور کیا جس پہ مصطفیٰ اپنے موبائل کی طرف متوجہ ہوا تھا اور موقے کا فائدہ اٹھاتے ہوئے حورین پل میں اسکی گرفت سے آزاد ہوتی بیڈ سے اٹھ کھڑی ہوئی تھی

'''حورین یہ کیا حرکت ہے فورا واپس آؤ'''

اسکی شرارت سمجھ کر مصطفیٰ نے اسے گھورا تھا

'''آپ آرام سے لیٹ کر یہ سوچیں کے ہماری بیٹی میں مجھ جیسا کیا کیا ہونا چاہئے اتنے میں چینج کر لوں۔۔۔اب میں اس ہیوی سوٹ میں سو تو نہیں سکتی نہ ___'''

وہ اسکی طرف منہ بناتی ہوئی واشروم میں جا گھسی جبکہ مصطفیٰ بیڈ پہ لیٹا واشروم کے دروازے کو گھور تا رہا تھا

''' یہ تم کیا بکواس کر رہے ہو۔۔۔اور کس کی اجازت سے تم نے اتنا بڑا فیصلہ لے لیا۔۔۔'''

ابراھیم خان کی گرزدار آواز پورے لاؤنج میں گونجی تھی جسے سن کر کچن میں کام کرتی رخسار بیگم ملازمہ کو ہدایت دیتی لاؤنچ میں داخل ہوئی جہاں انکا شوہر قہر آلودہ نظروں سے اپنے سامنے کھڑے ہارون کو گھور رہے تھے مگر ہارون کے چہرے کے تاثرات بتا رہے تھے جیسے اسے اپنے باپ کی بات بلکل پسند نہیں آ رہی تھی

" '''میں نے کچھ غلط نہیں کیا بابا۔۔۔اور کچھ صحیح کرنے کے لئے مجھے نہیں لگتا کہ مجھے آپ کی اجازت کی ضرورت ہے۔۔۔'''

وہ تلخی سے کہتا اپنے باپ کی طرف دیکھ رہا تھا اسکے لفظوں میں چھپی کاٹ کو محسوس کر کے ابراھیم خان کا غصّہ مزید بڑھ گیا تھا

'''میری کمپنی کے بارے میں کوئی بھی فیصلہ لینے سے پہلے تمھیں میری اجازت کی ضرورت ہے۔۔۔۔تم ابھی کہ ابھی اس اسفند کے ساتھ کی گئی ڈیل کو ختم کر رہے ہو یہ میرا آخری فیصلہ ہے'''

وہ اسے حکم دینے والے انداز میں بولے مگر اس بار ہارون پہ اپنے باپ کی کسی بھی بات کا کوئی اثر نہیں ہونے والا تھا

'''آپ اسفند کا احسان ماننے کا بجائے یہ ڈیل ختم کر رہے ہیں۔۔۔۔ارے آپکو تو اسکا شکر گزار ہونا چاہیئے جس نے ہمیں بینک کروپٹ ہونے سے بچا لیا ورنہ آج ہمرے سر کے اپر یہ چھت بھی نہ ہوتی اگر وہ ہماری کمپنی میں انویسٹ کر کے ہمارا پارٹنر نہ بنتا'''

ہارون نے اپنے باپ اسفند کا کیا احسان یاد دلا کر اسکو شرم دلانی چاہی تھی مگر اسے اس بات سے کوئی فرک نہیں پڑتا تھا

'''وہ حفصہ کا شوہر ہے جس نے ہماری عزت مٹی میں ملادی تم اس انسان سے کیسے مدد لے سکتے ہو۔۔'''

ابراھیم خان ایک نظر خاموش کھڑی اپنی بیوی کی طرف دیکھ کر پھر سے غصّے میں بولا تھا

'''اور آپ جانتے بھی ہیں میری بہن کی عزت خراب کرنے میں جس انسان کا ہاتھ تھا آپ اسی انسان سے اسکا نکاح کروا رہے تھے۔۔۔ میں ایک بھائی ہو کر بھی اسکی بات نہ سن سکا وہ تو شکر ہے حفصہ خود ہی یہاں سے چلی گئی ورنہ نہ جانے وہ شمس خان اسکے ساتھ کیا کرتا'''

اس بار ہارون کے لہجے میں دکھ تھا اپنی بہن کی حفاظت نہ کرنے کا افسوس تھا

'''یہ کیا بکواس کر رہے ہو تم۔۔۔ دماغ ٹھیک بھی ہے تمہارا'''

ابراھیم خان ماتھے پہ بل ڈالے سخت نظروں سے اسکو گھور رہا تھا

اسے لگ رہا تھا کہ اسفند نے اسکے دماغ میں یہ سب باتیں ڈالی ہیں اسلئے وہ اس سب پہ یقین نہیں کرنا چاہتا تھا

"""یہ بکواس نہیں حقیقت ہے بابا۔۔۔آپکو کیا لگتا ہے آج جو شمس خان کے ساتھ ہوا ہے وہ اتفاق ہے"""

وہ لمحے کے لئے رکا اور اپنے باپ کی طرف دیکھا جسکے چہرے کے تاثرات یکدم بدلے تھے

"""اسکی کمپنی کو برباد کر کے اسے غیر کانونی کام کی وجہ سے جیل میں پہونچانے والا اور کوئی نہیں اسفند ہی ہے۔۔۔۔۔اس نے چھ سال پہلے ہماری حفصہ کے ساتھ جو کیا تھا اسکا بدلہ لیا ہے اسفند نے اس سے"""

ہارون نے جیسے ابراھیم خان کے سر پہ بم سا پھوڑا تھا

اسکے تو وہم گمان میں بھی نہیں تھا کہ شمس خان اسکی بیٹی کے ساتھ ایسا کچھ کر چکا ہے

اسکی ہمیشہ سے ہی انکی بیٹی پہ غلط نظر تھی اور وہ پہچان بھی نہیں سکا تھا

'''جو کام آپکو یا مجھے کرنا چاہئے تھا وہ کام اسفند نے کیا ہے۔۔۔یہ دیکھ کر مجھے تو بہت شرم آتی ہے بابا آپکو بھی آنی چاہئے کیونکہ آپکے گناہوں کی سزا آپکی بیٹی کو ملی ہے'''

اس بار ہارون کا لہجے سخت تھا

اسکی بات پہ رخسار بیگم کی آنکھیں نم ہوئی تھی

'''تم کن گناہوں ہی بات کر رہے ہو میں کچھ سمجھا نہیں'''

اس بار ابراھیم خان تھوڑا گڑ بڑا سا گیا تھا جبکہ اپنے باپ کی بات پہ ہارون طنزیہ مسکرایا تھا

'''اپنے بھائی کو جان سے مارنے کا گناہ۔۔۔پھر چند پراپرٹی کے لئے اپنے اسی بھائی کی بیٹی کا جان کا دشمن بننے کا گناہ۔۔۔۔۔اور نہ جانے آپ نے کتنے گناہ کئے ہونگے بابا جن سے آج تک ہم انجان ہیں'''

زندگی میں پہلی بار اسے اپنے باپ سے نفرت سی محسوس ہو رہی تھی
وہ اپنے باپ کی باتوں میں آ کر بھٹک گیا تھا مگر وقت رہتے اسکی آنکھیں کھل گئی تھی

'''کیا ہوا اب خاموش کیوں ہو گئے۔۔۔بول دیں کہ یہ سب جھوٹ ہے آپ نے ایسا کچھ نہیں کیا۔۔۔'''
وہ تلخی سے بولتا اپنی آنسوں بہاتی ماں کے قریب آیا اور بہت نرمی سے انکے آنسوں صاف کئے تھے

'''آج تک آپ نے صرف خود سے محبت کی ہے بابا۔۔۔نہ آپ ایک اچھا شوہر بن پائے اور نہ ہی ایک اچھے باپ۔۔۔اور آج مجھے آپکو اپنا باپ کہتے ہوئے بھی شرم آتی ہے'''
وہ اپنی ماں کے گرد اپنے بازو حائل کرتا انہیں ساتھ لئے آگے بڑھا تھا

'''اور ہاں ایک اور آخر بات۔۔۔'''

جاتے جاتے وہ رکا اور پلٹ کے اپنے باپ کی جانب دیکھا جو کسی بت کی طرح خاموش کھڑے تھے

'''آپکو جو چاہئے تھا آپکو مل چکا ہے اسلئے میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ آپ میری دونوں بہنوں کی خوشیا برباد نہ کریں انہیں اکیلا چھوڑ دیں۔۔۔اگر آپ نے ایسا نہیں کیا تو مجبورا مجھے ہی کوئی قدم اٹھانا پڑے گا جو آپکے لئے اچھا نہیں ہوگا'''

مضبوط لہجے میں بولتا وہ اپنی ماں کو لئے وہاں سے نکل گیا

جبکہ اسکا کہا ایک ایک لفظ ابراھیم خان کے کانوں میں کتنی ہی دیر تک گونجتے رہے تھے

ھاد کو سلا کر وہ دروازہ بند کرتی جیسے ہی کمرے میں داخل ہوئی اسفند کو بیڈ پہ نیم دراز دیکھ کر اسکے ہونٹ ہولے سے مسکرا دئے

ھاد کو سلانے کی وجہ سے وہ اکثر اپنے بیڈ روم میں دیر سے آتی تھی اور اسفند کا روز کا معمول تھا وہ ایسے ہی بیڈ پہ لیٹ کر اسکا بیڈ روم میں آنے کا انتظار کرنا کبھی کبھی تو وہ جان بوجھ کر اسے تنگ کرنے کے لئے دیر سے آتی جس پہ وہ کافی جھنجھلا جاتا اور اس وقت حفصہ بمشکل اپنی ہنسی کو کنڑول کر پاتی تھی

" '''یہ ھاد کو آج کل کچھ دیر سے نیند نہیں آنے لگی ہے۔۔۔ورنہ پہلے تو بہت جلدی سو جاتا تھا'''

وہ اٹھ کر بیٹھ کر حفصہ کی جانب مشکوک نظروں سے دیکھتا ہوا بولا

اسکا سوال سن کر حفصہ کو ہنسی تو بہت آئی مگر وہ اپنی ہنسی دباتی ڈریسنگ ٹیبل کی طرف بڑھی

" '''بچہ ہے جب زیادہ تھا کہ ہوا ہوتا ہے تو جلدی سو جاتا ہے۔۔۔اور آج تو اسے نیند نہیں آ رہی تھی ابھی بھی بہت مشکل سے سلا کر آئی ہوں'''

آج وہ کوئی جھوٹ نہیں بول رہی تھی کیونکہ آج ھاد کو واقعی نیند نہیں آرہی تھی

بار بار وہ بس اس سے ایک ہی سوال کر رہا تھا کہ اسکی بہن کب آئے گی اب بھلا وہ اسکے اس سوال کا کیا جواب دیتی۔۔بس آہستہ سے مسکرا دیتی
مگر وہ بھی اپنے باپ کی طرح بلکل ضدی تھا اسے آج ہی اپنے سوال کا جواب چاہئے تھا

بس کیا تھا اسکے سوال سے تھک ہار کر حفصہ کو کہنا ہی پڑا کہ اسکے نیکسٹ برتھڈے پر اسکی بہن اسکے پاس ہو گی جس پہ وہ خوش ہوتا سونے کے لئے لیٹ گیا جس پہ حفصہ نے سکون کا سانس لیا تھا

" '''مجھ سے بہن کی فرمائش تو کر دی مگر اب خود ہی اپنی فرمائش کو پوری نہیں ہونے دے رہا ہے'''

اسفند ایک ٹھنڈی آہ بھرتا ہوا بولا اور ایک نظر حفصہ پہ ڈالی جواب اپنی چوڑیاں اتار کر اپنے بالوں کا جوڑا بناتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی تھی

اسکے مسکراتے ہونٹ بتا رہے تھے کہ وہ اسکی بڑبڑاہٹ کو سن چکی ہے

کچھ دیر تو وہ بیٹھا اسکو گہری نظروں سے دیکھتا رہا مگر حفصہ کی سستی پہ جھنجھلاتا بیڈ سے اٹھ کر اسکے پیچھے جا کھڑا ہوا تھا

"'' بہت ہنسی آرہی ہیں نہ میری حالت پہ ۔۔۔ جبکہ تم اچھی طرح جانتی ہو تمھیں تمہاری یہ ہنسی بہت مہنگی بھی پڑ سکتی ہے "''

وہ پیچھے سے اسکو اپنے حصار میں لیتا ہوا خمار آلودہ لہجے میں بولا اور اسکی کان کی لوٗ کو اپنے دانتوں میں لیکر ہلکا سا دبایا جس پہ حفصہ کے منہ سے ہلکی سی سسکی نکلی تھی

"'' "'' بہت برے ہو تم اسفند کوئی ایک موقع نہیں چھوڑتے مجھے تنگ کرنے کا"''

وہ آئنے میں اسکی طرف دیکھتی ہوئی بولی جواب اسکے بالوں میں اپنا چہرہ چھپائے اسکی خوشبو کو خود میں اتار رہا تھا

'''اور تم جو مجھے ہر وقت تنگ کرتی رہتی ہو اسکا کیا۔۔۔۔میں اچھی طرح سمجھتا ہوں تم روز جان بوجھ کر دیر سے بیڈروم میں آتی ہو'''

وہ اسکے پیٹ پر اپنی گرفت سخت کرتا ہوا بولا اور ساتھ ہی اپنے لب اسکی گردن پہ رکھ دئے تھے

حفصہ جو اپنے پروٹیسٹ میں کچھ کہنے والی تھی اسفند کی بڑھتی جسارتوں پہ اسکا جملہ منہ میں ہی رہ گیا تھا

کتنا ہی وقت یوں ہی گزر گیا دونوں سحر انگیز لمحات میں کھو سے گئے تھے

کمرے کی معنی خیزی خاموشی کو دروازے پہ ہونے والی دستک نے توڑا تھا

دروازے پہ ہوئی دستک پہ وہ دونوں جیسے ہوش میں آئے تھے اسفند نے یکدم اسے اپنی گرفت سے آزاد کیا تھا

'''اس وقت کون ہو سکتا ہے'''

چہرے پہ پریشانی لئے وہ ایک نظر حفصہ کی طرف دیکھتا دروازے کی طرف بڑھا مگر دروازے پہ کھڑی ہستی کو دیکھ کر وہ حیران ہوا تھا

'''کیا بات ہے ھاد بیٹا آپ سوئے کیوں نہیں۔۔۔کوئی برا خواب دیکھا آپ نے '''

وہ اس وقت ھاد کو یہاں دیکھ کر تھوڑا پریشان ہوا اور جھک کر اسکو اپنی گود میں اٹھا کر دروازہ بند کرتا کمرے میں لے آیا

"ارے ھاد بیٹا کیا ہوا۔۔۔نیند نہیں آرہی آپکو '''

اسکو جاگتا ہوا دیکھ کر حفصہ بھی پریشانی سے اسکی طرف بڑھی تھی

" '''ڈیڈ اور ماما میں آپ دونوں سے ایک بہت ضروری بات کرنے آیا ہوں ۔۔۔اور اسکو کئے بغیر مجھے نیند نہیں آئے گی'''

وہ ایک نظر دونوں کی طرف دیکھتا سنجیدگی سے بولا جبکہ اسکی بات پہ حفصہ اور اسفند ناسمجھی سے ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے

جانے ایسی کیا بات تھی جو وہ کرنے والا تھا

" '''ایسی کون سے ضروری بات ہے بیٹا جسے کئے بغیر آپکو نیند نہیں آرہی ہے

'''

اسفند اسکو گود میں لئے بیڈ پہ آبیٹھا اور حفصہ کو بھی بیٹھنے کا اشارہ کیا جس پہ وہ بھی اسکے برابر میں بیٹھ چکی تھی

'''وہ بات یہ ڈیڈ کہ مجھے اب ایک نہیں دو بہنے چاہیے۔۔ جس طرح ہارون ماموں کی دو بہنے ہیں ماما اور حورین مامی بلکل اسی طرح مجھے بھی دو بہنے چاہیے'''
وہ معصومیت سے کہتا ہوا انکی طرف دیکھنے لگا جبکہ اسکی نئی فرمائش پہ حفصہ کی آنکھیں مزید کھل گئی اسکے تاثرات دیکھ کر اسفند نے بمشکل اپنی مسکراہٹ کو روکا تھا

وہ ابھی اپنے بیٹے کی ایک بہن کی فرمائش کو پوری نہیں کر پایا تھا اور یہ دوسری بہن کی فرمائش کرنے آگیا

'''ٹھیک ہے بیٹا آپکا حکم سر آنکھوں پہ آپکی یہ نئی فرمائش کو میں ضرور پورا کرونگا'''

وہ محبت سے اسکی پیشانی چومتا آنکھوں میں شرارت لئے حفصہ کی طرف دیکھنے لگا جو اسکی بات پہ اسے گھور رہی تھی

'''ڈیڈ آپ گریٹ ہو۔۔۔اور ماما آپ بھی'''

اپنے باپ کی بات سن کر وہ خوشی سے جھوم اٹھا تھا

'''اور ڈیڈ ایک اور بات۔۔۔میں آج رات آپ دونوں کے پاس سونا چاہتا ہوں مجھے آج وہاں نیند نہیں آرہی ہے'''

وہ اسفند کی گود سے اتر کر بیڈ پہ لیٹتا ہوا بولا اور اسکی بات سن کر اس بار ہنسنے کی باری حفصہ کی تھی

مگر ھاد کی موجودگی کو محسوس کر کے وہ اپنی ہنسی دبا گئی

'''تمھیں تو میں بعد میں دیکھتا ہوں'''

وہ اپنی جگہ سے اٹھاتا ہوا حفصہ کے کان میں سر گوشی کے انداز میں بولا اور لائٹ بند کرتا اپنی جگہ پہ جانے لگا تھا کہ ٹیبل پہ رکھا اسکا موبائل بج اٹھا

"""اس وقت کس کا فون ہو سکتا ہے"""
اسے حیرانی ہوئی تھی وقت دیکھ کر جبکہ حفصہ جو لیٹ چکی تھی موبائل کی آواز سن کر اٹھ بیٹھی تھی

"""ہاں بولو ہارون اس وقت فون کیوں کیا سب خیریت تو ہے نہ"""
ہارون کی کال ریسیو کرتے ہی وہ پریشانی سے بولا مگر جواب میں ہارون نے جو کہا اسے سن کر وہ اپنی جگہ سکت کھڑا رہ گیا تھا
"""ٹھیک ہیں ہم آرہے ہیں تم حوصلہ رکھو"""
فون کٹ کرتا وہ مڑا ہی تھا مگر حفصہ کو اپنے پیچھے کھڑا دیکھ کر رکا تھا

"""کیا ہوا کیا کہہ رہے تھے ہارون بھائی"""

اسکے انداز میں بے چینی صاف ظاہر ہو رہی تھی جو اسفند بخوبی محسوس کر سکتا تھا

"""تمہارے بابا کا بہت برا ایکسیڈنٹ ہوا ہے۔۔۔انکے بچنے کی امید نہیں ہے ہمیں جلدی چلنا ہو گا"""

اسفند نہ جانے اور کیا کہہ رہا تھا مگر حفصہ تو یہ خبر سن کر اسکی باہوں میں جھول گئی تھی

🔥🔥

"""اگر تم یہاں میری حالت کا مذاق بنانے آئی ہو یا پھر مجھ پہ ترس کھانے آئی ہو تو یہاں سے فورا چلی جاؤ۔۔۔"""

وہ جیل کی چار دیواری پہ نظریں جمائے سخت لہجے بولا

اس نے ایک بار بھی آنے والے کی طرف پلٹ کر دیکھنے کی کوشش نہیں کی تھی

" """جو خود قبل رحم ہے وہ دوسرو کا کیا مذاق بنائے گی۔۔۔۔اسلئے تم فکر مت کرو میں یہاں تمہارا مذاق بنانے یا تم پر ترس کھانے نہیں آئی ہوں"""

آج اسکے لہجے میں کسی قسم کی کاٹ نہیں تھی طنز نہیں تھا جسے شمس خان بخوبی محسوس کر سکتا تھا

" '''تو تم یہاں کیوں آئی ہو۔۔۔ چلی جاؤ یہاں سے میں تمہار شکل تک دیکھنا نہیں چاہتا تم سے بات کرنا تو دور کی بات ہے۔۔۔۔ آج اگر میں اس حالت میں ہوں تو اسکی وجہ صرف تم ہو رباب زمان شاہ۔۔۔۔ صرف تم'''

اس بار جھٹکے سے اسکی جانب پلٹتا ہوا وہ غرایا تھا جبکہ اسکا اتنا شدید رد عمل دیکھ کر رباب ایک لمحے کے لئے گھبرا سی گئی تھی

" '''جو کچھ ہم نے کیا تھا ساتھ مل کر کیا تھا مگر اسکی سزا صرف مجھے ملی ہے۔۔ اور تم آرام سے اپنی زندگی گزار رہی ہو۔۔۔ اور میں یہاں اس قید میں ہوں'''

وہ یہ بات اچھی طرح جانتا تھا کہ اسکے غیر کانونی کام کی خبر پولیس تک پہنچانے والا اور کوئی نہیں اسفند ہی تھا

اس نے بہت دماغ کے ساتھ گیم کھیلا تھا اور وہ اسکے پلان سے انجان تھا

اگر وہ اپنی ضد چھوڑ کر رباب کی باتوں میں نہ آتا تو وہ اس وقت یہاں موجود نہ ہوتا

اور اب وہ بری طرح پچھتا رہا تھا مگر اب سب کچھ اسکے ہاتھ سے نکل چکا تھا

" '''تم تو کچھ مہینے اس جیل میں رہ کر اپنی سزا کاٹ لو گے ۔۔۔ یا شاید تمھیں یہاں اتنے دن بھی نہ رہنا پڑے کیونکہ تمہارے ڈیڈ کچھ نہ کچھ کر کے تمھیں یہاں سے نکال لینگے ۔۔۔ مگر میں '''

وہ اپنی بات کہہ کر ایک لمحے کے لئے رکی اور شمس کی جانب دیکھا جسکے چہرے پہ پچھتاوا صاف ظاہر ہو رہا تھا

" '''میری سزا تو زندگی بھر کی ہے شمس ۔۔۔۔ جو شاید کبھی ختم نہیں ہو گی ۔۔۔ اپنی محبت میں اندھا ہو کر میں بہت کچھ غلط کر چکی ۔۔۔

'''ایک کی میں نے عزت برباد کر دی ۔۔۔ ایک کی میری وجہ سے جان بھی جا سکتی تھی '''

وہ چہرے پہ شرمندگی لئے اسکے سامنے اپنے گناہ کا اعتراف کر رہی تھی

جبکہ شمس چہرے پہ حیرانی لئے اسے دیکھ رہا تھا

کیونکہ آج پہلی بار اس نے اس رباب زمان شاہ کی آنکھوں میں آنسوں دیکھے تھے

جو دوسروں کو دکھ اور تکلیف کے سوا کچھ نہیں دیتی تھی

" '''اور میری یہی سزا ہے کہ میں ایک بیٹا اور ایک بھائی ہونے کے باوجود اکیلے زندگی گزارو'''

وہ ایک نقطے پہ نظریں جمائے ہوئے بول رہی تھی

" '''رباب زمان شاہ اپنے گناہ خود قبول کر رہی ہے۔۔ان سب باتوں پہ یقین کرنا تھوڑا مشکل لگ رہا ہے'''

شمس اس بار خود کو روک نہیں پایا اس لئے فورا بولا تھا

'''کل اپنے بھائی اور وہاں موجود لوگوں کی آنکھوں میں اپنے لئے نفرت دیکھ کر مجھے احساس ہوا کہ میں نے زندگی میں کبھی محبت حاصل ہی نہیں کی صرف اپنی خوشی کے بارے میں سوچا۔۔۔اسلئے فیملی ہوتے ہوئے بھی میں آج بلکل تنہا ہوں '''

اس بار اسکی آواز میں ایک درد تھا جو شمس بھی محسوس کر سکتا تھا

" '''اپنے بھائی کی آنکھوں اور لفظوں میں چھپی نفرت کو میں بھول نہیں پا رہی ہوں۔۔۔۔'''۔

اس نے آہستہ سے اپنے رخسار پہ پھسلا آنسوں صاف کیا اور شمس کی جانب دیکھا جسکی آنکھوں میں اب اسکے لئے نفرت نہیں تھی

'''خیر میں بس یہاں ایک آخری بار تم سے ملنی آئی تھی کیونکہ کل میں لندن واپس جا رہی ہوں۔۔۔شاید زندگی میں پھر کبھی ملاقات نہ ہو'''

اپنی بات کہہ کر اس نے مسکرانا چاہا مگر اسکی آنکھیں اسکا ساتھ نہیں دے رہی تھی

" '''کیا تم اس بار ہمیشہ کے لئے جا رہی ہو'''

اسے رباب کے حالت دیکھ کر دکھ تو ہوا تھا مگر وہ صرف افسوس کرنے کے علاوہ کچھ نہیں کر سکتا تھا

'''اگر میرے کسی اپنے نے مجھے معاف کر دیا تو شاید واپسی کا سوچ لوں۔۔۔پر میں جو سب کے ساتھ اتنا کچھ کر چکی ہوں اسکے بعد شاید ہی کوئی مجھے معاف کر پائے'''

وہ اپنی بات کہہ کر جانے کے لئے پلٹی تھی مگر شمس کی آواز پہ اسکے قدم اپنی جگہ رکے تھے

" ''' یہاں سے نکلنے کے بعد میں تم سے رابطہ کرونگا۔۔آخر ہم دوست تو ہے ہی'''

شمس کی بات پہ وہ ہولے سے مسکرادی اور جانے کے لئے پلٹ گئی شمس وہاں کھڑا اسکو جاتا دیکھتا رہا جب تک وہ اسکی نظروں سے اوجھل نہیں ہوگئی

)پانچ سال بعد(

" '''کیا ہوا ھادبیٹا آپ یہاں ایسے اداس کیوں بیٹھے ہیں۔۔۔'''

حفصہ جو ابھی کچن کے کام سے فارغ ہو کر لاؤنج میں داخل ہوئی ھاد کو صوفہ پہ منہ لٹکائے بیٹھا دیکھ فکر مندی سے اسکے قریب آئی تھی

" '''اور یہ سب کیا ہے حال بنا رکھا ہے آپ نے اپنی بکس کا۔۔۔یہ سب ایسے کیوں بکھری پڑی ہوئی ہیں'''

اسکی نظر جب ٹیبل پہ بکھری پڑی ھاد کی بکس پہ پڑی تو اس بار وہ تھوڑا حیرانی سے بولی

''' یہ سب میں نے نہیں کیا ماما۔۔ میری بکس کا یہ حال بنانے والی اینجلز ہیں '''

وہ حفصہ کے سوال کا جواب معصومیت سے دیتا ٹیبل پہ بکھری اپنی چیزوں کو اٹھانے لگا
جبکہ اسکے منہ سے اینجلز کا سن کر حفصہ گہرا سانس بھر کر رہ گئی تھی
اسکی اینجلز اور کوئی نہیں اسکی جڑوا چھوٹی بہنے اسوہ اور عروہ تھی
چار سالہ اسوہ اور عروہ جو ہر وقت اپنی شرارتوں سے اپنے دس سالہ بڑے بھائی کو تنگ کرتی رہتی تھی

''' اور ان دونوں نے ایسا کیوں کیا۔۔۔ آپ نے انہیں ڈانٹا کیوں نہیں۔۔۔ میں خبر لیتی ہوں ان دونوں کی اپنے بھائی کو کون ایسے تنگ کرتا ہے '''

حفصہ اسکے ساتھ سب بکس سیمٹتی ہوئی تھوڑا ناراضگی سے بولی

جبکہ اسکے منہ سے اپنی اینجل پہ ڈانٹ پڑنے کا سن کر وہ تھوڑا گھبرا سا گیا تھا

" ''' نہیں ماما آپ انہیں ڈانٹئے گا مت دراصل وہ دونوں میرے ساتھ کھیلنا چاہتی تھی پر مجھے اسکول کا ہوم ورک کرنا تھا۔۔۔ '''

''' بس میرے منع کرنے پہ وہ دونوں مجھ سے ناراض ہو گئی اسلئے انہونے ایسا کیا '''

اس نے فوراان دونوں کی سائیڈ لی تھی

اپنی بہنوں کی غلطی ہونے کے باوجود اسے انکی سائیڈ لیتا دیکھ حفصہ نے بہت محبت سے اسکی طرف دیکھا تھا

وہ اپنی چھوٹی بہنوں سے بہت محبت کرتا تھا انکے نکھرے اٹھاتا

وہ دونوں ہمیشہ اسے تنگ کرتی رہتی تھی مگر وہ اف تک نہ کرتا

حفصہ کو آج بھی یاد ہے جب پہلی بار اس نے اپنی بہنوں کو دیکھا اس دن حماد کی خوشی دیکھنے لائق تھی اسکی دو بہنوں کی فرمائش جو پوری ہو گئی تھی

اس دن سے آج تک وہ ایک بڑے بھائی کی طرح انکا خیال رکھتا تھا
حالانکہ وہ خود ایک دس سالہ بچہ تھا مگر اپنی بہنوں کے لئے وہ بڑا بھائی تھا
اسکی اسوہ اور عروہ کے لئے اتنی محبت دیکھ کر اسفند اور حفصہ کے ساتھ ساتھ
حیات صاحب کا دل مطمئن ہو جاتا تھا
اگر وہ دونوں کچھ غلطی بھی کر دیتی تو وہ حفصہ کو انہیں کچھ کہنے نہیں دیتا تھا اور
آج بھی کچھ ایسا ہی ہوا تھا
وہ حدید کے بیٹے دو سالہ اسد سے بھی بہت محبت کرتا تھا مگر حدید نے اپنا بزنس
ملک سے باہر سیٹ کر لیا جس وجہ سے وہ اپنی بیوی اور بیٹے کے ساتھ وہیں سیٹل
ہو گیا تھا
ہر دوسرے مہینے وہ سب سے ملنے آتے رہتے تھے

" '''اچھا ٹھیک ہے میں انہیں کچھ نہیں کہتی۔۔اسلئے تمھیں اب انہیں چھپانے کی ضرورت نہیں ہے'''

اسکا اسکول بیگ اچھی طرح سیٹ کرنے کے بعد وہ ادھر ادھر دیکھتی ہوئی بولی اور ٹو سیٹر صوفہ کے پیچھے سے نظر آتے ننھے وجود کو دیکھ کر وہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی جبکہ ھاد اسے روکتا ہی رہ گیا تھا

وہ دونوں شرارت کر کے اپنی ماں کی ڈانٹ سے بچنے کے لئے ہمیشہ ایسے ہی چھپ جاتی تھی

" '''جب آپ دونوں کو ماما کی ڈانٹ سے اتنا ڈر لگتا ہے تو آپ دونوں اتنی شرارت کیوں کرتی ہو۔۔۔اور اپنے بھائی کی بکس کیوں خراب کی آپ دونوں نے؟'''

وہ ان دونوں کے نازک ہاتھوں کو تھامتی ہوئی ھاد کے قریب صوفہ پہ آ بیٹھی اور باری باری دونوں سے سوال کرنے لگی جو ماں کے سخت لہجے پہ ڈر رہی تھی

" '''ھاد بھائی ہمارے ساتھ کھیلنے سے منع کر رہے تھے۔۔اور ہمارے ساتھ کھیلنے والا اور کوئی نہیں ہے تو ہم کس کے ساتھ کھیلتے'''

جواب عروہ کی طرف سے آیا تھا جو اسوہ کے مقابلے زیادہ بولتی تھی

" '''آپ دونوں جانتی ہیں جب ھاد بھائی کی ٹیچر انکی خراب بک دیکھیں گی تو آپکے ھاد بھائی کو ڈانٹ پڑے گی۔۔آپکو اچھا لگے گا جب انکی ٹیچر انہیں ڈانٹے گی؟'''

وہ ان دونوں کے معصوم چہروں کو دیکھتی ہوئی سوال کر رہی تھی جس پہ ان دونوں نے اپنی گردن زور زور سے نفی میں ہلائی تھی

" '''تو آپ دونوں آئندہ ایسا نہیں کریں گی۔۔۔ چلو اب دونوں اچھے بچوں کی طرح جلدی سے بھائی سے سوری بولو'''

ان دونوں کے رخسار پہ ہاتھ پھیرتی وہ بہت محبت سے انہیں سمجھا رہی تھی

" '''سوری ھاد بھائی۔۔۔ ہم دونوں اب ایسا نہیں کریں گے۔۔۔۔اب تو آپکی ٹیچر آپکو نہیں ڈانٹے گی نہ'''

دونوں اپنی جگہ سے اٹھ کر ھاد کے سامنے آ کھڑی ہوئی اور چہرے پہ دنیا جہاں کی معصومیت لئے اس سے معافی مانگ رہی تھی جس پہ ھاد کے ساتھ حفصہ بھی مسکرادی تھی

" '''نہیں اب نہیں ڈانٹے گی'''

وہ باری باری دونوں کے پھولے ہوئے گالوں کو چومتا ہوا بولا تو دونوں کے چہرے خوشی سے کھل اٹھے تھے

" ''اچھا ماما ہم کھیلنے جارہے ہیں۔۔بھائی جب آپکا کام ہو جائے تو آپ بھی ہمارے ساتھ کھیلنے آجانا'''

معافی ملتے ہی دونوں وہاں رکی نہیں اپنی بات کہتی تیزی سے وہاں سے نکل گئی جبکہ حفصہ انہیں آوازیں دیتی رہ گئی تھی

'''بہت شرارتی ہوتی جارہی ہیں دونوں میری تو سنتی ہی نہیں۔۔۔"

انکی تیزی وہ پریشانی سے بولی تو ھادا سکی بات پہ مسکرادیا تھا

" '''ارے ہاں بیٹا ھاد میں نے تم سے کل کہا تھا کہ اپنی مام سے بات کر لینا تم نے کرلی تھی نہ۔۔۔ پچھلے کچھ دن سے تم انہیں کال نہیں کر رہے ہو'''

حفصہ کے یکدم سے یاد آیا تو وہ اس سے پوچھ بیٹھی تھی

پچھلے دو سال سے رباب حفصہ کے ٹچ میں تھی لندن جانے کے تین سال بعد وہ حفصہ کے ساتھ باقی تمام لوگوں سے معافی مانگنے کی ہمت کر پائی تھی سب اسے معاف کر چکے تھے سوائے مصطفیٰ کے

اس نے حفصہ اور اسفند سے اجازت لی تھی اپنے بیٹے سے بات کرنے کی جو حفصہ نے خوشی خوشی دے دی تھی

اسفند کو جب معلوم ہوا تو اس نے اعتراض کیا مگر حفصہ اسے یہ کہہ کر خاموش کروا چکی تھی کہ وہ اس سے ھاد کی ماں ہونے کا حق نہیں چھین سکتی وہ صرف اس سے بات کرنا چاہتی ہے اور وہ اسکے لئے اتنا تو کر ہی سکتی تھی

" '''ٹھیک ہے ماما میں اپنا ورک کرنے کے بعد کر لونگا'''

ھاد اپنی ماں سے محبت تو نہیں کرتا تھا مگر اب اسکی عزت کرنے لگا تھا وہ بھی حفصہ کی باتوں کا ہی اثر تھا اور اسی کے کہنے پہ وہ اس سے بات بھی کر لیتا تھا

" '''میرا پیارا بیٹا۔۔اب آپ اپنا ورک کمپلیٹ کر لو میں ان دونوں کو دیکھ لوں ذرا تمہارے ڈیڈ بھی آنے والے ہیں'''

وہ محبت سے اسکی پیشانی چومتی اپنی جگہ سے اٹھ کر ان کی طرف بڑھی تھی کیونکہ وہ جانتی تھی اسکی دونوں شہزادیاں اس وقت وہی موجود ہونگی

''' ضیغم بیٹا پلیز یہ دودھ فنش کر لو ماما آپکے بابا سے بولیں گی کہ آپکو نیو کار لا کر دیں'''

پچھلے آدھے گھنٹے سے وہ اپنے بیٹے کو پیار سے بہلانے کی کوشش کر رہی تھی تاکہ وہ دودھ پی لے مگر اس نے اب تک گلاس کو ہاتھ تک نہیں لگایا تھا

یوں ہی منہ پھلائے بیٹھا حورین کو مشکل میں ڈال رہا تھا

''' میں کہہ رہا ہوں نہ کہ مجھے دودھ نہیں پینا تو نہیں پینا۔۔اور نہ ہی مجھے کوئی کار چاہیئے'''

وہ روٹھا ہوا اس سے رخ پھیر گیا تھا جبکہ اسکی ضدی انداز پہ حورین اپنا سر پکڑ کر رہ گئی تھی

چار سالہ ضیغم میں اسکی اور مصطفیٰ کی جان تھی

وہ حفصہ کی بیٹیاں عروہ اور اسوہ سے تین مہینے چھوٹا تھا مگر اپنی حرکت اور باتوں کی وجہ سے وہ کہیں سے بھی چار چار سال کا نہیں لگتا تھا

شرارتی اتنا تھا کہ پورے دن حورین کی ناک میں دم کر کے رکھتا

جبکہ ضد اور غصّے میں تو بلکل اپنے باپ پر گیا تھا اگر کوئی چیز پسند آگئی تو حورین اور مصطفٰی کو چین سے بیٹھنے نہیں دیتا تھا جب تک وہ اسے وہ چیز لا کر نہیں دیتے تھے کبھی کبھی تو مصطفٰی بھی اسکی ضدی پن کی وجہ سے اس سے گھبرا جاتا اور حورین کو الزام دینے لگتا کہ اسکے لاڈ پیار نے اسے بگاڑ دیا جبکہ حورین اس الزام پہ بس اسکو دیکھ کر رہ جاتی

کیونکہ اسے اتنا ضدی بنانے والا مصطفٰی خود تھا اب اسے الزام دیتا تھا

" ''' تھوڑا سا تو پی لو بیٹا آپ نے شام سے کچھ نہیں کھایا ہے۔۔۔اگر آپ دودھ نہیں پیو گے تو سٹرانگ کیسے بنو گے "

اس ایک اور بار کوشش کرنی چاہی مگر اسکی گردن نفی میں ہلتی دیکھ حورین گہرا سانس بھر کر رہ گئی تھی

" '''مجھے نہیں پینا کیونکہ میں آپ سے ناراض ہوں۔۔ آپ اچھی ماما نہیں ہیں
'''

وہ خفا سا بولتا حورین کو بہت پیارا لگا مگر وہ اس سے کس بات سے ناراض تھا وہ سمجھ نہیں پائی تھی

" '''اور آپ ماما سے کیوں ناراض ہیں'''
اس بار سوال مصطفیٰ کی طرف سے کیا گیا تھا جو ابھی آفس سے لوٹا اور دونوں ماں بیٹے کو ڈھونڈتے ہوئے کچن میں داخل ہوا تھا
مصطفیٰ کی آواز پہ حورین کے ساتھ ضیغم نے بھی پلٹ کر جواب آہستہ سے چلتا ہوا انکے قریب آیا ضیغم سلیپ پہ بیٹھا ہوا تھا جبکہ حورین اسکے قریب دودھ کا گلاس لئے ہوئے کھڑی تھی

" '''دیکھیں نہ ڈیڈ جب بھی میں حفصہ خالہ کے جاتا ہوں تو عروہ اور اسوہ ھاد بھائی کی ٹیم میں شامل ہو جاتی ہے تو میں اکیلا رہ جاتا ہوں کیونکہ میرا کوئی بھائی بہن نہیں ہے۔۔۔

۔۔۔اسلئے میں نے ماما سے بولا تھا کہ مجھے بہت سارے بہن بھائی چاہئے پھر میری بھی ٹیم بڑی ہو گی مگر یہ میری بات سنتی نہیں اسلئے میں ان سے ناراض ہوں'''

وہ چہرے پہ معصومیت لئے اسے تفصیل سے اپنی پریشانی بتا رہا تھا

اسکی بات پہ جہاں مصطفیٰ نے اپنی مسکراہٹ کو بمشکل روکا وہیں دوسری طرف اسکی پوری بات سمجھ آنے پہ حورین نے ایک گھیرا سانس خارج کیا تھا

پچھلے کچھ دنوں سے اسے بہن بھائی کی ایک نئی ضد لگی ہوئی تھی وہ اسے کتنی بار سمجھا بھی چکی تھی کہ وہ دعا کریں کہ اللہ اسے بہن بھائی دے مگر ٹھرا باپ کی طرح بے صبر انسان ایک بات سمجھ ہی نہیں آتی تھی

اب بچے مارکیٹ میں تو ملتے نہیں تھے جو وہ انہیں خرید کر اسکی ضد پوری کر دیتی

" '''یہ تو بہت بڑا مسئلا ہے میرے بیٹے کے لئے۔۔۔پر اب تم فکر مت کرو تمہارے ڈیڈ تمہارے لئے بہن بھائی کی ایک پوری ٹیم تیار کریں گے۔۔۔''' وہ حورین کی گھوری کو نظرانداز کرتا گلاس اسکے ہاتھ سے لیتا اب ضیغم کے سامنے آ کھڑا ہوا تھا

'''آپ سچ کہہ رہے ہیں ڈیڈ'''

اپنے باپ کی بات سن کر ضیغم کا چہرہ خوشی سے کھل اٹھا تھا

'''ہاں سچ کہہ رہا ہوں۔۔۔مگر اسکے لئے تمھیں یہ دودھ فنش کرنا ہوگا'''

وہ گلاس اسکی طرف بڑھاتا ہوا بولا جس پہ وہ خوشی اپنے باپ کے ہاتھ سے گلاس لیکر اسے چند سانسوں میں ختم کر چکا تھا

" '''میں یہ بات دادو کو بتاتا ہوں جا کر'''

مصطفٰی نے جیسے ہی اسے سلیپ سے اتارا تو وہ بھاگتا ہوا کچن سے نکل گیا

وہ داؤد صاحب کو داد و بلاتا تھا جو آج بھی مصطفیٰ کے ساتھ رہتے تھے انکا بھی مصطفیٰ کے علاوہ اس دنیا میں کوئی نہیں تھا

" '''ہر گزرتے دن کے ساتھ اسکی ضد بھی بڑھتی جارہی ہے'''
حورین خالی گلاس سنک میں رکھتی ہوئی اب اسکی جانب پلٹی تھی جو مسکراتی نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا

" '''آخر بیٹا کس کا ہے'''
وہ شوخی سے بولا تو حورین آنکھیں گھوما کر رہ گئی تھی
ضد میں تو وہ اپنے باپ کا بھی باپ تھا

" '''آج رباب آپی کا فون آیا تھا کم از کم آپ ایک بار تو انکی کال رسیو کر لو'''

اسکی نظر جب سلیپ پہ رکھے اپنے موبائل پہ پڑی تو یکدم اسے رباب کا خیال آیا تھا جو پچھلے دو سال سے اپنے بھائی سے بات کرنے کے لئے تڑپ رہی تھی مگر مصطفیٰ اسے معاف کرنے کے لئے تیار نہ تھا

حورین نے جب اسے بتایا کہ وہ نکاح کر کے اپنی زندگی میں آگے بڑھ چکی ہے اور اسکے ایک سال کی بیٹی بھی جسے سن کر مصطفیٰ کو سکون تو ملا تھا مگر اس نے ایک بار بھی اس سے بات کرنے کی کوشش نہیں کی تھی

رباب ہر روز اسی امید کے ساتھ اسے کال کرتی کہ شاید وہ اس سے بات کر لے مگر ہر روز ہی وہ اسکی امید کو توڑ دیتا تھا

"""سب اپنے گناہ کی سزا پا چکے ہیں اب آپ رباب کی سزا بھی ختم کر دیں مصطفیٰ وہ اب سدھار چکی ہے اسکو ایک موقع تو دیں"""
وہ ہر روز کی طرح اب بھی بہت آرام سے اسکو سمجھا رہی تھی

وہ دونوں اپنی زندگی میں بہت خوش تھے مگر کہیں نہ کہیں حورین کو لگتا تھا کہ مصطفیٰ ابھی بھی کسی کی کمی کو محسوس کرتا ہے اور وہ کس کی کمی تھی حورین اچھی طرح جانتی تھی

وہ چاہتی تھی کہ وہ رباب کو معاف کر کے اپنے پاس بلا لے اور وہ آج کل اسی کوشش میں لگی ہوئی تھی

'''ہم کسی کو بھی سزا دینے کا حق نہیں رکھتے مصطفیٰ کیونکہ یہ کام اللہؐ کا ہے اور مجھے لگتا ہے رباب کو انکی سزا مل چکی ہے'''

وہ اسکے بازو پہ ہاتھ رکھتی ہوئی اسکی آنکھوں میں دیکھتی ہوئی بولی

اور پہلی بار مصطفیٰ نے اسکے کہے لفظوں پہ غور کیا تھا

ابراھیم خان کے گناہ کی سزا اللہؐ نے انہیں دی انہیں ایک دردناک موت دیکر ۔۔۔کیونکہ انہونے ناحق حورین کے بابا کی جان لی تھی

شمس بھی اپنی سزا جیل میں کاٹ کر باہر نکل چکا ہے اور یہ ملک چھوڑ کر بھی چلا گیا کیونکہ اس نے رباب کے ساتھ مل کر حفصہ کے ساتھ غلط کیا تھا

باقی رہ گئی رباب اسکا بچہ اسے اپنی ماں نہیں سمجھتا اس سے بری سزا اسکے لئے اور کیا ہو سکتی ہے

حورین صحیح کہہ رہی تھی سب کو انکے کئے کی سزا مل چکی ہے تو وہ کون ہوتا ہے کسی کو بھی سزا دینے والا

یہ سوچ آتے ہی اس نے جیسے فیصلہ لے لیا تھا اور آج اسے فیصلہ لینے آسان بھی لگا

" '''رباب کا اب جب بھی فون آئے تو اس سے کہہ دینا کہ اسکا بھائی اسکو اپنے پاس بلا رہا ہے'''

مصطفیٰ کے لفظ سن کر حورین کتنے ہی لمحے بے یقین سے اسکو دیکھتی رہی پھر یکدم سے خوشی ہوتی ہوئی اسکے سینے سے آ لگی جس پہ مصطفیٰ ہولے سے مسکرا دیا تھا

""""بچوں کو تو تیار کر دیا ہے میں نے اور میری بھی تیاری مکمل ہے۔۔۔ مگر تمہاری اسفند بھائی ابھی تک آفس سے نہیں آئے ہیں"""

وہ موبائل پہ حورین سے بات کرتی ہوئی آئینے کے سامنے آ کھڑی ہوئی اور ڈریسنگ ٹیبل سے لپ اسٹک اٹھا کر اپنے ہونٹوں پہ لگی ریڈ لپ سٹک کو مزید ڈارک کرنے لگی

""""اچھا ٹھیک ہے تم بھی جا کر ضیغم کو تیار کر لو۔۔۔ چلنے سے پہلے میں تمھیں کال کر دونگی سب لوگ وہاں ایک ساتھ جا کر ہارون بھائی کو سرپرائز دینگے"""

وہ دوسری طرف حورین کو ہدایت دیتی کال کٹ کر چکی تھی

آج ہارون کی شادی کی دوسری سالگرہ تھی عنایہ نے اپنے شوہر ہارون کے لئے ایک سرپرائز پارٹی پلان کی تھی جس میں صرف گھر کے فرد شامل تھے

""""کال کر کے پوچھ لیتی ہوں آخر آج اتنی دیر کیوں ہو گئی ہے"""

اپنی تیاری مکمل کرنے کے بعد اس نے جیسے ہی ڈریسنگ پہ رکھا اپنا موبائل اٹھایا کہ تبھی اسکے بیڈروم کا دروازہ کھلا تھا

حفصہ نے پلٹ کر دیکھا تو اسفند اپنی ٹائی کی ناٹ ڈھیلی کرتا ہوا کمرے میں داخل ہوا تھا

اسکے چہرے کو دیکھ کر حفصہ ہولے سے مسکرا دی جس پہ تھکن صاف ظاہر ہو رہی تھی

" ''' مجھے تو لگا تھا کہ تم شاید پارٹی کے بارے میں بھول ہی گئی ہو۔۔۔۔اتنی دیر لگادی آنے میں'''

وہ اپنی ساڑھی سنبھالتی ہوئی اسکی طرف بڑھی تھی

اسفند جو ٹیبل پہ اپنا لیپ ٹاپ اور آفس بیگ رکھ رہا تھا حفصہ کی آواز پہ اسکی طرف متوجہ ہوا اس نے گردن موڑ کر دیکھا تو اسکی نظروں نے پلٹنے سے انکار کر دیا تھا

ڈارک ریڈ کلر کی ساڑھی میں اسکا حسن دہک رہا تھا بالوں کو جوڑے کی شکل میں قید کیا ہوا تھا ہاتھوں میں بھری بھری لال چوڑیاں اسفند کے جذبات میں ہلچل مچا رہی تھی

وہ کتنے ہی لمحے دمبخود کھڑا بس اسکے تکتا رہا تھا

" "مجھے لگتا ہے آج پارٹی کے بارے میں بھولنا ہی پڑے گا۔۔۔اور تم بھی بھول جاؤ کی آج کوئی پارٹی بھی ہے'''

وہ اسکو گہری نظروں سے دیکھتا ہوا اسکے قریب بڑھا تھا

جبکہ حفصہ اسکی باتوں کا مطلب سمجھے بغیر اسکے الفاظ سن کر حفصہ حیرانی سے اسکی طرف دیکھنے لگی تھی

" '''ایسے کیسے بھول جاؤ۔۔۔ عنایہ نے اتنی تیاری کی ہوئی ہے وہاں پر۔۔۔۔ امی بھی ہمارا انتظار کر رہی ہیں اور تم کہہ رہے ہو کہ ہم پارٹی بھول جائے'''

وہ اب اسکی طرف دیکھ کر ناراضگی سے بول رہی تھی حفصہ کو لگ رہا تھا کہ شاید وہ تھکا ہوا ہونے کی وجہ سے جانے سے منع کر رہا ہے

جبکہ اسفند بڑے مزے سے کھڑا اپنی بات کی وجہ سے اسکے بگڑے ہوئے تیور دیکھ رہا تھا اسکا یوں سکون سے دیکھنا حفصہ کو غصّہ دلا گیا تھا

" '''اگر تمھیں نہیں جانا ہے تو مت جاؤ میں بچوں کو لیکر چلی جاتی ہوں

۔۔۔بے فکر رہو وہاں پر میں تمہارے نہ آنے کا کوئی نہ کوئی بہانہ بنا دونگی'''

اسکی خاموشی پر وہ اس بار غصّے سے کہتی وہاں سے جانے کے لئے جیسے ہی آگے

بڑھی اسفند اتنی ہی تیزی سے اسکو کمر سے پکڑ اسے روک چکا تھا

" '''یار تم میری بات سمجھے بغیر غصّہ ہو گئی۔۔۔'''

وہ اپنی دونو بازو اسکی نازک کمر کے گرد حائل کرتا اسے خود سے قریب کر چکا تھا

'''میرا کہنے کا یہ مطلب تھا کہ آج تم اتنی اچھی لگ رہی ہو کہ میرا دل کر رہے

ہے کہ پارٹی میں جانے کے بجائے ہم یہی بیڈروم میں اپنی پارٹی کرتے ہیں نہ'''

وہ شوخی سے کہتا اسکے چہرے پہ کوئی شرارت کرنے کے لئے جیسے ہی جھکا مگر

حفصہ اسکا ارادہ بھانپ کر اسکے چوڑے سینے پہ ہاتھ رکھتی اسے روک چکی تھی

" '''نہیں ہر گز نہیں۔۔۔ تم جاؤ جلدی جا کر تیار ہو جاؤ حورین کا دو بار فون آ چکا ہے'''

اسکے پلان پہ پانی ڈالتی وہ اسے ہری جھنڈی دکھا چکی تھی مگر وہ

" ''کتنی ظالم بیوی ہو یار تم۔۔۔ ایک تو تمھیں اتنا تیار نہیں ہونا چاہئے تھا ۔۔۔اب تم ہی بتاؤ میں وہاں خود پہ کیسے قابو رکھ پاؤ گا'''

وہ بیچارگی سے بولا تو اسکی بات پہ حفصہ نے بمشکل اپنی مسکراہٹ کو روکا تھا

" '''اسفند تم دن بادن بے شرم ہوتے جا رہے ہو۔۔۔ کچھ تو شرم کیا کرو تین بچوں کے باپ ہو'''

اس نے جیسے اسے اپنی طرف سے شرم دلانی چاہی تھی

وہ ایسا ہی تھا اپنی باتوں اور حرکتوں سے حفصہ کو تنگ کرتا رہتا تھا

وہ اسکی شرارتوں پہ بس اسکو گھور کر رہ جاتی تھی

" """تین کیا اگر دس بھی بچے ہو گئے تو بھی میں اپنی بے شرمی کم نہیں کرنے والا""""

وہ اسکے بلاؤز کی ڈوری سے کھیلتا ہوا شرارت پہ آمادہ تھا
وہ اسکی ڈوری کھولتا اب اسکی سراحی دار گردن پہ جبجا اپنا لمس چھوڑنے لگا تو حفصہ نے گھبرا کر اپنا آپ اس سے آزاد کروانا چاہا مگر وہ اپنی گرفت مزید سخت کر چکا تھا

" """اسفند پلیز چھوڑ مجھے ہمیں دیر ہو رہی ہے"""
اسکی بڑھتی جسارتوں پہ وہ بمشکل بول پائی تھی
مگر وہ اسکی حالت سے محظوظ ہوتا اب اسکی بیوٹی بون پہ اپنے لب رکھ چکا تھا
وہ اسکی گردن پہ جھکا خود کو سیراب کر رہا تھا حفصہ کو اسے روکنا مشکل لگ رہا تھا

" """اسفند پلیز۔۔۔۔ ہمیں پہلے ہی دیر ہو چکی ہے اب مزید دیر مت کرو"""

وہ اپنی پھولی ہوئی سانسوں کے درمیان بولی تو اس بار اسکی آواز سنتا وہ اس سے دور ہوا تھا

" '''ایک شرط پہ جاؤ گا۔۔۔ تمھیں مجھے اچھی سی کس کرنی ہو گی تا کہ مجھے انرجی مل جائے خود کو قابو میں رکھنے کی'''

وہ اسکے سرخ لبوں پر نظریں جمائے بولا جنہیں چھونے کے لئے اسکا دل باغی ہو رہا تھا

" '''اسفند تمھیں مجھے پر رحم نہیں آتا کیا'''

وہ رونی صورت بناتی ہوئی بولی مگر وہ بھی اسفند تھا اسکی باتوں میں آنے والا نہیں تھا

'''ٹھیک ہے تم نہیں کر رہی تو میں خود ہی کر لیتا ہوں۔۔۔'''''

وہ اسکے احتجاج اور گھوری کو نظر انداز کرتا اسکے لبوں پہ اپنے لب رکھتا بقول اسکے اپنے اندر انرجی سٹور کرنے لگا

ایک ہاتھ اسکے رخسار پہ رکھے دوسرے ہاتھ سے اسکی کمر پہ اپنی پکڑ سخت کئے وہ اسکی سانسوں کو خود میں قید کئے ہوئے تھا

اسکی لپسٹک کو اچھی طرح خراب کرنے کے بعد وہ اس سے دور ہوتا چہرے پر مسکراہٹ لئے اسے دیکھ رہا تھا

" '''اسفند تم بہت برے ہو۔۔ تمھیں تو میں۔۔'''

اس سے پہلے حفصہ اسکے سینے پر مکا مارتی اسکے تینوں بچے دروازہ کھولتے اندر داخل ہوئے تھے

" '''ماما۔۔ڈیڈ کب آئے گے ہم لوگ کب سے انکا انتظار کر'''

ھاد اپنی دونوں بہنوں کے ہاتھ تھامے ہوئے بولتا ہوا اندر داخل ہوا مگر اپنے باپ پہ نظر پڑتے ہی اسکا باقی کا جملہ منہ میں ہی رہ گیا تھا

جبکہ اپنی تینوں بچوں کو ایک ساتھ دیکھ کر اسفند کے چہرے پہ ایک خوبصورت مسکراہٹ پھیل گئی تھی

وہ ان تینوں کو جب بھی دیکھتا تھا اللہ کا شکر ادا کرتا تھا جس نے اسے اولاد جیسی نعمت سے نوازا تھا

" '''ماما آپکے چہرے پہ لپسٹک لگی ہیں۔۔آپکو اچھے سے لپسٹک لگانی نہیں آتی'''

حفصہ جو ھاد کو کوئی جواب دینے لگی تھی عروہ کی بات پہ اسکا چہرے شرم سے سرخ ہوا جبکہ اسفند مسکراتا ہوا اپنی دونوں بیٹیوں کو گود میں اٹھا چکا تھا

" '''بیٹا آپکی ماما آپ کوئی کام ٹھیک سے کرنا نہیں آتا۔۔انہیں تھوڑا سکھانا پڑیگا'''

وہ شرارت سے اسکی طرف آنکھ دباتا ہوا بولا تو حفصہ نے اسے گھور کر دیکھا تھا

" '''تم مجھے بعد میں سیکھا دینا پہلے جا کر تم تیار ہو جاؤ ہم پہلے ہی تمہاری وجہ سے کافی لیٹ ہو چکے ہیں'''

وہ عروہ اور اسوہ کو باری باری اسکی گود سے اتار کر اسے واشروم کی طرف دھکیلنے لگی جبکہ اسکی حرکت پہ اسفندارے ارے ہی کرتا رہ گیا مگر حفصہ نے اسے واشروم بھیج کر ہی دم لیا تھا

جبکہ اپنی ماں کی حرکت پہ تینوں بچے کھل کھلا کر ہنس دیئے تو حفصہ نے بھی شرارت سے انکی آنکھ دبائی تھی

🔥🔥

ضیغم کو سلا کر وہ اپنے بیڈروم میں داخل ہوئی جو اسکے نرسری روم سے اٹیچ تھا اسکو وقت پہ سلانا بھی حورین کے لئے سب سے بڑا مسئلہ تھا جسے وہ کسی نہ کسی طرح حل کر ہی لیتی تھی

ابھی وہ چینج کرنے کا ارادہ کر رہی تھی کہ اسکی نظر مصطفیٰ پہ پڑی جو روم میں موجود ٹو سیٹر صوفہ پہ بیٹھا ہوا تھا

اپنی پشت صوفہ کی بیک سے ٹکائے وہ حورین کی موجودگی سے بے خبر آنکھیں بند کئے ہوئے بیٹھا تھا وہ آہستہ سے قدم اٹھاتی اپنی نظریں اس پہ ٹکائے اسکے قریب جانے لگی

ان گزرے سالوں میں وہ ایک اچھا باپ ہونے کے ساتھ ایک اچھا شوہر بھی ثابت ہوا تھا حورین کے لئے اسکی محبت میں ہر گزرتے دن کے ساتھ مزید اضافہ ہوتا جارہا تھا

وہ مسکراتی ہوئی اپنے شوہر کے قریب آئی اور تھوڑا سا جھک کر اسکی پیشانی پہ بکھرے بالوں کو بہت آہستہ سے پیچھے کیا تو اسکی نازک انگلیوں کا لمس اپنی پیشانی پہ محسوس کر کے اس نے اپنی آنکھیں کھولی تو اپنی بیوی کا مسکراتا چہرہ دیکھ کر ایک سکون سا اسکے اندر اترا تھا

" """کیا بات ہے تھکے ہوئے لگ رہے ہو آج بھی زیادہ کام تھا آفس میں ؟"""

وہ اسکے رخسار کو نرمی سے چھوتی ہوئی بہت محبت سے بولی تھی

" '''پہلے تھا کہ ہوا تھا مگر تمھیں دیکھ کر ساری تھکان ختم ہو گئی'''

وہ اسکے ہاتھ تھام کر اپنے لبوں سے لگاتا ہوا بولا اور اپنا ایک بازو اسکی کمر میں حائل کرتے ہوئے اسکے نازک وجود کو ہلکا سا جھٹکا دیا تھا

حورین جو اس پہ جھکی کھڑی تھی مصطفٰی کے جھٹکا دینے پہ سیدا اسکی گود میں آ بیٹھی تھی

" '''میں چاہے کتنا بھی تھا کہ ہوا ہوں یا پریشان ہوں تمھیں اور ضیغم کو دیکھ کر میری ساری تھکن اور ساری پریشانی ختم ہو جاتی ہے'''

وہ اسکے بالوں میں اپنا چہرہ چھپتا ہوا بولا اسے آج بھی حورین کے بالوں سے آتی خوشبو بہت پسند تھی

" '''مصطفٰی ویسے میرے پاس آپکے لئے ایک گڈ نیوز ہے'''

وہ اسکی شرٹ کے بٹن سے کھیلتی ہوئی بولی جبکہ اسکی بات سن کر مصطفیٰ یکدم سے سیدھا ہو بیٹھا

" '''گڈ نیوز مطلب۔۔۔کیا میں پھر سے ڈیڈ بننے والا ہوں۔۔۔سچ میں حورین ایسا ہے کیا'''

وہ حورین کے پیٹ پہ ہاتھ رکھتا ہوا خوشی سے چور لہجے میں بولا
حورین کے گڈ نیوز والی بات سے وہ تو جیسے کھل ہی گیا تھا جبکہ اسکی بات پر حورین ایک گہرا سانس بھر کر رہ گئی تھی
بیٹا اور باپ دونوں کے دماغ میں بس ایک ہی چیز چلتی رہتی تھی

" '''نہیں گڈ نیوز یہ ہے کہ میں نے رباب آپی کو آپکا جواب دے دیا جسے سن کر وہ بہت خوش ہوئی اسلئے وہ اگلے مہینے اپنی بیٹی اور شوہر کے ساتھ یہاں آرہی ہیں ۔۔'''

حورین پرجوش انداز میں بول رہی تھی اسکی بات سن کر مصطفیٰ کو بھی خوشی محسوس ہوئی تھی

" '''یہ تو بہت اچھی بات ہے۔۔۔ پہلی بار ہماری فیملی ایک ساتھ ہو گی'''
حورین مصطفیٰ کے لہجے میں چھپی خوشی کو بخوبی محسوس کر سکتی تھی

" '''کتنا مزہ آئے گا نہ مصطفیٰ۔۔۔ میں نے تو سوچ لیا ہے جب رباب آپی آئے گی تو ہم سب کہیں گھومنے بھی جائے گے۔۔ کافی وقت ہو گیا ہے آپکی مصروفیت کی وجہ سے ہم کہیں گئے بھی نہیں ہے۔۔ اسفند بھائی کو دیکھو وہ حفصہ آپی اور بچوں کو کہیں نہ کہیں لیکر جاتے رہتے ہیں'''
وہ بڑے آرام سے اسکی گود میں بیٹھی اسے اپنے پلان بتا رہی تھی اور ساتھ ہی شکوہ بھی کر ڈالا تھا
مصطفیٰ جو اسے بولتے ہوئے ایک ٹک دیکھ رہا تھا حورین کے شکوہ کرنے پہ اس نے اپنی مسکراہٹ کو بمشکل روکا تھا

" '''آنے دور باب کو میں اس بار تمہاری ساری شکایاتیں دور کر دونگا۔۔۔

تمھیں جہاں جہاں جانا ہے اسکی ایک لسٹ بنالو'''

وہ اسکو اپنی باہوں میں بھرتا ہوا شرارتی انداز میں بولتا ہوا اسکی گردن پہ اپنے لب رکھ چکا تھا

اسکی گھستاخی پہ حورین اسکی باہوں میں ہلکا سا کسمسائی اور ساتھ ہی اسکی پکڑ سے آزاد ہونا چاہا مگر اسکا ارادہ بھانپ کر وہ اس پہ اپنی گرفت مضبوط کر چکا تھا

" '''ویسے ضیغم کو تم سے جو شکایات ہے اسکو دور کرنے کے بارے میں کیا ارادہ ہے تمہارا'''

وہ خمار آلودہ لہجے میں بولتا اسکی کان کی لوُ کو چومنے لگا جبکہ اسکے منہ سے ضیغم کی شکایات والی بات سن کر حورین گڑبڑا سی گئی تھی

وہ اچھی طرح جانتی تھی کہ وہ کس بارے میں بات کر رہا ہے

" '''ویسے میں بھی ضیغم کی بات سے اتفاق رکھتا ہوں۔۔۔اب ہمیں اسکی بہن یا بھائی کی کمی کو پورا کر دینا چاہیئے'''

وہ اسکا چہرہ اپنے ہاتھوں میں تھامتا ہوا اسکے لبوں پہ نظریں جمائے ہوئے بولا تھا حورین جو اسکی بڑھتی گھستاخی سے گھبرا رہی تھی اسکے ارادے جان کر اسکی گھبراہٹ میں مزید اضافہ ہوا تھا

" '''ضیغم ابھی چھوٹا ہے اور وہ ہی میرا سارا دن پاگل بنا کر رکھتا ہے۔۔۔ دوسرے کو کیسے سنبھال پاؤ گی'''

وہ بہت بچارگی سے بولی مصطفٰی کو اس پر ٹوٹ کر پیار آیا تھا

" '''میں ہوں نہ ہم دونوں ساتھ مل کر سنبھال لیں گے'''

وہ بہت محبت سے بولا اپنے اسی محبت کو دکھانے کے لئے وہ اسکے لبوں پہ جھک گیا جو بار بار اسکی توجہ اپنی جانب کھینچ رہے تھے

مصطفٰی کی اچانک اس حرکت پہ حورین نے مضبوطی سے اسکے بازو کو تھام لیا تھا

وہ اسکے اوپر جھکا اپنے تھکن مٹا رہا تھا اسکی

وہ اسکے لمس اور قربت میں اتنی کھو سی گئی تھی کہ اسے خبر بھی نہیں ہوئی کہ وہ

کب اسے صوفہ پہ لیٹا چکا تھا

اسکی بڑھتی شدّتوں پہ حورین کو سانس لینا جب مشکل لگا تو اس نے اپنی نازک

کپکپاتے ہاتھوں سے اسے دور کیا تھا

" ""تو بتاؤ ضیغم کو بہن بھائی کی ایک ٹیم دینے کے لئے تیار ہو"""

وہ پھر سے اسکے لبوں کو نرمی سے چھوتا ہوا بولا تو حورین نے اسکے سینے پہ زوردار

مکا مارا جس پہ مصطفیٰ مسکراتا ہوا اسکے نازک وجود کو اپنی باہوں میں اٹھا چکا تھا

" ""ویسے اس بار مجھ بیٹی ہی چاہئے۔۔۔جو بلکل تمہاری طرح ہونی چاہیے

۔۔۔بہت حسین اور معصوم جسکا میں دیوانہ ہوں"""

وہ اسے بیڈ پہ لیٹاہوا پھر سے اسکے اپر جھکا تو اس بار حورین سکون سے اپنی آنکھیں

بند کر گئی تھی

بیٹا ہو یا بیٹی اللہ جو اسے دیگا وہ خوشی خوشی قبول کر لیگی

اور دوسری طرف بہن اور بھائی کو پا کر کم از کم اسکا بیٹا اسے سکون کی سانس تو لینے دیگا کیونکہ اسکی ٹیم میں شامل ہونے کے لئے اسکے پاس بہن یا بھائی تو موجود ہو گا

(ختم شد)